برموقع سوواں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ عالمگیر

مجلہ لجنہ اماء اللہ کراچی

۱۸۹۱ - ۱۹۹۱ء

المحراب

قال اللّٰہ تعالیٰ جل شانہٗ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَۃً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْھُنَّ اِلَیْکَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْھُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُھُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ○ (سورۃ البقرہ آیت ۲۶۱)

اور (اس واقعہ کو بھی یاد کرو) جب ابراہیمؑ نے کہا تھا کہ اے میرے رب ! مجھے بتا کہ تو مُردے کس طرح زندہ کرتا ہے ۔ فرمایا " کیا تو ایمان نہیں لاچکا ؟" (ابراہیم نے) کہا " کیوں نہیں (ایمان تو بے شک حاصل ہو چکا ہے) لیکن اپنے اطمینانِ قلب کی خاطر (میں نے یہ سوال کیا ہے) فرمایا ۔ اچھا ! تو چار پرندے لے اور اُن کو اپنے ساتھ سدھالے پھر ہر ایک پہاڑ پر اُن میں سے ایک (ایک) حصّہ رکھ دے ۔ پھر اُنھیں بُلا ۔ وہ تیری طرف تیزی کیساتھ چلے آئیں گے اور جان لے کہ اللہ غالب (اور) حکمت والا ہے ۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

أَبْشِرُوْا وَ أَبْشِرُوْا اِنَّمَا اُمَّتِیْ مَثَلُ الْغَیْثِ لَا یُدْرٰی آخِرُہٗ خَیْرٌ اَمْ أَوَّلُہٗ اَوْ کَحَدِیْقَۃٍ أُطْعِمَ مِنْھَا فَوْجًا عَامًا ثُمَّ أُطْعِمَ مِنْھَا فَوْجًا عَامًا لَعَلَّ آخِرَھَا فَوْجًا اَنْ یَّکُوْنَ أَعْرَضَھَا عَرْضًا وَ أَعْمَقَھَا عُمْقًا وَ أَحْسَنَھَا حُسْنًا (ترمذی)

یعنی اے مسلمانو خوش ہو جاؤ اور خوب خوشیاں مناؤ کہ میری اُمّت کی مثال اس بارش کی طرح ہے جسکے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اسکی ابتدا بہتر ہے یا انتہا یا (میری اُمّت کی مثال) اُس بُستان کی سی ہے جس میں پہلے ایک فوج مدتوں خوراک حاصل کرتی رہی اور پھر ایک اور فوج مدتوں استفادہ کرتی رہی اور یہ ناممکن نہیں کہ دوسری فوج وسعتِ تعداد اور کام کو عمدہ طور پر بجا لانے میں پہلی فوج سے کئی قدم آگے ہو ۔

اِک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دِیا

دیکھو! خدا نے ایک جہاں کو جُھکا دیا!
گُم نام پا کے شُہرۂ عالَم بنا دِیا!
جو کچُھ مری مُراد تھی سب کچُھ دِکھا دِیا
مَیں اِک غرِیب تھا مجُھے بے اِنتہا دیا
دُنیا کی نِعمتوں سے کوئی بھی نہیں رہی
جو اُس نے مجُھ کو اپنی عنایات سے نہ دی
اِک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دِیا
مَیں خاک تھا۔ اُسی نے ثریّا بنا دیا
میں تھا غرِیب و بے کس و گُم نام و بے ہُنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کِدھر
لوگوں کی اِس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجُود کی بھی کِسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجُوعِ جہاں ہُوا
اِک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہُوا

(براہین احمدیّہ حِصّہ پنجم)

اطّلاع

(یہ اشتہار حضرت مسیح موعود نے جماعت احمدیہ کے پہلے جلسہ کے اختتام پر احبابِ جماعت کو دوسرے جلسہ سالانہ (۱۸۹۲ء) کی اطلاع دینے کے لیے ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء کو شائع فرمایا۔)

تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دُنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسُول مقبول صلے اللہ علیہ وسلّم کی محبت دل پر غالب آجائے۔ اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصّہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دُور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروا نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعفِ فطرت یا کمی مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسّر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں بھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں۔ جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرطِ صحت و فرصت و عدمِ موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ **۲۷ دسمبر** سے **۲۹ دسمبر** تک قرار پائے۔ یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے۔ آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کے سُننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے اور اس جلسہ میں ایسے **حقائق** اور **معارف** کے سُنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو **ترقی دینے** کے لئے ضروری ہیں۔ اور ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالےٰ اپنی طرف ان کو کھینچے۔ اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی انہیں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے مُنہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دُعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو رُوحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزّت جلّ شانہ کوشش کی جائے گی اور اس رُوحانی سلسلہ میں اور بھی کئی رُوحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دقت سرمایہ سفر میسر آجاوے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا اور بہتر ہوگا کہ جو صاحب احباب میں سے اس تجویز کو منظور کریں وہ مجھ کو ابھی بذریعہ اپنی تحریر خاص کے اطلاع دیں تاکہ ایک علیحدہ فہرست میں ان تمام احباب کے نام محفوظ رہیں کہ جو حتی الوسع والطاقت تاریخ مقررہ پر حاضر ہونے کے لئے اپنی آئندہ زندگی کے لئے عہد کر لیں اور بہ دل و جان پختہ عزم سے حاضر ہو جایا کریں۔ بجز ایسی صورت کے کہ ایسے موانع پیش آجائیں جن میں سفر کرنا حد اختیار سے باہر ہو جائے۔ اور اب جو ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو دینی مشورہ کے لئے جلسہ کیا گیا۔ اس جلسہ پر جس قدر احباب محض للہ تکلیف سفر اُٹھا کر حاضر ہوئے۔ خدا اُن کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ہر یک قدم کا ثواب ان کو عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

خصوصی پیغام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

برموقع جلسہ سالانہ قادیان (بھارت) منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۹۰ء

پیارے شرکائے جلسہ سالانہ قادیان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالیٰ کا بہت احسان ہے کہ اس نے آپ کو اس عظیم بابرکت اجتماع میں شرکت کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے) نے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو اسی مقدس بستی قادیان میں رکھی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس پہلے جلسہ میں حاضرین کی تعداد ۷۵ تھی۔ لیکن غالباً اس تعداد میں عورتوں کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کے لئے علیحدہ انتظام ہی شروع نہ ہوا ہو۔ خدا کی تقدیر نے بعد ازاں ثابت فرما دیا کہ جس مبارک وجود نے اس جلسہ کی داغ بیل ڈالی اور اس کے چند مصاحب جو اس جلسہ میں شریک ہوئے، ان کا مقام خدا کی نظر میں بہت بلند تھا اور ان کی عاجزانہ راہیں خدا کو پسند آئیں۔ چنانچہ آج جبکہ تقریباً ایک سو سال اس پہلے جلسہ کو گزر چکے ہیں۔ اس عرصہ میں دنیا بھر میں اتنے ممالک میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں کہ حاضرین جلسہ کی تعداد سے ان ممالک کی تعداد کہیں زیادہ ہے اور اوران میں سے ہر ملک میں ان کے سالانہ جلسوں کے شرکاء کی حاضری بھی ۷۵ سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ آخری جلسہ جس میں مجھے پاکستان میں شمولیت کی توفیق ملی اس ایک جلسہ میں خدا کے فضل سے ۲ لاکھ سے زائد مرد و زن شریک تھے۔ انگلستان کے گزشتہ جلسہ میں بھی ۸ ہزار کے لگ بھگ اور جرمنی کے جلسہ میں دس ہزار سے زائد حاضری تھی۔ اسی طرح افریقہ اور یورپ اور ایشیاء کے بکثرت ایسے ممالک ہیں جن میں ہزارہا کی تعداد میں جلسوں میں شرکت کی جاتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ

؎ بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں

کا منظر دُنیا میں ہر طرف دکھائی دیتا ہے۔

میری نصیحت آپ کو یہ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے تعداد میں اتنی برکت دی ہے اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس دعا کو غیر معمولی طور پر شرفِ قبولیت بخشا ہے کہ "اک سے ہزار ہوویں بابرگ و بار ہوویں" وہاں ہمیشہ اس دُعا کے دوسرے حصہ پر بھی آپ کی نظر رہے اور ایسے نیک اعمال بجا لائیں کہ آپ حضرت مسیح موعود کی روحانی اولاد کے طور پر حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نیک تمناؤں پر پورا اُترنے والے ہوں اور آپ کے حق میں حضرت مسیح موعود کا یہ منظوم کلام پوری شان سے صادق آئے۔

؎ اہلِ وقار ہوویں فخرِ دیار ہوویں

حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں

بیعت لدھیانہ کے ذریعہ ۱۸۸۹ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس ہاتھوں سے مشیتِ الٰہی نے جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ اس عظیم تاریخ ساز واقعہ کی یاد میں جماعت احمدیہ عالمگیر نے ۱۹۸۹ء کو سوسالہ جشنِ تشکر کے سال کے طور پر منایا۔ پس اگر پہلے جلسہ کی بنیاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے جلسہ تشکر کے انعقاد کا انتظام کیا جائے تو اس کے لئے موزوں سال ۱۹۹۱ء بنے گا۔ احباب جماعت سے میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ میری اس دلی تمنا کو بر لانے میں دعاؤں کے ذریعہ میری مدد کریں کہ ہم آئندہ سال جب قادیان میں یہ تاریخی جلسہ تشکر منعقد کر رہے ہوں تو میں بھی اس میں شریک ہو سکوں اور کثرت سے پاکستان کے احمدی احباب بھی اس میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کریں۔

اس دعا کے ساتھ یہ دُعا بھی لازم ہے کہ خدا تعالیٰ ہندوستان کو امن عطا فرمائے اور ہندوستان کے شمال و جنوب میں نفرتوں کی جو تحریکات چلائی جا رہی ہیں اور ہندوستانی بھائی اپنے ہندوستانی بھائی کے خون کا پیاسا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ وحشت دور کرے اور سارے ہندوستان کو انسانیت کی اعلیٰ اقدار کے ساتھ وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہندو، مسلمانوں اور سکھوں اور پارسیوں اور دیگر مذاہب کے سب لوگوں کو اختلافِ مذہب کے باوجود ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ بات سب اہلِ ہند کے دل میں جاگزیں فرمائے کہ کوئی سچا مذہب خدا کے بندوں سے نفرت کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ مذہب کی صداقت کا نشان یہی ہے کہ بندگانِ خدا سے رحمت و شفقت کی تعلیم دے۔ یاد رکھیں کہ جو مخلوق سے محبت نہیں کرتا وہ خالق سے بھی محبت نہیں کرتا۔

پس احبابِ جماعت کو کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ہندوستان کو اسی طرح باقی دنیا کو بھی امن نصیب فرمائے۔ قیامِ امن کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ عالمگیر کو میں پہلے ہی بارہا نصیحت کر چکا ہوں۔ اب خصوصیت سے ہندوستان کی جماعتوں کو اس طرف متوجہ کر رہا ہوں۔ آئندہ سال کے تاریخی جلسہ کے انعقاد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے پہلے سے بھی بڑھ کر ہندوستان کے لئے اور اپنی قوم کے لئے امن کے لئے دعائیں بھی کریں اور کوشش بھی۔ خدا تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ آپ کو ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے نجات بخشے۔ ہر قسم کے خطرات سے بچائے۔ یہ دن جو آپ قادیان گزارنے کے لئے آئے ہیں ان کا ہر لمحہ مبارک کرے۔ روحانی فیوض سے آپ کے دامن بھر دے اور روحانی دولت سے مالا مال ہو کر آپ خیر و عافیت سے اپنے وطن اور گھروں کو لوٹیں اور جو فیض آپ نے یہاں سے پایا ہے۔ اُسے دوسروں تک بھی پہنچانے کی سعادت حاصل کریں۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

جلسہ سالانہ کی برکتیں

پیغام حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جماعت احمدیہ کے افراد کی تربیت کے لیے جو ذرائع اختیار کیے ان میں سے ایک اور میرے نزدیک سب سے بڑا اور اہم ذریعہ جلسہ سالانہ کا انعقاد ہے جس کے قیام پر اس سال سو سال پورے ہو رہے ہیں۔

اس ذریعہ سے لوگ ہر سال جلسہ پر آتے تھے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے آپ کے قریب ہوتے تھے اور کونوا مع الصادقین پر عمل کرتے ہوئے اپنا ایمان تازہ کرتے تھے روحانی فیض حاصل ہوتا تھا۔ آپ کی نصائح پر عمل کر کے جب قادیان سے واپس جاتے تو ایک نئے انسان بن چکے ہوتے تھے جن کے دلوں سے بُرائیاں دور ہو کر نئے ایمان کے جذبے ان میں داخل ہو چکے ہوتے تھے تو سب سے پہلی غرض جو اپنے اندر بہت سی برکتیں رکھتی تھی اپنے امام سے ملاقات اور ان سے فیض حاصل کرنا ہوتا تھا۔ دوسری بہت اہم برکت ان جلسوں کی یہ تھی کہ مختلف جگہوں سے آنے والے احمدی ایک دوسرے سے ملیں ان کے حالات کا ان کو علم ہو آپس میں اخوّت اور محبّت کا جذبہ پیدا ہو۔ چنانچہ آج سو سال گزرنے پر ایک بہت ہی پیارا نظّارہ نظر آتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر دنیا کے کونے کونے سے احمدی آتے ہیں۔ ہر ملک کے رسم و رواج جدا ہوتے ہیں غذائیں مختلف، رہنے کے طریق الگ الگ۔ مگر احمدیت کے ذریعہ سے وہ ایک ہی لڑی کے موتی بن چکے ہیں اور ایک احمدی خواہ ہندوستان کا رہنے والا ہو یا امریکہ کا روس کا ہو یا چین کا پاکستان کا ہو یا یورپ کا افریقہ کا ہو یا بنگلہ دیش کا سب کے دلوں میں ایک ہی دل دھڑکتا ہے۔ آپس میں سگے بھائیوں سے بھی زیادہ محبّت ہوتی ہے۔ جب سال کے بعد بچھڑے ہوئے ملتے ہیں تو ایک پُر لطف نظّارہ ہوتا ہے اور دُنیا چشمِ حیرت سے دیکھتی ہے کتنا پیار ہے ان لوگوں میں، کوئی کسی جگہ کا رہنے والا کوئی کسی جگہ کا مگر اپنے سگے بھائیوں سے بھی زیادہ پیار اور شفقت سے ملتے ہیں غرض اِنَّمَا المؤمنون اخوۃ کا نظّارہ حقیقت میں جلسہ سالانہ کے موقع پر ہی نظر آتا ہے۔

تیسرا بڑا فائدہ جلسہ سالانہ پر دینی علم بڑھانا اور اپنی معلومات وسیع کرنا ہے وہ جلسہ کے موقع پر امام جماعت احمدیہ کی تقاریر سنتے ہیں اور دوسرے علماء کی بھی ٹھوس تقاریر اور ہر سال اپنے علم اور معرفت میں اضافہ کرتے ہیں اس سے بہت بڑھ کر ان کا علم بڑھتا ہے جتنی کتب پڑھنے سے بڑھے۔

چوتھی غرض یہ کہ جلسہ سالانہ کا سفر محض للہ سفر ہوتا ہے جس میں کوئی دنیاوی غرض شامل نہیں ہوتی۔ اس لیے جو بھی یہ سفر اختیار کرتا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر فضل نازل ہوتا ہے۔

پانچویں برکت یہ کہ جوں جوں جماعت کی تعداد میں اضافہ ہوا ہر سال زائرین جلسہ کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ اتنے آدمیوں کے ٹھہرانے کا انتظام اور ان کی ضروریات پوری کرنا جلسہ گاہ میں خاموشی کے ساتھ بٹھانے کا انتظام کرنے کے لیے بہت سے معاون کام کرتے ہیں مردوں میں بھی اور عورتوں میں بھی اور اس طرح ان کی تنظیمی قابلیت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے وہ بغیر کسی غرض کے خدمت کرتے ہیں جو ہمارا بہت بڑا فرض ہے۔

اسی طرح اور بھی بہت سی برکتیں ہیں اور روحانی فیوض ہیں جو جلسہ سالانہ میں خدا تعالیٰ کی خاطر شامل ہونے والے حاصل کرتے ہیں۔ وہ جلسہ جو صرف ستر آدمیوں کے ساتھ شروع کیا گیا تھا آج دنیا کے ہر ملک میں بڑے اہتمام اور بڑی شان سے منعقد ہو رہا ہے اور ان جلسوں سے فائدہ اٹھانا ہمارا فرض ہے جس ملک میں بھی جلسہ سالانہ ہو گا وہ اسی جلسہ کا ظل ہو گا جو بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے منعقد کیا تھا اور جس کی کامیابی کے لیے آپ نے بہت دعائیں کی تھیں اور شدید خواہش کا اظہار فرمایا کہ سب پاک ہو جائیں۔ فرمایا تھا کہ "اس جلسے سے مدّعا اور مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبّت اور مواخات میں دوسروں کے لیے نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راست بازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لیے سرگرمی اختیار کریں۔"

خدا کرے حضرت مسیح موعود کی خواہش پوری ہو اور احمدیہ جماعت کا ہر فرد آپ کی ان خواہشات کو پورا کرنے والا ہو اور یہ جلسہ سالانہ جہاں بھی منعقد ہو دنیا میں ایک روحانی انقلاب لانے کا باعث بنے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اور اگر کسی ملک میں جلسہ منعقد کرنے میں روکیں ہوں تب بھی ان دنوں میں خصوصاً جو جلسہ سالانہ کے ایّام کہلاتے ہیں خصوصی دعائیں کرنی چاہئیں اور باقی دنوں میں عموماً کہ اے اللہ ہم سب ان جلسوں کی بنیادی غرض کو پورا کرنے والے ہوں تو ہم سے راضی ہو جا ہمارے دلوں میں صرف تیری رضا حاصل کرنے کی خواہش ہو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہوں۔ بنی نوع انسان کی خدمت کرنے والے ہوں۔ آمین۔

پیغام محترمہ سلیمہ میر صاحبہ

صدر لجنہ اِماء اللہ کراچی

حضرت مسیح موعود و امام مہدیؑ آخر زماں کی بابرکت آمد پر سو سال مکمل ہوئے تو مارچ ۱۹۸۹ء میں ہم نے اللہ تبارک تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ترانے گاتے ہوئے جشنِ تشکر منایا۔ اب دسمبر ۱۹۹۱ء میں جماعت احمدیہ کے جلسہ ہائے سالانہ کی روایت کو سو سال مکمل ہوں گے اس مبارک و مسعود موقع پر شکرِ نعمت کے طور پر لجنہ اماء اللہ کراچی ایک یادگار مجلّہ "المحراب" شائع کر رہی ہے۔ ہم بارگاہِ ربّ العزّت میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے الفاظ میں عرض گزار ہیں۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ ۔ ۔ ۔ (سورہ نمل آیت ۲۰)

اے میرے رب مجھے توفیق عطا فرما مجھے اس بات کی طاقت بخش کہ میں تیری نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں اے خدا تُو ایسے اعمال کرنے کی توفیق بخش کہ جن پر تیری نگاہیں پڑیں تو تُو خوش ہو اور ہمیں اپنی خاص رحمت سے اپنے صالح بندوں میں داخل کرے۔

خدا تعالیٰ کی ذات میں وحدت ہے وہ بنی نوعِ انسان میں بھی وحدت چاہتا ہے۔ اس نے اپنی حکمتِ کاملہ سے حضرت آدم علیہ السلام پر وحی فرما کر وحدت و مرکزیت کے لیے ایک گھر بنایا۔ مرورِ زمانہ کے ساتھ اُس کے نشانات معدوم ہو گئے لیکن جب اللہ تعالیٰ کی منشا ہوئی کہ پھر تمام اقوام کو علیٰ دینِ واحد جمع کر دے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذریعے از سرِ نو بیت اللہ تعمیر کروایا اڑھائی ہزار سال تک اس گھر کی حفاظت اور عظمت کے قیام کے لیے اولادِ ابراہیمؑ نے قربانیاں دیں آخر رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ کی دعا کی قبولیت کا وقت آیا اور حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے جن کے ذریعے دینِ واحد کا قیام ہوا خیرِ امّت ظہور میں آئی۔ آپ خاتم الانبیاء ٹھہرے اور آپ کا زمانہ قیامت تک ممتد ہوا۔ فی زمانہ خدائی ارادے کے ماتحت وحدت کے قیام کی ذمہ داری غلام احمدؑ مہدیٔ آخر زماں پر ڈالی گئی اور ایسے ذرائع پیدا فرمائے کہ فاصلے سمٹتے چلے جا رہے ہیں اس نوید کے ساتھ کہ عالمگیر غلبہ اسی زمانہ میں ظہور میں آئے گا۔

حضرت امام آخرالزماں نے جلسہ کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے حکم سے تائیدِ حق پر رکھی آپ نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ کی بنیادی اینٹ اپنے ہاتھ سے رکھی ہے"۔

اس کے متعلق بڑی بشارتیں ہیں۔ ایسی بشارتیں جن کا تعلق صدہا سال سے ہے ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے زندہ نشانات کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں غلبۂ دین کی صدی بے مثال کامیابیوں کا مژدہ لیے ہمارے سامنے ہے فی الوقت عرصہ آٹھ سال سے امام جماعت احمدیہ برطانیہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تھامے اقوامِ عالم کی وحدتِ دینی کے مقام کی طرف رہنمائی فرما رہے ہیں۔ گویا بزبانِ حال و قال حضرت مصلح موعود کا یہ عزم دہرا رہے ہیں۔

"۔۔۔ دنیا ہم کو ہزاروں جگہ پھینکتی چلی جائے وہ فٹ بال کی طرح ہمیں لڑھکاتی چلی جائے ہم کوئی نہ کوئی جگہ ایسی ضرور نکال لیں گے جہاں کھڑے ہو کر ہم دوبارہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا میں قائم کر دیں ۔۔"

خدا تعالیٰ ان کی بابرکت قیادت میں ہم کمزوروں کو یہ توفیق عطا فرماتا چلا جائے کہ ہمارے عمل مقبول ہو جائیں اور ہماری سعی مشکور ہو جائے۔ آمین اللّٰھمّ آمین۔

کلام حضرت الحاج مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفة المسیح الثانی

اللہ کے پیاروں کو تم کیسے بُرا سمجھے
خاک ایسی سمجھ پر ہے سمجھے بھی تو کیا سمجھے

شاگرد نے جو پایا استاد کی دولت ہے
احمدؐ کو محمدؐ سے تم کیسے جُدا سمجھے

دشمن کو بھی جو مومن کہتا نہیں وہ باتیں
تم اپنے کرم فرما کے حق میں روا سمجھے

جو چال چلے ٹیڑھی جو بات کہی اُلٹی
بیماری اگر آئی تم اس کو شفا سمجھے

لعنت کو پکڑ بیٹھے انعام سمجھ کر تم
حق نے جو رِدا بھیجی تم اس کو رَدی سمجھے

کیوں قعرِ مذلّت میں گرتے نہ چلے جاتے
تم بوم کے سائے کو جب ظلِّ ہما سمجھے

انصاف کی کیا اس سے امید کرے کوئی
بے داد کو جو ظالم آئینِ وفا سمجھے

غفلت تری اے مسلم کب تک چلی جائے گی
یا فرض کو تُو سمجھے یا تجھ سے خدا سمجھے

اخبار البدر جلد ۳۴، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۶ء

جلسہ سالانہ کی غرض و غایت

(حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبارک الفاظ میں)

"..... اس جلسے میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں ۔ اور ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے ۔

ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا ۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کیلئے دعائے مغفرت کی جائے گی ۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کیلئے بدرگاہِ حضرتِ عزت جل شانہٗ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے "..... (اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء ، آسمانی فیصلہ)

"..... اس جلسہ کی اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے اور اُنکے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اسکے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقاتِ اخوت استحکام پذیر ہوں گے ۔

ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں . . . .

.... اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں ۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ دین حق پر بنیاد ہے ۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں . . . ." (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۴۱،۳۴۲)

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

"خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامتِ خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان (یعنی حقیقی متبعین) کی پاک استعداد کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہرا دے اور اُس قدوس جلیل الذّات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لئے دن رات کوشش کرتا رہوں . . . سو میں بتوفیقِ تعالیٰ کاہل اور سُست نہیں رہوں گا ۔ اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا۔"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

"دین تو چاہتا ہے مصاحبت ہو، پھر مصاحبت ہو۔ اگر مصاحبت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھتا ہے ۔ ہم نے بار بار اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ بار بار یہاں آکر رہیں اور فائدہ اُٹھائیں ۔ مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے ۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دُنیا پر مقدم کر لیتے ہیں ۔ مگر اس کی پرواہ کچھ نہیں کرتے یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جا رہی ہے ۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اُسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے جب موت کا وقت آگیا پھر ایک ساعت آگے پیچھے نہ ہوگی وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر نہیں کرتے اور انہیں کوئی عظمت اس سلسلہ کی معلوم ہی نہیں اُن کو جانے دو مگر ان سب سے بدقسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تو وہ ہے جس نے اس سلسلہ کو شناخت کیا اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی لیکن پھر اس نے کچھ قدر نہ کی ۔ وہ لوگ جو یہاں آکر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے اور اُن باتوں کو جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سُنتے اور دیکھتے وہ اپنی جگہ کیسے ہی نیک، متقی اور پرہیز گار ہوں مگر میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہیئے انہوں نے قدر نہ کی ۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں

کہ تکمیل علمی کے بعد تکمیل عملی کی ضرورت ہے اور تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی کے محال ہے اور جب تک یہاں آکر نہیں رہتے تکمیل علمی مشکل ہے۔"

(الحکم ۱۷ستمبر ۱۹۰۱ء)

"اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کیلئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ دل تو یہی چاہتا ہے کہ مبائعین محض للہ سفر کرکے آویں اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کرکے جائیں کیونکہ موت کا اعتبار نہیں میرے دیکھنے میں مبائعین کو فائدہ ہے مگر مجھے حقیقی طور پر وہی دیکھتا ہے جو صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرتا ہے اور فقط دین کو چاہتا ہے سو ایسے پاک نیت لوگوں کا آنا ہمیشہ بہتر ہے۔"

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۹۴ - ۳۹۵)

"ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے وہ پوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرہ بھی نہ اکتائیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صہ۴۵۵)

۔۔۔۔ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کیلئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علّتِ غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاحِ خلق اللہ ہے پھر اگر کوئی امر یا انتظام موجب اصلاح نہ ہو بلکہ موجب فساد ہو تو مخلوق میں سے میرے جیسا اس کا کوئی دشمن نہیں۔۔۔۔۔"

(شہادت القرآن)

قدرت سے اپنی ذات کی دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی جلوہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

يَا أَحْمَدُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ

اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی

جلسہ سالانہ کی شکل میں پوری ہونے والی پیش گوئیاں

خدائی فرستادوں کے اقوال بظاہر عام الفاظ ہوتے ہیں مگر اُن میں آسمانی روح بول رہی ہوتی ہے۔ اُن کی خوابیں سچی ہوتی ہیں۔ رویا و کشوف پہلو دار تعبیروں کے حامل ہوتے ہیں اور وہ خبریں جو الہام کی صورت میں ملتی ہیں عظیم الشان صداقتوں کا نشان ہوتی ہیں اور اعلیٰ وارفع شان کے ساتھ اپنے وقت پر پوری ہوتی ہیں۔

عصر حاضر میں جلیل القدر مجددِ دینِ حق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بظاہر غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر قادیان کی دور افتادہ بستی میں گوشہ نشینی کی زندگی پر قناعت کے ساتھ خوش تھے۔ خدا تعالیٰ نے اُن کا ہاتھ پکڑا، اُن کو دنیا پر ظاہر کیا اور اُن کی صداقت کے ثبوت میں اَن گنت نشانات دکھائے۔ ان نشانات میں سے ایک **برکت** کا نشان تھا۔ ایک تنہا شخص کی طرف رجوعِ جہان ہوا۔ تقویٰ، نفوس، علوم اور اموال میں برکت دی گئی یہ بشارت کئی اندازمیں پوری ہوئی اور ہوتی رہے گی۔

ذیل میں چند پیش خبریاں درج کی جاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کو عطا کیں اور جو جلسہ سالانہ کی صورت میں ایک ناقابلِ تردید حقیقت اور ایمان افروز طریق پر پوری ہوئیں اور پوری ہوتی رہیں گی۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

۱۸۷۴ء کا ایک خواب بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"میں نے خواب میں ایک فرشتہ ایک لڑکے کی صورت میں دیکھا جو ایک اُونچے چبوترے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا جو نہایت چمکیلا تھا وہ نان اُس نے مجھے دیا اور کہا، یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔

یہ اُس زمانہ کی خواب ہے جبکہ میں نہ کوئی شہرت اور نہ کوئی دعویٰ رکھتا تھا اور نہ میرے ساتھ درویشوں کی کوئی جماعت تھی مگر اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے جنہوں نے خود دین کو دُنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے۔ اور اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے اور اپنے قدیم دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہو کر ہمیشہ کے لئے میری ہمسائگی میں آ آباد ہوئے ہیں اور نان سے میں نے یہ تعبیر کی تھی کہ خدا ہمارا اور ہماری جماعت کا آپ متکفل ہوگا اور رزق کی پریشانگی ہم کو پراگندہ نہیں کرے گی چنانچہ سال ہائے دراز سے ایسا ہی ظہور میں آ رہا ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۰۶ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۴، ۵۸۵)

یہ خواب اِس طرح پورا ہوا کہ مسیح کا لنگر خانہ آج تک کبھی ایک دن کے لئے بھی بند نہیں ہوا۔ سینکڑوں ہزاروں اور لاکھوں افراد اس جسمانی اور روحانی مائدہ سے سیراب ہو رہے ہیں۔

۱۸۸۱ء میں خدا تعالیٰ نے آپ کا نام "بیت اللّٰہ" رکھا۔ اس میں پورے کُرّہٗ ارض سے قوموں کے اجتماع کی نوید ہے۔

۱۸۸۲ء میں خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ دعا سکھائی۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ

(تذکرہ صفحہ ۴۷)

(ترجمہ) اے خدا تو مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے۔

پھر اس دُعا کی قبولیت کی بشارتیں عطا فرمائیں جن میں کثیر

برکت اور جمعیت عطا کرنے کی واضح خوشخبریاں تھیں۔

نیز اسی الہام میں خدا تعالیٰ نے فرمایا۔

وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاس۔ (تذکرہ ۵۲)

اور یاد رکھ کہ وہ زمانہ آتا ہے کہ لوگ کثرت سے تیری طرف رجوع کریں گے سو تیرے پر واجب ہے کہ تو ان سے بدخلقی نہ کرے اور ان کی کثرت دیکھ کر تھک نہ جائے

اس کے بعد الہام ہوا

وَوَسِّعْ مَکَانَکَ

اپنے مکان کو وسیع کر لے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اس پیش گوئی میں صاف فرما دیا کہ وہ دن آتا ہے کہ ملاقات کرنے والوں کا بہت ہجوم ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ ہر ایک کا تجھ سے ملنا مشکل ہو جائے گا پس تو نے اس وقت ملال ظاہر نہ کرنا اور لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ جانا۔ سبحان اللہ یہ کس شان کی پیش گوئی ہے اور آج سے سترہ برس پہلے اُس وقت بتلائی گئی ہے کہ جب میری مجلس میں شاید دو تین آدمی آتے ہوں گے اور وہ بھی کبھی کبھی' اس سے کیسا علم غیب خدا کا ثابت ہوتا ہے۔" (سراج منیر صفحہ ۶۳، ۶۴)

۱۸۸۳ء میں خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا I LOVE YOU

I SHALL GIVE YOU A LARGE PARTY OF.........

ترجمہ یعنی میں تجھ سے محبت کرتا ہوں اور تجھے ایک بڑا گروہ دین حق کا دوں گا۔

۱۸۸۳ء ہی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ (تذکرہ صفحہ ۱۰۳)

سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا اِبْرَاھِیم (تذکرہ صفحہ ۱۰۵)

(ترجمہ) اے ابراہیم تجھ پر سلام ہے

اس دور کا ابراہیم فرماتا ہے

میں کبھی آدمؑ کبھی موسیٰؑ کبھی یعقوبؑ ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(درثمین)

اس میں نسلوں اور قوموں کے ایک مرکز پر جمع ہونے کی بشارت ہے۔

۱۸۸۶ء میں خوشخبری عطا ہوئی۔

"خدا .... تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا.... وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" (تذکرہ صفحہ ۱۴۱-۱۴۲)

۱۹۸۷ء کے جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ میں نائیجیریا کے دو بادشاہوں نے احمدیت قبول کر کے حضرت مسیح موعود کے کپڑوں کا تبرک حاصل کیا۔ ظاہری صورت میں یہ پیش گوئی اس سے قبل بھی پوری ہو چکی ہے اور ہوتی رہے گی۔

۱۸۹۲ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع دی۔

"اقبال کے دن آئیں گے یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق"

(ترجمہ) ہر دور کی راہ سے تیرے پاس تحائف آئیں گے

(تذکرہ ۲۰۱)

۱۸۹۷ء میں خدا تعالیٰ نے پھر مہمانوں کی کثرت کی خبر دی۔

"وَسِّعْ مَکَانَکَ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق (تذکرہ ۲۹۷)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔" یعنی اپنے مکان کو وسیع کر لو کہ لوگ دور دور کی زمین سے تیرے پاس آئیں گے۔ سو پشاور سے مدراس تک تو میں نے اس پیش گوئی کو پورے ہوتے دیکھ لیا مگر اس کے بعد دوبارہ پھر یہی الہام ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ پیشگوئی پھر زیادہ قوت اور کثرت کے ساتھ پوری ہو گی وَاللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ لَا مَانِعَ لِمَآ اَرَادَ"

(اشتہار ۱۷ فروری ۱۸۹۷ء)

پیارے مسیح موعود کی جماعت کو سو سال ہوتے ہیں اور پشاور سے مدراس تک کے لوگوں کو دیکھ کر خوش ہونے والے کی جماعت آج دنیا کے ۱۲۶ ممالک میں پھیل چکی ہے اور دنیا کے کناروں سے لوگ نقدِ جاں کے تحائف لئے آتے ہیں

۱۸۹۹ء میں خوشخبری عنایت ہوئی۔

اِنَّآ اَخْرَجْنَا لَکَ زُرُوْعًا یَآ اِبْرَاھِیْم

یعنی اے ابراہیم ہم تیرے لئے ربیع کی کھیتیاں اُگائیں گے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

زُروع زرع کی جمع ہے اور زرع عربی زبان میں ربیع کی کھیتی یعنی کنک و جَو دغیرہ کو کہتے ہیں ...... یہ معنی معلوم ہوتے ہیں کہ تجھے کیا غم ہے تیری کھیتیاں تو بہت نکلیں گی یعنی ہم تیری تمام حاجات کے متکفّل ہیں۔

(تذکرہ صفحہ ۳۴۰-۳۴۱، ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴ صفحہ ۲)

حضرت بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ قحط پڑ گیا اور آٹا روپے کا پانچ سیر ہو گیا۔ لنگر کے خرچ کی نسبت الہام ہوا۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں

۱۹۰۰ء میں حی و قیوم خدا نے بتایا

اِنِّیْ حَاشِرُ کُلِّ قَوْمٍ یَّاْتُوْنَکَ جُنُبًا وَ اِنِّیْ اَنَرْتُ مَکَانَکَ تَنْزِیْلٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْم (تذکرہ ۳۹۱)

(ترجمہ) میں ہر یک قوم میں سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا میں نے تیرے مکان کو روشن کیا یہ اُس خدا کا کلام ہے جو عزیز اور رحیم ہے۔

۱۹۰۶ء میں بشارت ملی۔

اُرِیْحُکَ وَلَا اُجِیْحُکَ وَاُخْرِجُ مِنْکَ قَوْمًا

(ترجمہ) میں تجھے راحت دوں گا اور تجھے نہ مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم نکالوں گا۔

مختلف اوقات میں ۱۴ مرتبہ الہامًا بتایا گیا۔

یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۔ وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

(ترجمہ) ہر دور کی راہ سے تیرے پاس تحائف آئیں گے اور دُور دُور کی زمین سے تیرے پاس لوگ آئیں گے کہ راستے میں گڑھے پڑ جائیں گے۔

چنانچہ آج دور و نزدیک سے راستے کی صعوبتیں اٹھا کر حاضر ہونے والے عشق خداوندی، حبِ رسولؐ، صدق و صفا اور عجز و انکسار کے تحائف لے کر حاضر ہوتے ہیں۔ روئے زمین پر صرف یہی ایک شخص ایسا داعی ہے جس کی پکار پر ابراہیمی طیور دیوانہ وار حاضر ہو جاتے ہیں۔ وہ عہد آفرین فتح نصیب جرنیل جو خدا کے بچھائے ہوئے تخت پر متمکن تھا جس کی عاجزانہ کوششوں کو ذوالمقتدر خدا کا سہارا تھا۔ وہ بامراد اس دنیا سے ایک زندہ اور توانا ہر دم ترقی پذیر جماعت تیار کرکے رخصت ہوا۔ حضرت مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا۔

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم اُفتاد پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ ربُّ الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ . . . .

... میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ دُنیا میں اِک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ (تذکرہ صـ۱۴۶)

جلسہ سالانہ کے شرکاء کیلئے دُعائیں

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود

اے خدا اے ذوالمجد والعطاء

ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں. خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دور فرما دے اور اُن کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین ۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۴۲)

حضرت حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل نور اللہ مرقدہٗ

ادعونی استجب لکم یہ ایک ہتھیار ہے اور وہ بڑا کارگر ہے لیکن کبھی اس کا چلانے والا آدمی کمزور ہوتا ہے۔ اس لئے اس ہتھیار سے منکر ہو جاتا ہے وہ ہتھیار دُعا کا ہے جس کو تمام دُنیا نے چھوڑ دیا ہے۔ مسلمانوں میں ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اس کو تیز کریں اور اس سے کام لیں۔ جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے دُعائیں مانگیں اور نہ تھکیں۔ میں ایسا بیمار ہوں کہ وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ میری زندگی کتنی ہے اس لئے میری یہ آخری وصیت ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ دُعا کا ہتھیار تیز کرو۔ تمہاری جماعت میں تفرقہ نہ ہو کیونکہ جب کسی جماعت میں تفرقہ ہوتا ہے تو اس پر عذاب آجاتا ہے جب کہ قرآن شریف میں فرمایا فلما نسوا ما ذکروا بہ اغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ۔

اب تک تم اس دُکھ سے بچے ہوئے ہو۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور نعمت کے بغیر دُعا بھی مفید نہیں ہوتی۔ اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ بہت دُعائیں کرو۔ پھر کہتا ہوں کہ بہت دُعائیں کرو۔ تاکہ جماعت تفرقہ سے محفوظ رہے۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ

کہ دیکھو وصل اور وداع کی جداگانہ لذّتیں ہیں وصل کی بھی ایک لذت ہے اور وداع کی بھی ایک لذّت ہے اس لئے اے میرے محبوب تو ہزار مرتبہ جا مگر دس ہزار مرتبہ واپس آجا۔ تو اے میرے پیارے احمدیو! میں بڑی دل کی گہرائی کی محبت سے آپ کو بھی یہ دُعا دیتا ہوں کہ آپ ہزار مرتبہ مگر دس ہزار مرتبہ واپس آجایا کریں بار بار ہم خدا کے ذکر کے لئے یہاں اکٹھا ہوا کریں بار بار یہاں اللہ کی محبت کی شمعیں روشن ہوں بار بار ہمارے سینوں سے محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے درود بلند ہوں کہ خدا کرے کہ یہ معاملہ محبت اور عشق کا بڑھتا ہی رہے اور پھیلتا رہے اور ساری دُنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے اپنے بیماروں کو بھی دُعاؤں میں یاد رکھیں اپنے کمزوروں کو بھی دُعاؤں میں یاد رکھیں اپنے دشمنوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں ان کے لیے دعائیں کریں جو آپ کے خون کے پیاسے ہیں اللہ ان کو ہدایت دے ان سے احسان کا سلوک فرمائے ان کو اپنی ناراضگی کی راہوں پر چلنے کی توفیق نہ عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس جلسہ کو اپنے منشا کے مطابق پورا کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہماری ان ناچیز کوششوں کو بہت بڑے ثمرات کا موجب بنائے اور یہ جو چھوٹا سا بیج ایک ایسی زمین میں لگایا جا رہا ہے جو اس سے پہلے پھل دینے سے عاری تھی۔ اللہ تعالیٰ اس وادی کو غیر ذی زرع میں بوئے گئے بیج کی طرح بار آور کرے

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ

خدا کرے کہ توحیدِ خالص کے قیام کا تم نمونہ بنو

میرا رب تمہارے ایمانوں میں پختگی اور صدق اور وفا پیدا کرے۔ خدا کی راہ میں تمہارے اعمال اخلاص و ارادت سے پُر اور فساد سے خالی ہوں اللہ کرے وہ سب راہیں جن کو تم اختیار کرو فلاح اور کامیابی تک پہنچانے والی ہوں۔ میرے رب کی جنتوں میں تمہارا ابدی قیام ہو اور اس کی تسبیح اور حمد کے درمیان تَحِیَّتُہُمْ فِیْھَا سَلَامٌ تم ایک دوسرے کے لئے سلامتی چاہنے والے اور اپنے رب سے سلامتی پانے والے ہو۔ میرا رب تمہیں حُسنِ عمل اور نیکو کاری کی راہ پر چلنے کی ہمیشہ توفیق دیتا چلا جائے۔ یہ دُنیا بھی تمہارے لئے جنّت بن جائے۔ جہاں شیطان کا عمل دخل نہ رہے اور جب کوچ کا وقت آئے تو فرشتے یہ کہتے ہوئے اس کی ابدی جنتوں کی طرف تمہیں

لے جائیں سَلَامٌ عَلَیْکُمْ اللہ کی سلامتی ہو تم پر اس کی رحمت کے سایہ میں اس کے فضل کے تازہ بتازہ پھل تمہیں ملتے رہیں ۔

خدا کی حمد میں مشغول رہنا اور اس کا شکر بجالانا تمہاری عادت بن جائے تم حقیقی معنی میں خدا کی جماعت بن جاؤ ۔ میرے رب کی ایک برگزیدہ اور چنیدہ جماعت ۔ تم پر ہمیشہ میرے رب کی سلامتی نازل ہوتی رہے ۔ خدا کرے کہ تمہارے سب اندھیرے تمہارے پیچھے رہ جائیں ۔ اللہ کے نور سے تم منوّر رہو ۔ تمہارا نور تمہارے آگے آگے چلے عبودیت کا نور " نور السمٰوٰت والارض " کے ساتھ جا ملے اور قرب کا کمال تمہیں حاصل ہو ۔ اللہ کی رحمتیں ہمیشہ تم پر برستی رہیں ۔ اس کے فرشتوں کی دعائیں تمہارے ساتھ ہوں سلامتی کے تحفہ کے تم حقدار ٹھہرو ۔ خدا کرے کہ ذکر الٰہی میں تم ہمیشہ مشغول رہو اور ذکر الٰہی کے اس سرچشمہ سے ابدی مسرتوں کے چشمے تمہارے لئے پھوٹیں اور بہہ نکلیں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمیشہ تم پر سایہ فگن رہے تمہاری پاسبانی کرتی رہے اور اس کے لطف و کرم کی چاندنی تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے چھپرکھٹوں پر نور افشانی کرتی رہے ۔ تمہارے اعمال اُسی کے فضل سے بہتر پھل لائیں ۔ تمہارے دل اور تمہارے سینے ہمیشہ نیک تمناؤں اور نیک خواہشات ہی کا گہوارہ رہیں ۔ جو چاہو تم پاؤ ۔ اور ربِ رحیم کی طرف سے سلامتی کا تحفہ تمہیں ہر آن ملتا رہے ۔ اللہ کا وعدہ تمہارے حق میں پورا ہو ۔ اس کی محبت کے تم وارث بنو ۔ اور تمہارا وجود دنیا پر یہ ثابت کردے کہ اس کی راہ میں عمل اور مجاہدہ کرنے والوں ایثار اور قربانی دکھانے والوں کو بہترین انعام ملتا ہے اللہ کی محبت کے وہ وارث ہوتے ہیں ۔ خدا کرے کہ اس کے قرب کی راہیں تم پر کھولی جائیں اور اُن راہوں پر گامزن رہنا تمہارے لئے آسان ہو جائے اور اللہ کرے کہ یہ راہیں تمہیں اس کی نعمت اور اس کے فضل کی جنتوں تک پہنچا دیں ۔ آرام اور آسائش کی زندگی جہاں تم پر ہمیشہ سلامتی ہوتی رہے ۔

میرا رب تمہیں نیکی پر قائم رہنے کی توفیق دیتا چلا جائے تا دنیوی جنت میں تم اُن گھروں کے مکین بنے رہو جو ذکرِ الٰہی سے معمور اور شیطانی وساوس سے بلند و بالا ہیں اور تا اُس اُخروی جنت میں بھی بالاخانوں میں تمہارا قیام ہو جہاں فرشتوں کی دعائیں اور تمہارے خالق اور تمہارے رب کی طرف سے سلامتی کا پیغام ہر لحظہ تمہیں ملتا رہے ۔ قرآنی انوار سے تمہارے سینے و دل ہمیشہ منور رہیں اور خدا کرے کہ یہ نور اُن راہوں کی نشان دہی کرتا رہے جو دارالسلام تک پہنچاتی ہیں تمہارے راستے کی سب تاریکیاں دور ہو جائیں ۔ رضوانِ الٰہی کی اتباع اس صراطِ مستقیم کو تمہارے لئے روشن رکھے جو سیدھی اس کی جنت ، اس کی رضا تک پہنچاتی ہے ۔

خدا کرے کہ میرے خدا کے روشن نشان تمہارے سینہ و دل میں محبتِ الٰہی کا ایک سمندر موجزن رکھیں ۔ میرا رب تمہیں نیک اعمال ، ہر شر اور فساد اور ریا سے پاک اعمال بجالانے کی توفیق عطا کرتا رہے ۔ میرا اللہ خود تمہارا دوست اور ولی بن جائے ۔ اُس کے قرب میں ، سلامتی کے گھر میں تمہارا ٹھکانا ہو ۔

خدا کرے کہ تمہارا وجود دُنیا کے لئے ایک مفید وجود ہو جائے ایک دُنیا کی دعائیں تمہیں ملتی رہیں سب ہی تمہیں جانیں اور پہچانیں اور سب ہی تمہاری سلامتی چاہیں ۔ میرے اللہ کی موہبت خاصۃً تمہیں جلد تر منزلِ مقصود تک پہنچا دے ۔ توکّل اور فرمانبرداری کے مقام پر ثباتِ قدم تمہیں حاصل ہو ۔ لقاء الٰہی کی جنت کے تم وارث بنو ۔

خدا کرے کہ توحید خالص کے قیام کا تم نمونہ بنو ۔ خدا کرے کہ عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تم ہمیشہ مسرور اور مست رہو ۔ خدا کرے کہ نور محمدیؐ کی شمع تمہارے ہاتھ سے ہر دل میں فروزاں ہو ۔ خدا کرے کہ مسیح محمدیؐ . . . . کی سب دعاؤں کے تم وارث بنو ۔

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اب میں آخر پہ آپ کو دُعا کی تحریک کرتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان اور فضل اور کرم ہے کہ نہایت ہی پیارے ماحول میں ہر قسم کے فتنہ و فساد سے بچاتے ہوئے ہماری حفاظت فرماتے ہوئے ہمیں اپنی رضا کی خاطر یہاں اکٹھے ہونے کی توفیق عطا فرمائی ۔ دُنیا کے کونے کونے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق یہاں اکٹھے ہوئے ۔ لوگ دلیل مانگتے ہیں احمدیت کی صداقت کی میں اس کے جواب میں حضرت مصلح موعود کا یہ شعر پڑھ دیتا ہوں کہ

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رُخِ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دُنیا کے پروانے

پس آج سب دُنیا کے پروانے محمد مصطفیٰؐ پر درود بھیجنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں ۔ آج سب دُنیا سے پروانے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع پر اپنی جانیں فدا کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں آج سب دُنیا کے پروانے اللہ تعالیٰ کے عشق کے گیت گانے کے لئے یہاں اکٹھے ہیں ۔ یہ پروانے جب واپس لوٹیں گے تب بھی یہ گیت گاتے ہوئے واپس جائیں گے ان کا تو اُٹھنا و بیٹھنا اللہ اور رسولؐ کی محبت بن چکا ہے ۔ اب بھی دُعائیں کرتے ہیں واپسی پہ بھی دُعائیں کریں گے پھر آئیں گے تو دُعائیں کرتے ہوئے آئیں گے اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی

سب کا نام لے کر بیان کرنا تو اس وقت مشکل ہے ان سب کے لئے آپ دُعائیں کریں اللہ ان سب کے ناموں سے واقف ہے اس کی ان کے دلوں پر نظر ہے وہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب جو یہاں موجود نہیں ہمیں بھی اللہ تعالیٰ خیر و عافیت کے ساتھ ایک دوسرے سے جدا کرے اور خیر و عافیت اور محبت کے ساتھ ہی پھر ملائے پھر جدا ہوں اور پھر ملاتا رہے خدا تعالیٰ یہ وہ وصل و وداع ہے جو خدا کی خاطر ہے جہاں وصل بھی پیارا ہے اور وداع بھی پیارا ہے ۔

اور غالب کا وہ شعر مجھے یاد آرہا ہے جس میں وہ کہتا ہے ۔

؎ وداع و وصل جداگانہ لذّتی دارد
ہزار بار برو صد ہزار بار بیا

قادیان دارالامان

بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور میں بٹالہ کے قریب ایک قصبہ قادیان آباد ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے مورثِ اعلیٰ حضرت مرزا ہادی بیگ ۱۵۳۰ء بمطابق ۹۳۸ ہجری میں مغل بادشاہ محمد ظہیرالدین بابر کے عہد حکومت میں دو سو نفوس کے ہمراہ جو طالع خدام اور اہل وعیال میں سے تھے ایک معزز رئیس کی حیثیت سمرقند سے ہندوستان کے اس علاقہ میں داخل ہوئے۔ یہ علاقہ لاہور سے پچاس کوس شمال مشرق میں جنگل کی صورت میں موجود تھا۔ آپ نے یہاں اسلام پور کے نام سے ایک ریاست کی بنیاد ڈالی جو ۱۸۰۲ء تک قائم رہی۔ اسلام پور قاضی ماجھی کہلانے والی ریاست حضرت مسیح موعود کے پڑدادا مرزا گل محمد کے زمانہ میں بھی ۸۵ گاؤں پر مشتمل تھی۔ سکھوں کے مسلسل حملوں کی وجہ سے اکثر علاقے ہاتھ سے جاتے رہے۔

اپنے دینی ماحول کی وجہ سے یہ بستی اس علاقہ میں ایک ممتاز حیثیت رکھتی تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے پڑدادا مرزا گل محمد کے زمانہ میں ایک سو کے قریب علماء صلحاء اور حفاظ قرآن قادیان میں موجود تھے۔ جن کے وظیفے مقرر تھے۔ متعلقین اور ملازمین میں سے ہر ایک پنجگانہ نماز کا عادی تھا حتیٰ کہ چکی پیسنے والی عورت بھی نمازوں کے ساتھ نمازِ تہجد کا التزام کرتی تھیں۔ گرد و نواح کے اکثر افغان مسلمان بوجہ یہاں کے لوگوں کے تقویٰ اور طہارت کے اس کو مکہ کہتے تھے۔ یہ بستی پُر امن و مبارک جگہ تصوّر کی جاتی تھی جہاں سچائی تقویٰ اور عدالت کا دور دورہ تھا۔

آپ کے دادا مرزا عطا محمد صاحب کے زمانے میں مشیّتِ ایزدی کے تحت اس علاقہ میں سکھ غالب آ گئے۔ اور آپ کے قبضہ میں صرف قادیان کی بستی رہ گئی۔ جو ایک قلعہ کی صورت میں تھی۔ جس کے چار بُرج تھے ان پر نگہبانی کے لئے اپنی فوج کے سپاہی اور چند توپیں بھی تھیں۔ فصیل بائیس فٹ چوڑی تھی جس پر تین چھکڑے بآسانی چل سکتے تھے۔ اردگرد وسیع اور گہری خندق تھی جو بعد میں پانی بھر جانے کی وجہ سے ڈھاب کے نام سے مشہور ہوئی۔ سکھوں کے ایک گروہ رام گڑھیہ نے دھوکے سے قادیان پر بھی قبضہ کر لیا اور خوبصورت مساجد اور رہائشی مکانات مسمار کر دیئے، باغوں کو کاٹ دیا اور وہاں موجود کُتب خانہ جلا دیا۔ قادیان کے لوگ جن میں حضرت مسیح موعودؑ کے بزرگ بھی شامل تھے ملک بدر کر دیئے گئے۔

سکھ حکمران مہاراجہ رنجیت سنگھ کے آخری زمانہ میں آپ کے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کو قادیان کے پانچ گاؤں واپس مل گئے۔ اس علاقہ کا نام وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسلام پور قاضی سے صرف قاضی رہ گیا جو یہاں کے لوگوں کے استعمال میں قادی اور پھر قادیان ہو گیا۔

اس بظاہر معمولی سی اور زمانے کی گردشوں سے روندی ہوئی بستی میں دنیاوی لحاظ سے اہمیت رکھنے والی کوئی خصوصیت نہ تھی مگر اس کو خالقِ ارض و سماء کی پیار کی نگاہوں نے نئی دنیائیں تخلیق کرنے والی بنیادی اینٹ بنا دیا۔ صدیوں پہلے سے اس بستی کے اللہ کی مقدس نشانی ہونے کے ثبوت ملتے ہیں۔ احادیثِ مبارکہ میں متعدد بار اس بستی کا ذکر ملتا ہے۔ جس سے اس کا حدود اربعہ بھی متعین ہوتا ہے۔

- يَخْرُجُ نَاسٌ مِّنَ الْمَشْرِقِ فَيُوَطِّئُوْنَ لِلْمَهْدِيِّ سُلْطَانَهٗ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۸۶)

ملک عرب سے مشرق کے علاقے کے لوگ مہدی کی روحانی بادشاہت کو اپنے ملک میں قائم کریں گے۔

- يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ مِنْ قَرْيَةٍ يُّقَالُ لَهَا كَدْعَهْ وَ يُصَدِّقُهٗ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَجْمَعُ اَصْحَابَهٗ مِنْ اَقْصَى الْبِلَادِ عَلٰى عِدَّةِ اَهْلِ بَدْرٍ بِثَلَاثِ مِائَةٍ وَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا وَّمَعَهٗ صَحِيْفَةٌ مَّخْتُوْمَةٌ فِيْهَا عَدَدُ اَصْحَابِهٖ بِاَسْمَائِهِمْ وَبِلَادِهِمْ وَ خِلَالِهِمْ

(جواہر الاسرار قلمی مصنفہ شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی ارشادات فریدی جلد ۳ صفحہ ۷۰)

مہدی ایک بستی سے مبعوث ہو گا جس کا نام کدعہ ہو گا اور اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرے گا اور بدری صحابہ کی طرح مختلف علاقوں کے رہنے والے تین سو تیرہ جلیل القدر صحابہ اسے عنایت فرمائے گا جن کے نام اور پتے ایک مستند کتاب میں درج ہوں گے۔

- عِصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُ الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام

(نسائی کتاب الجہاد صفحہ ۴۹۶ مسند احمد و کنز العمال)

میری اُمّت کی دو جماعتیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ آگ سے محفوظ رکھے گا ایک وہ جماعت ہے جو ملک ہند میں جنگ لڑے گی اور دوسری جماعت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے مددگاروں کی ہو گی۔

- اِذَا بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ

اَلْمَنَارَةِ الْبَيْضَآءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ

(صحیح مسلم)

جب خدا تعالیٰ مسیح بن مریم کو مبعوث فرمائے گا تو وہ دمشق کے مشرق میں سفید مینارہ پر نازل ہوں گے۔

يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَآءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ (مشکوٰۃ باب اشراط الساعۃ ص۴۷۱)

ایک شخص نہر کے پرلے سے ظہور کرے گا اُسے جٹ زمیندار کہا جائے گا۔

ان ارشاداتِ گرامی کی رُو سے دمشق سے مشرق کی طرف ملک ہند میں دریا یا نہر کے کنارے واقع ایک بستی کدعہ نام کی نشان دہی ہوتی ہے جس میں امام مہدی ظہور فرمائیں گے وہ زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہوں گے اور انہیں صحابہ کی طرح تین سو تیرہ رفقاء دیئے جائیں گے جن کے نام اور پتے مستند کتاب میں محفوظ ہوں گے مشرقی پنجاب کا نقشہ دیکھیں تو قادیان دریائے راوی اور دریائے بیاس کے درمیان میں ہے اور مادھوپور سے نکلنے والی دو بڑی نہروں نہر بٹالہ اور نہر قادیان کے بھی درمیان میں واقع ہے۔

دیگر مذاہب کے نوشتوں میں بھی اس پاک بستی کا ذکر ملتا ہے۔

- وید میں قادیان کا نام قدون لکھا گیا ہے (بحوالہ سوکت ۹، منتر ۳)
- مسیح موعود کے ظہور کا مقام حد والی ندی کے قریب ہے (بحوالہ سوکت ۱۳، منتر ۷)
- حضرت بابا گورونانک فرماتے ہیں "اک جٹیٹا ہوسی پرا ساں تو سو برس توں لعد ہوسی۔ وٹالے دے پرگنے وچ ہوسی۔
(جنم ساکھی بھائی بالا والی وڈی ساکھی ص۲۵۱ مطبوعہ مفید عام پریس لاہور)
ترجمہ: ایک جٹ (زمیندار) ہوگا لیکن ہم سے سو برس بعد پیدا ہوگا اور وٹالے (بٹالے) کی تحصیل میں آئے گا۔
- بائیبل میں ہے

اے قومو! ۔۔۔ توجہ کرو ۔۔۔ کس نے صادق کو مشرق سے برپا کیا۔ اسے اپنے نقشِ قدم پر چلنے کیلئے بلایا قوموں کو اس کے سامنے رکھا اور بادشاہوں کو اس کے زیرِ حکومت کردیا (اشیعا) یسعیاہ نبی کی کتاب باب ۴۱ ۲۔ا

خداوند فرماتا ہے ۔۔۔ میں نے آفتاب کی جائے طلوع سے اسکا نام پکارا اور وہ آئیگا اور حاکموں کو کیچڑ کی طرح پامال کرے گا۔ (یسعیا (اشعیا) نبی کی کتاب باب ۴۱ ۲۵ (بائیبل اُردو ۹۶۶-۹۶۷)

چودھویں صدی ہجری شروع ہوتے ہی اس بستی پر چودھویں کا چاند طلوع ہوا۔ یہ ویرانہ اہل اللہ اور سعید فطرت لوگوں سے آباد ہوگیا۔ بیوت الصلوٰۃ، پرنٹنگ پریس، لنگر خانہ، ڈاک خانہ، تعلیمی ادارے وغیرہ کھل گئے۔ تعمیرات ہونے لگیں۔ احمدیت کا پیغام پھیلنے کے ساتھ قادیان کو بین الاقوامی شہرت حاصل ہونے لگی۔ دینِ حق کی اشاعت کا مرکز اعلائے کلمۂ حق کے لئے مجاہد تیار کرنے لگا۔ للّٰہی جلسوں اور ہمہ وقت عبادات کے نور سے منور یہ بستی حقیقی معنوں میں دارالامان بن گئی۔

۱۹۴۷ء میں برصغیر کی تقسیم کے وقت قادیان کا علاقہ بھارت کے حصّہ میں آیا۔ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نے احمدیت کے دائمی مرکز کو آباد رکھنے کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ پاکستان کی طرف ہجرت کے وقت آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے، سینکڑوں احمدی احباب نے حفاظت مرکز کے لئے قادیان میں رہائش کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ بالآخر آپ کی منظوری سے ۳۱۳ احباب نے قادیان میں سکونت اختیار کی (جن کو درویشانِ قادیان کا لقب دیا گیا) مشرقی پنجاب کی ہزاروں مساجد، مقدس مقامات، دینی تنظیموں کے مراکز اُجڑ گئے۔ جبکہ قادیان کا سفید منارۃ المسیح شیریں صدائے حق مسلسل بلند کرتا رہا۔ اہل قادیان کو کل رقبہ کا صرف تیسواں حصّہ ملا۔ اہم عمارات احمدیوں کے پاس ہی رہیں جن کی مرمت، دیکھ بھال، توسیع اور تزئین کا کام آج بھی جاری رہتا ہے۔ اس وقت وہاں کثیر تعداد میں احمدی آباد ہیں لیکن غالب اکثریت ہندوؤں اور سکھوں کی ہے۔ ہندوستان کے مختلف شہروں میں قائم احمدیہ جماعتوں کا مرکز یہی پُرامن بستی ہے۔ احمدیوں کے مقامی آبادی سے اچھے روابط ہیں۔ قادیان ہمیشہ آباد رہنے کے لئے وجود میں آیا ہے۔ گردشِ ایام کی سختیاں اس کی ترقی میں روک نہیں بن سکتیں کیونکہ اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کے خاص سلوک کے پیار بھرے وعدے ہیں۔

قادیان کا مستقبل اور خدائی بشارتیں

الہامات حضرت مسیح موعود

- "إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَآدُّكَ إِلَى مَعَادٍ"
وہ خدا جس نے خدمتِ قرآن تجھے سپرد کی ہے پھر تجھے (قادیان) واپس لائے گا۔ (کتاب البریہ ص۱۸۶ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص۲۰۱)
- "میں قادیان کو اس قدر وسعت دوں گا کہ لوگ کہیں گے لاہور بھی کبھی تھا" ("تذکرہ ص۸۱۵)
- "ایک دن آنے والا ہے جو قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلا دے گی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔" (دافع البلاء)
- "مجھے دکھلایا گیا ہے کہ یہ علاقہ اس قدر آباد ہوگا کہ دریائے بیاس تک آبادی پہنچ جائے گی۔ (بحوالہ الفضل ۱۴ اگست ۱۹۲۸ء)
- "ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم شہر بن گیا ہے اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے۔ اونچی اونچی دو منزلہ چو منزلہ یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دکانیں عمدہ عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں اور موٹے موٹے سیٹھ بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کی رونق ہوتی ہے بیٹھے ہیں اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں روپوں

اوراشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں قسما قسم کی دکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔

(تذکرہ ۴۱۹ - ۴۲۰)

قادیان کے چند مقدس و تاریخی مقامات کا تعارف

بیتُ الفکر یہ وہ مبارک کمرہ ہے جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود ابتدائی ایّام میں تالیف وتصنیف کے کام میں مشغول رہا کرتے تھے اور جہاں آپ نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب براہین احمدیہ تالیف فرمائی۔ اس کمرہ کی نسبت حضور کو ۱۸۸۲ء میں الہام ہوا " اَلَمْ نَجْعَلْ لَّكَ سُهُوْلَةً فِيْ كُلِّ اَمْرٍ بَيْتُ الْفِكْرِ... الخ

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۵۵۹ روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ ۶۶۶)

بیتُ الدّعاء بیت الفکر سے ملحق یہ حجرہ سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنی خلوت کی دعاؤں کے لئے ۱۳ مارچ ۱۹۰۳ء میں تیار کروایا۔ اور اس کا نام بیت الدّعاء تجویز فرمایا۔ اور اس کی نسبت خُدا تعالیٰ سے دُعا کی کہ وہ اس بیت الدّعا کو امن وسلامتی اور اعداء پر بذریعہ دلائل نیرہ و براہین ساطعہ فتح کا گھر بنادے۔

(ذکرِ حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

کمرہ پیدائش حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کے آبائی مکان "الدّار" میں واقع یہ وہ مبارک کمرہ ہے جو ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ بمطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء بروز جمعۃ المبارک نماز فجر کے وقت حضور کی ولادت باسعادت کے نتیجہ میں مہبطِ انوار و برکات ہوا۔

بیت الاقصٰی و منارۃ المسیح یہ وہ بیت الصلوٰۃ ہے جس کے گنبدوں والا حصّہ مع اپنے محدود صحن کے حضور کے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے اپنی وفات سے قریباً چھ ماہ قبل تعمیر کروایا۔ بعدازاں حضور کے زمانۂ مبارک سن ۱۹۰۰ء میں اس کی توسیع اوّل، عہدِ خلافتِ اُولیٰ میں توسیع ثانی، اور عہدِ خلافتِ ثانیہ میں توسیع ثالث عمل میں آئی۔

اسی کے وسیع و عریض صحن میں حضرت اقدس مسیح موعود نے اذنِ الٰہی کے ماتحت حدیث نبوی اِذَا بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ (صحیح مسلم) کو ظاہری شکل میں پورا کرنے لئے ۱۳ مارچ ۱۹۰۳ء بروز جمعۃ المبارک اپنے دستِ مبارک سے منارۃ المسیح کا سنگِ بنیاد رکھا اس کی تکمیل (عہدِ خلافتِ ثانیہ) دسمبر ۱۹۱۶ء میں ہوئی۔

بیت المُبارک بیت الفکر سے ملحق اس بیت الصلوٰۃ کی ابتدائی تعمیر حضرت مسیح موعود نے ۱۸۸۳ء میں فرمائی تھی۔ جماعتی ضروریات کے پیشِ نظر ۱۹۰۷ء میں اس کی پہلی اور ۱۹۴۴ء میں اس کی دوسری توسیع ہوئی۔ اس کی نسبت حضور کو ملنے والی بشارات میں سے ایک مہتم بالشان بشارت

"مُبَارِكٌ وَّ مُبَارَكٌ وَّكُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَكٍ يُّجْعَلُ فِيْهِ" ہے

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۵۵۹ روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ ۶۶۷)

اس بیت الصلوٰۃ کے بارہ میں پانچ مرتبہ الہام ہوا منجملہ ان کے ایک نہایت عظیم الشان الہام یہ ہے:۔

"فِيْهِ بَرَكَاتٌ لِّلنَّاسِ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔"

(مکتوبات جلد اوّل صفحہ ۵۵)

سُرخی کے نشان والا حجرہ یہ وہ مبارک حجرہ ہے جس میں ۱۰ جولائی ۱۸۸۵ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز فجر جبکہ حضرت مسیح موعود استراحت فرما رہے تھے اور حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری حضور کی خدمت میں موجود تھے سُرخی کے چھینٹوں والا نشان ظاہر ہوا۔ (سرمہ چشم آریہ)

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود حضرت مسیح موعود کے زمانہ مبارک میں حضور کی رہائش گاہ ہی لنگر خانہ اور مہمان خانہ کا کام دیتی تھی۔ اس کے بعد سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر ۱۹۲۰ء (عہدِ خلافتِ ثانیہ) میں لنگر خانہ کے لئے علیحدہ کمرے تعمیر کئے گئے۔ ۱۹۲۱-۲۲ء میں مزید وسعت دی گئی۔ ۱۹۶۵-۶۶ء میں پُرانی عمارت کو منہدم کر کے جدید بنیادوں پر لنگر خانہ کی موجودہ عمارت معرضِ وجود میں آئی۔

بیتُ الرّیاضت اس کمرے میں جو مردانہ نشست گاہ کے طور پر استعمال ہوتا تھا، حضور نے اواخر ۱۸۷۵ء میں آٹھ یا نو ماہ تک مسلسل خفیہ روزے رکھے۔ جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو عجیب ولطیف مکاشفات سے سرفراز فرمایا اور عالمِ کشف میں گزشتہ انبیاء اور اولیائے اُمت کی ملاقات کے علاوہ عین عالمِ بیداری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔

(کتاب البریّہ)

بہشتی مقبرہ

(۱) **مزار مبارک حضرت مسیح موعود** الٰہی پیش خبریوں اور مہتم بالشان آسمانی بشارتوں کے تحت معرضِ وجود میں آنے والے قبرستان "بہشتی مقبرہ" کی چاردیواری میں واقع حضرت مسیح موعود کی آخری آرام گاہ ہے۔ حضور کے پہلوئے مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا بھی مزار ہے۔

(۲) **مقامِ ظہور قُدرتِ ثانیہ** باغ حضرت مسیح موعود میں واقع وہ مقام جہاں حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی روایات کے مطابق حضرت

اقدس مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو جماعت احمدیہ نے متفقہ طور پر خلافتِ اُولیٰ کی بیعت کی۔ اور اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے حضور کا جنازہ پڑھایا۔

(iii) **شاہ نشین** ۔ روایات کے مطابق حضور شہتوت کے موسم میں جب اپنے باغ میں تشریف لاتے تو اس جگہ رونق افروز ہو کر احباب کی معیّت میں تازہ پھل تناول فرماتے اور ساتھ ساتھ دینی اور علمی گفتگو کا سلسلہ بھی جاری رہتا۔ ابتداءً یہ جگہ کچے چبوترے کے طور پر تھی۔ جسے ۱۹۷۲ء میں پختہ بارہ دری کی صورت میں مسقّف کر دیا گیا۔

ربوہ کو ترا مرکزِ توحید بنا کر
اِک نعرۂ تکبیر فلک بوس لگائیں

ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دُعا گو
کعبہ کی پہنچتی رہیں ربوہ کو دُعائیں

کلام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

(یہ کلام حضور نے 'المحراب' کے لیے خصوصی طور پر عنایت فرمایا۔)

گھٹا کرم کی۔ ہجومِ بلا سے اُٹھی ہے
کرامت اِک دلِ دَرد آشنا سے اُٹھی ہے

جو آہ سجدۂ صبر و رضا سے اُٹھی ہے
زمین بوس تھی۔ اُس کی عطا سے اُٹھی ہے

رسائی دیکھو! کہ باتیں خدا سے کرتی ہے
دُعا۔ جو قلب کے تحت الثریٰ سے اُٹھی ہے

یہ کائنات ازل سے نہ جانے کتنی بار
خلا میں ڈوب چکی ہے۔ خلا سے اُٹھی ہے

صدا کی رسم ہے۔ اِبلیسیّت کی بانگِ زبوں
انا کی گود میں پل کر اِباء سے اُٹھی ہے

حیا سے عاری۔ سیہ بخت۔ نیش زن۔ مردود
یہ واہ واہ کسی کربلا سے اُٹھی ہے

خموشیوں میں کھٹکنے لگی کسک دل کی
اِک ایسی ہُوک دلِ بے نوا سے اُٹھی ہے

مسیح بن کے۔ وُہی آسماں سے اُتری ہے
جو اِلتجا۔ دلِ ناکتخدا سے اُٹھی ہے

وہ آنکھ اُٹھی تو مُردے جگا گئی لاکھوں
قیامت ہوگی، کہ جو اس ادا سے اُٹھی ہے

امر ہوئی ہے وہ تجھ سے محمدِ عربی
ندائے عشق۔ جو قولِ بلیٰ سے اُٹھی ہے

ہزار خاک سے آدم اُٹھے۔ مگر بخدا
شبیہہ وُہ! جو تری خاکِ پا سے اُٹھی ہے

بنا ہے مہبطِ انوار قادیاں۔ دیکھو
وُہی صدا ہے۔ سُنو! جو سدا سے اُٹھی ہے

کنارے گونج اُٹھے ہیں زمیں کے۔ جاگ اُٹھو
کہ اِک کروڑ صدا۔ اِک صدا سے اُٹھی ہے

جو دل میں بیٹھ چکی تھی۔ ہوائے عیش و طرب
بڑے جتن سے۔ ہزار اِلتجا سے اُٹھی ہے

حیاتِ نو کی تمنّا۔ ہوئی تو ہے بیدار
مگر یہ نیند کی ماتی۔ دُعا سے اُٹھی ہے

ربوہ دارالہجرت

دنیا کی تاریخ میں ہزار ہا سال کے بعد پاکستان میں ایک ایسی بستی بسائی گئی جس کا مقصد صرف اور صرف اعلائے کلمۂ دینِ حق ہے یہ بستی اتفاقاً یا حادثتہً وجود میں نہیں آئی اس کی آبادی الٰہی منشا کے تحت اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے عین مطابق منصۂ شہود پر آئی ہے خدا تعالیٰ کی قدیم سے سنّت ہے کہ وہ اپنے پیاروں کو آزماتا ہے پھر ان کے صبر و استقامت کے لازوال پھل دیتا ہے اس کی یہ بھی سنّت ہے کہ ایک جیسے حالات میں وہ اپنے کریمانہ سلوک کو دہراتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لختِ جگر حضرت اسمٰعیلؑ اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہؓ کو وادیٔ غیر ذی زرع میں خدا کے سہارے پر چھوڑ کر درد و الحاح سے دعائیں کی تھیں ان کی دعاؤں کو خدا تعالیٰ نے سنا مکّہ کو پائندہ عظمت بخشی اور اسی خوش نصیب سرزمین پر سراجِ منیر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

اس دور کے ابراہیم کے بیٹے اور اس کی ماں پر جب اپنا وطن تنگ ہو گیا تو انھیں بھی وادیٔ غیر ذی زرع نصیب ہوئی انھیں بھی نئی دنیا اور نیا آسمان دیا گیا۔

حضرت مصلح موعود نے ۱۹۴۴ء میں ایک رویا دیکھا جس میں آپ کی زبانِ مبارک پر جاری ہوا۔

وَاَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِیْلُہٗ خَلِیْفَتُہٗ

میں مسیح موعود اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں۔ (تاریخِ احمدیت ۱۱ ص ۴۹۸)

ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح کے مثیل اور خلیفہ سے خدا تعالیٰ نے وہی سلوک کیا جو اس سے پہلے حضرت مسیح علیہ السلام سے ہو چکا تھا ماں بیٹے حضرت مریم اور ابنِ مریم نے ہجرت کی تو خدا تعالیٰ نے انھیں اپنی حفاظت میں لے لیا۔

وَاٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیْنٍ (سورہ مومنون آیت ۵۱)

ہم نے ان دونوں کو ایک اونچی جگہ پناہ دی جو ٹھہرنے کے قابل اور بہتے ہوئے پانیوں والی تھی۔

مسلم بابِ نزولِ مسیح میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی درج ہے۔

حَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ

یعنی مسیح موعود اور ان کے رفقاء پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ وہ محصور ہو جائیں گے اور خدا تعالیٰ وحی فرمائے گا کہ میرے بندوں کو پہاڑ پر لے جاؤ۔

ترمذی جلد ۲ کتاب التفسیر میں ربوہ کا مفہوم درج ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

اَلْفِرْدَوْسُ رَبْوَۃُ الْجَنَّۃِ وَاَوْسَطُھَا اَفْضَلُھَا

فردوسِ جنّت کا اعلیٰ مقام ہے اور عین وسط میں

دریائے چناب کے مغربی کنارے پر پہاڑیوں سے گھری یہ وادی جو اب بین الاقوامی اہمیت کا شہر بن چکی ہے اس کا ذکر تاریخ میں محمد بن قاسم کی گزرگاہ کے طور پر آیا ہے اموی بادشاہ ولید بن عبدالملک کے نامور جرنیل حضرت محمد بن قاسم نے سندھ اور ملتان کی فتح کے بعد اپنے لشکر کے ساتھ دریائے چناب کو عبور کیا اور کشمیر کی طرف پیش قدمی کی۔ ان کا گزر اس علاقے سے ہوا چنیوٹ کے ہندو راجہ سے عرب فوج کی خونریز جنگ ہوئی بالآخر سو مجاہدین اسلام نے شہادت کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے چنیوٹ کو فتح کر لیا چنیوٹ سے باہر شہیدوں کا قبرستان موجود ہے۔

(محمد بن قاسم از ڈاکٹر عبدالحمید خاں ایم اے پی ایچ ڈی رائل پاکستان نیوی)

دریائے چناب اور اس علاقے کے درمیان پہاڑ ہونے کی وجہ سے اس کو سیراب کرنا ناممکن تھا اس میں صرف ایک بوٹی "لانی" اگتی تھی جو اونٹوں کا چارہ تھی اور اس بات کا ثبوت تھی کہ یہ زمین ناقابلِ کاشت ہے کئی سرمایہ داروں نے زرِ کثیر صرف کر کے بھی کامیابی کا منہ نہ دیکھا۔ ایک کروڑپتی ہندو چندر نامی نے دریائے چناب سے آبپاشی کے لیے نہر کھدوائی تاکہ اس علاقے کو آباد کر سکے مگر ناکام رہا اور اس صدمے نے اس کی جان لے لی۔

قیامِ پاکستان کے بعد حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی قادیان سے ہجرت کر کے لاہور تشریف لے آئے جماعت کے لیے ایک نئے مرکزِ سلسلہ کے لیے موزوں جگہ کی تلاش شروع ہوئی۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ جگہ اللہ تعالیٰ نے احمدی مہاجرین کے لیے صدیوں سے محفوظ کر رکھی تھی۔ حضرت مصلح موعود نے ایک خواب میں بالکل اسی جگہ کا نظارہ دیکھا تھا چنانچہ زیرِ انتخاب جگہوں میں سے جب اس وادی کو دیکھا تو اسے پسند فرمایا اور حکومتی ضابطوں کے مطابق ۱۰۳۴ ایکڑ اراضی خرید کر حضرت مولانا جلال الدین شمس کا تجویز کردہ مبارک نام ربوہ رکھا۔

۱۹ ستمبر ۱۹۴۸ء کو لاہور سے چوہدری عبدالسلام اختر ایم اے، مولوی محمد صدیق صاحب واقفِ زندگی ایک مددگار کارکن، ایک ڈرائیور اور دو مزدوروں پر مشتمل پہلا قافلہ چند خیمے، شامیانے اور ضرورت کی اشیاء لے کر افتتاحی تقریب کے انتظامات کے لیے ربوہ پہنچا۔

اگلے دن اولوالعزم فرزندِ مسیحا نے اڑھائی سو جانثاروں کی نمازِ ظہر میں امامت کے ساتھ اس نرالی بستی کا افتتاح فرمایا۔

نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا۔

"میں اس موقع پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعائیں جو مکّہ مکرمہ کو

بساتے وقت آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور کی تھیں قرآن کریم سے پڑھوں گا مگر تلاوت قرآن کریم کے طور پر نہیں بلکہ دعا کے طور پر ان الفاظ کو دہراؤں گا اور چونکہ یہ دعائیں ہم سب مل کر کریں گے اس لیئے مَیں ان الفاظ میں کسی قدر تبدیلی کر دوں گا۔ مثلاً وہ دعائیں جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے مانگی تھیں وہ تثنیہ کے صیغہ میں آتی ہیں کیونکہ اس وقت صرف حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ ہی دعا کر رہے تھے مگر ہم یہاں بہت سے ہیں اس لیئے میں یہاں تثنیہ کی بجائے جمع کا صیغہ استعمال کروں گا۔ بہرحال وہ دعائیں مَیں اب پڑھوں گا دوست میرے ساتھ ان دعاؤں کو پڑھتے جائیں۔"

اس کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل الفاظ میں دعائیں مانگیں

رَبَّنَا اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ (۳ بار)

اے ہمارے ربّ تو اس جگہ کو ایک امن والا شہر بنا دے اور جو اس میں رہنے والے ہوں ان کو اپنے پاس سے پاکیزہ رزق عطا فرما۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (۳ بار)

اے ہمارے ربّ ہم اس جگہ پر اس لیے بسنا چاہتے ہیں کہ ہم مل کر تیرے دین کی خدمت کریں۔ اے ہمارے ربّ تو ہماری اس قربانی اور اس ارادے کو قبول فرما۔ اے ہمارے ربّ تو بہت ہی دعائیں سننے والا اور دلوں کے بھید جاننے والا ہے۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔ (۳ بار)

اے ہمارے ربّ تو ہم سب کو اپنا فرمانبردار اور سچا مسلمان بنا دے اور ہماری اولادوں کو بھی نہ صرف مسلمان بنا بلکہ ایک مضبوط امّتِ مسلمہ بنا دے جو اس دنیا میں تیرے دین کی غلام کہلاتی رہے۔ اے ہمارے ربّ جو ہمارے کرنے کے کام ہیں وہ ہم کو خود بتلاتا رہ۔ اور جو ہم سے غلطیاں ہو جائیں ان سے عفو کرتا رہ۔ تو بہت ہی فضل کرنیوالا مہربان ہے

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (۳ بار)

اے ہمارے ربّ تو ان میں ایسے آدمی پیدا کرتے رہیو جو تیری آیتیں ان کو پڑھ پڑھ کر سناتے رہیں اور جو ان کو تیری کتاب سکھائیں اور تیرے پاک کلام کے اغراض و مقاصد بتاتے رہیں اور ان کے نفوس میں پاکیزگی اور طہارت پیدا کرتے رہیں۔ تو ہی غالب حکمت والا خدا ہے۔

یہ عاجزانہ دعائیں حیؔ و قیوم خدا تعالیٰ نے سنیں اور یہ ارضِ مبارک باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ جدید شہروں کی طرز پر آباد ہوئی۔ جہاں قابلِ استعمال پانی کا نام و نشان نہ تھا وہاں حضرت مصلح موعود کی دعاؤں کی برکتوں سے پانی نکلا۔ جہاں سبزہ نہ تھا اب سرسبز و شاداب ہو چکا ہے۔ جو صرف سانپوں اور بچھوؤں کا مرکز تھا اب آباد بیوت الصلوٰۃ کا شہر بن گیا ہے۔ تعلیمی ادارے، بنک، ریلوے اسٹیشن، فضائی کمپنیوں کے دفاتر اور بین الاقوامی مواصلات کی تمام سہولتیں یہاں موجود ہیں۔

پاکستان کی شرح خواندگی کے جائزوں میں سرِفہرست اور چھوٹا سا تعلیمی جزیرہ ہے۔

قادیان سے ہجرت کے بعد ۱۹۴۹ء سے اس مرکزِ احمدیت میں جلسہ سالانہ کا انعقاد شروع ہوا۔

گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیرخوار

حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ "اگر تم شکر کرو گے تو ہم تمہیں زیادہ دیں گے" ہمیں زیادہ چاہیئے اس لئے ہم زیادہ شکر کرتے ہیں۔ ہمیں بے انتہا چاہیئے اس لئے ہم بے انتہا شکر کرتے ہیں۔ یہ محض اُس کا فضل و احسان ہے کہ اُس نے ہمیں خلیفۃ المسیح الرابع کی دُعائیں لوٹنے کا موقع دیا۔ لجنہ اماء اللہ کراچی کے نام حضور ایدہ اللہ الودود کے خطوط میں مشفقانہ دعائیں اتنی بیش قیمت ہیں کہ ہم اس نعمت پر جس قدر بھی شکر کریں کم ہوگا۔ اُن کے دل میں ہمارے لئے حُسنِ ظنی عنایتِ خداوندی ہے۔ حقیقتِ حال یہ ہے کہ اُن کی تحسین اور ہماری حقیر مساعی میں کوئی نسبت نہیں۔

خاص طور پر شعبۂ اشاعت پر اُن کی نظرِ عنایت ہر مشکل مرحلہ میں سہارا بنتی ہے جیسے وہ دعاؤں کے ساتھ سہارا بنے ہوئے ساتھ ساتھ ہوں۔ ہماری حالت اُس بچے کی طرح ہے جو پہلے پہل چلنا سیکھتا ہے ہر قدم پر خوشگوار حیرت اور اعتماد کے ساتھ خوف بھی دامن گیر رہتا ہے۔ مگر دعاؤں کے سہارے نے یہ خوف طمانیت میں بدل دیا ہے۔ کئی مرتبہ یہ تجربہ کیا ہے کہ کسی کٹھن مرحلہ پر گھبراہٹ طاری ہو تو بادِ صبا کے نرم جھونکے کی طرح آقا کا مکتوب آجاتا ہے۔ عزم تازہ کرتا ہوا۔ توفیقِ خرام دیتا ہوا۔ منزلوں کے پیام دیتا ہوا۔ تھکن دور ہو جاتی ہے اور ع وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو کہتے ہوئے پھر اُٹھ کر چلنے لگتے ہیں۔ یہ کوئی عجیب جادوگری ہے جس کی تہ تک پہنچنے میں عقل و خرد بالکل عاجز رہ جاتی ہے۔ آپ کے خطوط اور خاص طور پر دستِ مبارک سے تحریر شدہ خطوط کا ایک ایک لفظ ایسی سکینت عطا کرتا ہے جس کا الفاظ میں اظہار کرنا ناممکن ہے ان کی شیرینی کو خود محسوس کیجئے اور لجنہ کراچی کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھئے خدا تعالیٰ ہم سے نادانستگی میں بھی کوئی ایسی کوتاہی نہ ہونے دے جو پیارے آقا کے حُسنِ ظن کو ٹھیس پہنچائے" آمین۔ اور ہمیں خود ایسے رستے سمجھاتا چلا جائے جن پر چل کر ہم ہر روز امامِ وقت کی دعائیں حاصل کرتے رہیں۔

آمین یا ارحم الراحمین

لندن

۹۱-۴-۲۴ عزیزہ مکرمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ

السلامُ علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا خط ملا جس میں آپ نے آئندہ جلسہ سالانہ کے موقع پر "المحراب سوواں جلسہ سالانہ نمبر" نکالنے کے ارادہ کا اظہار کیا ہے۔ یہ بہت اچھوتا خیال ہے۔ ہمیشہ کی طرح اس دفعہ بھی آپ کو ہی ایسا نیک خیال سجھائی دیا ہے۔ اللہ مبارک کرے اور ہر طرح نصرت فرمائے اور توقعات سے بڑھ کر مفید اور نتیجہ خیز معلومات پر مبنی مجلّہ شائع کرنے کی توفیق دے۔ کان اللہ معکم والسلام خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

واشنگٹن

۹۱-۶-۲۲ عزیزہ امتہ الباری ناصر صاحبہ

السلامُ علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

.... آپ نے جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر المحراب کا جو نمبر شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے بہت مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام مراحل آسان فرمادے۔ انشاءاللہ آپ کی خواہش پوری کرنے کی کوشش کروں گا۔ نئی تصویر بھجوانا تو بہت حد تک اختیار کی بات ہے لیکن نئی نظم اور نیا قطعہ تو ایسی کیفیات کا محتاج ہے جو بے ساختہ شعروں میں ڈھلنے پر زور ماریں۔ خدا تعالیٰ کو جب بھی منظور ہوا آپ کے لئے انشاءاللہ ایک نظم اور قطعہ محفوظ رکھوں گا۔...... والسلام خاکسار مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

AHMADIYYA CENTENARY

لندن
یکم مئی 1991

مکرمہ آپا سلیمہ
صدر لجنہ اماء اللہ کراچی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ابھی 'الفضل' مدرخہ 29 رمضان المبارک میں شائع شدہ ایک مضمون بعنوان :-
"خوشا نصیب کہ ہم میزبان تھے اُن کے"[۱] پڑھا ہے ۔ دل کی عجیب کیفیت ہے ۔ لاہور ۔ اسلام آباد ۔ راولپنڈی ۔ شیخو پورہ ۔ کراچی ۔ حیدرآباد میرپور خاص ۔ ناصر آباد وغیرہ میں سفر کے دوران کہیں تھوڑا کہیں زیادہ ٹھہرنے کا موقع ملا کرتا تھا ۔ جہاں زیادہ موقع ملتا تھا وہ بھی ہمیشہ تھوڑا ہی معلوم ہوا ۔ آن کی آن میں وقت گذر جایا کرتا تھا ۔ یہ مضمون پڑھتے ہوئے وہ سب یادیں ہجوم در ہجوم امڈ آئیں ۔ جوں جوں پڑھتا گیا دل گداز ہوتا چلا گیا اور پانی برستا رہا ۔

کس نے اتنا اچھا مضمون لکھا ہے ۔ اتنا سلجھا ہوا ۔ اتنا متوازن ۔ اتنا شستہ ۔ مسکراہٹوں کے ریشم میں درد لپٹے ہوئے ۔ سنجیدہ باتوں کے ہمراہ اُن کی انگلیاں پکڑے ہوئے ہلکی پھلکی لا اُبالی باتیں بھی کمسن بچیوں کی طرح ساتھ ساتھ چلتی ۔ دوڑتی دکھائی دیتی تھیں ۔

تحریر تو امۃ الباری ناصر سلمہا اللہ کی دکھائی دیتی ہے لیکن لگتا یہ ہے کہ آپکی ساری عاملہ نے مل جُل کر لکھوایا ہے ۔ کچھ مشورے باہم ضرور ہوئے ہونگے جو اتنے رنگوں میں اثبات بہار ہوا ہے ۔

بعض دفعہ کاموں میں ایسا انہماک ہوتا ہے کہ سب یادوں کے رشتے معطل ہوئے ہوتے ہیں ۔ اچانک کوئی پُر درد خط ۔ کسی خط میں کوئی سادہ سا بے ساختہ اظہار تعلق ۔ کوئی پُر تاثیر نظم ۔ کوئی اچھوتی شائستہ تحریر چونکا دیتے ہیں اور یادوں میں ایسا تموّج پیدا کر دیتے ہیں کہ اسے دھیما ہوتے ہوتے اور قرار پکڑتے ہوئے کچھ وقت لگتا ہے ۔ پاکستان کے پیارے احمدی سب یاد آنے لگتے ہیں ۔ چند لمحوں کے لئے یادیں کارفرما اور کام معطل ہو جاتے ہیں ۔

یہ بھی ایک غنیمت ہے ۔ کبھی کبھی چپّو چھوڑ کر مد جوں کے ساتھ بہتے چلے جانے میں بھی ایک مزا ہوتا ہے ۔ کچھ عرصہ خیالوں میں غرق ہو کر پھر سلامت ابھر آنے سے جسم و جان کو ایک نئی توانائی ملتی ہے ۔ جو یادیں ڈبوتی ہیں کئی کلفتیں دھو بھی ڈالتی ہیں ۔

اللہ تعالیٰ لجنہ کراچی کو ہمیشہ دین کی بے لوث اور جمردار خدمت کی توفیق عطاء فرماتا رہے ۔ آپکی قیادت میں جس طرح سب بہنیں خلوص کے ساتھ مل جل کر ایک جان اور ایک قالب میں ڈھل کر تعاون علی البر کا دلکش نظارہ کر رہی ہیں خدا کرے یہ ہمیشہ اسی طرح رہے ۔ اللہ تعالیٰ حسّم حسود سے آپکی حفاظت فرمائے اپنی رضا کی دائمی جنّت آپکو عطاء فرمائے اور دو نواسیوں [illegible] حسنات سے آپ سب کے دامن بھر دے آمین

[۱] میں نے اس عنوان میں صرف اتنا تصرف کیا ہے کہ "میزبان" کو "مہمان" میں بدل دیا ہے

سب بہنوں اور عزیزوں کو سلام ۔ خدا حافظ ۔
والسلام
خاکسار
مرزا طاہر احمد

رو دادِ جلسہ سالانہ

۱۸۹۱ء تا ۱۹۹۱ء

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود ۱۸۳۵ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ حق تعالیٰ کی طرف سے آپ کی فطرت میں اللہ تبارک تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ودیعت کیا گیا تھا۔ عبادتِ الٰہی، تدبر فی القرآن اور دینی کُتب کے مطالعہ میں آپ کا وقت گزرتا۔ مذاہب کے تقابلی موازنہ سے اسلام کی زبوں حالی کا احساس شدید سے شدید تر ہوتا گیا۔ آخری شریعت سے بے توجہگی جہالت اور کج روی نے مخلوق کو خالق سے بے نیاز کر کے گناہوں پر دلیر کر دیا تھا۔ عیسائیوں، ہندوؤں اور آریہ وغیرہ کے سیاسی دباؤ نے رہی سہی کسر پوری کر دی تھی۔ مسلسل محرومیوں سے احساسِ زیاں بھی جاتا رہا تھا۔ ایسے میں آپ نے شیر کی طرح اسلام پر اعتراضات کا دلائل و براہین کے ہتھیاروں سے مؤثر جواب دینا شروع کیا۔ دفاع کے ساتھ جوابی حملوں کی تیز کاٹ نے قادیان کے اس گوشہ نشین آفتابِ علم کی روشنی سے چکا چوند پھیلا دی۔ آپ کے مضامین و تصنیفات کا ڈنکا بجنے لگا۔ براہین احمدیہ کی صورت میں دم نزع مسلمانوں کو اُمید کی کرن نظر آئی تو زبان حال و قال سے پکارے

سب مریضوں کی ہے تم ہی پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو الٰہی ارشاد کے مطابق آپ نے بیعت لے کر مخلصین کی ایک الٰہی جماعت کی بنیاد رکھی اب آپ کے فرائض میں دعوت الی اللہ کے ساتھ اپنے متبعین کی اصلاح و تربیت بھی شامل تھی۔ آپ جن خطوط پر اپنی جماعت کی تربیت کرنا چاہتے تھے اُس کی جھلک آپ کے مبارک الفاظ میں نظر آتی ہے۔

۱۸۹۰ء میں الہام الٰہی کے نتیجے میں آپ نے دعویٰ فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام باقی سب نفوس کی طرح وفات پا چکے ہیں۔ اور وہ موعود مسیح جسے نازل ہونا تھا وہ آپ ہی ہیں۔ اس دعویٰ کے ساتھ ہی مخالفت، فتاویٰ کفر اور سب و شتم کا طوفان اُٹھ کھڑا ہوا۔ خدا تعالیٰ کے پیغام حقیقی دین اور اپنے دعاوی کی صداقت کے اظہار کے لئے جب آپ براہین و دلائل کی زبان میں بات کرتے تو کسی میں مقابلے پر آنے کی جرأت نہیں تھی۔ اس گریز سے قطع نظر آپ کو ماموریت کے فرائض سرانجام دینے تھے۔ ان اغراض و مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے آپ نے جلسہ ہائے سالانہ کی بنیاد ڈالی۔

یہ جلسے عظیم درسگاہیں ثابت ہوئے اور نو بہ نو صداقت کے نشانات پیش کر کے ازدیادِ ایمان کا باعث بنتے رہے۔ آئندہ صفحات میں سو سال پر ممتد عظیم الشان جلسہ ہائے سالانہ کی مختصر روداد پیش کی جا رہی ہے۔

جلسہ ہائے سالانہ کے مستقل خدّوخال

- جلسہ سالانہ کے لئے — سال بھر منصوبہ بندی ضروری اشیائے خورد و نوش کی خریداری۔
- جلسہ سالانہ کے لئے — مراکز کے گلی کوچوں کی صفائی اور استقبالیہ بینرز سے غریب دلہن کی طرح سجاوٹ۔
- جلسہ سالانہ کے لئے — ریلوے اسٹیشن اور بسوں کے اڈے پر استقبالی کیمپ اور میزبانوں کا ہجوم اور نعرہ ہائے تکبیر اور خیر مقدمی پُرمسرت و پُراشتیاق جملوں سے استقبال۔
- جلسہ سالانہ کے ایام میں — روزانہ بیوت الصلوٰۃ میں باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس القرآن۔
- جلسہ سالانہ پر — بہشتی مقبرہ میں متضرعانہ دعاؤں کے لئے مہمانوں کی جوق در جوق آمد۔
- جلسہ سالانہ کے ایام میں — امام وقت کی اقتداء میں باجماعت نمازیں۔
- جلسہ سالانہ کے ایام میں — جلسہ گاہ اور محلوں کی بیوت الصلوٰۃ سے نماز کے لئے بلاوے کی آوازیں اور درود و سلام۔
- جلسہ سالانہ کے — افتتاح اور اختتام کی پُرسوز دعاؤں میں غیر معمولی حاضری۔
- جلسہ سالانہ پر — دوران سال وفات پانے والے بزرگوں کے لئے دعا کا اعلان۔
- جلسہ سالانہ کے ایام میں — گلی کوچوں میں بشاش چہروں سے ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنے کی آوازیں۔
- جلسہ سالانہ پر — اوسطاً چھ ہزار رضا کاروں کی مستعد ڈیوٹی۔
- جلسہ سالانہ پر — احباب کی گنتی کھانے کی پرچیوں اور گیٹس سے کی جاتی ہے۔
- جلسہ سالانہ پر — پُروقار نظم و ضبط، ٹریفک کنٹرول، مردوں اور عورتوں کے لئے الگ راستے مقرر ہوتے ہیں۔
- جلسہ سالانہ پر — لاکھوں افراد کے اجتماع کے باوجود جن میں ہر قسم کی طرز رہائش کے لوگ شامل ہوتے ہیں محض فضل خداوندی سے کبھی کوئی بدمزگی لڑائی جھگڑا نہیں ہوا۔ کبھی کھانے پینے کے سامان کی کمی یا کوالٹی پر جھگڑا نہیں ہوا۔ کبھی سردی، بارش، گرد دھول اور رہائش گاہوں میں سہولتوں کا فقدان باعث نزاع نہیں ہوا۔ کبھی کھانے سے عام زہریلا اثر نہیں پھیلا۔ کبھی کسی وبائی مرض نے حملہ نہیں کیا۔ کبھی منتظمین سے الجھاؤ نہیں ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک
- جلسہ سالانہ پر — امام وقت سے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں۔
- جلسہ سالانہ پر — مختلف جماعتی شعبہ جات و ذیلی تنظیموں کے اجلاسات

آئندہ صفحات میں درج ہر سال کے جلسہ سالانہ کی کارروائی میں ان امور کو دہرایا نہیں گیا۔

- جلسہ سالانہ پر — امام وقت کے روح پرور خطاب (ماسوائے ۶۱ء تا ۶۴ء) جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیمار تھے۔
- جلسہ سالانہ پر — شبینہ تربیتی اجلاس
- جلسہ سالانہ پر — مختلف زبانوں میں تقاریر کا پروگرام
- جلسہ سالانہ پر — جماعتی اخبارات و رسائل کے خصوصی نمبر و کتب سلسلہ کی خصوصی اشاعت
- جلسہ سالانہ پر — زنانہ دستکاریوں کی نمائش کا انعقاد
- جلسہ سالانہ پر — احمدی نجار کی مصنوعات کی نمائش

پہلی بار

۱۸۹۱ء — پہلی بار جماعت احمدیہ کا جلسہ منعقد ہوا۔

۱۸۹۱ء — پہلی بار جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے لئے حضرت مسیح موعود نے اعلان شائع فرمایا۔

۱۸۹۲ء — پہلی بار حضرت الحاج مولانا حکیم نورالدین (خلیفۃ المسیح الاوّل) نے جلسہ سالانہ میں تقریر کی۔

۱۸۹۲ء — پہلی بار جلسہ سالانہ کے دوسرے دن جماعت احمدیہ کی باقاعدہ مجلسِ شوریٰ ہوئی۔

۱۸۹۹ء — پہلی بار جلسہ سالانہ کی باقاعدہ رپورٹ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے شائع کی۔

۱۹۰۵ء — جلسہ سالانہ کے موقع پر "انجمن کارپرداز مصالح بہشتی مقبرہ" کا قیام ہوا

۱۹۰۶ء — پہلی بار حضرت صاحبزادہ مرزا البشیر الدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی) نے جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر کی۔

۱۹۱۴ء — پہلی بار جلسہ سالانہ مستورات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تقریر فرمائی۔

۱۹۱۴ء — پہلی بار مستورات کا علیحدہ جلسہ منعقد ہوا۔

۱۹۲۲ء — پہلی بار خواتین کا جلسہ سالانہ خواتین کے زیرِ انتظام ہوا۔

۱۹۲۶ء — پہلی بار جلسہ سالانہ کے لئے پوسٹرز چھپوائے گئے

۱۹۲۶ء — پہلی بار بٹالہ سے قادیان تک کا سفر موٹروں کے ذریعہ طے ہوا۔

۱۹۲۶ء — پہلی بار لجنہ کی دستکاریوں کی نمائش لگائی گئی۔

۱۹۲۷ء — پہلی بار خلیفۂ وقت کی حفاظت کا خصوصی انتظام کیا گیا۔

۱۹۲۸ء — پہلی بار جلسہ سالانہ کے مہمان ریل گاڑی میں قادیان تشریف لائے۔

۱۹۲۸ء — پہلی بار محکمہ ریل نے جلسہ کے ایام میں روزانہ سپیشل ریل گاڑیاں چلائیں۔

۱۹۳۳ء — پہلی بار جلسہ سالانہ رمضان المبارک میں ہوا۔

۱۹۳۴ء — پہلی بار احمدی تجّار کی اشیاء کی نمائش لگی۔

۱۹۳۴ء — پہلی بار لجنہ میں جلسہ گاہ کے انتظام کو شعبہ وار تقسیم کیا گیا۔

۱۹۳۶ء — پہلی بار لاؤڈ سپیکر استعمال ہوا۔

۱۹۳۸ء پہلی بار سیر روحانی کے سلسلے کی تقریر ہوئی۔

۱۹۳۹ء پہلی بار حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح الثالث) نے تقریر کی۔

۱۹۴۵ء پہلی بار لجنہ کی مجلسِ شوریٰ ہوئی۔

۱۹۴۷ء پہلی بار قادیان کے جلسہ سالانہ میں امامِ وقت شریک نہ تھے۔

۱۹۴۸ء پہلی بار پاکستانی شرکائے جلسہ کا قافلہ قادیان گیا۔

۱۹۴۹ء پہلی بار جلسہ سالانہ ربوہ میں منعقد ہوا۔

۱۹۴۹ء پہلی بار جلسہ سالانہ کے لئے پاکستان میں سپیشل ٹرین چلائی گئی۔

۱۹۴۹ء پہلی بار خواتین کے لئے الگ لنگر خانہ بنا۔

۱۹۵۸ء پہلی بار حضرت مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بحیثیت صدر لجنہ تقریر فرمائی۔

۱۹۲۶ء پہلی بار عالمگیر زبانوں میں شبینہ اجلاس ہوا۔

۱۹۵۸ء وکالت تبشیر کے زیرِ انتظام، لٹریچر، تصاویر اور نقشوں کی نمائش لگائی گئی۔

۱۹۶۰ء پہلی بار حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابع) نے جلسہ سالانہ میں تقریر فرمائی۔

۱۹۶۵ء پہلی بار خواتین کو لنگر خانہ کے لئے روٹیاں پکانے کا موقع ملا۔

۱۹۶۵ء پہلی بار ریڈیو ٹی وی کے نمائندوں نے جلسہ کا پروگرام ریکارڈ کیا۔ ریڈیو نے حضور کا افتتاحی خطاب نشر کیا۔

۱۹۷۳ء پہلی بار انفرادی طور پر غیر ملکی مہمانوں کی بجائے وفود کی شکل میں آمد شروع ہوئی۔

۱۹۷۳ء پہلی بار غیر ملکی نمائندگان نے جلسہ سالانہ کے سٹیج سے خطاب کیا۔

۱۹۷۶ء پہلی بار جلسہ میں احمدی طلبہ کو اعلیٰ تعلیمی معیار پر میڈل دیئے گئے۔

۱۹۸۲ء پہلی بار صرف بیرونی ممالک کے نمائندگان پر مشتمل مجلس شوریٰ ہوئی۔

۱۹۸۴ء پہلی بار حکومت پاکستان کی طرف سے اجازت نہ ملنے کی وجہ سے جلسہ منعقد نہ ہو سکا۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود

روداد جلسہ سالانہ

در عہدِ مبارک

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود

پہلا جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء

بمقام قادیان

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود نے ۱۸۹۱ء میں ایک رسالہ " آسمانی فیصلہ " کے نام سے تصنیف فرمایا جس میں آپ نے تمام مکفر علماء کو چیلنج دیا کہ وہ آپ سے، کامل مومنوں کی قرآنی علامات مثلاً امور غیبیہ کا اظہار، دعاؤں کی قبولیت اور معارفِ قرآن وغیرہ کی روشنی میں، مقابلہ کرلیں اور ساتھ ہی یہ تجویز بھی فرمائی کہ اس مقابلہ کو فیصلہ کن حیثیت دینے کے لئے پنجاب کے دارالخلافہ لاہور میں ایک انجمن قائم کی جائے اور اس کے ممبر فریقین کی رضامندی سے مقرر ہوں۔ یہ انجمن ایک سال تک ان علامات کے متعلق فریقین کے کوائف کا ریکارڈ رکھے اور کثرت کی صورت میں اس روحانی معرکہ آرائی میں حق و صداقت کا فیصلہ کیا جائے۔

مجوزہ انجمن کی تشکیل پر مزید غور کرنے کے لئے حضور نے احباب جماعت کو ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو قادیان پہنچنے کی تاکید فرمائی۔ چنانچہ اس دن بیت الاقصیٰ میں احباب جمع ہوئے بعد نماز ظہر جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی پہلے حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی نے حضرت اقدس کی تصنیف " آسمانی فیصلہ" پڑھ کر سنائی پھر یہ تجویز رکھی گئی کہ مجوزہ انجمن کے ممبر کون کون صاحبان ہوں اور کس طرح اس کی کارروائی کا آغاز ہو۔ حاضرین جلسہ نے بالاتفاق یہ قرار دیا کہ سردست اس رسالہ کو شائع کر دیا جائے اور مخالفین کا عندیہ معلوم کر کے بتراضیٔ فریقین انجمن کے ممبر مقرر کئے جائیں اور کارروائی شروع کی جائے۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اور حضرت اقدس سے تمام حاضرین نے مصافحہ کیا۔

جماعت احمدیہ کے اس پہلے تاریخی جلسہ میں جن حضرات کو شرکت کی سعادت حاصل ہوئی ان کے نام حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب "آسمانی فیصلہ" میں بطور یادگار تحریر فرمائے جو کہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ منشی محمد اروڑا صاحب نقشہ نویس محکمہ مجسٹریٹ	کپورتھلہ
۲۔ منشی محمد عبدالرحمٰن صاحب محرر محکمہ جرنیلی	کپورتھلہ
۳۔ منشی محمد حبیب الرحمٰن صاحب رئیس کپورتھلہ	کپورتھلہ
۴۔ منشی ظفر احمد صاحب اپیل نویس	کپورتھلہ
۵۔ منشی محمد خان صاحب اہلمد فوجداری	کپورتھلہ
۶۔ منشی سردار خان صاحب کورٹ دفعدار	کپورتھلہ
۷۔ منشی امداد علی صاحب محرر سررشتۂ تعلیم	کپورتھلہ
۸۔ مولوی محمد حسین صاحب	کپورتھلہ
۹۔ حافظ محمد علی صاحب	کپورتھلہ
۱۰۔ مرزا خدا بخش صاحب اتالیق نواب	مالیر کوٹلہ
۱۱۔ منشی رستم علی صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس ریلوے	لاہور
۱۲۔ ڈپٹی حاجی سید فتح علی شاہ صاحب ڈپٹی کلکٹر	لاہور
۱۳۔ حاجی خواجہ محمد الدین صاحب رئیس	لاہور
۱۴۔ میاں محمد چٹو صاحب رئیس	لاہور
۱۵۔ خلیفہ رجب الدین صاحب رئیس	لاہور
۱۶۔ منشی شمس الدین صاحب کلرک دفتر اگزیمنر	لاہور
۱۷۔ منشی تاج دین صاحب اکونٹنٹ دفتر اگزیمنر	لاہور
۱۸۔ منشی نبی بخش صاحب کلارک دفتر اگزیمنر	لاہور
۱۹۔ حافظ فضل احمد صاحب دفتر اگزیمنر	لاہور
۲۰۔ مولوی رحیم اللہ صاحب	لاہور
۲۱۔ مولوی غلام حسین صاحب امام بیت الصلوٰۃ گمٹی	لاہور
۲۲۔ منشی عبدالرحمٰن صاحب کلارک لوکو آفس	لاہور
۲۳ مولوی عبدالرحمٰن صاحب بیت الصلوٰۃ چینیاں	لاہور
۲۴۔ منشی کرم الٰہی صاحب	لاہور
۲۵۔ سیّد ناصر شاہ صاحب سب اوورسیر	لاہور
۲۶۔ حافظ محمد اکبر صاحب	لاہور
۲۷۔ مولوی غلام قادر صاحب فصیح مالک و مہتمم پنجاب پریس و میونسپل کمشنر سیالکوٹ	
۲۸۔ مولوی عبدالکریم صاحب	سیالکوٹ
۲۹۔ میر حامد شاہ صاحب اہلمد معافیات	سیالکوٹ
۳۰۔ میر محمود شاہ صاحب نقل نویس	سیالکوٹ

۳۱۳ رفقاء کبار حضرت مسیح موعود

حضرت منشی روڑا خان صاحب
مسکن:۔ کپور تھلہ
وفات:۔ ۱۹۱۹ء

حضرت منشی ظفر احمد صاحب
مسکن:۔ کپور تھلہ
وفات:۔ ۲۰ اگست ۱۹۴۱ء

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی
مسکن:۔ سیالکوٹ

جماعت احمدیہ کے پہلے جلسہ منعقدہ ۱۸۹۱ء میں شرکت کرنے والے چند خوش نصیب رفقاء

حضرت الحاج حکیم مولوی نورالدین صاحب
مسکن:۔ بھیرہ ضلع شاہ پور
بیعت:۔ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی
مسکن:۔ بھیرہ
وفات:۔ ۹ اپریل ۱۹۱۰ء

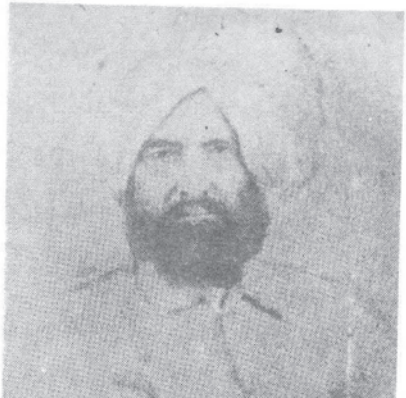

حضرت صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لدھیانوی
ولد:۔ حضرت صوفی احمد جان
مسکن:۔ لدھیانہ

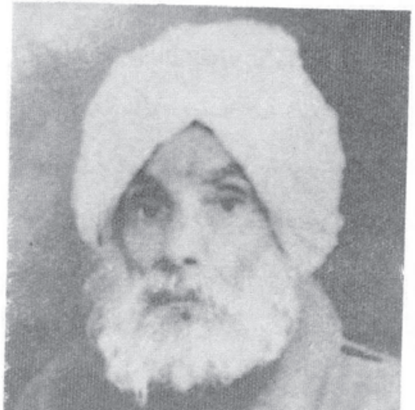

۳۱۔ منشی محمد دین صاحب سابق گرداور	سیالکوٹ
۳۲۔ حکیم فضل الدین صاحب رئیس	بھیرہ
۳۳۔ میاں نجم الدین صاحب رئیس	بھیرہ
۳۴۔ منشی احمد اللہ صاحب محالدار محکمہ پرمٹ	جموں
۳۵۔ سیّد محمد شاہ صاحب رئیس	جموں
۳۶۔ مستری عمرالدین صاحب	جموں
۳۷۔ مولوی نورالدین صاحب حکیم خاص ریاست	جموں
۳۸۔ خلیفہ نورالدین صاحب صحاف	جموں
۳۹۔ قاضی محمد اکبر صاحب سابق تحصیل دار	جموں
۴۰۔ شیخ محمد جان صاحب ملازم راجہ امر سنگھ صاحب	وزیرآباد
۴۱۔ مولوی عبد القادر صاحب مدرس	جمال پور
۴۲۔ شیخ رحمت اللہ صاحب میونسپل کمشنر	گجرات
۴۳۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب بی اے	گجرات
۴۴۔ منشی غلام اکبر صاحب تنیم کلرک اگزمیز آفس	لاہور
۴۵۔ منشی دوست محمد صاحب سارجنٹ پولیس	جموں
۴۶۔ مفتی فضل الرحمٰن صاحب رئیس	جموں
۴۷۔ منشی غلام محمد صاحب خلف مولوی دین محمد	لاہور
۴۸۔ سائیں شیر شاہ صاحب مجذوب	جموں
۴۹۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب	لدھیانہ
۵۰۔ قاضی خواجہ علی صاحب ٹھیکیدار شکرم	لدھیانہ
۵۱۔ حافظ نور احمد صاحب کارخانہ دار پشمینہ	لدھیانہ
۵۲۔ شہزادہ حاجی عبدالمجید صاحب	لدھیانہ
۵۳۔ حاجی عبدالرحمٰن صاحب	لدھیانہ
۵۴۔ شیخ شہاب الدین صاحب	لدھیانہ
۵۵۔ حاجی نظام الدین صاحب	لدھیانہ
۵۶۔ شیخ عبدالحق صاحب	لدھیانہ
۵۷۔ مولوی محکم الدین صاحب مختار	امرتسر
۵۸۔ شیخ نور احمد صاحب مالک مطبع ریاض ہند	امرتسر
۵۹۔ منشی غلام محمد صاحب کاتب	امرتسر
۶۰۔ میاں جمال الدین صاحب	سیکھواں
۶۱۔ میاں امام الدین صاحب	سیکھواں
۶۲۔ میاں خیرالدین صاحب	سیکھواں
۶۳۔ میاں محمد عیسیٰ صاحب مدرس	نوشہرہ
۶۴۔ میاں چراغ علی صاحب	تھہ غلام نبی
۶۵۔ شیخ شہاب الدین صاحب	تھہ غلام نبی
۶۶۔ میاں عبداللہ صاحب	سوہل
۶۷۔ حافظ عبدالرحمان صاحب	سوہیاں
۶۸۔ داروغہ نعمت علی صاحب ہاشمی عباسی بٹالوی	
۶۹۔ حافظ حامد علی صاحب ملازم مرزا صاحب	
۷۰۔ حکیم جان محمد صاحب امام الصلوٰۃ	قادیان
۷۱۔ بابو علی محمد صاحب رئیس	بٹالہ
۷۲۔ میرزا اسمٰعیل بیگ صاحب	قادیان
۷۳۔ میاں بڈھے خاں نمبردار	بیری
۷۴۔ میرزا محمد علی صاحب رئیس	پٹی
۷۵۔ شیخ محمد عمر صاحب خلف حاجی غلام محمد صاحب	بٹالہ

(کتاب آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۳۶-۳۳۷)

۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء کو حضرت مسیح موعود نے بذریعہ اشتہار تمام مبائعین کو اطلاع دی کہ احباب جماعت کی تربیت اور اصلاح نفس کی غرض سے نیز ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے آئندہ ہر سال ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک دوستوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا کرے گا۔

مخالفینِ سلسلہ نے ایک معیّن تاریخ پر جلسہ کے انعقاد کے فیصلہ کو بدعت، جلسہ کے لئے دور سے سفر کر کے آنے اور جلسہ کے لئے کوئی عمارت تعمیر کرنے کو معصیت اور محدثات میں سے قرار دیا۔ جس کے جواب میں حضرت اقدس نے ایک مفصل و مدلل اشتہار بعنوان "قیامت کی نشانی" ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کو شائع کرایا جس میں آپ نے تحریر فرمایا کہ احادیثِ مبارکہ طَلَبُ العِلمِ فَرِیضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ اور اطلبوا العلم وَلَوْکَانَ بِالصین کی رو سے حصولِ علم دین کے لئے سفر فرض قرار دیا گیا ہے اور حضرت امام بخاریؒ کے سفر طلبِ علم حدیث کے لئے مشہور ہیں زیارتِ صالحین کے لئے بھی سفر کیا جاتا ہے جیسے حضرت عمرؓ نے حضرت اویس قرنیؓ کی ملاقات کے لئے سفر کیا اور اپنے مُرشدوں سے ملنے کے لئے اولیائے کبار مثلاً حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ۔ حضرت بایزید بسطامیؒ۔ حضرت معین الدین چشتیؒ اور حضرت مجدّد الف ثانیؒ نے سفر کئے۔ اسی طرح اقارب کی ملاقات، تلاشِ معاش، شادی، پیغام رسانی، جہاد، مباحثہ، مباہلہ (قُل سیروا فی الارض کے مطابق) عجائبات دنیا دیکھنے کے لئے، عبادت، علاج کرانے، مقدمہ اور تجارت کے لئے بھی سفر کئے جاتے ہیں . . . طلب علم کے لئے سفر کرنے والے کو بشارت دی گئی ہے مَنْ سَلَکَ طَرِیْقاً یطلب بِہٖ عِلماً سھل اللہ لَہٗ طَرِیْقَ الْجَنَّہ

یعنی جو شخص طلبِ علم کے لئے سفر کرے اور کسی راہ پر چلے تو خدا تعالیٰ بہشت کی راہ اُس پر آسان کر دیتا ہے ۔ نیز مہمانداری اور آرام کی نیّت سے کسی عمارت کا بنوانا جائز ہے ۔

۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء کو حضرت مسیح موعود نے بطور تاکید ایک اور اشتہار کے ذریعہ احباب کو جلسہ سالانہ کے انعقاد کی اطلاع دی ۔ حضور نے فرمایا

"بخدمت جمیع احباب مخلصین التماس ہے کہ ۲۷ر دسمبر کو مقام قادیان میں اس عاجز کے محبّوں اور مخلصوں کا ایک جلسہ منعقد ہوگا ۔ اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو ۔ . . . .

. . . . ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیرِ حسنہ پیش کی جائیں ۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں ۔ . . .

. . . . . سو سمجھائیو یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے ۔ خدا تعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا ۔ انشاء اللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی ۔ خدا تعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے ۔ سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں ۔ . . . . . . "

دوسرا جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۷، ۲۸ر دسمبر ۱۸۹۲ء

بمقام ۔ قادیان

جلسہ کے آغاز میں حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب نے قرآنِ شریف کی اُن آیاتِ کریمہ کی تفسیر بیان کی جس میں یہ ذکر ہے کہ مریم صدیقہ کیسی صالحہ اور عفیفہ تھیں اور اُن کے برگزیدہ فرزند حضرت عیسٰی علیہ السلام پر کیا کیا خدا تعالیٰ نے احسان کیا ۔ اور کیونکر وہ اِس فانی دُنیا سے انتقال کر کے اور سُنّت اللہ کے موافق موت کا پیالہ پی کر خدا تعالیٰ کے اُس دارالنعیم میں پہنچ گئے جس میں اُن سے پہلے حضرت یحییٰ حصور اور دوسرے مقدّس نبی پہنچ چکے تھے ۔ اِس تقریر کے ضمن میں مولوی صاحب موصوف نے بہت سے حقائق معارفِ قرآن کریم بیان فرمائے ۔

مولوی صاحب کے وعظ کے بعد سیّد حامد شاہ صاحب سیالکوٹی نے ایک قصیدہ مدحیہ سُنایا ۔

اِس تقریر کے بعد حضرت مسیح موعود کی مختصر تقریر تھی جس میں علماء وقت کی چند اُن باتوں کا جواب دیا گیا جو اُن کے نزدیک بنیادِ تکفیر ہیں اور اسی کے ساتھ اپنے **مسیح موعود** ہونے کا آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ثبوت دیا گیا ۔ اور حاضرین کو اُس پیشگوئی کے پُورا ہو جانے سے اطلاع دی گئی جو پرچہ **نُور افشاں** دہم مئی ۱۸۸۸ء میں شائع ہوئی تھی اور مختلف وقتوں میں حُجّت پوری کرنے کے لئے سمجھا دیا گیا کہ اِس پیشگوئی کا پورا ہونا درحقیقت صداقتِ دعویٰ پر ایک نشان ہے ۔ کیونکہ یہ پیشگوئی محض اس لئے ظاہر کی گئی ہے کہ جن صاحبوں کو شک ہے کہ حضرت مرزا صاحب منجانب اللہ نہیں ہیں اُن کے لئے اِس دعویٰ پر یہ ایک دلیل ہو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اُن پر قائم ہوا اور یہ دلیل قطعی ہے ۔ کیونکہ جو شخص اپنے دعویٰ منجانب اللہ ہونے میں کاذب ہو اُس کی پیشگوئی بموجب تعلیم قرآنِ کریم اور توریت کے سچی نہیں ٹھہر سکتی وجہ یہ کہ اگر خدا تعالیٰ کاذب کے دعویٰ دروغ پر کوئی پیشگوئی اُس کی سچی کر دیوے تو پھر دعویٰ کا سچّا ہونا لازم آتا ہے اور اس سے خلق اللہ دھوکہ میں پڑتی ہے پھر اس کے بعد حضرت اقدس نے اپنی جماعت کے احباب کی باہمی محبت اور تقویٰ اور طہارت کے بارے میں مناسب وقت چند نصیحتیں کیں ۔

پھر اس کے بعد ۲۸ر دسمبر ۱۸۹۲ء کو یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے معزز حاضرین نے اپنی اپنی رائے پیش کی ۔ اور قرار پایا کہ ایک رسالہ جو اہم ضروریاتِ دینِ حق کا جامع اور عقائدِ دینِ حق کا چہرہ معقولی طور پر دکھاتا ہو تالیف ہو کر اور پھر چھاپ کر یورپ اور امریکہ میں بہت سی کاپیاں اس کی بھیج دی جائیں ۔

بعد اس کے **قادیان** میں اپنا مطبع قائم کرنے کے لئے تجاویز پیش ہوئیں اور ایک فہرست اُن صاحبوں کے چندہ کی مرتب کی گئی جو اعانت مطبع کے لئے بھیجتے رہیں گے ۔

یہ بھی قرار پایا کہ ایک اخبار اشاعت اور ہمدردی دینِ حق کے لئے جاری کیا جائے ۔

اور یہ بھی تجویز ہوا کہ حضرت مولوی **سیّد محمد احسن صاحب** اِس سلسلہ کے واعظ مقرر ہوں اور وہ پنجاب اور ہندوستان کا دورہ کریں بعد اِس کے دعائے خیر کی گئی ۔

(جلسہ کے آخر میں قادیان میں مطبع کے قیام کے بارہ میں کی جانے والی تحریک پر ۹۲ حضرات نے فوری طور پر چندہ پیش کیا ۔)

اس زمانہ میں مدرسۂ احمدیّہ، مہمان خانہ اور حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کے مکان کی بنیادیں رکھی ہوئی تھیں اس طرح ایک لمبا سا چبوترہ بن گیا تھا اس چبوترہ پر اور کسی وقت گول کمرہ کے سامنے جلسہ ہوتا ۔ جلسہ گاہ میں ایک اونچے چوبی

تخت پر قالین بچھایا گیا تھا جس پر حضرت مسیح موعود جلوہ افروز ہوئے اور احباب چاروں طرف فرش پر بیٹھے۔

اس جلسہ میں قریباً ۵۰۰ افراد نے شرکت کی جن میں سے ۳۲۷ افراد بیرون قادیان سے شریک ہوئے تھے۔ کچھ مخلصین بیرونی ممالک سے بھی تشریف لائے عام طور پر لوگ مکّہ، اٹاوہ، دہلی، راجپوتانہ، پشاور، جہلم، مالیر کوٹلہ، بریلی، علی گڑھ، شاہ آباد، سہارن پور، نوشہرہ، مظفر گڑھ، لاہور، بھیرہ، راولپنڈی، کرنال، انبالہ، گوجرانوالہ، جالندھر، جھنگ، ہوشیارپور، سیالکوٹ، شاہ پور، نابھہ اور جموں کشمیر سے تشریف لائے۔

بیرون سے شریک ہونے والے احباب کے نام ایک رجسٹر میں بطور یادگار درج کئے گئے (یہ فہرست حضرت مسیح موعود کی کتاب آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد نمبر ۵ صفحہ ۶۱۶ تا ۶۲۹ پر درج ہے)

اس جلسہ کی کامیابی اور حاضری میں اضافہ کو حضرت مسیح موعود نے اپنی صداقت اور مکفر علماء کی شکست کا نشان قرار دیا۔ آپ نے اس بارہ میں درج ذیل اشتہار شائع فرمایا۔

ناظرین کی توجّہ کے لایق

اس بات کے سمجھنے کے لئے کہ انسان اپنے منصوبوں سے خدا تعالیٰ کے کاموں کو روک نہیں سکتا۔ یہ نظیر نہایت تشفّی بخش ہے کہ سال گزشتہ میں جب ابھی فتویٰ تکفیر میاں بٹالوی صاحب (مولوی محمد حسین بٹالوی۔ ناقل) کا طیار نہیں ہوا تھا اور نہ انہوں نے کچھ بڑی جد وجہد اور جان کنی کے ساتھ اس عاجز کے کافر ٹھہرانے کے لئے توجہ فرمائی تھی۔ صرف ۷۵ احباب اور مخلصین تاریخ جلسہ پر قادیان میں تشریف لائے تھے مگر اب جبکہ فتویٰ طیار ہو گیا اور بٹالوی صاحب نے ناخنوں تک زور لگا کر اور آپ بصد مشقت ہر یک جگہ پہنچ کر اور سفر کی ہر روزہ مصیبتوں سے کوفتہ ہو کر اپنے ہم خیال علماء سے اس فتویٰ پر مہریں ثبت کرائیں اور وہ اور اُن کے ہم مشرب علماء بڑے ناز اور خوشی سے اس بات کے مُدعی ہوئے کہ گویا اب اُنہوں نے اس الٰہی سلسلہ کی ترقی میں بڑی بڑی روکیں ڈال دی ہیں تو اس سالانہ جلسہ میں بجائے ۷۵ کے تین سو ستائیس ۳۲۷ احباب شامل جلسہ ہوئے اور ایسے صاحب بھی تشریف لائے جنہوں نے توبہ کر کے **بیعت** کی۔ اب سوچنا چاہیئے کہ کیا یہ خدا تعالیٰ کی عظیم الشّان قدرتوں کا ایک نشان نہیں کہ بٹالوی صاحب اور اُن کے ہم خیال علماء کی کوششوں کا اُلٹا نتیجہ نکلا اور وہ سب کوششیں برباد گئیں۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کا فعل نہیں کہ میاں بٹالوی کے پنجاب اور ہندوستان میں پھرتے پھرتے پاؤں بھی گھِس گئے لیکن انجام کار خدا تعالیٰ نے ان کو دکھلا دیا کہ کیسے اُس کے ارادے انسان کے ارادوں پر غالب ہیں۔ وَاللّٰہ غَالِبٌ علیٰ امرہٖ ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون (سورہ یوسف آیت ۲۲) اس سال میں خدا تعالیٰ نے دو نشان ظاہر کئے۔ ایک بٹالوی کا اپنی کوششوں میں نامراد رہنا۔ دوسرا اُس پیشگوئی کے پُورے ہونے کا نشان جو نُور افشان ۱۰ رمئی ۱۸۸۸ء میں چھپ کر شائع ہوئی تھی۔ اب بھی بہتر ہے کہ بٹالوی صاحب اور اُن کے ہم مشرب باز آجائیں اور خدا تعالیٰ سے لڑائی نہ کریں۔

وَالسَّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

(آئینہ کمالات اسلام روحانی جلد نمبر ۵ صفحہ ۶۲۹ - ۶۳۰)

تیسرا ۳ جلسہ سالانہ

۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعود نے جلسہ کو ملتوی فرما دیا۔ اس سلسلہ میں حضور نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں جلسہ کے التواء کی وجوہات بیان کیں۔ حضور نے فرمایا:۔

ہم افسوس سے لکھتے ہیں کہ چند ایسے وجوہ ہم کو پیش آئے جنہوں نے ہماری رائے کو اس طرف مائل کیا کہ اب کی دفعہ اِس جلسہ کو مُلتوی رکھا جائے اور چونکہ بعض لوگ تعجب کریں گے کہ اِس التواء کا موجب کیا ہے لہٰذا بطور اختصار کسی قدر ان وجوہ میں سے لکھا جاتا ہے۔

اوّل:۔ یہ کہ اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ اُن کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور اُن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبّت اور مواخات میں دُوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راست بازی اُن میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں لیکن اس پہلے جلسہ کے بعد ایسا اثر نہیں دیکھا گیا بلکہ خاص جلسہ کے دنوں میں ہی بعض کی شکایت سُنی گئی کہ وہ اپنے بعض بھائیوں کی بدخوئی سے شاکی ہیں اور بعض اُس مجمع کثیر میں اپنے آرام کے لئے دوسرے لوگوں سے کج خلقی ظاہر کرتے ہیں گویا وہ مجمع ہی اُن کے لئے موجب ابتلاء ہو گیا۔ . . . .

حالانکہ دل تو یہی چاہتا ہے کہ مبایعین محض لِلّٰہ سفر کر کے آویں اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کر کے جائیں کیونکہ موت کا اعتبار نہیں۔ میرے دیکھنے میں مبایعین کو فائدہ ہے مگر مجھے حقیقی طور پر وُہی دیکھتا ہے جو صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرتا ہے اور فقط دین کو چاہتا ہے۔ سو ایسے پاک نیّت لوگوں کا آنا ہمیشہ بہتر ہے کسی جلسہ پر موقوف نہیں بلکہ دوسرے وقتوں میں وہ فرصت اور فراغت سے باتیں کر سکتے ہیں اور یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دُنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اُس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیّت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے ورنہ بغیر اس کے

ہیچ۔ اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اِس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اُس کا یہ اثر ہے تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اُس علم کے بعد کہ اِس اجتماع سے نتائج نیک پیدا نہیں ہوتے ایک معصیت اور طریق ضلالت اور بدعت شنیعہ ہے میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبایعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علّت غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے

. . . .

جو شخص شرارت اور تکبر اور خودپسندی اور غرور اور دنیا پرستی اور لالچ اور بدکاری کی دوزخ سے اِسی جہان میں باہر نہیں وہ اُس جہان میں کبھی باہر نہیں ہوگا۔ مَیں کیا کروں اور کہاں سے ایسے الفاظ لاؤں جو اس گروہ کے دلوں پر کارگر ہوں خدایا مجھے ایسے الفاظ عطا فرما اور ایسی تقریریں الہام کر جو اِن دلوں پر اپنا نُور ڈالیں اور اپنی تریاقی خاصیت سے اُن کی زہر کو دور کر دیں۔ میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے کہ کبھی وہ بھی دن ہو کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا اور ایک سچّا عہد اپنے خدا سے کر لیا کہ وہ ہر یک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دُور جا پڑیں گے اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے مگر ابھی تک بجز خاص چند آدمیوں کے ایسی شکلیں مجھے نظر نہیں آتیں . . . .

. . . . اب میری یہ حالت ہے کہ بیعت کرنے والے سے مَیں ایسا ڈرتا ہوں جیسا کہ کوئی شیر سے۔ اسی وجہ سے کہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی دنیا کا کیڑا رہ کر میرے ساتھ پیوند کرے۔ پس التواء جلسہ کا ایک یہ سبب ہے جو مَیں نے بیان کیا۔

دوسرے یہ کہ ابھی ہمارے سامان نہایت ناتمام ہیں اور صادق جاں فشاں بہت کم اور بہت سے کام ہمارے اشاعت کُتب کے متعلق قلّت مخلصوں کی سبب سے باقی پڑے ہیں پھر ایسی صورت میں جلسہ کا اتنا بڑا اہتمام جو صدہا آدمی خاص اور عام کئی دن آکر قیام پذیر رہیں اور جلسہ سابقہ کی طرح بعض دُور دراز کے غریب مسافروں کو اپنی طرف سے زادِ راہ دیا جاوے اور کماحقہ کئی روز صدہا آدمیوں کی مہمانداری کی جاوے اور دوسرے لوازم چارپائی وغیرہ کا صدہا لوگوں کے لئے بندوبست کیا جائے اور اُن کے فروکش ہونے کے لئے کافی مکانات بنائے جائیں اتنی توفیق ابھی ہم میں نہیں اور نہ ہمارے مخلص دوستوں میں . . . .

. . . . غرض ان وجوہ کے باعث سے اب کے سال التوائے جلسہ مناسب دیکھتا ہوں آگے اللہ جلّ شانہٗ کا جیسا ارادہ ہو۔ کیونکہ اس کا ارادہ انسان ضعیف کے ارادہ پر غالب ہے مجھے معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے اور مَیں نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ کا منشاء میری اس تحریر کے موافق ہے یا اُس کی تقدیر میں وہ امر ہے جواب تک مجھے معلوم نہیں۔ وافوض امری الی اللہ وتوکل علیہ ھو مولٰنا نعم المولیٰ ونعم النصیر

خاکسار **غلام احمد** از قادیان

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد نمبر ۶ صفحہ ۳۹۴ تا ۴۰۰)

چوتھا جلسہ سالانہ

منعقدہ دسمبر ۱۸۹۴ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

یہ جلسہ تواریخ مقررہ پر بیت الاقصیٰ قادیان میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں شرکت کے لئے حضرت مسیح موعود نے بعض احباب کو بذریعہ خطوط بھی مدعو فرمایا۔ جس کی وجہ سے احباب پہلے سے زیادہ تعداد میں شریک ہوئے۔

(حیاتِ طیبہ صد ۱۸۶)

اس جلسہ میں حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب نے بھی اپنے خطبات اور روحانیت سے لبریز ملفوظات سے حاضرین کی ضیافت کی۔

(حیاتِ نور صد ۲۰۶)

(نوٹ:۔ اس وقت جلسہ کی روئداد قلم بند کئے جانے کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ لہٰذا صرف مندرجہ بالا تفصیل کتب سلسلہ سے حاصل ہو سکی۔ مرتب)

پانچواں جلسہ سالانہ

منعقدہ دسمبر ۱۸۹۵ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

یہ جلسہ بھی مقررہ تاریخوں پر بیت الاقصیٰ قادیان میں منعقد ہوا۔

(نوٹ) اس وقت جلسہ کی روئداد قلم بند کئے جانے کا کوئی انتظام نہیں تھا لہٰذا اس جلسہ کے بارہ میں مزید تفصیل دستیاب نہیں ہو سکی۔ مرتب)

جلسہ مذاہب عالم

۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء کو لاہور میں تمام مذاہب کے سرکردہ لیڈروں کی اتفاق رائے سے "جلسہ اعظم مذاہب" ہونا قرار پایا۔ جو کہ انیسویں صدی کی ایک زبردست یادگار خیال کیا جاتا ہے۔

اس جلسہ میں حضرت مسیح موعود کا شہرۂ آفاق مضمون جو کہ بعد میں **اسلامی اصول کی فلاسفی** کے نام سے شائع ہوا پڑھا گیا۔ اس مضمون کی بابت اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے انعقاد سے قبل آپ کو الہاماً یہ اطلاع دی کہ "**مضمون بالا رہا**" چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضور کے مضمون کے متعلق ہندوؤں کی مرتبہ رپورٹ کے مطابق قریباً ، ہزار افراد نے جن میں بڑے بڑے رؤسا، عمائدین پنجاب، علماء فضلاء، بیرسٹر، وکیل، پروفیسر غرضیکہ اعلیٰ اعلیٰ طبقہ کی مختلف برانچوں کے ہر قسم کے آدمی موجود تھے۔ اس مضمون کو (جو دو دنوں میں سنایا گیا) نہایت خوشی اور دلچسپی سے سنا۔

اس جلسہ کی اہمیت کے پیش نظر اس سال جلسہ سالانہ کا انعقاد ملتوی کر دیا گیا۔

چھٹا جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۵ دسمبر ۱۸۹۷ء تا یکم جنوری ۱۸۹۸ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

اس جلسہ میں حضرت مسیح موعود نے پہلی تقریر ۲۵ دسمبر کو فرمائی۔ جس میں احباب جماعت کو تقویٰ کے بارے میں نصیحت فرمائی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے چند پہلو بیان فرمائے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے مقام کا تذکرہ فرمایا۔ جہاد کی حقیقت بیان فرمائی۔ نیز مسیح محمدی اور مسیح موسوی کی مماثلت اور مسیح محمدی کی تائید میں الٰہی نشانات کا تذکرہ فرمایا۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ ۱ تا صفحہ ۵۱)

دوسری تقریر حضور نے ۲۸ دسمبر کو فرمائی جس میں افراد جماعت کو نصائح فرمانے کے ساتھ ساتھ ہستیٔ باری تعالیٰ، ضرورت الہام۔ فضائل قرآن مجید، علوم جدیدہ کی تحصیل اور ان علوم کو دین حق کے تابع کرنے کی ضرورت۔ نیز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا تذکرہ فرمایا

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ ۵۱ تا صفحہ ۱۰۵)

۳۰ دسمبر کو حضرت اقدس نے افراد جماعت سے تیسری بار خطاب فرمایا۔ اس خطاب میں حضور نے قبولیت دعا کے اصول و شرائط۔ انسانی نفس کی مختلف حالتوں انسانی ہستی کا مدعا۔ توبہ کی شرائط بیان کرنے کے ساتھ ساتھ جماعت کو عمدہ اخلاق پیدا کرنے کی نصیحت فرمائی۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ ۱۰۵ تا ۱۵۱)

حضرت مسیح موعود کے علاوہ حاضرین جلسہ سے حضرت حکیم مولوی نورالدین اور حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی نے بھی تقاریر کیں۔

(حیات نور صفحہ ۲۳۴)

اس جلسہ کے بارہ میں ایک مفصل رپورٹ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی نے ۱۸۹۹ء میں شائع کی۔

ساتواں جلسہ سالانہ

کتاب "حیات طیبہ" (مصنفہ شیخ عبدالقادر سابق سوداگر مل) سے اس جلسہ کے بارے میں صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ یہ جلسہ بعض اسباب کی بنا پر کرسمس کی تعطیلات میں نہیں ہو سکا۔ (حیات طیبہ صد ۲۴۷)

اس جلسہ میں حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب نے "ضرورت خلافت" کے موضوع پر ایک نہایت لطیف تقریر فرمائی جس میں بے بہا معارف قرآن بیان فرمائے۔ (حیات نور صد ۲۴۱)

آٹھواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۸ دسمبر ۱۸۹۹ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

اس جلسہ میں حضرت مسیح موعود نے ۲۸ دسمبر ۱۸۹۹ء کو تقریر فرمائی۔ جس میں حضور نے انسانی نفس کی تین حالتوں، قلب و دماغ کی ماہیت روح کی

حقیقت اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کے ذرائع، منعم علیہ گروہ کی چار اقسام قبولیت دعا کے آداب، تقویٰ اور وفاتِ مسیح وغیرہ کے بارے میں بیان فرمایا۔

اس جلسہ سالانہ پر بہت کم لوگ آئے اس پر حضرت اقدس نے بہت اظہار افسوس کیا۔

حضور نے فرمایا "ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ وہ پوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں۔"

نیز فرمایا

"جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اُس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا اُسے ڈرنا چاہیئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے ہمارا تو اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہاں ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ ۳۹۸ تا ۴۵۵)

نواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۰۰ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۸ دسمبر کو بعد نماز جمعہ (جو حضرت حکیم مولانا نورالدین نے پڑھائی) حضرت مسیح موعود نے حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا۔ جس میں حضرت اقدس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا اور بتایا کہ محبوبِ الٰہی بننے کے لئے واحد راہ اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

اس بار حضرت مسیح موعود نے ناسازیٔ طبع کے باعث جلسہ سے صرف ایک دفعہ خطاب فرمایا۔ اس جلسہ میں ۵۰۰ احباب نے شرکت کی۔

دسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۰۱ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۷ دسمبر کو بعد نماز عصر حضرت مسیح موعود نے تقریر فرمائی جس میں ماموریں کی بعثت کی غرض، ماموریں پر ایمان لانے والوں اور نہ ماننے والوں کے انجام کا ذکر، دین حق اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کے دلائل، بہشت و دوزخ کی حقیقت، قرآن کریم کے فضائل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت اور سچے متبع دینِ حق کی تعریف بیان فرمائی نیز جماعت کو نصائح فرمائیں۔

۲۸ دسمبر کو حضرت اقدس نے اپنی تقریر میں دابۃ الارض کی تشریح، سورۃ العصر کی تفسیر اور مرشد و مرید کے تعلقات کی وضاحت فرمائی اور جماعت کو نصائح فرمائیں۔

۲۸ دسمبر کو ہی حضرت حکیم مولانا نورالدین نے وعظ فرمایا جس میں آپ نے سورہ جمعہ کی تفسیر بیان فرمائی۔

نواب محمد علی خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ اپنی ڈائری میں ۲۶ دسمبر ۱۹۰۱ء کو تحریر فرماتے ہیں۔

"آج اس قدر انبوہ تھا کہ حضرت اقدس کی بات کا سُننا بڑا مشکل۔ اس لئے آج جو عیسائی سے تقریر کی وہ پوری سنائی نہ دی۔ یہ تقریریں بڑی زبردست تھیں۔

۲۷ دسمبر ۱۹۰۱ء کی تاریخ میں تحریر ہے۔" ایک بجے جمعہ کو گیا بیت الصلوٰۃ میں اس قدر انبوہ تھا کہ باوجود اس قدر وسعت کے جگہ نہ تھی۔..... بعد نماز عصر تا مغرب حضرت اقدس نے تقریر کی دو گھنٹہ بیس منٹ پورے کھڑے ہو کر تقریر کی۔ تقریر بڑی لطیف تھی۔"

(کتاب .... احمد جلد دوئم صفحہ ۵۴۹ - ۵۵۰
مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے)

گیارہواں جلسہ سالانہ

۱۹۰۲ء

۱۹۰۲ء میں ہندوستان کے طول وعرض میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ۔ خدا تعالیٰ کی یہ قہری تجلی امام مہدی کے ظہور کی نشانیوں میں سے ایک تھی ۔ ہزاروں لاکھوں افراد اس وباء کا شکار ہوئے ۔

مگر خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود اور ان کے ملنے والوں کو معجزانہ طور پر اس وباء سے محفوظ رکھا ۔

قرین مصلحت سمجھتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے اس سال جلسہ سالانہ ملتوی فرمادیا ۔ اس امر کی اطلاع کے لئے حضور نے ۱۸ر دسمبر ۱۹۰۲ء کو درج ذیل اشتہار شائع فرمایا

اعلان

چونکہ آج کل مرض طاعون ہر ایک جگہ پر بہت زور پر ہے ۔ اس لئے اگرچہ قادیان میں نسبتاً آرام ہے ۔ لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ برعایت اسباب بڑا مجمع جمع ہونے سے پرہیز کی جاوے ۔ اس لئے یہی قرین مصلحت معلوم ہوا کہ دسمبر کی تعطیلوں میں جیسا کہ پہلے اکثر احباب قادیان میں جمع ہوجایا کرتے تھے ۔ اب کی دفعہ وہ اس اجتماع کو بلحاظ مذکورہ بالا ضرورت کے موقوف رکھیں اور اپنی اپنی جگہ پر خدا سے دعا کرتے رہیں کہ وہ اس خطرناک ابتلاء سے ان کو اور ان کے اہل و عیال کو بچاوے ۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص ۴۸۱)

۱۲
بارہواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷ر دسمبر ۱۹۰۳ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۶ر دسمبر کو بعد نماز ظہر حضرت مسیح موعود نے بیت الاقصیٰ میں ایک تقریر فرمائی جس میں سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض بیان فرمائی نیز حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت کا تذکرہ فرمایا اور جماعت کو نصائح فرمائیں ۔

۲۷ر دسمبر کو حضرت مولانا محمد احسن صاحب امروہوی نے اپنی تصنیف "سرالشہادتین فی بیان ذبح الشاتین" پڑھ کر سنائی ۔ بیت الصلوٰۃ احباب سے پُر تھی لوگ ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے کہ کس طرح آگے بڑھیں اور سنیں لیکن جگہ نہ ملتی تھی ۔

اسی روز بعد نماز عصر حضرت مسیح موعود نے بھی تقریر فرمائی ۔

۲۵ر دسمبر کو ہی بہت سے احباب بیرون جات سے قادیان پہنچ چکے تھے ۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے مہتمم لنگر خانہ میاں نجم الدین صاحب کو بلا کر اکرام مہمانان کی تاکید فرمائی ۔

(بدر ۶ر جنوری ۱۹۰۴ء)

۱۳
تیرہواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۹، ۳۰ر دسمبر ۱۹۰۴ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۹ر دسمبر کو بعد نماز ظہر حضرت مسیح موعود نے تقریر فرمائی جس میں حضور نے اصلاح نفس کے تین طریقے اول گناہ سے بچنے کی کوشش دوم دعا اور تیسرے صحبت صادقین بیان فرمائے نیز حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ۔

۳۰ر دسمبر کو بعد نماز جمعہ حضور نے تقریر فرمائی جس میں انقطاع دنیا اور حصول قرب الی اللہ کے متعلق مضمون تھا ۔

(بدر یکم جنوری ۱۹۰۵ء)

۱۴
چودہواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ر تا ۲۹ر دسمبر ۱۹۰۵ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

اس جلسہ میں ۲۶ر دسمبر کو قبل از دوپہر حضرت مسیح موعود نے مہمان خانہ جدید میں حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا جس میں دین حق کی کمزور حالت کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو نظام وصیت کے تحت اشاعت دین کے لئے انفاق فی سبیل اللہ کی طرف توجہ دلائی ۔

۲۷ دسمبر کو بعد نماز ظہر و عصر حضور نے بیت الاقصیٰ میں تقریر فرمائی جس میں آپ نے اپنی بعثت کی اغراض بیان فرمائیں اور بتایا کہ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔

۲۹ دسمبر کو مہمان خانہ جدید میں ایک مجلس ہوئی جس میں باہر سے آنے والے تمام مہمان شریک ہوئے اس مجلس میں خواجہ کمال الدین صاحب نے تقریر کرتے ہوئے جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات اور اخراجات کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ اس موقع پر حضرت مسیح موعود بھی تشریف لے آئے تو خدام نے حضور سے عرض کی کہ کچھ ارشاد فرمائیں اس پر حضرت اقدس نے نصائح پر مبنی تقریر فرمائی۔

احباب اس مبارک موقع پر اس کثرت سے تھے کہ ۲۹ دسمبر جمعۃ المبارک کے دن بیت الاقصیٰ کا تمام بیرونی صحن مینار اور کنوئیں اور (حضرت اقدس کے والد صاحب کی) قبر کے ارد گرد دونوں طرف باہر نکلنے کی سیڑھیوں تک لوگ بیٹھے تھے۔

اس جلسہ میں بہشتی مقبرہ کے انتظام کے واسطے ایک انجمن بنائی گئی جس کا نام "انجمن احمدیہ کارپرداز مصالح بہشتی مقبرہ" رکھا گیا اس انجمن کے ٹرسٹیز (TRUSTEES) حضرت مسیح موعود نے نامزد فرمائے۔

۱۵

پندرہواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۰۶ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۵ دسمبر ۱۹۰۶ء کو انجمن "تشحیذ الاذہان" کا جلسہ ہوا جس کی روئیداد بیان کرتے ہوئے اخبار "بدر" قادیان لکھتا ہے۔

"جلسہ کے شرکاء کا جوش و خروش انہیں جلسہ کی متعین تاریخوں سے پہلے ہی قادیان پہنچ جانے کا سبب بن جاتا۔ ۲۵ دسمبر کو جلسہ تشحیذ الاذہان کی وجہ سے بھی مہمان دیوانہ وار دار المسیح پہنچنا شروع ہو جاتے چنانچہ اس کثرت کی وجہ سے وضو وغیرہ کا بار بار انتظام ہونا مشکل ہوتا۔ کھانے کا انتظام بھی ایک ہی جگہ کرنا ضروری ہو گیا چنانچہ ظہر و عصر کی نمازیں بیت الاقصیٰ میں جمع کی گئیں اور حضرت مسیح موعود اندرونِ خانہ تشریف لے گئے نئے مہمان خانہ کے ساتھ کے میدان میں احباب جلسہ تشحیذ الاذہان کے لئے جمع ہوئے جہاں پنڈال اور دریوں کے ایک فراخ فرش کے علاوہ بنچوں، میزوں اور کرسیوں کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب، حضرت حافظ عبدالرحیم صاحب پھر حضرت صاحبِ صدر نے اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض ..... الخ کے موضوع پر تقریر فرمائی اور بتایا کہ ہر انجمن ہر شخص اور ہر جماعت کی کامیابی کا واحد راستہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا، عاجزی اور گڑگڑانا اور رونا اور تسبیح اور تنزیہہ باری تعالیٰ کرنا ہے۔"

(بدر ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء)

۲۶ دسمبر کو حضرت مسیح موعود نئے مہمانوں کی خاطر سیر کو تشریف لے گئے۔ احباب نہایت کثرت سے تھے۔ ہر ایک عاشقانہ طور پر حضور کے دیدار کے واسطے آگے کی طرف دوڑتا تھا۔ اس واسطے بعض دوستوں نے حضور کے ارد گرد ایک حلقہ فراخ کی صورت میں ایک جگہ کشادہ بنادی جس کے اندر حضور چلتے تھے اور زائرین زیارت بھی کرتے تھے

۲۶ دسمبر کو ظہر و عصر کی نمازیں بیت الاقصیٰ میں جمع کر کے پڑھی گئیں اور بعد نماز حضرت مسیح موعود نے بیت الصلوٰۃ کے درمیانے در میں کھڑے ہو کر تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں حضور نے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللّٰہ کے معانی اور اس پر عمل کا طریق بیان فرمایا نیز باقی ارکانِ دین پر عمل کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔

۲۷ دسمبر کو دو بجے کے قریب حضور بیت الاقصیٰ میں تشریف لے گئے۔ جہاں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور نے تقریر فرمائی اور گزشتہ روز کی تقریر کی جو علالت طبع کے باعث حضور مکمل نہ فرما سکے تھے تکمیل فرمائی۔

۲۷ دسمبر کو حضرت حکیم مولانا نورالدین نے "ضرورۃ الامام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

۲۸ دسمبر کی صبح صدر انجمن احمدیہ کا عام اجلاس بیت الاقصیٰ میں ہوا۔ جس میں سالانہ رپورٹ پڑھی گئی اور انجمن کا بجٹ سنایا گیا اور مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب نے تقاریر کیں۔

نماز جمعہ سے قبل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے "شرک اور اس کی بیخ کنی کے موضوع پر تقریر کی جو اتنے بڑے مجمع میں ان کی پہلی تقریر تھی۔ آپ کے بعد حضرت حکیم مولانا نورالدین نے اپنی تقریر میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے جاری کردہ رسالہ "تشحیذ الاذہان" کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔

(حیات نور صفحہ ۲۹۵)

بعد نماز جمعہ حضرت مسیح موعود کے فرمانے پر حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب نے ایک اور تقریر فرمائی جس میں حصول تقویٰ کی طرف خاص توجہ دلائی

بعد نماز جمعہ احباب کی روانگی شروع ہوگئی اور اگلے دن تھوڑے آدمی رہ گئے

۲۹ دسمبر کو بعد نماز ظہر وعصر شیخ عبدالرحمان صاحب مدرس نے تقریر کی جس کے بعد حضرت حکیم مولانا نورالدین نے احباب کو تلقین کی کہ وہ تفقہ فی الدین حاصل کرنے کے لئے اپنے میں سے ایک ایک آدمی اور اُس کا خرچ بھیجا کریں تا وہ دین سیکھ کر واپس جائیں اور اپنے اہل شہر کو پیغام حق پہنچائیں۔

دوران جلسہ بیعت قریباً ہر روز ہوتی رہی۔ بیعت کرنے والوں کی کثرت کے باعث کئی پگڑیوں کی مدد سے بیعت کی گئی۔ بعض آدمی درمیان میں کھڑے ہو کر حضور کے الفاظ دوہراتے اس طرح احباب بیعت کر سکے۔

۱۶ سولھواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸، دسمبر ۱۹۰۷ء
بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۵ دسمبر کو انجمن "تشحیذ الاذہان" کا جلسہ ہوا جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد، حضرت شاہ ولی اللہ اور حضرت حکیم مولانا نورالدین نے تقاریر کیں۔ حضرت حکیم مولانا نورالدین نے واعظ کے مزکی ہونے کے بارے میں نہایت لطیف ارشادات فرمائے۔ آپ نے قرآن کریم سے ثابت کیا کہ سب سے بڑے واعظ انبیاء کرام اور ان کے بعد خاصانِ خدا ہوتے ہیں۔

۲۶ دسمبر کو حضرت مسیح موعود سیر کے واسطے تشریف لے گئے۔ اور خدام جوق در جوق ساتھ ہوئے۔ ہجوم کی کثرت کے باعث سیر پر جانا مشکل ہوگیا۔ حضور ایک درخت کے نیچے کھڑے ہوگئے اور قریباً دو گھنٹے تک خدام کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

۲۷ دسمبر کو بیت الاقصیٰ میں خطبہ جمعہ حضرت حکیم مولوی نورالدین نے پڑھا۔ نماز ظہر وعصر جمع کی گئی جس کے بعد حضرت مسیح موعود نے خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب میں حضور نے سورہ فاتحہ کی لطیف تفسیر بیان کرنے کے بعد جماعت کو تزکیہ نفس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

" تزکیہ نفس اسے کہتے ہیں کہ خالق ومخلوق دونوں کے حقوق کی رعایت کرنے والا ہو۔ خدا تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ جیسا زبان سے اسے وحدہٗ لاشریک مانا جائے۔ ایسا ہی عملی طور سے اسے مانیں اور مخلوق کے ساتھ برابر نہ کیا جاوے۔ اور مخلوق کا حق یہ ہے کہ کسی سے ذاتی بغض نہ ہو۔ بیشک خدا کا حق بڑا ہے مگر اس بات کو پہچاننے کا آئینہ کہ خدا کا حق ادا کیا جا رہا ہے یہ ہے کہ مخلوق کا حق بھی ادا کر رہا ہے یا نہیں۔ جو شخص اپنے بھائیوں سے معاملہ صاف نہیں رکھ سکتا وہ خدا سے بھی صاف نہیں رکھتا...."

تقریر کے بعد حضور نے احباب سے مصافحہ کیا۔

۲۸ دسمبر کی صبح حضور سیر کو تشریف لے گئے۔ میدان میں ایک جگہ حضور بیٹھ گئے۔ احباب نے زیارت کا شرف حاصل کیا۔ بعض احباب نے نظمیں پڑھیں۔ نماز ظہر وعصر بیت الاقصیٰ میں جمع کر کے پڑھی گئیں۔ جس کے بعد حضرت مسیح موعود نے تقریر فرمائی اور گزشتہ روز کے مضمون کو مکمل فرمایا۔

حضور نے فرمایا۔

" جو کچھ کل میں نے تقریر کی تھی اُس کا کچھ حصّہ باقی رہ گیا تھا۔ کیونکہ بسبب علالت طبع تقریر ختم نہ ہوسکی۔ اس واسطے آج پھر میں تقریر کرتا ہوں۔ **زندگی کا کچھ اعتبار نہیں جس قدر لوگ آج اس جگہ موجود ہیں معلوم نہیں ان میں سے کون سال آئندہ تک زندہ رہے گا اور کون مر جائے گا۔"**

ان الفاظ کے بعد حضور نے جماعت کو صبر کی تلقین فرمائی اور قیمتی نصائح سے نوازا۔

ایام جلسہ میں ہر روز بیعت کا سلسلہ جاری رہا۔ بیعت کرنے والوں کی تعداد بعض اوقات اتنی بڑھ جاتی کہ لوگوں کا حضور تک پہنچنا اور معمول کے مطابق حضرت اقدس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کرنا ناممکن ہو جاتا۔ اس لئے پگڑیوں کے ذریعہ بیعت کی جاتی۔

(بدر ۹ جنوری ۱۹۰۸ء و تاریخ احمدیت جلد سوئم صفحہ ۵۲۱ تا ۵۲۵)

مہمانوں کی آمد کا سلسلہ ۱۹ دسمبر سے ۲۷ دسمبر تک جاری رہا۔ احباب کی اس قدر کثرت تھی کہ جمعہ کے روز بیت الاقصیٰ کے علاوہ ارد گرد کی دوکانوں، گھروں اور ڈاک خانہ کی چھتوں پر کھڑے ہو کر لوگوں نے نماز ادا کی۔ حضرت مسیح موعود کی حیات مبارک میں منعقد ہونے والا یہ آخری جلسہ سالانہ تھا۔

(اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)

روداد جلسہ سالانہ

در عہدِ مبارک

حضرت حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل نوراللہ مرقدہٗ

سترھواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸، دسمبر ۱۹۰۸ء

بمقام بیت الاقصٰی قادیان

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ کی سُنتِ قدیم کے مطابق ظہور قدرتِ ثانیہ نے احباب جماعت احمدیہ کے زخمی دلوں کو تقویت دی۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو حضرت الحاج حکیم مولوی نورالدین کے ہاتھ پر جمع کیا اور مضبوطی سے قائم کر دیا۔ اور ان کے خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا۔

شمعِ احمدیّت کے پروانے اس سال بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان میں جمع ہوئے اور غم و خوشی کی ملی جلی کیفیات کے ساتھ رقت انگیز دعاؤں سے جلسہ کا آغاز ہوا۔

۲۶ دسمبر کو دوپہر کے اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے قریباً پونے تین گھنٹے کی تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں حضور نے اپنی زندگی کی ایک تاریخ بیان فرمائی اور بتایا کہ کس طرح لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه سے میری تعلیم شروع ہوئی اور پھر کیونکر میں نے اس میں ترقی کی۔ آپ نے دعا، عقدِ ہمت، قرآن، اجتماع اور اس کے برکات کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ اور آخر میں قرآن کریم کی آیت ان اللّٰه اشترٰی من المؤمنین انفسھم واموالھم کی تفسیر فرماتے ہوئے ایمان اور اس کے ستّر شعبوں کو قرآن کریم و حدیث سے بالتفصیل بیان کیا۔

اس تقریر میں حضور نے یہ بھی فرمایا

"کرزن گزٹ ایک اخبار ہے جو دہلی سے نکلتا ہے۔ اس نے جہاں حضرت صاحب کی وفات کا ذکر کیا وہاں ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ اب مرزائیوں میں کیا رہ گیا ہے۔ ان کا سر کٹ چکا ہے۔ ایک شخص جوان کا امام بنا ہے اس سے اور تو کچھ ہو گا نہیں۔ ہاں یہ ہے کہ وہ تمہیں کسی مسجد میں قرآن سنایا کرے۔ سو خدا کرے کہ یہی ہو کہ میں تمہیں قرآن ہی سنایا کروں۔"

(حیات نور صفحہ ۴۲۴ - ۴۲۵)

۲۸ دسمبر کی صبح جلسہ کی کارروائی انجمن تشحیذ الاذہان کے جلسہ سے شروع ہوئی سب سے پہلے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد نے "ہم کس طرح کامیاب ہوسکتے ہیں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے ۲۸ دسمبر کو بعد نماز ظہر و عصر جلسہ میں "محبت الٰہی" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے پہلے یہ بتایا کہ محبت کیا چیز ہے اور پھر اس کے مختلف مدارج کی تفصیل بیان کی اور فرمایا اصل محبت کا مستحق وہ ہے جو حسن و احسان میں سب سے بڑھ کر ہے اور جس کا حسنِ کمال اور جس کا احسان بقا رکھتا ہے۔ (حیات نور صفحہ ۴۲۵)

اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے رُوح پرور خطبات کے علاوہ درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

"ہم کس طرح ترقی کر سکتے ہیں"	حضرت مرزا یعقوب بیگ اسسٹنٹ سرجن
"تہذیب نفس اور اصلاح"	حضرت میر حامد شاہ سیالکوٹی
تفسیر آیت "آخرین منھم لما یلحقوبھم"	حضرت ڈاکٹر محمد حسین شاہ
"اِنہٗ لعلم للساعۃ"	حضرت مولوی محمد احسن امروہوی
"نظامِ قومی و پردہ کا مسئلہ"	حضرت شیخ یعقوب علی

علاوہ ازیں حضرت مفتی محمد صادق، مولوی صدرالدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب نے بھی حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔ چوہدری محمد علی صاحب نے صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ پیش کیا۔

۱۹۰۹ء

۱۹۰۸ء میں ریلوے حکام نے نصف کرایہ کی رعایت دی تھی لیکن دسمبر ۱۹۰۹ء کے جلسہ کے لئے اس رعایت کا حصول ممکن نہ ہو سکا اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ جلسہ مارچ ۱۹۱۰ء کو ایسٹر کی تعطیلات میں کیا جائے۔ (بدر ۹ دسمبر ۱۹۰۹ء)

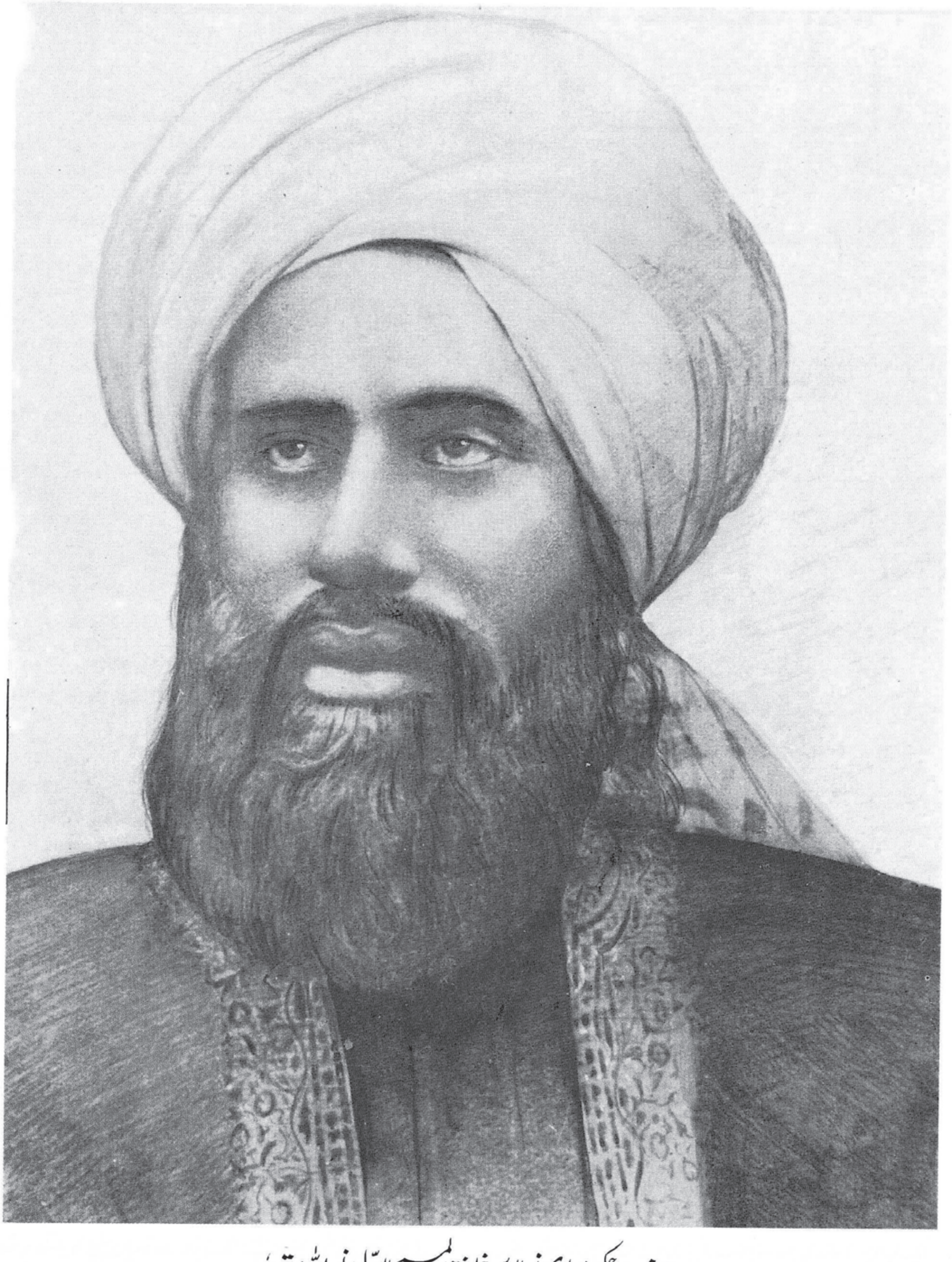

حضرت حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل نوراللہ مرقدہٗ

اٹھارہواں جلسہ سالانہ (۱۸)

منعقدہ ۲۵ تا ۲۷ مارچ ۱۹۱۰ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۵ مارچ بروز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے بیت الاقصیٰ میں رقت آمیز خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا۔

کثرتِ مخلوق کے باعث چونکہ حضور کی آواز دور تک نہیں پہنچ سکتی تھی اس لئے آپ نے چار افراد کو مقرر کیا کہ وہ آپ کے الفاظ دہراتے جائیں اس طرح سب لوگوں تک آواز پہنچائی گئی سلسلہ احمدیہ میں یہ پہلا موقع تھا کہ جب ایسا انتظام کرنا پڑا۔

احباب کی کثرت کے باعث بیت الاقصیٰ ساری بھر گئی تھی لوگوں کو گھروں کی چھتوں اور گلی کوچوں میں کپڑے بچھا کر نماز ادا کرنی پڑی۔

خطبۂ جمعہ کے بعد حضرت میر ناصر نواب نے اپنا مضمون سنایا جس میں پیشہ ور احباب کو تلقین کی گئی تھی کہ وہ اپنی کمزوریوں کو رفع کر کے سچائی و دیانت اختیار کریں۔ آپ کی تقریر کے بعد طلباء میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

اس کے بعد بورڈنگ ہاؤس کے ایک کمرہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی صدارت میں احمدیہ کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مختلف جماعتوں کے صدر اور سیکرٹری شامل ہوئے۔

دوسرے دن ۲۶ مارچ کو حضرت میر حامد شاہ صاحب نے نظم پڑھی جس کے بعد جلسہ سالانہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ نماز ظہر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے علم لدنی کے فوائد پر حقائق و معارف کا ایک دریا بہا دیا۔

۲۷ مارچ کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی تازہ نظم سنائی گئی پھر حضرت صاحبزادہ صاحب نے چند آیات قرآنیہ کی لطیف پیرایہ میں تشریح فرمائی آپ کی تقریر کے بعد انجمن "تشحیذ الاذہان" کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔

اس جلسہ میں کثیر جماعت حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئی۔

(حیات نور صفحہ ۴۴۶ - ۴۴۷)

۱۸ نومبر ۱۹۱۰ء کو حضرت حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول قادیان میں حضرت نواب محمد علی خان کی کوٹھی سے واپس تشریف لاتے ہوئے گھوڑے پر سے گر پڑے اور آپ کی پیشانی پر شدید چوٹ آئی۔ اس وجہ سے حضور کی طبیعت ایک لمبا عرصہ ناساز رہی جلسہ کے ایام تک زخم پوری طرح مندمل نہیں ہوا تھا۔ حضور کی علالت طبع کے باوجود اس سال جلسہ اپنی مقررہ تاریخوں پر منعقد ہوا۔

انیسواں جلسہ سالانہ (۱۹)

منعقدہ ۲۵ تا ۲۷ دسمبر ۱۹۱۰ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

علالت طبع کے باوجود حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے اس جلسہ سے دو دفعہ خطاب فرمایا۔ ۲۵ دسمبر کو حضور نے بعد نماز ظہر "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کے فقرہ پر تقریر فرمائی

۲۶ دسمبر کو صبح گیارہ بجے سے نماز ظہر تک حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے خطاب فرمایا۔

۲۷ دسمبر کو صبح گیارہ بجے سے نماز ظہر تک حضرت مولوی محمد احسن امروہی نے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے "حربہ دعا" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

حضور نے فرمایا۔

"ادعونی استجب لکم" یہ ایک ہتھیار ہے اور بڑا کارگر ہے لیکن کبھی اس کا چلانے والا کمزور ہوتا ہے اسلئے اس ہتھیار سے منکر ہو جاتا ہے وہ ہتھیار دعا کا ہے جس کو تمام دنیا نے چھوڑ دیا ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اس کو تیز کریں اور اس سے کام لیں جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے دعائیں مانگیں اور نہ تھکیں میں ایسا بیمار ہوں کہ وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ میری زندگی کتنی ہے اس لئے یہ میری آخری وصیت ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے ساتھ دعا کا ہتھیار تیز کرو۔ تمہاری جماعت میں تفرقہ نہ ہو کیونکہ جب کسی جماعت میں تفرقہ ہوتا ہے تو اس پر عذاب آجاتا ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح کی دونوں تقاریر مدرسہ احمدیہ کے پرانے بورڈنگ کے صحن میں ہوئیں۔

۲۷ دسمبر کو ہی بعد نماز مغرب حضور نے تمام احمدیہ انجمنوں کے عہدیداران و کارکنان سے خطاب فرمایا اور ان کو قیمتی نصائح فرمائیں۔ (حیات نور صفحہ ۴۷۸ تا ۴۸۶)

(ضروری نوٹ)

شرکائے جلسہ کی تعداد کے ساتھ اگر اُس وقت کے سفر کی صعوبتوں کا اندازہ بھی ہو تو زیادہ از دیاد ایمان کا باعث ہوتا ہے۔ قادیان میں جب تک ریل گاڑی نہیں آئی تھی (یعنی ۱۹۲۸ء تک) بٹالہ سے قادیان پہنچنے کا یہ انتظام تھا کہ اس زمانہ میں پرانی قسم کے یکّے چلا کرتے تھے۔ مالدار اور درمیانی قسم کے لوگ

ان پر سوار ہو کر قادیان پہنچا کرتے تھے اور غرباء یہ قریباً گیارہ میل کا فاصلہ پیدل طے کر کے دیارِ حبیب میں پہنچ جاتے تھے جلسہ سالانہ پر چونکہ آنے والوں کی کثرت ہوا کرتی تھی اس لئے مرکزِ سلسلہ کی طرف سے جو ناظم استقبال مقرر ہوا کرتے تھے وہ مع اپنے معاونین کے بٹالہ پہنچ جایا کرتے تھے اور تمام مہمانوں کے بستر اور ضروری سامان اور پرچیں چسپاں کر کے اپنے انتظام کے ماتحت چھکڑوں پر لاد کر قادیان پہنچاتے تھے راستہ میں سردی کا موسم ہونے کی وجہ سے جگہ جگہ آگ جلانے کا بھی انتظام ہوا کرتا تھا۔ تاکہ لوگ آگ تاپ کر سردی کی شدت سے بچ سکیں چونکہ آنے والوں کی بہت کثرت ہوا کرتی تھی اس لئے اس سڑک پر جو بٹالہ سے قادیان کو جاتی ہے عموماً گڑھے پڑے رہتے تھے۔ یہ مختصر حالات اس لئے ذکر کر دیئے گئے ہیں تا آنے والی نسلوں کو یہ معلوم ہو کہ ان کے بزرگ کس قدر تکالیف برداشت کر کے اپنے امام کی ملاقات کے لئے مرکزِ سلسلہ جایا کرتے تھے۔

(حیات نور صفحہ ۴۷۷)

۲۰
بیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۱۱ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا ارادہ ۱۹۱۱ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر کوئی خاص تقریر کرنے کا نہ تھا۔ آپ کا منشا یہ تھا کہ ہر روز درس دیتے ہی ہیں اسی میں وسعت کر لیں گے۔ مگر ایک دوست کی تحریک پر حضور نے ۲۷ دسمبر کو بعد نماز ظہر اڑھائی گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں حضور نے "ناسخ ومنسوخ" کے مسئلہ کی حقیقت علم حدیث کی ضرورت وغیرہ مسائل بیان کرنے کے بعد جماعت کو تقویٰ باہم اتحاد واتفاق اور تفرقہ سے بچنے اور نکمی اور فضول بحثوں کو چھوڑ دینے کی نصیحت فرمائی۔ نیز خلافت کی ضرورت واہمیت واضح فرمائی۔

خلاصہ تقریر از (تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ ۴۱۱، ۴۱۲)

دورانِ جلسہ روزانہ درس القرآن کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے خطاب کے علاوہ جلسہ میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

مدارج تقویٰ	حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد
قرآن شریف کی خوبیاں	حضرت چوہدری فتح محمد
صداقت حضرت مسیح موعود	حضرت مولوی محمد احسن امروہی

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی، حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی شیخ غلام احمد (نئے ایمان لانے والے) شیخ عبدالقدوس (نئے ایمان لانے والے) اور مدرسہ احمدیہ کے چند طلباء نے بھی جلسہ میں تقاریر کیں۔

۲۱
اکیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۵ تا ۲۷ دسمبر ۱۹۱۲ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے ۲۵ دسمبر کو بعد نماز ظہر حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا:۔

آپ نے فرمایا

"جب کسی آدمی کا تعلق اللہ تعالیٰ سے بڑھتا جاتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے کہ اس سے تعلق پیدا کرو۔ اس طرح جبرئیلی رنگ کی مخلوق سے تعلق اور قبولیت کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے اب وہ قصہ ایک کہانی کی طرح ہو گیا۔ بدظنی مت کرو۔ بڑائی شیخی اور فخر کے لئے نہیں تحدیث نعمت کے لئے کہتا ہوں کہ میں نے خود ایسے فرشتوں کو دیکھا ہے اور انہوں نے ایسی مدد کی ہے کہ عقل وفکر وہم میں نہیں آسکتی اور انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ دیکھو ہم کس طرح اس معاملے میں تمہاری مدد کرتے ہیں۔"

پھر آپ نے **کونوا مع الصادقین** کی تشریح کرتے ہوئے صحابہ کرام حضرت محمدؐ کی کامیابیوں کا تذکرہ فرمایا اور احباب کو تلقین کی کہ **ولا تموتن الا وانتم مسلمون** فرمانبردار ہو کر مرو ایسا ہی **واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا** پڑھ کر باہمی محبت والفت اور اتفاق واتحاد پر زور دیا اور باہمی دشمنی اور عداوت اور تفرقہ کو چھوڑنے کی نصیحت کی۔

(حیات نور صفحہ ۵۸۷)

۲۶ دسمبر کو حضور نے گزشتہ روز کی تقریر کا مضمون مکمل فرمایا۔

۲۷ دسمبر بروز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بیت النور قادیان میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے سورۃ والعصر کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے احباب جماعت کو نصائح فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقاریر کے علاوہ جلسہ میں درج تقاریر ہوئیں۔

حضرت مسیح موعود کی زندگی کا اصل مقصد اور جماعت کے فرائض	حضرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ

ان کے چہروں سے وہ محبت اور خلوص ٹپک رہا تھا جو بزبان حال اس بات کی شہادت دے رہا تھا کہ جماعت احمدیہ ہر ایک بد اثر سے محفوظ و مصئون ہے ...... "

(حیات نور صفحہ ۶۷۸)

حضرت الحاج حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول نے ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء بروز جمعۃ المبارک قادیان میں وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت الحاج مرزا بشیر الدین محمود احمد مسند خلافت پر متمکن ہوئے اور جماعت کا کاروان ایک نئے عزم اور استقلال سے خدائے تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتا ہوا خدا کی راہوں پر رواں دواں ہوا۔

روداد جلسہ سالانہ

درعہد مبارک

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہٗ

تیئسواں (۲۳) جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۵ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۱۴ء

بمقام بیت النور قادیان

اس جلسہ کے متعلق اخبار "الفضل" ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء کی اشاعت میں بعنوان "خلافت ثانیہ کا پہلا جلسہ سالانہ" رقم طراز ہے۔

"نورالدین اعظمؓ کی وفات کے بعد ہمارا پہلا جلسہ سالانہ اپنے معمول کے مطابق ہوا۔ مگر خدا کے فرشتوں نے اس کو غیر معمولی طور پر کامیاب بنایا۔ عدو نے چاہا کہ قادیان کی رونق کو کم کرے اور خلافت محمودؓ کی عظمت کو نقصان پہنچائے لیکن خدا نے چاہا کہ اس کے منصوبوں کو پیوند خاک کرے اور خلیفۃ المسیح الاوّل کے الفاظ "خلیفہ خدا بناتا ہے" اپنے جلال کے ساتھ پورے ہوں چنانچہ زمینی اسباب پر بھروسہ رکھنے والوں نے دیکھ لیا کہ ان کی مخالفانہ کوششیں کچھ کام نہ آئیں اور باوجود ایام جلسہ کی زیادتی اور قادیان کے سفر کی صعوبت کے روئے احمدیہ پر قربان ہونے والے زائرین پروانہ وار دیار حبیب پہنچے ...."

حضرت الحاج مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۵ دسمبر کو بیت النور میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے بعد جلسہ کا پروگرام شروع ہوا۔

۲۷ دسمبر کی صبح کو حضور نے اپنی پہلی تقریر میں مسئلہ خلافت سے متعلق بعض اہم آسمانی شہادتیں بیان فرمائیں۔

۲۷ دسمبر کو ہی اپنی دوسری تقریر میں احباب جماعت کو نصائح فرمائیں جن پر چلنے سے جماعت کمال ترقی پر پہنچ سکتی ہے مثلاً سیاست سے کنارہ کشی، رشتہ ناتہ میں کفو کی تلاش، نماز باجماعت و زکوٰۃ کی ادائیگی۔ حفاظت سوانح حضرت مسیح موعودؑ با ترجمہ قرآن کریم وغیرہ

۲۸ دسمبر کو حضور نے اپنی تقریر میں آیت الکرسی کی تفسیر بیان فرمائی، حضرت خلیفۃ المسیح کی یہ تمام تقریریں "برکات خلافت" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطبات کے علاوہ جلسہ میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کے فضل	حضرت منشی فرزند علی
تبلیغ کی اہمیت اور طریقے	حضرت مہر محمد خان
باہمی اتحاد اور ایک امام کی اطاعت	حضرت منشی غلام نبی صاحب
نظام جماعت کی اہمیت	
سیرت النبیؐ کے آئینہ میں حضرت مسیح موعود کی صداقت	حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی
مسئلہ نبوت و کفر	حضرت مولانا سرور شاہ
خدا کی ہستی کا ظہور حضرت مسیح موعود کے ذریعہ	حضرت حکیم خلیل احمد
مسئلہ خلافت	حضرت حافظ روشن علی
عہد خلافت ثانیہ کے کام	حضرت مفتی محمد صادق
منکران خلافت کی سات نسبتیں اصحاب السبت سے	حضرت مولانا محمد احسن امروہی (مضمون پڑھ کر سنایا گیا)
مذہب کی اغراض	میاں عبدالحئی صاحب

اس موقع پر مشہور فلسفی شاعر ڈاکٹر علامہ سر محمد اقبال کے نوجوان فرزند آفتاب احمد نے اپنا مضمون سنایا جس میں جماعت احمدیہ کو خدا کی پاک جماعت مان کر مرکز سے قطع

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ

تعلق کرنے والوں پر افسوس کا اظہار کیا تھا۔

۲۷ر دسمبر کو بعد نماز عشاء احمدیہ کانفرنس ہوئی جس میں انجمنوں کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری اور اخبارات کے قائمقام موجود تھے۔ اجلاس میں بجٹ پیش ہوا۔ اور اس کی رسمی منظوری دی گئی۔

۲۸ر دسمبر کی شب انجمن انصاراللہ کا اجلاس ہوا۔

جلسہ خواتین

اس سے قبل کچھ عورتیں جلسہ سالانہ پر حاضر ہوتیں لیکن خواتین کے جلسہ سننے کے لئے کوئی باقاعدہ انتظام نہ ہوتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عہد خلافت کے پہلے ہی سال خواتین کا باقاعدہ جلسہ منعقد ہوا۔ گو اس جلسہ کا پروگرام کافی مشتہر نہ ہو سکا تھا پھر بھی جلسہ میں ۸۰۰ کے قریب خواتین شریک ہوئیں۔

۲۹ر دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خواتین سے خطاب فرمایا جس میں حضور نے صحابیات کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے احمدی خواتین کو بھی بڑے بڑے کام کرنے کی ترغیب دلائی۔

حضور کے خطاب کے علاوہ خواتین کے جلسہ میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

خلافت کی ضرورت	حضرت والدہ صاحبہ میاں عبدالحئی صاحب (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل)
تعلیم نسواں اور ترغیب تعلیم	حضرت امۃ الحئی (بنت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل)
خلافت	غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم کرم الٰہی صاحب
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات	غلام فاطمہ صاحبہ
فرائض نسواں	محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق
احکام اسلام	محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت حافظ روشن علی
رسومات زمانہ کی غلطیاں	محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ غلام احمد صاحب

محترمہ استانی ہاجرہ صاحبہ نے ایک مضمون پڑھا

حضرت حافظ مولانا غلام رسول وزیرآبادی اور حضرت مولانا غلام رسول راجیکی نے خواتین سے وعظ فرمایا نیز ماسٹر ماموں خان صاحب نے تقریر کی۔

۲۹ر دسمبر کو خواتین میں حضور کی تقریر کے بعد بیعت ہوئی۔ ۱۰۰ سے زائد خواتین نے بیعت کی۔

۲۴ چوبیس واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۵ تا ۲۸ر دسمبر ۱۹۱۵ء

بمقام تعلیم الاسلام کالج قادیان

جلسہ سالانہ ۱۹۱۵ء جماعت احمدیہ کے لئے اس لحاظ سے مزید خوشیوں کا سامان لایا کہ احباب جماعت اور زائرین جلسہ کی بہت بڑی تعداد قادیان کی رونق بنی۔ منکرین خلافت نے اپنی آنکھوں سے جماعت احمدیہ مبائعین کی روشن اور نمایاں فتح دیکھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس جلسہ میں چار دفعہ خطاب فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پہلی تقریر ۲۶ر دسمبر کو، دوسری ۲۷ر دسمبر کی صبح تیسری ۲۷ر دسمبر کو بعد ادائیگی نماز ظہر وعصر اور چوتھی تقریر ۲۸ر دسمبر بعد دوپہر اختتامی اجلاس میں ہوئی۔

آپ نے فخر و مباہات کی بجائے عجز و انکسار سے خدا کی حمد کے گیت گائے اور جماعت کو متنبہ کیا کہ کس طرح عظیم فتوحات اور فوج در فوج جماعت میں غیروں کی شمولیت نئی ذمہ داریوں کا احساس دلاتی ہے۔ جماعت کو کثرت سے مربیان اور معلمین تیار کرنے ہوں گے۔

سورۃ نصر کی لطیف تشریح وتفسیر کے ساتھ دین حق کے دور اوّل میں پیش آنے والے خطرات کا شرح بسط کے ساتھ ذکر فرمایا۔ کچھ ابتدائے اسلام کے دردناک حالات کا اثر کچھ بیان کرنے والے کے دل کا سوز اور لحن کا گداز ہزار ہا کے مجمع پر ایک وجد اور رقت کا عالم طاری تھا۔

الفضل کے رپورٹر نے لکھا:۔

"ہزاروں کا مجمع بلک بلک کر رو رہا تھا اور فرش زمین کی گریہ زاری عرش کے کنگرے ہلا رہی تھی۔" (سوانح فضل عمر)

حضور نے ان تقاریر میں مسئلہ "اسمہ احمد" اور "مسئلہ نبوت" پر بڑی تفصیل سے کلام فرمایا۔ اور کتب معتبرہ کی رو سے عبداللہ بن سبا کے فتنہ کی پوری تاریخ بیان فرمائی اور جماعت کے دوستوں کو نصیحت فرمائی کہ

> "آپ لوگ ان باتوں کو سمجھ کو ہوشیار ہو جائیں اور تیار رہیں فتنے ہوں گے اور بڑے سخت ہوں گے۔ ان کو دور کرنا تمہارا کام ہے۔ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے اور تمہارے ساتھ ہو۔ اور میری بھی مدد کرے اور مجھ سے بعد آنے والے خلیفوں کی بھی کرے۔ اور خاص

طور پر کرے۔ کیونکہ ان کی مشکلات مجھ سے بڑھ کر اور بہت زیادہ ہوں گی۔ دوست کم ہوں گے اور دشمن زیادہ .....“

حضور کی یہ تقاریر ”انوارِ خلافت“ کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہیں۔

اس جلسہ میں حضور نے جماعت کو قرآن کریم کے پہلے پارہ کا انگریزی ترجمہ شائع ہونے کی خوشخبری دی۔ ترجمہ کی جلد دستِ مبارک میں پکڑ کر آپ نے فرمایا:

”جب محبت کرنے والے اور محبوب لوگ دیر کے بعد ملتے ہیں تو ان کو تحفہ دیا جاتا ہے میں جماعت کو اس جلسہ پر یہ تحفہ پیش کرتا ہوں جس سے زیادہ بیش قیمت اور کوئی تحفہ نہیں ہو سکتا۔“

جلسہ کے لئے احباب چونکہ بکثرت ۲۵ دسمبر ہی کو تشریف لا چکے تھے اس لئے حضور کے ایماء پر ۲۵ کو ہی جلسہ شروع کر دیا گیا اور ۲۵ تاریخ کو کارروائی حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی کی تقریر سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد مدرسہ احمدیہ اور مبلغین کالج کے متعدد طلباء نے جدا جدا عنوانوں پر تقاریر کیں۔

اس جلسہ میں ہونے والی چند تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے

احمدی جماعت کا نصب العین کیا ہونا چاہیئے۔	حضرت مولوی سید سرور شاہ
ام الالسنۃ	شیخ عبدالرحمان فاضل
ہم احمدی کیوں بنے	حضرت حافظ روشن علی
اختلاف سلسلہ	حضرت میر محمد اسحاق
اصحاب الفیل	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی

اس کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ سنائی گئی۔

دوران جلسہ درس قرآن مجید مردوں اور عورتوں دونوں میں ہوتا رہا۔

جلسہ سالانہ خواتین

جلسہ سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا تھا جس کا آخری حصّہ یہ تھا:

”جس طرح پچھلے سال عورتوں کے لئے لیکچروں کا انتظام کیا گیا تھا اس سال بھی انتظام کیا گیا ہے اور میرا ارادہ ہے کہ اس سال ایسا انتظام کر دیا جائے کہ مردوں کے جلسہ میں ہی عورتوں کے لئے ایک علیحدہ پردہ دار جگہ بنا دی جائے تاکہ وہ بھی لیکچر سن لیں۔ اس سے ان کو پہلے سے زیادہ لیکچر سننے کا موقع مل جائے گا اور وہ جماعت کی سالانہ ترقی کی رپورٹ بھی سن سکیں گی۔“

حضور کے اس اعلان کے نتیجہ میں پہلے کے مقابلہ میں عورتوں کی ایک بڑی تعداد جلسہ میں شمولیت کے لئے قادیان آئی۔

اس سال حضور کے ارشاد کے مطابق تعلیم الاسلام کالج کے سینٹرل ہال کی گیلریاں احمدی مستورات کے واسطے مخصوص کر دی گئی تھیں اور پردہ کا پورا بندوبست کر دیا گیا تاکہ مستورات اور آئندہ نسل کی ماؤں کو بھی تقریریں سننے کا موقع مل سکے۔

پچیس ۲۵ واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۱۶ء

بمقام بیت النور قادیان

۲۷ دسمبر کی صبح پہلی تقریر میں حضور نے وقتی حالات کے مطابق متفرق امور پر روشنی ڈالی۔

۲۷ دسمبر کی دوپہر دوسری تقریر میں حضور نے جماعت کو اس کے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے بڑی تفصیل سے بتایا کہ مدعیان اسلام کن غلط عقائد میں گرفتار ہیں اور بہت سی باتیں قابل اصلاح ہیں اور جماعت کا فرض بنتا ہے کہ ان کی اصلاح کریں۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے تیسری تقریر ”ذکر الٰہی“ کے عنوان پر فرمائی۔ اس تقریر کو تصوف اسلام کا بہترین خلاصہ اور عطر کہنا چاہیئے اس میں ذکر کی اہمیت اس کی اقسام اس کے آداب و اوقات بتانے کے علاوہ تہجد کے لئے اُٹھنے کے تیرہ طریق اور نماز میں توجہ قائم رکھنے کے بائیس ایسے عملی طریق بتائے کہ سننے والے وجد میں آ گئے۔

دوران تقریر ایک غیر احمدی صوفی صاحب نے رقعہ بھیجا کہ آپ کیا غضب کر رہے ہیں۔ اس قسم کا ایک ایک نکتہ صوفیائے کرام دس دس سال خدمت لے کر بتایا کرتے تھے۔ آپ ایک ہی مجلس میں سب رازوں سے پردہ اٹھا رہے ہیں۔

حضور کی یہ تقریر پانچ گھنٹے تک جاری رہی۔ حاضرین ایک قدرتی کشش سے مسحور دل جمعی سے تقریر سنتے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یہ تینوں تقریریں ”ذکر الٰہی“ کے عنوان سے کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہیں۔

اس جلسہ میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے

اختلاف مابین احمدیان و غیر احمدیان	حضرت حافظ روشن علی
اختلاف اندرونی	حضرت میر محمد اسحاق

سیرت حضرت مسیح موعود	حضرت مفتی محمد صادق
رپورٹ ترقی (دین حق - نافل)	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
رپورٹ صدر انجمن احمدیہ	حضرت نواب محمد علی خان

حضرت مفتی محمد صادق اور حضرت سید محمد سرور شاہ نے اپنے سفر پنجاب اور غیر مبائعین سے مباحثہ کے حالات سنائے۔

۲۹ دسمبر کو لوگ جانے شروع ہو گئے۔ تاہم بیت الاقصیٰ میں بھاری مجمع تھا جن کے سامنے حضرت چوہدری فتح محمد سیال نے تبلیغ ولایت کے موضوع پر لیکچر دیا۔ حضرت مفتی محمد صادق نے صداقت حضرت مسیح موعود ... پر تقریر فرمائی اور بعد نماز جمعہ حضرت مولوی غلام رسول راجیکی نے تقریر فرمائی۔

تینوں دن جلسہ بیت النور کے وسیع صحن میں ہوئے جو باوجود چاروں طرف دس دس فٹ زمین شامل کر کے گیلریاں بنانے کے تنگ ثابت ہوا۔ تنگی کو محسوس کر کے حضور کے فرمانے پر سیڑھی لگا دی گئی تا چھت پر لوگ بیٹھ سکیں پھر بھی یہ انتظام انبوہِ خلائق کے لئے ناکافی ثابت ہوا۔

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال جلسہ سالانہ پر آنے والی خواتین کے لئے اعلان کیا گیا کہ جیسا کہ انتظام چلا آتا ہے اس سال بھی مستورات حضرت اماں جان اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے کے گھر ٹھہرائی جائیں گی۔ تاکہ مستورات کو اجتماعی فوائد کے علاوہ حضرت اماں جان اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے اہل خانہ کی پاک صحبت سے مستفیض ہونے کا بھی موقع حاصل رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۹ دسمبر کو خواتین سے خطاب فرمایا
ایک تقریر ۲۶ دسمبر کو پنجابی میں ہوئی۔
حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی کا وعظ بھی خواتین میں ہوا۔

۲۶ چھبیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۵ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۱۷ء

بمقام بیت النور قادیان

جلسہ کی کارروائی کا آغاز ۲۵ دسمبر بعد نماز ظہر ہوا۔
۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے خطاب میں جماعت کو نصائح فرمائیں اور دین کے علم کے حصول کے آٹھ طریق بتائے۔

۲۸ دسمبر کی تقریر میں حضور نے الہام، کشف، رویا، اور خواب کے فلسفہ پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی۔ اور الہام خصوصاً مامورین من اللہ کے الہام کی علامات بیان فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یہ تقاریر "حقیقۃ الرؤیا" کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہیں۔

۲۸ دسمبر بروز جمعہ حضور نے خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا جس میں آپ نے احباب جماعت کو خاص طور پر دعاؤں کی تلقین فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی ان تقاریر کے علاوہ جلسہ میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

دین حق (نافل) پر اعتراضات کے جواب	شیخ عبدالرحمان مولوی فاضل
مسائل مختلفہ مابین احمدیان و غیر احمدیان	حضرت حافظ روشن علی
مسائل مختلفہ مابین احمدی جماعت و غیر از جماعت	حضرت میر محمد اسحاق
غیر مبائعین کے بعض اعتراضات کے جوابات	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
رپورٹ صدر انجمن احمدیہ	حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی
رپورٹ ترقی (دین حق - نافل)	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
غیر مبائعین اور غیر احمدیوں کے اعتراضات کے جوابات	حضرت مولوی غلام رسول وزیر آبادی
صداقت سلسلہ احمدیہ	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہونے پر حضرت سیدہ امۃ الحیٔ نے بذریعہ "الفضل"، مستورات کو توجہ دلائی کہ

"کوشش کی جائے گی کہ مستورات کے جلسہ کا خاص انتظام کیا جائے اور مضامین اور تقاریر وغیرہ کا باقاعدہ پروگرام بنایا جائے۔ اس لئے مستورات زیادہ سے زیادہ شامل ہونے کی کوشش کریں اور مضامین استانی سکینۃ النساء صاحبہ کے نام بھجوا دیں۔ مستورات کی تقریروں کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی دو تقریریں فرمائیں گے۔"

سلسلہ کے لٹریچر میں اس جلسہ کی کارروائی کی رپورٹ نہیں ملتی صرف مندرجہ ذیل مختصر سی رپورٹ شائع ہوئی۔

"اس دفعہ مستورات بھی پہلے کی نسبت زیادہ آئی تھیں۔ اور ان کا جلسہ بہت عمدہ اور باقاعدگی کے ساتھ ہوا۔"

یہ خواتین کا پہلا جلسہ تھا جس کا الگ طور پر انتظام کیا گیا۔

دسمبر ۱۹۱۸ء کا جلسہ انفلوئنزا کی عالمگیر وبا کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا۔

ستائیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ مارچ ۱۹۱۹ء

بمقام بیت النور قادیان

پروگرام کے مطابق جلسہ کا آغاز بعد دوپہر ہونا تھا لیکن اجتماع کثیر کا ذوق شوق دیکھ کر صبح کو بیت الاقصیٰ میں ایک اجلاس کیا گیا جس میں مولوی محمد محفوظ الحق صاحب نے اپنے قبول احمدیت کے بارے میں تقریر کی۔

جلسہ کی باضابطہ کارروائی نماز ظہر کے بعد شروع ہوئی اس جلسہ کی صدارت حضرت عبداللہ الہ دین نے کی (الفضل مارچ ۱۹۱۹ء)

ایام جلسہ سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیمار ہو گئے تھے جس کا اثر باقی تھا مشتاق زیارت مہمانان جلسہ کی خاطر آپ نے اپنی بیماری کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جلسہ میں تقاریر فرمائیں۔ حسب معمول پہلی تقریر کا موضوع علمی تھا "عرفان الٰہی" کے موضوع پر کی جانے والی اس تقریر میں آپ نے ہر قسم کی علمی استعداد رکھنے والوں کے سامنے ان کو سمجھ آنے والے طریق پر حصول قرب الٰہی کے ذرائع بیان فرمائے۔

(سوانح فضل عمر صہ ۲۳۹)

اس تقریر کی فصاحت و بلاغت نے اپنے بیگانے سب کو حیرت زدہ کر دیا حضور کی ان تقاریر کے بارہ میں آریہ سماج کے مشہور اخبار "پرکاش" کی رائے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

"جلسہ میں خاص کشش کا باعث میرزا محمود احمد صاحب کے لیکچر تھے ہمیں احمدی دوستوں کی عقیدت اور بردباری کی تعریف کرنی چاہیئے کہ میرزا صاحب کے لیکچر پانچ گھنٹے تک ہوتے رہے اور وہ سنتے رہے آریہ سماج کے اندر بڑے سے بڑے دریا کھتد لیکچرار) بھی یہ ہمت نہیں رکھتا کہ حاضرین کو پانچ گھنٹوں تک بٹھا سکے یہاں تو لوگ ایک گھنٹہ میں اکتا نے لگ جاتے ہیں ہم اپنے احمدی دوستوں کو ان کے جلسہ کی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں۔"

(سوانح فضل عمر صہ ۲۴۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یہ تقریر "عرفان الٰہی" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہے۔

دوسرے دن کی تقریر میں حضور نے پہلے مختلف نظارتوں اور ان کے کاموں کا ذکر کیا پھر اہل پیغام کی سازشوں اور ان کو دیئے جانے والے چیلنجوں کا ذکر کیا ساتھ ہی جماعت کو اپنا پیغام عام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور کی ان بصیرت افروز تقریروں کے علاوہ جلسہ میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

حضرت مسیح موعود کے معجزات اور نشانات	حضرت حکیم خلیل احمد مونگھیری
صداقت حضرت مسیح موعود	حضرت حافظ روشن علی
رپورٹ صدر انجمن احمدیہ	حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین

حضرت مولانا شیر علی نے جو محکمہ جات نظارت کے ناظم اعلیٰ تھے ان محکموں کے قیام کے بواعث اور ضروریات کا ذکر کیا۔ اور مختلف نظارتوں کی رپورٹس پیش کی گئیں۔

جمع قرآن	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
حضرت مسیح نے مسلمانوں پر کیا احسانات کئے۔	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
مسئلہ نبوت	حضرت حافظ روشن علی

حضرت حافظ روشن علی کی تقریر کے بعد ایک گھنٹہ تک غیر مبایعین کی درخواست پر ان کے مقرر میر مدثر شاہ صاحب کو حافظ صاحب کے دلائل کو توڑنے کی اجازت دی گئی مگر مدثر شاہ صاحب نے حافظ صاحب کے دلائل کو چھوا بھی نہیں اور کچھ اور ہی تقریر شروع کر دی۔ ہر شخص پر ان کے بیان کی نامعقولیت ظاہر ہو رہی تھی۔ ان کی تقریر کے بعد صدر مجلس حضرت میر محمد اسحاق نے مدثر شاہ کی باتوں کی وہ دھجیاں اڑائیں کہ وہ اپنی ندامت کو برداشت نہ کرتے ہوئے جلسہ سالانہ سے اٹھ کر چلے گئے۔

جلسہ کے آخری اجلاس میں حضور نے چند نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اور پھر اختتامی تقریر فرمائی۔

جلسہ سالانہ مستورات

مستورات اس دفعہ پہلے کی نسبت زیادہ تعداد میں آئی تھیں۔ جن کا بیت الاقصیٰ میں الگ جلسہ ہوتا رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مستورات سے بھی خطاب فرمایا۔

نیز حضرت حافظ روشن علی، حافظ غلام رسول وزیر آبادی، حضرت مولوی غلام رسول راجیکی اور حضرت مولوی ابراہیم نے بھی مستورات کے جلسہ میں تقاریر کیں۔

۲۸ اٹھائیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۱۹ء

بمقام بیت النور قادیان

اس جلسہ میں عرب، مارشیس، سیلون، اڑیسہ، بنگال، بہار، کلکتہ، بمبئی اور ہندوستان بھر کی دیگر جماعتوں سے سات ہزار سے زائد احباب نے شرکت کی۔

اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پہلی تقریر "تقدیر الٰہی" کے موضوع پر تھی مسئلہ قضا و قدر کی اہمیت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بیان کرنے کے بعد آپ نے اس موضوع پر عالمانہ اظہار خیال فرمایا کہ مسئلہ تقدیر پر ایمان اور وجود باری تعالیٰ پر ایمان لانا لازم و ملزوم ہے۔ پھر وحدت الوجود کے عقیدے کی غلطیاں بیان کرتے ہوئے چھ قرآنی آیات سے نہایت لطیف اور ٹھوس دلائل پیش فرما کر اس عقیدے کا رد فرمایا۔ تقدیر خاص کو آپ نے دو حصوں میں منقسم فرمایا ایک ایسی تقدیر خاص جس کے ساتھ اسباب بھی ظاہر ہوتے ہیں اور ایک ایسی تقدیر خاص جس کے ساتھ یا تو اسباب ظاہری نہیں ہوتے یا سرے سے موجود ہی نہیں ہوتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یہ تقریر تقدیر الٰہی کے مسئلہ پر ہر پہلو سے احاطہ کرتی تھی۔ تقدیر کے ضمن میں آپ نے سات روحانی مقامات کا ذکر بھی فرمایا جو تقدیر الٰہی کے مسئلہ کو صحیح معنوں میں سمجھ کر اس کے تقاضے پورا کرنے کے نتیجہ میں انسان کو مل سکتے ہیں گویا کہ روحانی ترقیات کے سات آسمان ہیں جن کی رفعتوں پر سب سے اوپر ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نظر آتے ہیں۔ روحانیت کے خزانوں سے بھرپور یہ تقریر "تقدیر الٰہی" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہے۔

۲۷ دسمبر کو جلسہ بارش کی وجہ سے تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے ہال میں کیا گیا مگر اس میں حاضرین کا بمشکل ایک تہائی حصہ سما سکتا تھا۔ نماز ظہر و عصر کے بعد حضور ہال میں تشریف لائے مگر جگہ ناکافی دیکھ کر گھرے ہوئے بادلوں کے باوجود بیت النور ہی میں تقریر فرمائی۔ تقریر کے شروع ہی میں ہلکی بارش شروع ہو گئی۔ حضور پر چھتری تانی گئی لیکن حضور نے یہ کہہ کر روک دیا کہ "اس میں بھی خدا کی حکمت ہے۔" آخر بارش تھم گئی اور مطلع صاف ہو گیا۔ حضور نے اس تقریر میں انتظامی امور پر خطاب فرمانے کے علاوہ بعض علمی مسائل پر بھی روشنی ڈالی خصوصاً معبود اور عبد کے تعلقات، روح کے خدا سے عہد اور جنت کی حقیقت پر نہایت لطیف بحث فرمائی۔ حضور کی یہ تقریر پانچ گھنٹے جاری رہی اور احباب نے ہمہ تن گوش ہو کر سنی۔ (ریویو آف ریلیجنز فروری ۱۹۱۹ء)

۲۸ دسمبر کو صیغہ جات نظارت و صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹس سنائی گئیں۔

۲۹ دسمبر کو حضور نے نکاحوں کے اعلان سے پہلے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مسٹر ساگر چند بیرسٹر ایٹ لا نے حضور کی اجازت سے مختصر تقریر کی۔ دوسرے اجلاس میں محترم قاضی عبداللہ صاحب نے "تبلیغ ولایت" کے عنوان پر تقریر کی حکیم خلیل احمد نے "حضرت مسیح موعود کے کارناموں" کے متعلق تقریر کی۔

حضور نے بیعت کرنے والوں کو مخاطب کر کے ایک مختصر تقریر کی اور بیعت کے بعد دعا کروائی۔ اس کے بعد اپنی ۲۸ دسمبر کی تقریر کا خلاصہ پنجابی زبان میں بیان فرمایا اور اس کے بعد اسی مسئلہ پر اپنی بقیہ تقریر کی۔

جلسہ میں ہونے والی چند اہم تقاریر درج ذیل ہیں۔

پیشگوئی اور اس کی حقیقت	حضرت مولانا غلام رسول راجیکی
صداقت حضرت مسیح موعود	حضرت حافظ روشن علی
مبائعین اور غیر مبائعین میں محاکمہ	شیخ عبدالرحمان فاضل

(الفضل ۸ تا ۱۲ جنوری ۱۹۲۰ء)

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین بیان کرتے ہیں:

" ایام جلسہ سے تین چار دن پہلے سے ہونے والی بارش کی وجہ سے بٹالہ سے قادیان کا گیارہ میل کا سفر انتہائی مشکل سے طے ہوا۔ بڑے بڑے امراء مرد اور عورتیں چھوٹے چھوٹے نازک بچے سردی اور کیچڑ میں پیدل چل کر قادیان آئے۔ یکہ والوں نے اس مشکل سے فائدہ اٹھایا سڑک ناپختہ ہونے کی وجہ سے سفر کرنا یکوں میں بھی دشوار تھا دوسرے امرتسر میں منعقد ہونے والے انڈین نیشنل کانگریس اور مسلم لیگ کے اجلاسوں میں شرکت کے لئے آنے والے جلوسوں کی وجہ سے سڑکوں پر ہجوم تھا تاہم حاضری ... ۵ تک رہی۔"

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر بارش کی وجہ سے مستورات کو اپنا جلسہ منعقد کرنے میں بہت رکاوٹ پیش آئی۔

(تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ ۱۵)

۲۹ انتیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۲۰ء

بمقام بیت النور قادیان

۲۷ دسمبر کو بعد نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی تقریر فرمائی جس

میں جماعت کو تزکیہ نفس کی نصیحت فرمائی نیز دیگر جماعتی امور بیان فرمائے۔ حضور کی ۲۸ر دسمبر کی تقریر کا عنوان "ملائکۃ اللہ" تھا۔ مضمون کے ابتدائی تعارف کے بعد آپ نے ملائکہ کے بارے میں رائج الوقت تصور بیان فرماتے ہوئے اس کی غیر معقولیت کو ثابت فرمایا اور بتایا کہ درحقیقت رائج الوقت تصور ہرگز قرآن و حدیث کی تعلیم پر مبنی نہیں بلکہ وہ توہمات اور خیالات ہیں جو غیر قوموں سے ماخوذ ہیں۔ آپ نے یہ ثابت کیا کہ یہ ایک ایسا غلط تصور ہے جس کے ہونے یا نہ ہونے سے دین میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ نے بتایا کہ فرشتے خدا کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں اور اَجْنِحَۃ کے معنی پر نہیں بلکہ صفات کے ہیں جو ان میں پائی جاتی ہیں۔ آپ نے قرآن و حدیث سے فرشتوں کے سترہ کام ثابت فرمائے۔

تقریر طویل ہو جانے کی وجہ سے باقی حصہ ۲۹ر دسمبر کو بیان فرمایا۔

تقریر کے اختتام پر آپ نے دس ایسے طریق بیان فرمائے جن کو اختیار کرنے سے انسان فرشتوں سے زندہ تعلق قائم کر کے فیضیاب ہو سکتا ہے جن میں سے آخری طریق ملائکہ سے فیضیابی کا سورہ بقرہ کی آیت ۲۴۹ سے یہ بیان فرمایا کہ خلیفہ کے ساتھ تعلق ہو آپ نے فرمایا۔

"خلافت سے تعلق رکھنے والوں کی یہ علامت ہوگی کہ ان کو تسلی حاصل ہوگی اور پہلے صحابہ اور انبیاء کے علم ان پر ملائکہ نازل کریں گے پس ملائکہ کا نزول خلافت سے وابستگی پر بھی ہوتا ہے۔"

(ملائکۃ اللہ صـ۱۰۹)

حضور کی یہ بے مثل تقریر "ملائکۃ اللہ" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہے۔

جلسہ سالانہ کی دیگر تقاریر درج ذیل تھیں۔

اسلام کا طریق عبادت بمقابلہ دیگر مذاہب	حضرت مولوی رحیم بخش احمد
حضرت مسیح موعود کے احسانات	حضرت حکیم خلیل احمد مونگھیری
صداقت حضرت مسیح موعود	حضرت حافظ روشن علی
اسلام اور دیگر مذاہب	شیخ عبدالرحمن مصری
مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ	حضرت میر قاسم علی
مبائعین اور غیر مبائعین میں اختلافات	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی

علاوہ ازیں مختلف نظارتوں اور صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹیں بھی جلسہ میں پیش کی گئیں۔ (الفضل ۶ر جنوری ۱۹۲۱ء)

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال بیت الاقصیٰ میں مستورات کے لئے علیحدہ انتظام تھا۔ مردانہ پنڈال میں بھی برعایت پردہ ایک مختصر سا حصہ قناتیں لگا کر عورتوں کے لئے مخصوص کیا گیا تھا جس میں عام عورتوں کو جانے کی اجازت نہ تھی۔ جو مستورات خلیفۃ المسیح الثانی کے علمی مضامین کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتی تھیں انہیں باقاعدہ ٹکٹ لے کر شامل ہونے کی اجازت تھی۔ ۲۹ر دسمبر کو حضور کے خطاب کے علاوہ جلسہ میں بعض مرد علماء کی بھی تقریریں ہوئیں۔ مستورات نے بھی تقریریں کیں۔

(تاریخ لجنہ جلد اول صـ۵۱، ۵۲)

۳۰
تیس واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ تا ۲۹ر دسمبر ۱۹۲۱ء
بمقام بیت النور قادیان

جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۷، ۲۸ اور ۲۹ر دسمبر کو "ہستی باری تعالیٰ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں حضور نے ہستی باری تعالیٰ کے دلائل اور اس کی صفات بیان فرمائیں۔ شرک اور اس کی باریک در باریک اقسام، رؤیت الٰہی اور اس کے مدارج اور اس کے طریق حصول پر ایسی زبردست روشنی ڈالی کہ گویا دن ہی چڑھا دیا۔ (تاریخ احمدیت جلد پنجم صـ۲۹۱)

حضور کا یہ خطاب کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہے

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مشن انگلستان اور ہمارا کام	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
رپورٹ صدر انجمن احمدیہ	حضرت ڈاکٹر رشید الدین
نظارت امور عامہ کی رپورٹ	حضرت مولانا ذوالفقار علی خان
اسلام اور اخلاق فاضلہ	حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ
رپورٹ نظارت تعلیم و تربیت	ماسٹر علی محمد صاحب
رپورٹ نظارت مال و اپیل چندہ	مولوی عبدالمغنی صاحب
سیرت حضرت مسیح موعود	حضرت حافظ روشن علی
نبوت پر محمد علی مونگھیری کے اعتراضات اور ان کے جواب	حضرت مولانا غلام رسول راجیکی
ہندوؤں چوہڑوں وغیرہ میں تبلیغ کی ضرورت	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
خاتم النبیین	حضرت مولانا غلام رسول راجیکی

(الفضل ۵ر جنوری تا ۱۹ر جنوری ۱۹۲۲ء)

جلسہ سالانہ مستورات

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۹ دسمبر کو نماز ظہر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خواتین سے خطاب فرمایا۔ جس میں عورتوں کو احکام دین پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے اپنی اس تقریر میں انسانی پیدائش کی غرض و غایت بتاتے ہوئے خواتین کو شرک سے مجتنب رہنے کی تاکید فرمائی نیز نماز کی پابندی اور دعائیں کرنے کی تلقین کی۔

جلسہ مستورات میں حضرت حافظ جمال احمد، حضرت مولوی محمد ابراہیم بقاپوری حضرت حافظ روشن علی اور حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی نے بھی خطاب فرمایا۔ (تاریخ لجنہ جلد اول ص۵۷)

۳۱ اکتیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۲۲ء

بمقام بیت النور قادیان

۲۷ دسمبر کو بعد دوپہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جلسہ سے خطاب فرمایا جس میں حضور نے بعض تبلیغی مساعی کا ذکر کیا اور احباب جماعت کو مختلف برائیوں کی نشان دہی کرتے ہوئے۔ ان سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ پھر نفس کی نیکیوں کا ذکر کیا اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ذکر کرکے احباب کو اصلاح نفس کی طرف متوجہ کیا۔

۲۸ دسمبر کی تقریر حضور نے "نجات" کے موضوع پر کی۔ آپ نے فرمایا:

"جو مضمون میں آج بیان کروں گا۔ وہ ذات باری کے سمجھنے کے لئے نہایت ضروری ہے اور اس لحاظ سے انسانی نقطہ نگاہ سے سب سے اہم مضمون ہے اور وہ مضمون ہے "نجات" کیونکہ انسان کو نجات کی ضرورت ہے۔ اگر نجات نہیں تو کچھ بھی نہیں۔"

اس کے بعد مضمون کے علمی اور عملی پہلو کی طرف اشارہ کیا۔ اور پھر اصل مضمون پر تفصیل سے بحث فرمائی۔

اس جلسہ میں ہونے والی علماء سلسلہ احمدیہ کی تقاریر درج ذیل ہیں۔

نبوت حضرت مسیح موعود	حضرت مولوی محمد سرور شاہ
نبیوں کو کس طرح پہچانا جاتا ہے	حضرت حافظ روشن علی
صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ	حضرت سید محمد سرور شاہ
مولوی ثناء اللہ سے آخری فیصلہ	حضرت مولوی عمر دین شملوی
صیغہ تالیف اشاعت، صیغہ تعلیم و تربیت، صیغہ امور عامہ کی رپورٹ	حضرت چوہدری فتح محمد و حضرت ذوالفقار علی خاں
ختم نبوت	شیخ عبدالرحمان مصری
سکھ دھرم کا تعلق دین حق (ناقل) سے	شیخ محمد یوسف صاحب
رپورٹ صیغہ مال	حضرت مولوی عبدالمغنی

حضرت ذوالفقار علی خان کی چندے کے لئے اپیل اور حضرت حافظ روشن علی کی مختصر تقریریں بھی ہوئیں۔ (الفضل ۴ر جنوری، ۸ر جنوری ۱۹۲۳ء)

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال پہلی دفعہ مستورات کا جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے زیر انتظام حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی کی کوٹھی کے وسیع صحن میں ہوا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ گزشتہ تمام جلسوں کے مقابلہ میں ہر پہلو سے اچھا رہا۔

۲۵ دسمبر ۱۹۲۲ء کو حضرت خلیفۃ المسیح نے جن ۱۴ خواتین کے دستخط انجمن احمدیہ مستورات کے قیام کی ضرورت پر تحریر کردہ مضمون پر لئے تھے۔ ۲۵ دسمبر کو حضور نے ان خواتین کو حضرت اماں جان کے گھر میں جمع کیا۔ بعد نماز ظہر حضور نے ممبرات لجنہ کے سامنے تقریر فرمائی۔ اور "لجنہ اماء اللہ" کی بنیاد اپنے ہاتھوں سے رکھی اور ایک مختصر تقریر کی اور لجنہ کے سپرد انتظام جلسہ مستورات کر کے اس کے متعلق کئی مشورے دیئے اور نصائح فرمائیں۔

جلسہ مستورات سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۷ دسمبر کو خطاب فرمایا۔ تقریر سے پہلے حضور نے علیحدہ کمرہ میں تیس تیس عورتوں سے بیعت لی۔ اس کے بعد حضور نے دین حق (ناقل) میں عورت کا رتبہ۔ احمدی عورت کی ذمہ داریاں، عورتوں کے فرائض اور عورتوں میں ضرورت علم پر مفصل تقریر کی۔

جلسہ مستورات میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

وفات مسیح	حافظ جمال احمد صاحب
فضائل و خدمات حضرت مسیح موعود	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
صداقت حضرت مسیح موعود	حضرت حافظ روشن علی
انتظامی امور کے بارے میں مضمون	محترمہ امۃ الحی صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
ارکان اسلام	حافظ غلام رسول وزیر آبادی
تربیت اطفال	شیخ عبدالرحمان مصری
عورت کے فرائض	حضرت مولوی محمد ابراہیم بقاپوری
نظام سلسلہ اور اس کی کامیابی	حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ

(الفضل ۱۱ر جنوری ۱۹۲۳ء)

۳۲
بتیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۲۳ء

بمقام بیت النور قادیان

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حاضرین جلسہ سے خطاب فرماتے ہوئے بیرون ممالک میں تبلیغی کوششوں کا ذکر فرمایا اور تمام جماعت کو تبلیغ کے میدان میں قدم رکھنے کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے اسی مضمون (مسئلہ نجات) کا دوسرا حصہ بیان فرمایا جو آپ نے ۱۹۲۲ء کے جلسہ میں شروع فرمایا تھا۔ جس میں مسئلہ کفارہ کے دلائل اور تفصیلات غیر معمولی وسعت اور انتہائی باریکی نظر سے پیش فرمائیں۔ ان کا تجزیہ کر کے مسئلہ کا بے بنیاد ہونا ثابت کیا۔

حضور کا یہ خطاب کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی لیکھرام اور احمد بیگ اور مخالفین کے اعتراضات	حضرت میر قاسم علی
نبوۃ مسیح موعود	حضرت مولوی سید سرور شاہ
رپورٹ صدر انجمن احمدیہ	حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی
صداقت حضرت مسیح موعود	حضرت حافظ روشن علی
محمد علی مونگھیری کے اعتراضات کے جواب	حضرت حکیم خلیل احمد مونگھیری
رپورٹ صیغہ ہائے نظارت	نصر اللہ خان صاحب
کوئی قوم بغیر قربانی کے ترقی نہیں کر سکتی	حضرت مرزا شریف احمد
ملکانوں کے حالات اور اُن کے متعلق فتنہ ارتداد کے مقابلہ کی اہمیت	حضرت ماسٹر محمد شفیع اسلم حضرت منشی فرزند علی خاں
فتنہ ارتداد اور ہماری جماعت کی ذمہ داریاں	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
مال کی رپورٹ	حضرت عبد المغنی
حالات تبلیغ غیر ممالک	حضرت مفتی محمد صادق
بائیبل کی پیشگوئیاں	حضرت مفتی محمد صادق
سلسلہ احمدیہ کا عیسائیت پر حملہ اور اس کا اثر	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطاب سے پہلے حضرت سیّد زین العابدین نے مختصر سی تقریر میں سکھوں میں تبلیغ کا ذکر کیا۔ جس کے بعد سردار خزان سنگھ صاحب جو سکھوں کے مذہبی پیشوا تھے کو پیش کیا جنہوں نے کلمہ پڑھ کر قبولِ حق کا اعلان کیا۔ ۲۸ دسمبر کو سردار صاحب نے پنجابی زبان میں اپنے قبول حق کے بارے میں ایک مفصل تقریر کی۔

جلسہ سالانہ مستورات

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر سے پہلے خواتین نے بیعت کی حضور نے "خدائے واحد کی محبت و احسان" کے موضوع پر خواتین سے خطاب فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطاب کے علاوہ جلسہ مستورات میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

امریکہ کی عورتیں ان کے کام اور تبلیغ دین	حضرت مفتی محمد صادق
وفات مسیح	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
احمدی خواتین کے فرائض	حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی
اخلاق حسنہ	حضرت امۃ الحئی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
مضمون	ہمشیرہ صاحبہ حضرت میر حامد شاہ
حضرت مسیح موعود پر بعض اعتراضات کے جواب	حضرت حکیم خلیل احمد مونگھیری
نبوت حضرت مسیح موعود	حضرت حافظ روشن علی
تربیت اولاد	حضرت سید سرور شاہ

خواتین کو نماز جمعہ مولانا غلام رسول وزیر آبادی نے پڑھائی۔ جس کے بعد لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ پیش کی گئی۔ بعد ازاں حضرت مولانا غلام رسول نے وعظ فرمایا مولوی صاحب کی تقریر کے دوران ہی احمدی خواتین نے اپنے زیور اور نوٹ وغیرہ چندہ میں دینے شروع کر دیئے۔ اسی وقت ۴۰ طلائی اور ۱۱۲ نقری زیورات اور چھ سات سو روپیہ جمع ہو گیا۔ (الفضل ۸ جنوری ۱۹۲۴ء)

۳۳
تینتیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۲۴ء

بمقام بیت النور قادیان سے ملحقہ میدان

دوران سال بعض واقعات کی وجہ سے یہ جلسہ خاص اہمیت کا حامل تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یورپ کے حالات کا بنفسِ نفیس جائزہ لیا تھا اور وہاں بیت فضل عمر کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ افغانستان میں مذہب کے نام پر حضرت مولوی نعمت اللہ خاں صاحب کا خون ہوا تھا۔ جس سے احمدیوں کے جذبات کا عجیب عالم تھا۔ مہمانوں کی تعداد ۱۵۰۰۰ کے قریب تھی۔ سفر کے لئے موٹر سروس ٹانگے اور

ٹم ٹم کا انتظام تھا۔ جلسہ گاہ بیت النور کے قریب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے میدان میں پہلے سے ڈیڑھ گنا بڑی تیار کی گئی تھی۔ اندازہ تھا کہ دس بارہ ہزار آدمی وہاں سما سکیں گے لیکن جگہ تنگ ثابت ہوئی۔ جلسہ میں غیر احمدی رؤسا نے بھی شرکت کی جن کو بالعموم نواب محمد علی خاں اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد کے ہاں ٹھہرایا گیا۔ ان میں سے اکثر نے بیعت کر لی۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقاتوں کا یہ عالم تھا کہ گول کمرے میں مختلف وقتوں میں چھ ہزار سے زائد افراد نے حضور سے ملاقات کی جس میں حضور کے ۲۷ گھنٹے صرف ہوئے۔

۲۶ دسمبر کو افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب جماعت کو استغفار اور دعا کی طرف توجہ دلائی۔

۲۷ دسمبر کو حضور نے "بہائی ازم کی تاریخ و عقائد" کے موضوع پر تقریر فرمائی جس سے دنیا پر پہلی بار یہ حقیقت ظاہر ہوئی کہ بہائیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اور یہ کہ بہاء اللہ صاحب کا دعویٰ خدا ہونے کا تھا۔

۲۸ دسمبر کو اپنے اختتامی خطاب میں حضور نے پہلے افغانستان میں مولوی نعمت اللہ خاں صاحب کی شہادت کا ذکر فرما کر قرآن و حدیث سے ثابت فرمایا کہ دین حق میں محض ارتداد کی سزا ہرگز رجم اور قتل نہیں ہے۔ اس کے بعد حضور نے اپنے سفر بلاد اسلامیہ و یورپ کے واقعات اور اس سفر کے تئیس عظیم الشان برکات و فوائد بیان فرمائے اور جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اس جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر درج ذیل ہیں۔

دین حق (ناقل) اور دیدک دھرم کا مقابلہ	حضرت میر قاسم علی
رپورٹ صدر انجمن احمدیہ	حضرت مفتی محمد صادق
مغربی افریقہ کی حالت اور ہمارا میدانِ عمل اور ہماری ذمہ داری	حضرت مولانا عبدالرحیم نیر
پیشگوئیوں کے اصول	شیخ عبدالرحمان مصری
وفات مسیح ناصری	حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ
ذکر حبیب	حضرت مفتی محمد صادق
اسلامی شریعت موجودہ زمانہ اور ہر ایک ملک کے لئے موزوں ہے	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
غیر مسلم اقوام ہند میں تبلیغ دین حق (ناقل)	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
حضرت مسیح موعود کی بعض پیشگوئیاں جو حال میں پوری ہوئیں	حضرت مولانا غلام رسول راجیکی
صداقت حضرت مسیح موعود	حضرت حافظ روشن علی

جلسہ سالانہ مستورات

بر مکان حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

۲۸ دسمبر کی صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خواتین سے خطاب فرمایا جس میں حضور نے خواتین کو حضرت مسیح موعود کا پیغام دوسروں تک پہنچانے کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ مستورات میں ہونے والی دیگر تقاریر حسب ذیل تھیں۔

ذکر حبیب	حضرت مفتی محمد صادق
وفات مسیح ناصری	حضرت حافظ روشن علی
حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
حقوق برادری و ہمسائیگی	حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ
وعظ	حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی
اخلاق فاضلہ	اہلیہ صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق
تقریر	اہلیہ صاحبہ حضرت حافظ روشن علی

مندرجہ بالا تقاریر کے علاوہ جلسہ میں لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ بھی پیش کی گئی۔ اور حضرت امۃ الحئی بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

چونتیس ۳۴ جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۲۵ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ ہر کام نصرت الٰہی سے ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جبر نہیں کرتا دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اُسی کے حکم سے ہوتا ہے لیکن ہماری جماعت کے کاموں کے متعلق یہ خصوصیت ہے کہ وہ تقدیر عام کے ماتحت ہوتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کی بنیاد ارشاد خداوندی سے اس کے مرسل نے رکھی میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام کاموں میں برکت دے ہمارے قلوب درست کرے ہماری کمزوریوں کو معاف کر کے اپنے فضل سے اس کام کو سربلندی عطا کرے جس کے لئے اُس نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا تھا پھر حضور نے احباب سمیت لمبی دعا کروائی۔

(خلاصہ) الفضل دسمبر ۱۹۲۵ء)

۲۷ر اور ۲۸ر دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے "گناہوں سے پاک ہونے اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کے طریق" پر دو دن تک علمی لیکچر دیا۔ حضور نے اس مضمون کا عنوان اپنی ایک بہت پرانی رویاء کی بنا پر "منہاج الطالبین" رکھا۔ "منہاج الطالبین" اسلامی اخلاق و تصوف کے لطیف اور باریک مسائل کا انسائیکلوپیڈیا اور روحانی بیماریوں کے علاج کی بیاض ہے۔ جس میں امراض قلب و روح کی تشخیص اس کے اسباب اور اس کے علاج کے علاوہ صحت روحانی میں ترقی کرکے مجرب علمی و عملی نسخے درج ہیں۔ (تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۵۱۹)

حضور کی یہ تقریر "منہاج الطالبین" کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہے۔

جلسہ میں ہونے والی تقاریر علماء سلسلہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خطبہ استقبالیہ	حضرت منشی فرزند علیخان نے حضرت میر محمد اسحاق کی طرف سے پڑھا
ویدک دھرم اور دین حق (ناقل)	میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "فاروق"
مجلس معتمدین کی رپورٹ	حضرت مفتی محمد صادق
ذکر حبیبؑ	حضرت مفتی محمد صادق
مولوی محمد علی صاحب کے خلاف بیان	حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی
سیرت حضرت مسیح موعود	شیخ عبدالرحمان مصری
سکھ ازم	حضرت شیخ محمد یوسف ایڈیٹر "نور"
ضرورت وصیت	حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ
ضرورت تبلیغ	حضرت مولوی عبدالرحیم نیر
افریقہ میں تبلیغ دین	ملک محمد حسین صاحب
صداقت حضرت مسیح موعود	حضرت حافظ روشن علی
جماعت احمدیہ اور سیاسیات ہند	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
تربیت جماعت احمدیہ کے متعلق ضروری امور	حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
حضرت مسیح موعود پر مخالفین کے اعتراضات اور اُن کے جواب	حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری
شعبہ مال کی رپورٹ	حضرت منشی فرزند علی خان

گزشتہ سالوں کی نسبت سفر کی سہولت رہی عام طور پر موٹریں چلتی رہیں جن کا کرایہ سوا روپیہ فی سواری تھا یکہ اور ٹم ٹم بہت کم چلیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

بر مکان حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی قادیان

۲۸ر دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خواتین سے خطاب فرمایا۔ علاوہ ازیں حضرت حافظ روشن علی، حضرت پیر سراج الحق نعمانی، حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی اور حضرت قاضی سید امیر حسین نے خواتین کے جلسہ میں تقاریر کیں۔ مستورات میں سے اہلیہ صاحبہ قاضی محمد ظہور الدین اکمل اور اہلیہ صاحبہ حضرت حافظ روشن علی نے تقاریر کیں۔

۲۸ر دسمبر کو دوسرے اجلاس میں سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اور اراکین لجنہ کا آئندہ سال کے لئے تقرر کیا گیا اور ہدایات دی گئیں۔

بیعت

جلسہ کے ایام میں بیعت کرنے والے مردوں اور عورتوں کی تعداد ساڑھے چھ سو کے قریب تھی۔ بیعت کرنے والوں میں تعلیم یافتہ لوگوں کی تعداد پہلے سے زیادہ تھی بعض غیر مبائعین نے بھی بیعت کی۔

۳۵ پینتیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر ۱۹۲۶ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

۲۶ر دسمبر کو جلسہ کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطاب سے ہوا۔

۲۷ر دسمبر کو دوپہر کو جماعت سے خطاب میں حضور نے متفرق ضروری امور بیان فرمائے اور دوران سال ہونے والی جماعتی ترقیات کا ذکر کیا نیز جماعت کو نصائح فرمائیں۔

۲۸ر دسمبر کو حضور نے "مسئلہ نبوت" پر تقریر کی اور پینتیس عنوان بیان فرمائے جو نبوت کے مسئلہ کی وضاحت کر سکتے ہیں۔ پھر ان میں سے دو عنادین اول نبوت کیا چیز ہے؟ دوم نبی کا کیا کام ہے؟ کا انتخاب کرکے اس پر تقریر کی۔ پھر اس پر اعتراضات اور ان کا مدلل جواب دیا۔ پھر نبی کا کام بیان فرمایا۔

اس دفعہ جلسہ میں مختلف مذہب و ملت کے اصحاب تشریف لائے اور اچھا اثر لے کر گئے۔

جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خطبہ استقبالیہ	حضرت مولوی فرزند علی خان
تقویٰ و تزکیہ نفس	حضرت مولانا محمد سرور شاہ
شمائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت مولانا میر محمد اسحٰق
مسئلہ نبوت کی وضاحت	شیخ عبدالرحمٰن مصری
ہند و تہذیب و تمدن پر دین حق کا اثر	شیخ محمد یوسف صاحب
حضرت مسیح ناصری کا صلیب سے بچ کر مشرق کی طرف آنا اور اُس کے دلائل	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
سفر بخارا کے حالات	حضرت مولوی ظہور حسین بخارا

بیعت کی غرض وغایت اور اُس کے فوائد	حضرت حافظ روشن علی
صحابہ کرامؓ (حضرت محمدؐ) اور رفقائے مسیح موعودؑ کی قربانیاں	حکیم خلیل احمد صاحب
سیرت حضرت مسیح موعود	حضرت مفتی محمد صادق
صداقت مسیح موعود	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
صیغہ ہائے صدر انجمن احمدیہ و نظارت کی کارگزاری کی رپورٹ	حضرت ذوالفقار علی خان

۲۶ دسمبر کو شبینہ اجلاس میں ۱۴ مختلف زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔

(الفضل ۴ جنوری ۱۹۲۶ء)

۱۹۲۶ء میں پہلی بار سالانہ جلسہ کے موقع پر بڑے بڑے پوسٹر شائع کئے گئے جن میں سالانہ جلسہ کا اعلان اور پروگرام درج تھا نیز امسال مہمانوں کو بٹالہ سے قادیان تک پہنچانے کے لئے پہلی بار موٹروں کا انتظام کیا گیا۔

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال قادیان کے مشرقی جانب پختہ پُل کے قریب بسراؤں کو جانیوالی سڑک کے قریب ایک وسیع جگہ پر جلسہ خواتین منعقد ہوا۔

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خواتین سے خطاب فرمایا۔

اس جلسہ میں حضرت حافظ روشن علی، حضرت مولوی غلام رسول راجیکی، حضرت مفتی محمد صادق، حضرت سید سرور شاہ، حضرت حافظ غلام رسول وزیرآبادی، ڈاکٹر شاہنواز خاں صاحب اور حضرت قاضی امیر حسین نے خواتین سے خطاب کیا۔

خواتین میں سے

حضرت سارہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ، دختر ملک برکت علی صاحب، اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب اور اہلیہ صاحبہ حضرت حافظ روشن علی صاحب نے تقاریر کیں۔

سیکرٹری لجنہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اور آئندہ سال کے اراکین کا تقرر ہوا۔

پونے دوسو کے قریب مستورات نے بیعت کی۔

اس سال زنانہ دستکاریوں کی نمائش بھی لگائی گئی۔

۳۶ چھتیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۲۷ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

کے گراؤنڈ میں، قادیان

۲۶ دسمبر کی صبح جلسہ کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطاب سے ہوا۔

۲۷ دسمبر کی دوپہر کو حضور نے ان امور کے متعلق جو جماعت کو دوران سال پیش آئے۔ اور آئندہ پروگرام کے متعلق ایک روح پرور تقریر فرمائی۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے جلسہ میں اختتامی تقریر فرمائی۔ جو حضرت مسیح موعود کے کارناموں پر تھی۔ حضور کی یہ تقریر سہ پہر تین بجے شروع ہوئی اور رات دس بجے تک جاری رہی۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے

خطبہ استقبالیہ	حضرت فرزند علی خان
فضائل نبویؐ	حضرت حافظ روشن علی
ویدوں کی تعلیم اور موجودہ ہندو مذہب	شیخ محمد یوسف صاحب
مسئلہ تثلیث	حضرت مفتی محمد صادق
جماعت احمدیہ کی خدماتِ دین	حضرت حکیم خلیل احمد مونگھیری
تربیت اولاد	مولوی عبدالسلام صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل
سیرت حضرت مسیح موعود	حضرت مولانا محمد سرور شاہ
دیہاتی ترقی کے ذرائع	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
ہندوؤں کا دین حق (ناقل) پر حملہ اور اس کے مقابلے کا طریق	حضرت مولوی عبدالرحیم نیّر
یورپ میں اُمم اسلامیہ کی حالت اور جماعت احمدیہ کا فرض	حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی
صداقت حضرت مسیح	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
رپورٹ صیغہ جات	حضرت مولوی ذوالفقار علی خان

سیّد دلاور شاہ صاحب نے سامعین کے اصرار پر اپنی سرگزشت مختصراً پیش کی۔

ایک ملکانہ بچہ نے جس کی عمر سات آٹھ سال تھی تلاوت کے بعد ایک برجستہ تقریر کی جس میں جماعت کی خدمات کا جو ملکانہ قوم کے متعلق تھیں شکریہ ادا کیا۔

حضور کی اختتامی تقریر سے پہلے محمد ابراہیم صاحب فیروزپوری نے جو ایک غیر احمدی ہیں۔ جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے عقیدت کا اظہار ایک پُرجوش تقریر کے ذریعے کیا۔

اس سال گزشتہ سالوں کی نسبت غیر احمدی احباب بہت زیادہ تعداد میں تشریف لائے۔ انہوں نے جلسہ کی تقریروں اور دوسرے معاملات کے متعلق بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ ان میں سے مرزا عرفان بیگ صاحب پنشنر کلکٹر آگرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں کہ کبر سنی کی حالت میں دور دراز کا سفر سردی کے موسم میں طے کیا۔ ان

کے علاوہ سرحدی علاقہ کے بھی بعض معزز اصحاب آئے تھے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب نے بھی اپنی آمد کی اطلاع بذریعہ خط اور تار دی تھی۔ مگر بعض مصروفیات کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ (الفضل ۳ جنوری ۱۹۲۸ء)

اس سال مرکز میں متعدد مقامات سے اطلاعات آئیں کہ دشمنانِ دین حق اور دشمنانِ سلسلہ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر حملہ کی سازش کر رہے ہیں۔ بعض معزز غیر احمدی دوستوں نے حضور کو اس سلسلہ میں انتہائی گھبراہٹ کے خطوط لکھے۔ بیسیوں لوگوں نے منذر خوابیں بھی دیکھیں جن میں خطرہ دکھایا گیا تھا۔ ان وجوہ کی بنا پر جماعت احمدیہ کی طرف سے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور کی حفاظت کا خصوصی انتظام کیا گیا۔

جلسہ سالانہ مستورات

اس دفعہ جلسہ گاہ زنانہ کا انتظام ایک بڑے احاطہ میں اندرون قصبہ کیا گیا۔ جو ناکافی ثابت ہوا۔

۲۳ دسمبر کو حضور نے انتظامات کا معائنہ فرمایا اور اپنے دستِ مبارک سے بعض افسران کو بیجز لگائے اور ہدایات دینے کے لئے ایک مختصر تقریر کی۔ اس کے بعد زنانہ جلسہ گاہ کا معائنہ کیا اور کارکن خواتین سے خطاب فرمایا۔

حضور نے اصلاح المومنات کے موضوع پر عورتوں میں تقریر فرمائی۔

خواتین کے جلسہ میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ، حضرت صوفی غلام محمد حضرت حافظ روشن علی، حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی، حضرت مولوی غلام رسول راجیکی، حضرت مولوی عبدالرحیم نیر اور حضرت مفتی محمد صادق نے خطاب کیا۔

عورتوں میں سے رضیہ صاحبہ پریذیڈنٹ مجلس مدرسہ خواتین نے اسکول کی رپورٹ پڑھی۔ سیکرٹری لجنہ نے رپورٹ پیش کی اور صاحبزادی امۃ السلام نے مضمون پڑھا۔ (تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ ۱۰۱)

بیعت ہر جلسہ کے موقع پر اڑھائی سو مردوں اور سوا دو سو کے قریب عورتوں نے بیعت کی۔

۳۷
سینتیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

۱۹۲۸ء کو یہ تاریخی اہمیت حاصل تھی کہ اس سال حضرت مسیح پاک کی قادیان میں ریل آنے کے متعلق پیشگوئی پوری ہوئی چنانچہ ۱۹ دسمبر کو پہلی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، قادیان اور قریبی علاقوں کے کثیر تعداد میں احباب کے ساتھ ریل پر قادیان پہنچے۔ بہت دعاؤں کے ساتھ شاندار استقبال ہوا۔ بینرز میں سے ایک پر یہ شعر بھی لکھا تھا۔ ؎

یہ میرے رب سے میرے لئے اک گواہ ہے
یہ میرے صدقِ دعویٰ پر مہرِ الٰہ ہے

ریل گاڑی جاری ہونے کی وجہ سے احباب کم خرچ پر بسہولت قادیان پہنچے جس سے تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا۔ ہندو اور غیر احمدی احباب بھی کثرت سے آئے غیر از جماعت مہمانوں میں شمس العلماء مولانا الطاف حسین صاحب حالی کے صاحبزادہ خواجہ سجاد حسین صاحب اور خان بہادر نواب محمد دین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر بھی تھے۔ (موخر الذکر مخلص احمدی ہوئے) ان کے علاوہ سرکاری عہدیداران میں مجسٹریٹ، وکلاء بیرسٹر، روسائے علی گڑھ اور اسلامیہ کالج لاہور کے پروفیسر شامل تھے۔ بڑی کثیر تعداد میں آئے تھے۔

غیر مسلموں میں بنارس یونیورسٹی کے ایک پروفیسر سکھ راج قابلِ ذکر ہیں۔ گردونواح کے ہندو سکھ بھی شریک ہوئے۔ مالا بار، کابل اور ماریشس سے بھی مہمان آئے تھے۔

۲۳ دسمبر کے بعد قادیان آنے والوں کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ محکمہ ریلوے کو معمول کے مطابق گاڑیوں کے علاوہ اسپیشل ٹرین روزانہ چلانی پڑی جو ۲۸ دسمبر تک جاری رہی۔

اس مرتبہ جلسہ گاہ کو گزشتہ سال کی نسبت سوا گنا بڑا بنایا گیا۔ اس کے باوجود حضور کی تقریر کے وقت جگہ کی کمی محسوس ہوئی۔

جلسہ پر مکانات کی قلت کا یہ حال تھا کہ مہمانوں کے قیام کے لئے منتظمین نے راتوں رات بھاگ دوڑ کر کے بعض مالکانِ مکانات کو اپنے اپنے مکان کے ایک ایک کمرہ میں مع اہل و عیال گزارہ کرنے پر آمادہ کر کے ان کے بقیہ حصے خالی کرا لئے۔ ہندوؤں سے بھی مکانات لینے پڑے۔ قادیان کے مضافات میں پانی کھڑا رہنے کی وجہ سے کیسر (ایک قسم کی گھاس) بالکل پیدا نہیں ہوئی تھی۔ لہٰذا گورداسپور اور نارنگ ریلوے اسٹیشنوں سے پرالی کی ایک ایک گاڑی لائی گئی۔

(خلاصہ الفضل جنوری ۱۹۲۹ء)

۲۶ دسمبر کو باوجود علالت و نقاہت کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی خطاب فرمایا اور احباب کو تلقین کی کہ ہماری دعا حقیقی ہونی چاہیئے۔ جو دعا عرش کو نہیں ہلاتی وہ اس جسم کی طرح ہے جو بلا روح کے ہو اور اس تلوار کی طرح ہے جو کُند ہو اور بجائے مفید اثر پیدا کرنے کے ویلٌ للمصلین کے مطابق دعا کرنے والے کو کاٹ دیتی ہے کیونکہ ایسی دعا خدائے خالقِ ارض و سما سے تمسخر ہوتی ہے۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

۲۷ر دسمبر کے دوسرے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے جماعت کی تمدنی ترقی کے ذرائع بتائے۔ نیز مولوی محمد علی صاحب کے مقابلہ پر تفسیر القرآن لکھنے کے چیلنج کا بھی اعادہ فرمایا۔

۲۸ر دسمبر کو حضور نے "فضائل القرآن" کے عنوان پر ایک اہم سلسلۂ تقاریر کا آغاز فرمایا جو (باستثناء ۱۹۳۳ء تا ۱۹۳۵ء) ۱۹۳۶ء کے جلسہ تک جاری رہا۔ حضور کی تقریر کے دوران بارش ہوتی رہی۔ لیکن احباب کے اصرار پر حضور نے تقریر جاری رکھی اور دو گھنٹہ تقریر کی اور پھر دُعا کرائی۔

حضور کی یہ تقاریر "فضائل القرآن" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

ریل کی سہولت کی وجہ سے مستورات کثرت سے آئیں۔ ۲۶ر دسمبر کو قلت محسوس کر کے راتوں رات چٹائیوں کے ذریعے با پردہ احاطہ میں وسعت پیدا کی گئی۔

اس موقع پر باوجود علالت طبع کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مستورات سے خطاب فرمایا اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ حضور نے فرمایا:۔

"اگر پہلے تم نے اپنی حالت میں تبدیلی نہیں کی تو اب اپنی حالت میں تغیر پیدا کرو۔ مخلوق خدا کی ہمدردی کرو۔ کسی کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھو۔ دکھ میں شامل ہو۔ لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ یہ شخص بڑی نمازیں پڑھتا ہے اس کا نماز پڑھنا کب فائدہ دیتا ہے جبکہ اس کا وجود ان کے لئے مفید نہ ہوا۔ پس اپنی زندگی اور اپنے وجود کو مفید بناؤ۔"

خواتین کے جلسہ سے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ، حضرت مفتی محمد صادق حضرت چوہدری فتح محمد، حضرت مولوی غلام رسول راجیکی، ڈاکٹر محمد رمضان صاحب، حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی، حضرت مولوی محمد ابراہیم بقاپوری، حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی اور حضرت صوفی غلام محمد نے خطاب کیا۔

عورتوں میں سے محمودہ بیگم دختر ڈاکٹر سید غلام حسین صاحب، اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی محمد ابراہیم بقاپوری۔ افتخار بیگم صاحبہ دختر شیخ محمد حسین صاحب، میمونہ بیگم صاحبہ بیوہ حکیم غلام محمد صاحب نے تقاریر کیں اور سیکرٹری لجنہ نے سالانہ رپورٹ پڑھی۔

بارش کی وجہ سے ۲۸ر دسمبر کو دوپہر دو بجے کے بعد جلسہ ختم کرنا پڑا۔

بیعت: جلسہ پر قریباً ۳۰۰ مردوں نے اور ۴۰۰ عورتوں نے بیعت کی۔

اڑتیس ۳۸ واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ر دسمبر ۱۹۲۹ء

بمقام: ملحقہ میدان بیت النور قادیان

جلسہ سالانہ کے لئے ہندوستان کے ہر حصہ اور ہر طبقہ کے لوگوں کے علاوہ بیرونی ممالک کے احباب بھی تشریف لائے۔ سماٹرا اور افریقہ کے احباب بھی شامل ہوئے۔ کئی معزز غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب اور بعض غیر مبائع احباب بھی موجود تھے۔

۲۷ر دسمبر کو صبح کے اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ جس میں احباب کو خصوصیت سے دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔

۲۷ر دسمبر کو حضور نے خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا۔

۲۸ر دسمبر کو دوسرے اجلاس میں تقریر فرماتے ہوئے حضور نے بعض اہم جماعتی امور پر روشنی ڈالی۔

۲۹ر دسمبر کو اختتامی اجلاس میں حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء کے موقعہ پر شروع کئے جانے والے مضمون "فضائل القرآن" کو جاری فرماتے ہوئے خطاب فرمایا۔

اس جلسہ میں ہونے والی دیگر تقاریر کی روداد حسب ذیل ہے۔

حضور کے افتتاحی خطاب کے بعد خان صاحب ذوالفقار علی خان نے ناظر ضیافت حضرت میر محمد اسحاق کی طرف سے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔

اس کے بعد ایک ہندو لالہ آتم پرکاش نے تقریر کی جس میں انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع شان کا اظہار کیا۔

حضرت مسیح موعود پر اعتراضات اور اُن کے جواب	حضرت مولوی اللہ دتہ
ہندو تمدن اور ہندوستان پر اس کے اثرات	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
عفو کے متعلق حضرت مسیح موعود کی تعلیم	حضرت مولوی شیر علی
حضرت مسیح موعود کا اسوہ	حضرت مولانا عبد الرحیم نیر
حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو روحانیت کے کس مقام پر کھڑا کرنا چاہتے تھے	حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی
مسئلہ سود	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
ختم نبوت	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیاں	شیخ عبد الرحمان مصری
برہمو ازم اور دین حق	قاضی محمد اسلم صاحب

بائیبل کی تاریخی حیثیت	حضرت مفتی محمد صادق

حضرت مفتی صاحب کی تقریر کے بعد پانچ سکھوں نے قبولیت حق کا اعلان کیا۔

جلسہ سالانہ مستورات

۲۸ دسمبر کو صبح کے اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خواتین سے خطاب فرمایا۔ جس میں خواتین کو علم سیکھنے کی طرف اور ہر جگہ لجنہ کے قیام کی طرف توجہ دلائی۔ نیز لجنہ کے بعض اہم فرائض بیان فرمائے۔

خواتین کے جلسہ میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

رپورٹ لائبریری	حضرت سیدہ ام طاہر
فضائل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ
حفظان صحت	حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ
دین حق اور مغربی عورت	حضرت شیخ یعقوب علی
احمدیت نے عورتوں کے لئے کیا کیا	سیکرٹری لجنہ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ
انسانی زندگی کا مقصد	سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ
کفایت شعاری کے فوائد	زبیدہ بیگم صاحبہ
خصوصیات احمدیت	اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی صاحب
صداقت حضرت مسیح موعود	مریم بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت حافظ روشن علی
وفات مسیح ناصری	حضرت مولوی محمد ابراہیم بقاپوری
شفقت	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
بدرسومات کی اصلاح	حضرت حافظ غلام رسول وزیرآبادی

چونکہ ایک اہم بات وراثت اور رواج کے بارے میں پیش ہونے والے قانون کے متعلق احمدی مستورات سے اپیل کرنا تھی کہ وہ بھی اس حق کے حاصل کرنے کے لئے تائید کریں۔ اس لئے ۳۰ دسمبر کے جلسہ کے لئے اعلان کیا گیا۔ یہ جلسہ صبح ۱۰ بجے سے بارہ بجے تک منعقد ہوا جس میں حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی نے بڑی وضاحت کے ساتھ مسئلہ کو پیش کیا۔

بیعت :- جلسہ سالانہ کے موقع پر بیعت کرنے والی خواتین کی تعداد ۲۲۱ تھی۔

انتالیس ۳۹ واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۳۰ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے افتتاحی خطاب فرمایا۔

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں حضور نے اہم جماعتی امور کے بارے میں خطاب فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی اجلاس میں حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء کے موقع پر شروع کئے جانے والے مضمون کو تیسرے سال بھی جاری رکھتے ہوئے تقریر فرمائی۔ یہ تقریر ۵ گھنٹے جاری رہی۔

اس جلسہ میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خطبہ استقبالیہ	حضرت مولوی اللہ دتہ
اقتصادیات دین حق	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
سناتن دھرمیوں میں تبلیغ دین حق	حضرت شیخ محمد یوسف ایڈیٹر "نور"
دین حق اور برہمو ازم	قاضی محمد اسلم صاحب
صداقت حضرت مسیح موعود از روئے تورات و انجیل	حضرت مولوی اللہ دتہ
اجرائے نبوت از روئے قرآن	مولوی عبدالغفور صاحب
رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو حضرت مسیح موعود نے کس رنگ میں پیش کیا	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
حضرت مسیح موعود کی عبادت الٰہی	حضرت مفتی محمد صادق
برکات خلافت	مولوی محمد یار صاحب
صداقت خلافت احمدیہ	شیخ محمد امین صاحب
واقعہ صلیب مسیح ناصری	حضرت میر قاسم علی

ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ افریقہ اور برما سے بھی جلسہ میں شرکت کے لئے احباب آئے۔ غیر احمدی اور غیر مسلم معززین بھی تشریف لائے محکمہ ریلوے کی طرف سے سپیشل ٹرینیں چلائی گئیں۔

اس سال روشنی کا خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ کھمبے گاڑ کر لیمپ لگائے گئے تھے منارۃ المسیح پر گیس کی روشنی کی گئی جو دور دور تک نظر آتی تھی۔ اسٹیشن والوں نے بٹالہ اور قادیان کے اسٹیشنوں پر گیس بتی کا انتظام کیا۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۷ دسمبر کو "تقدیر اور دعا" کے موضوع پر خواتین سے خطاب فرمایا۔ علاوہ ازیں حضرت مولوی شیر علی، حضرت مولوی غلام رسول راجیکی، حضرت مولوی محمد ابراہیم بقاپوری اور حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی نے بھی مستورات سے خطاب کیا۔

مستورات میں سے محترمہ حضرت سیّدہ ام طاہر، حضرت سیّدہ سارہ بیگم زبیدہ خاتون صاحبہ پشاور، افتخار اختر صاحبہ لاہور، محمودہ خاتون صاحبہ منٹگمری، معصومہ رشید صاحبہ امرتسر اور استانی مریم صاحبہ نے تقاریر کیں۔

بیعت :۔ ۲۹ دسمبر کی صبح تک ۴۵۴ مردوں اور قریباً ۲۵۰ عورتوں نے بیعت کی۔

۳۰ دسمبر کو بھی بعض احباب نے بیعت کی۔

چالیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۱ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

مہمانوں میں اعلیٰ قابلیت اور حیثیت کے غیر احمدی، غیر مبایع، ہندو، سکھ اور یورپین بھی شامل تھے۔ کئی دوست افریقہ کے دور دراز ممالک سے بھی تشریف لائے۔

محکمہ ریل والوں نے مسافروں کی سہولت کے لئے مختلف ٹرینوں کے ساتھ مزید بوگیاں لگائیں اور ۲۵ دسمبر کو تین اسپیشل ٹرینیں بھی چلائی گئیں۔ جلسہ گاہ کو سال گزشتہ کی نسبت مزید وسیع کیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب جماعت سے ۲۶ دسمبر کو اپنے افتتاحی خطاب سے قبل دعا کروائی اور اپنے خطاب میں احباب جماعت کو خصوصاً دعا کی نصیحت فرمائی۔ آپ نے جلسہ کو اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا نیز جلسہ کے ایام میں اپنے اوقات کو صحیح طور پر استعمال کرنے اور عبادت اور دعاؤں میں مصروف رہنے کی نصیحت فرمائی۔

۲۷ دسمبر کو احباب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے اہم امور کا تذکرہ فرمایا نیز جماعت کی موجودہ مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے صبر کے متعلق نہایت لطیف مضمون فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی اجلاس میں حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء کے موقع پر شروع کئے جانے والے مضمون "فضائل القرآن" کے چوتھے حصہ کو بیان فرماتے ہوئے مضمون کو جاری رکھا۔

اس جلسہ میں کی جانے والی دیگر تقاریر علمائے سلسلہ کی تفصیل درج ذیل ہے

خطبہ استقبالیہ	مولوی عبدالسلام صاحب عمر
مذہب کی ضرورت	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
توحید کے متعلق اسلام کا نقطہ نظر بمقابلہ دیگر مذاہب	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
اسلام میں اخلاق فاضلہ	حضرت مولوی عبدالرحیم نیّر
اسلام اور دیگر مذاہب میں مابہ الامتیاز	شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر "نور"
وفات مسیح	میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "فاروق"
ختم نبوت میں ہمارا اور دوسرے مسلمانوں کا نکتہ نظر	حضرت مولوی عبدالغفور
حضرت مسیح موعود کی شان حکمیت و عدلیت	حضرت مولوی جلال الدین شمس
انبیاء علیہم السلام کی آسمانی بادشاہت	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
شام کے تبلیغی حالات	حضرت مولانا جلال الدین شمس

نیز حضرت مولوی سرور شاہ نے بھی خطاب فرمایا۔

جلسہ سالانہ مستورات

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خواتین سے خطاب فرمایا حضور نے اپنے اس خطاب میں عورتوں کی مالی قربانیوں کی تعریف کرنے کے ساتھ ساتھ مستورات کو مالی قربانی کے علاوہ سلائی، تعلیم، معلمی وغیرہ میں دوسری عورتوں سے بڑھنے کی تاکید فرمائی۔

مستورات کے جلسہ میں ڈاکٹر شاہ نواز صاحب، حضرت مولوی غلام رسول راجیکی حضرت مولوی شیر علی، حضرت میر قاسم علی، حضرت مفتی محمد صادق اور حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی نے بھی تقاریر کیں۔

مستورات میں سے سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ سیالکوٹ، استانی مریم بیگم صاحبہ، بیگم حضرت حافظ روشن علی، مبارکہ محمودہ صاحبہ عرفانی نے مضامین پڑھے۔ اور حضرت سیدہ ام طاہر نے لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ پیش کی۔

بیعت :۔ جلسہ سالانہ ۱۹۳۱ء کے موقع پر ساڑھے تین سو مردوں اور ۲۵۰ عورتوں نے بیعت کی۔

اکتالیس⁽۴۱⁾ واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۲ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

۲۶ر دسمبر کو اپنے افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمائی اور دعا کی کہ اس سورۃ میں جو ہدایات ہمارے متعلق ہیں ان کو پورا کرنے کی خدا ہمیں توفیق دے۔ اور ان کے جواب میں جو اہم وعدے ہیں. اس کا فضل محض اپنی رحمت سے وہ وعدے پورے فرمادے نیز فرمایا "کوئی فرد یہ خیال نہ کرے کہ یہاں آنا معمولی بات ہے۔ اور یہ مجلس دنیا کی مجالس کی طرح معمولی مجلس ہے۔ ہم یہاں نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ یاد رکھو تم وہ بیج ہو جس سے ایسا عظیم الشان درخت اُگنے والا ہے جس کے سائے میں تمام دنیا آرام پائے گی اور تمہارے قلوب وہ زمین ہیں جن سے خدا تعالیٰ کی معرفت کا پودا پھوٹنے والا ہے۔"

۲۷ر دسمبر کو دوسرا اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے اہم جماعتی و انتظامی امور بیان فرمائے ،

۲۸ر دسمبر کو اختتامی اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے ۱۹۲۸ء کے موقع پر شروع کئے جانے والے مضمون "فضائل القرآن" کے پانچویں حصہ کو بیان فرمایا. حضور نے فرمایا:۔

"بعض مضامین ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو ہستی باری تعالیٰ کے مضمون کی طرح اتنی وسعت حاصل ہوتی ہے کہ ان کو خواہ کتنی بار بیان کیا جائے ان میں تکرار پیدا نہیں ہو سکتی۔ فضائل القرآن کے مضمون میں بھی تکرار نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کے کلام میں اتنے معارف ہیں کہ چاہے ساری دنیا مل کر قیامت تک انہیں بیان کرتی رہے وہ کبھی ختم نہ ہوں گے۔"

اس جلسہ میں کی جانے والی تقاریر علمائے سلسلہ احمدیہ کی تفصیل درج ذیل ہے

ہستی باری تعالیٰ	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
مسئلہ خلافت	حضرت مولوی ظہور حسین بخارا
دین حق (ناقل) اور بالشویزم	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
حضرت مسیح موعود کا علم کلام	مولوی غلام احمد صاحب
حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں	میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "فاروق"
دیگر مذاہب پر علمی تبصرہ	شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر "نور"
فلسفۂ احکام شریعت حقہ	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
اجرائے نبوت از روئے صحف سابقہ	حضرت حکیم مولوی فضل الرحمان
تہذیب و تمدن	حضرت مفتی محمد صادق
وفات حضرت مسیح ناصری	حضرت مولوی جلال الدین شمس
مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

نیز ایک مصری جرنلسٹ سیاح نے جو اپنے ایک رفیق کے ساتھ جلسہ میں موجود تھے اپنا ایڈریس پڑھا جس میں حضور سے اظہار عقیدت کیا گیا تھا۔ اور ایک ہندو نوجوان نے حضرت مسیح موعود کی صداقت کے بارے میں پنجابی نظمیں پڑھیں۔

۲۸ر دسمبر کو ایک قرار داد پاس کی گئی کہ "مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کے مطالبات مسلمانوں کے لئے بہت مفید اور ضروری ہیں اور اس کے خلاف یونٹی کانفرنس الٰہ آباد کی تجاویز مسلمانوں کے لئے ضرر رساں اور نقصان دہ ہیں پس ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ "مسلم کانفرنس" کے پیش کردہ مطالبات کو ہی صحیح مطالبات سمجھے۔ ہم "مسلم کانفرنس" کے مطالبات کی تائید میں ہر ایک قسم کی امداد کا وعدہ کرتے ہیں۔

بیعت:۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ۳۶۰ مرد حضرات نے بیعت کی۔

جلسہ سالانہ مستورات

حاضری گزشتہ سال کی نسبت اتنی زیادہ تھی کہ باوجودیکہ جلسہ گاہ کی اصلاح کی گئی تھی اور اسٹیج کے دو طرف گیلریاں بنائی گئی تھیں۔ لیکن پھر بھی جلسہ گاہ ناکافی ثابت ہوئی۔ چنانچہ حضور نے قادیان کی خواتین کو واپس بھجوا دیا تاکہ باہر سے آنے والی خواتین جلسہ سن سکیں۔ اور ہدایت فرمائی کہ خواتین کی جلسہ گاہ بھی ہر سال بڑھائی جائے اور تحریک فرمائی کہ لاؤڈ اسپیکر بھی ضروری ہے جس کے لئے عورتیں چندہ جمع کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۷ر دسمبر کو مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا:۔

"جس طرح اعصاب اور رگوں کا آپس میں تعلق ہوتا ہے۔ اسی طرح عورتوں اور مردوں کے تعاون کے ساتھ دنیا کا نظام چلتا ہے۔ دنیا کی ساری اقوام کی عورتیں اپنے حقوق کے لئے جھگڑ رہی ہیں۔ لیکن احمدی عورتوں کو چاہیئے کہ وہ بجائے جھگڑنے اور حقوق طلبی کی جدوجہد کے دین حق (ناقل) نے جو ان کو حقوق دیئے ہیں ان کا استعمال کرنا سیکھیں اور ان حقوق کا علم حاصل کرنے کے لئے قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھیں"۔ نیز فرمایا کہ "حقوق سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہو تو قربانی کرو"۔ نیز آپ نے نظام کی پابندی کی طرف بھی توجہ دلائی۔

جلسہ خواتین سے حضرت مولوی غلام رسول وزیر آبادی اور مولوی محمد ابراہیم بقاپوری

نے بھی خطاب فرمایا۔

خواتین میں سے مہدی بیگم صاحبہ، اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب، زبیدہ صاحبہ، روشن بخت صاحبہ حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح استانی مریم بیگم صاحبہ اور سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔

بیالیس ۴۲ واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۳ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

جلسہ پر ہندوستان بھر کے علاوہ افغانستان اور سیلون سے بھی احباب تشریف لائے تھے۔ نیز صاحب حیثیت معزز غیر احمدی، غیر مبائع، ہندو اور سکھ حضرات بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔

امسال جلسہ سالانہ رمضان المبارک کے مہینہ میں آیا۔ اور سخت سردی کے باوجود منتظمین اور کارکن سخت مشقت اٹھا کر روزہ داروں کے لئے افطار و سحر کے وقت کھانا پہنچاتے رہے۔

۲۶ دسمبر کو افتتاحی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت مسیح موعود کی زندگی کے ابتدائی حالات کا تذکرہ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود مہمانوں کی آمد پر اپنا کھانا مہمانوں کو پیش کر دیتے اور خود چنوں پر گزارہ کرتے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے اس وقت کا نقشہ اس شعر میں کھینچا ہے کہ

لُفاظاتُ المَوائِدِ کانَ اُکلی
فَصِرتُ الیومَ مِطعامَ الاَھالیْ

کہ ایک وہ وقت تھا کہ دستر خوان کے بچے ہوئے ٹکڑے مجھے ملتے تھے مگر اب یہ حالت ہے کہ سینکڑوں خاندانوں کو اللہ تعالیٰ میرے ذریعے رزق دے رہا ہے۔ گویا ایک وہ وقت کہ گھر کی مستورات مہمان کو بوجھ سمجھتی تھیں اور کھانا دینے سے انکار کر دیتی تھیں اور حضرت اقدس نے آٹھ پہر کے روزے رکھے اور کجا یہ وقت کہ (جلسہ سالانہ پر) ہزارہا آدمی یہاں آتے ہیں اور ان کا رزق اُن کے آنے سے پہلے یہاں پہنچ جاتا ہے اور چوبیس گھنٹے میں ایک منٹ بھی لنگر خانہ کی آگ سرد نہیں ہوتی۔

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں اپنی دوسری تقریر میں حضور نے اہم جماعتی امور بیان فرمائے اور ضروری ہدایات دیں۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے اختتامی تقریر "حضرت مسیح موعود پر وحی" کے موضوع پر فرمائی جو کہ نہایت پُر معارف اور بے حد ایمان افروز تھی۔

جلسہ میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان، مولوی ظہور حسین صاحب بخارا اور میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق نے بھی تقاریر کیں۔

بیعت :۔ اس جلسہ پر ۲۸ دسمبر کی رات تک بیعت کرنے والوں کی تعداد ۳۶۴ شمار کی گئی جن میں معزز تعلیم یافتہ اور بارسوخ احباب کے علاوہ بعض غیر مبائعین بھی شامل تھے۔

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال جلسہ گاہ کو کافی وسیع کر دیا گیا تھا پھر بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر کے وقت بہنوں کو ارد گرد کے مکانات میں بیٹھنا پڑا۔

حضور نے ۲۷ دسمبر کی صبح کے اجلاس میں خواتین سے خطاب فرمایا۔ حضور نے اپنے اس خطاب میں فرمایا:۔

"آج کل عورتوں کا تعلیمی ڈگریاں لینا فیشن ہو گیا ہے ..... پہلے جنون تھا جہالت کا اب جنون ہے علم کا۔ حالانکہ یہ بھی ایک جہالت ہے۔ حضور نے جماعت احمدیہ کی ضروریات کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری ضروریات ایسی ہیں کہ ہمیں ڈگریوں کی ضرورت نہیں۔ خواتین کو چاہیئے کہ وہ علم دین سیکھیں۔ اور یہی حقیقی علم ہے اس کے بغیر انسان جاہل ہے۔"

مستورات کے جلسے میں حضرت مولوی محمد ابراہیم بقاپوری، حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی، حضرت مولوی غلام رسول راجیکی، حضرت مفتی محمد صادق، بابا حسن محمد خان صاحب مولوی ظہور حسین صاحب بخارا اور میاں احمد دین صاحب نے خطاب فرمایا۔

مستورات میں سے سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ، رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا گل محمد صاحب، زینب بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم احمد دین صاحب، زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد نواز صاحب، استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ، صالحہ بیگم صاحبہ (ام داؤد) اہلیہ حضرت میر محمد اسحٰق نے تقاریر کیں۔ حضرت سیدہ ام طاہر نے لجنہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔

تینتالیس ۴۳ واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۶ دسمبر کو اپنی افتتاحی تقریر میں خدا تعالیٰ کے

فضل اور احسانات، جو اس نے جماعت احمدیہ پر کئے، بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کی ابتدائی زندگی کے حالات بیان فرمائے۔ حضور نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے اس دفعہ پھر اس مقام پر تسبیح و تحمید اور تمجید کا موقع ہمیں عطا کیا یہ وہ بستی ہے جسے اس ضلع کے لوگ بھی نہیں جانتے تھے بعض دفعہ حضرت اقدس کے والد ماجد کے گہرے دوست بھی حضرت اقدس کا نام سن کر کہتے کہ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ مرزا غلام مرتضیٰ کا کوئی اور بیٹا بھی ہے ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی کہ وہ وقت آگیا ہے کہ ہماری مدد تمہارے لئے نازل ہو دنیا میں تمہارا نام پہچانا جائے نیز فرمایا دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

آپ سب جانتے ہیں کہ کتنے زور آور حملوں سے ہر ایک کا دل حضرت مسیح موعود کے لئے فتح کیا گیا۔"

جماعت احرار نے اس سال قادیان میں ایک اجتماع کر کے دھمکی دی تھی کہ وہ جماعت احمدیہ کو مٹا دیں گے۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم قادیان کو مٹا دیں گے یا ہم نے اُسے مٹا دیا ہے لیکن ہر عقل مند انسان اس بات کو سمجھتا ہے کہ قادیان کو فتح کرنے والا نہ کوئی پیدا ہوا نہ ہوگا بلکہ قادیان ہی دُنیا کو فتح کر رہی ہے"

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں احباب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے۔ حضور نے اہم جماعتی امور اور وقتی حالات کے بارے میں تقریر فرمائی۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی خطاب میں حضور نے حضرت مسیح موعود کی وحی کے موضوع پر گزشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقع پر کی جانے والی تقریر کے مضمون کو مکمل فرمایا۔

جلسہ میں ہونے والی علماء سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

فلسفہ احکام شریعت و ادائیگی زکوٰۃ	حضرت مولوی عبد المغنی خان
اجرائے نبوت	مولوی محمد سلیم صاحب
حضرت مسیح موعود کا علم کلام	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں	حضرت مولوی ظہور حسین بخارا
قبر مسیح ناصریؑ کی جدید تحقیقات	حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق
ہستی باری تعالیٰ	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
پیشگوئی اسمہٗ احمد	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
مسئلہ خلافت	حضرت مولانا جلال الدین شمس
غیر ممالک میں تبلیغ دین	حضرت الحاج مولوی عبد الرحیم نیر
اسلام کے اصول تعلیم کو کیپیٹلزم اور سوشلزم پر کیا فوقیت ہے۔	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

بیعت: ہر جلسہ کے موقع پر ۵۰۷ افراد نے بیعت کی۔
احمدی تاجران کی نمائش بھی نظارت امور عامہ کے تحت لگی۔

جلسہ سالانہ مستورات

امسال زنانہ جلسہ گاہ کی توسیع کی گئی۔ عارضی قناتیں لگا کر باقاعدہ راستے اور دروازے بنائے گئے۔ جلسہ گاہ کے انتظام کے لئے منتظمہ جلسہ گاہ، اسٹیج، بیعت، نمائش، ٹکٹ اور تقسیم ٹکٹ و استقبال مقرر کی گئیں۔ رپورٹرز اور انسپکٹرلیس مقرر کی گئیں۔ لجنہ کے قیام کے بعد پہلی مرتبہ جلسہ گاہ کے انتظام کو اتنے تفصیلی طور پر سرانجام دیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۸ دسمبر کو مستورات سے خطاب فرمایا۔ جس میں عورتوں کو دین کی خاطر سادہ زندگی اختیار کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا،

"اصل کام ہر احمدی مرد اور عورت کا قربانی ہے۔ تو ہر ایک عورت مرد سادہ زندگی بسر کرے کیونکہ ہم کو نہیں معلوم کیا کیا قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ دیکھو اگر یہ ہی عادت ڈالیں کہ جو ہوا وہ خرچ کر دیا۔ حالانکہ قرآن مجید میں صاف حکم ہے کہ اپنے مال میں نہ بخل کرو نہ اسراف۔ تو نتیجہ یہ ہوگا کہ جب دین کے لئے ضرورت ہوگی تو کچھ بھی دینے کے لئے نہ ہوگا۔"

پھر حضور نے عورتوں کو ہاتھ سے کام کرنے اور آمد پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے علاوہ حضرت مولوی محمد ابراہیم بقاپوری، حضرت مفتی محمد صادق اور ڈاکٹر عبداللہ صاحب پنشنر نے بھی مستورات سے خطاب فرمایا۔

خاتون مقررات کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

وفات مسیح ناصری	استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
عورت کے فرائض اولیٰ کیا ہیں	زبیدہ بیگم اہلیہ محمد نواز صاحب
اسوہ صحابیات (حضرت محمدؐ)	سیدہ فضیلت صاحبہ سیالکوٹ
پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود	حیات بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی محمد ابراہیم بقاپوری
تعدد ازدواج	سعیدہ صادقہ صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالسلام عمر صاحب
رپورٹ لجنہ اماء اللہ	حضرت اُم طاہر صاحبہ حرم خلیفۃ المسیح الثانی

نیز رحمت النساء صاحبہ بنت مولوی رحمت علی صاحب، اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب اور افتخار بیگم صاحبہ اہلیہ ملک ظفر الحق صاحب نے بھی جلسہ میں تقاریر کیں۔

چوالیس۴۴واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ دسمبر ۱۹۳۵ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

اس سال بھی جلسہ سالانہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ رمضان المبارک کی تاریخوں میں آیا اور جلسہ کے معاً بعد یعنی ۲۸ دسمبر کو عید الفطر احباب جماعت نے قادیان میں منائی خطبہ عید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ارشاد فرمایا۔

۲۵ دسمبر کو اپنے افتتاحی خطاب میں حضور نے احمدیت کے عالمگیر غلبہ کی پیشگوئی کا تذکرہ فرمایا: حضور نے فرمایا

"قرآن مجید میں سورۃ الفاتحہ کی ابتداء اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ العالمین سے کی گئی ہے جس میں یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ دنیا کے ہر گوشے میں دین حق (ناقل) کے قبول کرنے والے پیدا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم چاروں طرف دین حق (ناقل) کو پھیلائیں اور اس جلسہ کو بہت بابرکت کرے جیسے اس جلسہ کے ساتھ ہی عید آگئی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ ہمارے لئے روحانی طور پر بھی عید کا وقت میسر کرے۔

مزید فرمایا:

ہر فرقہ ہر دین اور مذہب کے لوگ احمدیت کی طرف کھنچے چلے آرہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی اس پیشگوئی کو پورا کر رہا ہے کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" یہ ہمارے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان نشان ہے۔

۲۶ دسمبر کو دوسرا اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے حضور نے تحریک جدید کے مقاصد اور ان کی اہمیت بیان فرمائی۔

۲۷ دسمبر کی تقریر میں حضور نے "احمدیت اور سیاسیات عالم" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اصل تقریر شروع کرنے سے قبل حضور نے احرار کے فتنہ پیدا کرنے کی سازش کا تذکرہ فرمایا۔ تقریر کے دوران حضور نے لیگ آف نیشنز اور اس کی ناکامی کے اسباب بتائے اور دین حق کی تعلیمات کی روشنی میں امن عالم کے ذرائع پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ اور آخر میں اسلامی لیگ آف نیشنز کا خاکہ بیان کرنے کے بعد جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ یہ خیالات دنیا میں پھیلائیں تا دین حق اور احمدیت کی برتری ثابت ہو۔"

جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

وجود باری تعالیٰ کے متعلق فلاسفروں کے غلط اندازے	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
صداقت حضرت مسیح موعود	حضرت مولانا غلام رسول راجیکی
امریکہ کا تبلیغی مشن	صوفی مطیع الرحمان صاحب
ذکر حبیب	حضرت مفتی محمد صادق
ختم نبوت از روئے اقوال ائمہ دین و بزرگان سلف	مولوی محمد سلیم صاحب
خلافت احمدیہ کے منکرین کا معاندانہ رویہ	مولوی غلام احمد صاحب فاضل
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت مسیح موعود کا عشق	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
موجودہ زمانہ میں دین حق (ناقل) کے خلاف عیسائیت کی جدوجہد	مولوی محمد یار عارف صاحب
عیسائیوں کے قرآن مجید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کے جوابات	حضرت مولوی جلال الدین شمس
احمدیہ مشن کے حالات	حضرت مولوی محمد صادق

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جلسہ کے پہلے روز ۲۵ دسمبر کو خواتین سے خطاب فرمایا۔ حضور کی تقریر "تربیت اولاد" کے متعلق تھی۔

اس سال جلسہ خواتین میں درج ذیل تقاریر ہوئیں:

ذکر حبیبؑ	حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق
احمدی عورت کی حیثیت	ڈاکٹر ملک محمد رمضان صاحب
ارکان دین حق (ناقل) کی پابندی میں ہماری نجات ہے	صاحبزادی امۃ الرشید بیگم
عورت کے حسن اخلاق سے گھر جنّت بن جاتا ہے	سیدہ فضیلت صاحبہ سیالکوٹ
احمدیت کی ترقی طبقۂ نسواں میں کیونکر ہو سکتی ہے۔	زبیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ بابو محمد نواز صاحب
تحریک جدید اور احمدی خواتین کی ذمہ داریاں	استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
عورتوں کا قومی ترقی میں حصّہ	حضرت سیّدہ مریم صدیقہ
رپورٹ لجنہ اماء اللہ	حضرت سیّدہ ام طاہر

پینتالیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۶ء

بمقام ملحقہ گراؤنڈ بیت النور قادیان

۲۶ دسمبر کو جلسہ سالانہ کا افتتاح فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مختصر خطاب فرمایا اور اپنے بچپن کے زمانے میں ہونے والے ایک ابتدائی زمانہ کے جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"اس جلسہ میں جمع ہونے والے تھوڑے سے افراد غریب تھے۔ ان میں سے بہت ہی کم ایسے تھے جو متوسط درجہ کے کہلا سکیں اور اس نیت سے جمع ہوئے تھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا جسے دشمن سرنگوں کرنے کی کوشش کر رہا ہے ہم اسے سرنگوں نہ ہونے دیں گے۔ بدری صحابہؓ نے کہا تھا یا رسول اللہ! بیشک ہم کمزور ہیں اور دشمن طاقتور۔ مگر وہ آپؐ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔ یہی قلبی کیفیت قادیان کے اس جلسہ میں جمع ہونے والوں کی تھی۔ ان بے سہارا یتیم افراد کے دل سے نکلے ہوئے خون نے عرش الٰہی کے سامنے فریاد کی جن کو دنیا حقیر و ذلیل سمجھتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا اور ان کے آنسوؤں سے ایک درخت تیار کیا جن کا پھل تم ہو اگر ان سے اتنا بڑا باغ تیار ہو گیا ہے تو اگر تم بھی اپنے آپ کو اسی طرح قربانیوں کے لئے تیار کرو۔ تو کروڑوں درخت پیدا ہو سکتے ہیں۔"

۲۷ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے حضور نے دوران سال ہونے والی جماعتی ترقیات اور اہم جماعتی امور کا تذکرہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی خطاب میں حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء سے شروع ہونے والے عالمانہ مضمون "فضائل القرآن" کا چھٹا اور آخری حصہ بیان فرمایا۔ حضور نے ۸ سال پر محیط اس عظیم الشان مضمون کے اختتام پر فرمایا۔

"غرض قرآن کریم کو وہ عظمت حاصل ہے جو دنیا کی اور کسی کتاب کو حاصل نہیں اور اگر کسی کا یہ دعویٰ ہو کہ اس کی مذہبی کتاب بھی اس فضیلت کی حامل ہے تو میں چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میرے سامنے آئے اگر کوئی وید کا پیرو ہے تو وہ میرے سامنے آئے اگر کوئی توریت کا پیرو ہے تو وہ میرے سامنے آئے اگر کوئی انجیل کا پیرو ہے تو وہ میرے سامنے آئے اور قرآن کریم کا کوئی ایسا استعارہ میرے سامنے رکھ دے جس کو میں بھی استعارہ سمجھوں پھر میں اس کا حل قرآن کریم سے ہی پیش نہ کر دوں تو وہ بے شک مجھے اس دعویٰ میں جھوٹا سمجھے لیکن اگر پیش کر دوں تو اُسے ماننا پڑے گا کہ واقعہ میں قرآن کریم کے سوا دنیا کی اور کوئی کتاب اس خصوصیت کی حامل نہیں۔" (فضائل القرآن صفحہ ۴۳۹)

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

معجزاتِ ہستی باری تعالیٰ	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
فلسفہ طریق نماز	حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق
اچھوت اقوام کی موجودہ بیداری سے جماعت احمدیہ کس طرح فائدہ اٹھا سکتی ہے	حضرت الحاج مولوی عبدالرحیم نیر
قرآن مجید میں نسخ کے عقیدہ کا ابطال	حضرت مولوی سیّد محمد سرور شاہ
سکھوں کے لئے مسلمانوں سے اتحاد مفید ہو سکتا ہے یا ہندوؤں سے	سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر "نور"
حضرت مسیح موعود کے اثر کی وجہ سے مسئلہ وفاتِ مسیح کے بارہ میں لوگوں کے خیالات میں تغیر	مولوی محمد یار صاحب عارف
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئیاں جو حضرت مسیح موعود کی آمد سے پوری ہوئیں۔	حضرت مولانا غلام رسول راجیکی
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ فضائل جن میں آپ منفرد ہیں۔	حضرت مولانا ابوالعطاء
وابستگان خلافت کی منکران خلافت پر فضیلت	ملک عبدالرحمان صاحب خادم
محمدی بیگم کی پیشگوئی پر ایک نظر	حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ
حالات تبلیغ جزائر شرق الہند	مولوی رحمت علی صاحب فاضل

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۷ دسمبر کو مستورات سے خطاب فرمایا۔ جس میں خواتین کو اعمال صالحہ بجا لانے کی طرف توجہ دلائی نیز مستورات کو تحریک جدید کے مطالبات پر خصوصاً سادہ زندگی کے مطالبہ پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی۔

خواتین کے جلسہ سے حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ، حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق اور جناب مولانا ابوالعطاء صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔

مستورات میں سے روشن بخت صاحبہ بنت حافظ عبدالعلی صاحب، صاحبزادی امۃ الرشید بیگم ، زبیدہ خاتون صاحبہ، استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ اور سیدہ فضیلت

صاحبہ نے خواتین سے خطاب کیا۔ حضرت سیّدہ امّ طاہر نے لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔

اس سال پہلی دفعہ جلسہ سالانہ میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہوا۔

حضور نے مردانہ جلسہ گاہ میں تقریر کرتے ہوئے منتظمین کو خواتین کی طرف سے موصول ہونے والی شکایت کی طرف متوجہ کیا کہ ان کی جلسہ گاہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام نہیں کیا گیا۔ اور ہدایت فرمائی کہ آئندہ سال مستورات کے جلسہ میں بھی لاؤڈ اسپیکر کا انتظام کیا جائے۔

بیعت : جلسہ سالانہ کے موقع پر ۱۷۵ احباب نے بیعت کی۔

چھیالیس[۴۶] واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۷ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

۲۶ دسمبر کو اپنے افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا:

" ہم جلسہ سالانہ پر یہاں جمع ہوتے ہیں تاکہ ظاہر کریں کہ اے خدا! ہم تجھ پر حسن ظن رکھتے ہیں کہ جس مقصد کے لئے تو نے ہمیں کھڑا کیا ہے وہ پورا ہوگا ہمیں تیرے وعدوں پر پورا یقین ہے۔ قادیان کی ہر چیز بلکہ ہر ذرّہ کہتا ہے کہ دیکھو! اللہ تعالیٰ نے کس شان سے اپنے وعدے پورے کئے ہیں۔ ہر سال یہاں جو اللہ تعالیٰ ہمیں جمع کرتا ہے تو اس لئے کہ دکھائے کہ وہ کس طرح اپنی راہ میں قربانی کرنے والوں کی نصرت کرتا ہے۔"

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے اہم جماعتی و انتظامی امور پر روشنی ڈالی نیز احباب جماعت کو مصری فتنہ کے بارہ میں آگاہ کیا۔

۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی خطاب " انقلاب روحانی یا پیدائش عالم جدید" کے موضوع پر تھا۔ جس کے ابتداء میں حضور نے دنیا کی مشہور تمدنی اور مذہبی تحریکات پر روشنی ڈالنے کے بعد اعلان فرمایا کہ

" اب وقت آگیا ہے کہ ہماری جماعت اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور احیائے سُنّت و شریعت کے لئے سرگرم عمل ہو جائے۔ جب تک میں نے اعلان نہ کیا تھا لوگوں کے لئے کوئی گناہ نہ تھا مگر اب جبکہ امام اعلان کرتا ہے کہ احیاء سنّت و شریعت کا وقت آگیا ہے کسی کو پیچھے رہنا جائز نہ ہوگا۔ اور اب اگر سستی ہوئی تو کبھی بھی کچھ نہ ہوگا ...."

اس اعلان کے بعد حضور نے دین حق (ناقل) کے تمدن کے متعلق بطور نمونہ دس احکام بیان فرمائے اور ہر احمدی سے عہد لیا کہ

" وہ اپنی جائیدادوں سے اپنی لڑکیوں اور دوسری رشتہ دار عورتوں کو وہ حصّہ دے گا جو خدا اور اس کے رسولؐ نے مقرر کیا ہے۔"

اس کے علاوہ حضور نے احیائے شریعت و سنت کے پہلے مرحلہ کے طور پر عورتوں کے حقوق، امانت، خدمت خلق اور احمدیہ دارالقضا کی طرف رجوع کرنے کے متعلق تاکیدی ہدایات دیں۔

اس جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ذکر حبیبؑ	حضرت مفتی محمد صادق
ختم نبوت کے متعلق غیر احمدی زعماء کے اہم اعتراضات کے جوابات	مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی
اللہ تعالیٰ کی صفات رحمت اور دنیا میں دکھ درد کا فلسفہ	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
تبلیغ بذریعہ تحریر	حضرت مولوی عبدالمغنی خان
احمدیہ مشن ہائے بیرون ہند کے حالات	حضرت مولوی عبدالرحیم نیّر
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کی امتیازی حیثیت	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
آریہ مذہب پر تبصرہ	شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر "نور"
پیشگوئی پسر موعود	ملک عبدالرحمان صاحب خادم
سکھ مذہب کی تاریخ	حضرت چوہدری فتح محمد سیّال
ایک ضروری اپیل	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم	حضرت مولانا غلام رسول راجیکی
مصری پارٹی کا دل آزار اشتہار	مولانا ابوالعطاء صاحب
حضرت مسیح موعود پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے	مولوی عبدالغفور صاحب فاضل
خلافت کی حقیقت ضرورت اور فوائد	مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری
پیام وفا	حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی
کیا عذاب جہنم غیر منقطع ہے۔	حضرت مولانا محمد سرور شاہ

جلسہ سالانہ اگرچہ اعلان کے مطابق ۲۶ دسمبر سے شروع ہوا مگر ۲۵ دسمبر کی صبح بھی ایک جلسہ ہوا جس میں علماء سلسلہ نے تقاریر کیں اور ۲۵ دسمبر کی رات کو "ذکر حبیب"

کا جلسہ ہوا جس میں حضرت مولوی ذوالفقار علی خان، حضرت مفتی محمد صادق اور حضرت سید محمد سرور شاہ کی تقاریر ہوئیں۔ جلسہ ذکر حبیبؑ کے بعد مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے "حضرت مسیح موعود کے کارنامے" کے موضوع پر تقریر کی

۲۶ر دسمبر کی شام کو ایک جلسہ "احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ" کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔

۲۷ر دسمبر کی شام کو نظارت تعلیم و تربیت کے سیکرٹریان کا اجلاس ہوا۔

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال پہلی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ زنانہ جلسہ گاہ میں بھی سنی گئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۷ر دسمبر کو زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر مستورات سے خطاب فرمایا

مستورات کے جلسہ میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے

حقیقت بیعت اور احمدی مستورات کا فرض	مولوی عبدالغفور صاحب
ذکر حبیب	حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی
تبلیغ بخارا کے حالات	مولوی ظہور حسین صاحب بخارا
مقام خلافت	مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری
نماز کی پابندی	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
صحابیاتؓ (حضرت محمدؐ) کی قربانیاں	بابا حسن محمد صاحب
نظام خلافت کی پہلی منزل خلافت آدم علیہ السلام	اقبال خانم صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد عبداللہ
آداب مجلس	سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ
رپورٹ لجنہ اماء اللہ	حضرت سیدہ ام طاہر

سینتالیسؔ واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر ۱۹۳۸ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

۲۶ر دسمبر کی صبح دعا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے افتتاحی خطاب سے جلسہ کا آغاز ہوا اپنے خطاب میں حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہو۔ نیز فرمایا۔ "یہ طبعی امر ہے کہ ہماری مخالفت ہو۔ لیکن ہمارے مدنظر اپنا مقصد ہونا چاہیئے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ ہمارا اجتماع ہر ریاء اور بزدلی سے خالی ہو۔ دین کی خدمت کرنے اور دور دراز کے ممالک کی پیاسی روحوں تک اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا پانی پہنچانے کی توفیق وہ ہمیں عطا کرے۔"

۲۷ر دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے اہم جماعتی امور کا تذکرہ فرمایا۔

۲۸ر دسمبر کو اختتامی خطاب حضور نے "عالم روحانی کی سیر" کے موضوع پر فرمایا۔ یہ تقریر "سیر روحانی" کے نام سے علمی لیکچروں کے مبارک سلسلہ کا آغاز تھا جو ۱۹۵۸ء تک جاری رہا۔

اس جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکر حبیب	حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق
توحید باری تعالیٰ	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
فلسفہ مسائل حج	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
انگلستان میں میرے تاثرات	حضرت مولانا عبدالرحیم درد
غیر مذاہب میں تبلیغ دین (ناقل) کے کے مؤثر ذرائع	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
خلافت ثانیہ اور تائید الٰہیہ	مولوی محمد یار صاحب
مطالبات تحریک جدید	مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ افریقہ
تحریک جوبلی فنڈ	حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان
شان انبیاء علیہم السلام احمدیہ نقطہ نگاہ سے	مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی
حضرت مسیح موعود کا افاضہ مال	مولوی محمد سلیم صاحب فاضل
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کی امتیازی حیثیت	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
خلیفۃ اللہ کا مصداق کامل	مولانا ابوالعطاء صاحب
فتنہ مصری	مولانا ابوالعطاء صاحب
جنگ بدر و احد کا تذکرہ	حضرت میر محمد اسحٰق

بیعت: اس جلسہ کے موقع پر ۱۰۸ افراد نے بیعت کی۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے تمام خطابات مردانہ جلسہ گاہ سے بذریعہ لاؤڈ سپیکر زنانہ جلسہ گاہ میں سنے گئے۔

۲۷ر دسمبر کو حضور نے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر مستورات سے خطاب فرمایا اپنے اس خطاب میں حضور نے عورتوں کو اپنی اولاد کی صحیح طریق پر تربیت کرنے کی تاکید فرمائی۔ نیز تحریک جدید کے مطالبات پر روشنی ڈالتے ہوئے عورتوں کو سادہ زندگی

بسر کرنے اور کفایت کو اپنا شعار بنانے کی تلقین فرمائی۔

اس جلسہ میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ذکرِ حبیب (مردانہ جلسہ گاہ سے)	حضرت مفتی محمد صادق
برکاتِ خلافت	مولوی ابوالعطاء صاحب
مسئلہ سود	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
بچوں کی پرورش	حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں
عورتوں کو نصائح	حضرت مولوی عبدالرحیم نیر
احمدیت کی کامیابی کن باتوں میں مضمر ہے	زبیدہ بیگم صاحبہ
جھوٹ کی مذمت	امۃ العزیز صاحبہ
اچھی مستورات کس طرح خلیفۂ وقت کی سلسلہ کے کاموں میں مدد کر سکتی ہیں	صاحبزادی امۃ الرشید بیگم
حضرت مسیح موعود کے کارنامے	مبارکہ قمر صاحبہ
تقریر	سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ

اڑتالیس ۴۸ واں جلسہ سالانہ

جلسہ خلافت جوبلی

منعقدہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۳۹ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اجازت سے ۱۹۳۷ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے احباب جماعت کے سامنے سیدنا حضرت مصلح موعود کے عہد مبارک کے ۲۵ سال پورے ہونے پر خدا تعالیٰ کے شکر کی ادائیگی کے لئے ۱۹۳۹ء کے سال کو خلافت جوبلی کے طور پر منانے کی تجویز رکھی تھی نیز تجویز کیا کہ اپنے محبوب آقا کی خدمت میں احباب جماعت تین لاکھ کی حقیر رقم پیش کریں۔ جسے حضور جہاں چاہیں خرچ کریں۔ جوبلی کے پروگرام کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی جس کی تجویز پر جلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء کو خلافت جوبلی کے جلسہ کے طور پر شاندار طریق اور وسیع پیمانہ پر منانے کا فیصلہ کیا گیا۔

۲۸ دسمبر کی صبح سے خلافت جوبلی کی مبارک تقریب کا پروگرام شروع ہوا۔ مختلف علاقوں اور مختلف ممالک کی جماعتیں حضرت مسیح موعود کے اشعار پڑھتی اور حمد کے گیت گاتی ہوئی اپنے اپنے جھنڈے لئے جلسہ گاہ پہنچیں۔ تمام جھنڈے جن کی تعداد قریباً ۱۵۰ تھی جلسہ گاہ کی اوپر کی گیلریوں میں کھڑے کر دیئے گئے۔ ۱۰ بجکر پچاس منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سٹیج پر تشریف لائے۔ تلاوت و نظم کے بعد مختلف جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں سپاس نامے پیش کئے گئے جن کے جواب میں حضور نے حاضرین جلسہ سے خطاب فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود کی نظم "محمود کی آمین" میں اپنے بارے میں کی جانے والی دعاؤں کی روشنی میں اپنی زندگی کے حالات بیان فرمائے نیز فرمایا

"میں ان دوستوں اور ان کے ذریعہ تمام جماعتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جزاکم اللہ احسن الجزاء کہتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی کے اور جو دن باقی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دین کی خدمت دین حق (ناقل) کی تائید اور اس کے غلبہ اور مضبوطی کے لئے صرف کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ جب اس کے حضور پیش ہونے کا موقع ملے تو شرمندہ نہ ہوں اور کہہ سکوں کہ تو نے جو خدمت میرے سپرد کی تھی۔ تیری ہی توفیق سے میں نے اسے ادا کر دیا۔"

حضور کا یہ خطاب قریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔

بعد ازاں حضرت میر محمد اسحٰق نے حضرت مسیح موعود کی نظم "آمین" کے شعر "دے اس کو عمر و دولت" کی دعا کا پورا ہونا مختصراً بتایا۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے چیک کی صورت میں دو لاکھ ستر ہزار روپے کی رقم حضور کی خدمت میں پیش کی جسے حضور نے قبول فرماتے ہوئے مختصر سی تقریر فرمائی۔ حضور نے فرمایا:

"انبیاء کی طرح خلفاء کے بھی چار کام ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے نشان بیان کرنا۔ تزکیہ کرنا، کتاب پڑھانا اور حکمت سکھانا۔ کتاب کے معنی کتاب اور تحریر کے بھی ہیں اور حکمت کے معنی سائنس کے بھی ہیں۔ اور قرآن کریم کے حقائق و معارف اور مسائل فقہ بھی ہیں۔ پھر خلیفہ کا کام استحکام جماعت بھی ہے۔ اس لئے اس روپیہ سے یہ کام بھی ہونا چاہیئے پس یہ خلفاء کے چار کام ہیں اور انہی پر یہ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔"

اس کے بعد حضور نے لوائے احمدیت رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ پڑھتے ہوئے اور نعرہ ہائے تکبیر کے دوران بلند فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے خدام الاحمدیہ کا عَلَم لہرایا اور پھر زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر لجنہ اماء اللہ کا عَلَم لہرایا۔ اخبار "ریاست" "احسان" اور "پیغام صلح" کے نمائندے بھی اس تقریب میں آئے۔

غیر ملکی احمدی نمائندگان اپنے اپنے وطن کے ملبوسات زیب تن کئے ہوئے جلسہ گاہ میں آئے۔ اس موقع پر مقامی ہندوؤں لالہ داتا رام صاحب ابن لالہ ملاوامل صاحب اور سیٹھ وزیر چند صاحب نے بھی اپنے اپنے خاندان کی طرف سے حضور کو مبارکباد پیش کی۔

جلسہ سالانہ کے بقیہ پروگراموں کی روداد ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

۲۶ر دسمبر کو حضور نے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی خطاب میں حضور نے فرمایا

" احمدیت زندہ رہی، زندہ ہے اور زندہ رہے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت اسے مٹا نہ سکی اور نہ مٹا سکے گی۔ عیسائیت کی کیا طاقت ہے کہ یہاں قبضہ جمائے۔ عیسائیت تو ہمارا شکار ہے۔ عیسائیت ہمارے مقابلے میں گرے گی اور ہم انشاء اللہ فتح پائیں گے۔"

۲۷ر دسمبر کے دوسرے اجلاس میں حضور کا خطاب متفرق جماعتی امور کے بارے میں تھا۔

۲۸ر دسمبر کی صبح خلافت جوبلی کی تقریب ہوئی جس کا احوال اوپر گزر چکا ہے

۲۸ر دسمبر کو دوسرے اجلاس میں نیز ۲۹ر دسمبر کو بھی حضور نے "خلافتِ راشدہ" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ جس میں دین حق (ناقل) کے نظام خلافت پر بڑی شرح و بسط سے روشنی ڈالی اور اس پر کئے جانے والے اعتراضات کا مدلل جواب دیا۔ حضور نے فرمایا۔

" جہاں تک خلافت کا تعلق میرے ساتھ ہے اور جہاں تک اس خلافت کا ان خلفاء کے ساتھ تعلق ہے جو فوت ہو چکے ہیں ان دونوں میں ایک امتیاز اور فرق ہے۔ ان کے ساتھ تو خلافت کی بحث کا علمی تعلق ہے اور میرے ساتھ نشانات خلافت کا معجزاتی تعلق ہے۔ پس میرے لئے اس بحث سے کوئی حقیقت نہیں کہ کوئی آیت میری خلافت پر چسپاں ہوتی ہے یا نہیں۔ میرے لئے خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات اور اس کے زندہ معجزات اس بات کا کافی ثبوت ہیں کہ مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ اور کوئی شخص نہیں جو میرا مقابلہ کر سکے۔ اگر تم میں سے کوئی ماں کا بیٹا ایسا موجود ہے جو میرا مقابلہ کرنے کا شوق اپنے دل میں رکھتا ہو تو وہ اب میرے مقابلہ میں اٹھ کر دیکھ لے خدا اس کو ذلیل اور رسوا کرے گا۔ بلکہ اسے ہی نہیں بلکہ اگر دنیا جہان کی تمام طاقتیں مل کر بھی میری خلافت کو نابود کرنا چاہیں گی تو خدا ان کو مچھر کی طرح مسل دے گا اور ہر ایک جو میرے مقابلہ میں اٹھے گا گرایا جائے گا جو میرے خلاف بولے گا خاموش کرایا جائے گا اور جو مجھے ذلیل کرنے کی کوشش کرے گا وہ خود ذلیل اور رسوا ہوگا۔

پس اے مومنوں کی جماعت اور اے عمل صالح کرنے والو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ خلافت اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو۔ جب تک تم لوگوں کی اکثریت ایمان اور عمل صالح پر قائم رہے گی خدا اس نعمت کو نازل کرتا چلا جائے گا۔"

اس جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تفصیل درج ذیل ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے فضائل	حضرت مولوی شیر علی
نظام دین حق (ناقل) اور حکومت کی ترقی کا خلافت سے تعلق	حضرت مولانا عبدالرحیم درد
دین حق (ناقل) میں خلافت کا نظام۔ اس کی حقیقت اور ضرورت	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
خلافت اور مسیحی پاپائیت	حضرت مفتی محمد صادق
جماعت احمدیہ کے عقائد	مولوی محمد یار صاحب عارف
سلسلہ احمدیہ کی پچاس سالہ ترقی پر ایک نظر	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
خلافت ثانیہ کی برکات	مولوی ابوالعطاء صاحب
خلافتِ دین حق (ناقل) اور ڈکٹیٹرشپ میں فرق	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
حضرت مسیح موعود کے کارنامے	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
خلافت اور شیعہ امامت	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت	مولوی محمد سلیم صاحب
تمدن اسلام	مولوی عبدالسلام صاحب عمر
سلسلہ خلافت نہ رہنے سے مسلمانوں کو کیا نقصان پہنچے	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

۲۷ر دسمبر کو شبینہ اجلاس منعقد ہوا۔

احمدیہ جرائد، ریویو آف ریلیجنز، الفضل، الحکم اور مصباح کے خلافت جوبلی نمبر شائع کئے گئے۔

اس جلسہ میں عرب، افریقہ، ملایا، سماٹرا اور ترکستان کے احباب جماعت نے شرکت کی۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے براہِ راست سنی گئیں۔ حضور کی تقاریر کے علاوہ صبح ۸ بجے سے دس بجے تک زنانہ جلسہ میں خواتین کی تقاریر ہوتیں اور بقیہ سارا پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے سنا جاتا رہا۔

۲۷ر دسمبر کو حضور زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا۔ پہلے حضرت ام طاہر صاحبہ نے حضور کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے تہنیت نامہ پیش کیا جس کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

" طبقہ نسواں کی اصلاح کا کام ہرگز کسی شخص کا احسان نہیں ہے بلکہ یہ ایک فرض ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے رسولوں اور ان کے جانشینوں پر عائد ہوتا ہے ....."

پھر حضور نے عورتوں کو اس امر کی نصیحت فرمائی کہ جو حقوق اللہ تعالےٰ نے ان کو دیئے ہیں انہیں یاد رکھیں اور اس کے احسانات کی قدر کریں تاکہ ان کو تسلی حاصل ہو اور تاکید کی کہ باہر کی خواتین اپنی اپنی جگہ لجنات قائم کریں۔

حضور کی تقریر ابھی جاری تھی کہ دو انگریز نو احمدی خواتین تشریف لائیں اور حضور

نے اپنا خطاب روک کر انہیں ایڈریس پیش کرنے کا موقع دیا۔

(یہ پہلا موقع تھا کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے انگریز نو احمدی خواتین تشریف لائیں۔)

اس جلسہ سالانہ میں مستورات کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اسلام کے فضائل	زبیدہ بیگم صاحبہ
احمدی خواتین کی ترقی خلافت ثانیہ کے عہد میں	صاحبزادی امۃ الرشید
میں کس طرح احمدی ہوئی	اقبال بیگم صاحبہ
مصلح کی ضرورت	امۃ السلام صاحبہ

اس جلسے کے موقع پر لجنہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں ایک گھوڑی اور قلم کا تحفہ پیش کیا گیا۔ نیز حضرت اماں جان اور حضور کی دونوں ہمشیرگان کو بھی تحائف پیش کئے گئے۔

انچاس (۴۹) واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۰ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے افتتاحی خطاب سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ اپنے خطاب میں حضور نے فرمایا:

"آپ (حضرت مسیح موعود) اکیلے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ینصرک رجالٌ نوحی الیہم من السماء کہ مت خیال کر کہ تو اکیلا ہے ہم تیرے ساتھ ہیں! اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ ایسے انسان اُسے میسر آجائیں گے .... آج اس بیابان میں جمع ہونے والے تمام لوگ ہی اس وحی الٰہی کی صداقت کی دلیل ہیں ....

ہر احمدی پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس کلام کی عظمت و شوکت دنیا پر ظاہر کرے۔ اور میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے۔ احباب جماعت کو ان کی عام ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ یہ ایام خشیۃ اللہ اور اس کے خاص فضلوں کے ہیں اور جلسہ پر آنے والے احباب زیادہ ذکر الٰہی کریں اور زیادہ دعائیں کریں اور زیادہ توجہ سے نمازیں پڑھیں۔ بارش ہونے پر زمیندار اپنے کھیتوں کی مینڈیں درست کرنا شروع کرتا ہے تاکہ پانی جمع کرے آرام سے گھر میں نہیں بیٹھتا۔ پس رحمت الٰہی کے پانی سے اپنے سینوں کو بھر لو تاکہ سال بھر کام آئے۔"

۲۷ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے حضور نے دوران سال ہونے والے اہم جماعتی امور کا تذکرہ فرمایا۔ نیز اندرونی مخالفین کی شرانگیزیوں اور بیرونی دشمنوں کے حملوں پر بھی تبصرہ کیا اور آئندہ سال کے لئے ایک عملی پروگرام جماعت کے سامنے رکھا۔

۲۸ دسمبر کو حضور کی اختتامی تقریر ۱۹۳۸ء میں شروع ہونے والے مضمون "سیر روحانی" کے سلسلہ کا دوسرا حصہ تھی۔

جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سلسلہ خلافت نہ رہنے سے مسلمانوں کو کیا نقصان پہنچا	سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
ذکر حبیب	حضرت مفتی محمد صادق
تبلیغ سلسلہ کے حالات و ضروریات	حضرت مولوی عبد الرحیم نیر
نظام خلافت کی ضرورت	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
حضرت مسیح موعود کی دور حاضرہ کے متعلق انذاری پیشگوئیاں	مولوی محمد یار صاحب عارف
اجرائے نبوت کے فوائد اور انقطاع نبوت کے نقصانات	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
مسئلہ خلافت پر غیر مبائعین کے اعتراضات کے جوابات	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
صداقت حضرت مسیح موعود بحیثیت موعود ادیان	حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری
پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق کون ہے	ملک عبد الرحمان صاحب خادم
مذہب کے متعلق پروفیسر فرائڈ کی تحریریں	قاضی محمد اسلم صاحب
جنگ کے متعلق دینی قوانین اور اصول کی برتری	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
بہائیت کی حقیقت	مولوی ابو العطاء صاحب

بیرون ملک سے ایک امریکن جو کیمبرج انگلستان کا طالب علم تھا اور تین افراد چیکوسلواکیہ سے آئے تھے۔ ملک کے غیر مسلموں میں سے بعض اعلیٰ سرکاری عہدیدار اور مسلمانوں میں سے ملک غلام محمد صاحب کنٹرولر جنرل پرچیز حکومت ہند (بعدہٗ گورنر جنرل پاکستان) شیخ محمد تیمور صاحب وائس پرنسپل اور بہت سے اعلیٰ سرکاری عہدیدار تشریف لائے۔

جلسہ سالانہ مستورات

حسب سابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقریریں مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۴۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خطاب فرما رہے ہیں

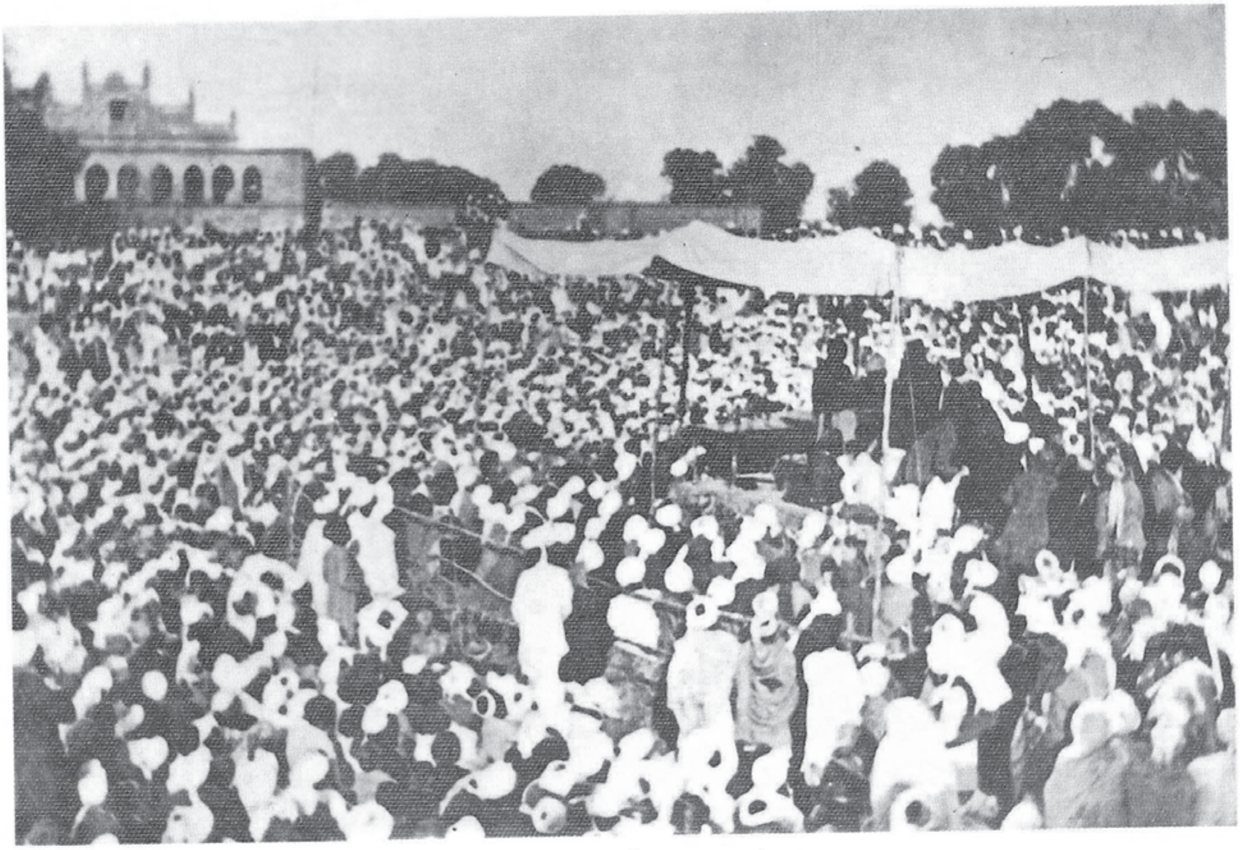

جلسہ سالانہ قادیان کا ایک اور منظر

پچاسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۴۱ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطاب سے جلسہ کا افتتاح ہوا۔ اپنے خطاب میں احباب جماعت کو نصیحت فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

"ہم بظاہر اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں لیکن اگر دل ایسے نیک جذبات سے خالی ہوں تو ہم اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینے والے ہوں گے اور واعظین بھی اور سامعین بھی گھاٹے میں رہیں گے۔ سو میں سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی نیتّوں کی اصلاح کرکے اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائیں۔ اور نہایت ہی درد مند دل کے ساتھ عرض کریں کہ اے ہمارے رب! ہم اس لیے یہاں جمع ہوئے ہیں تا تیرا نام دنیا میں بلند ہو تیری عظمت اور جلال دنیا میں ظاہر ہو تیرا دین دُنیا میں پھیلے۔ تیری حقانیّت باطل پر غالب آئے تیرے بھیجے ہوئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت دنیا میں ظاہر ہو آپ کی لائی ہوئی شریعت پھیلے۔ حضرت مسیح موعود کی قرآن اور احادیث کی بیان کردہ تشریح کو لوگ سمجھیں اس پر ایمان لائیں اور اس پر عمل کریں بھولی بھٹکی دنیا کو ہم حقیقی بندے بنا سکیں یا وہ دلوں کو تُو بے عیب بنادے تُو ہم سے خوش ہوجائے اور ہم تجھ سے خوش ہو جائیں کہ تُو ہم سے راضی ہو گیا۔"

۲۷ دسمبر کو حضور کا خطاب متفرق جماعتی امور کے بارے میں تھا۔

۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی خطاب ۱۹۳۸ء کے جلسہ سالانہ میں شروع کیے جانے والے مضمون "سیرِ روحانی" کے سلسلہ کا تیسرا حصّہ تھا۔

اس جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

صفت تکلّم باری تعالیٰ۔	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب۔
ذکر حبیب۔	حضرت مولانا شیر علی۔
قرآن کریم بمقابلہ دیگر کتب سماویہ۔	ملک عبدالرحمان صاحب خادم
حضرت مسیح موعود ... کا پیغام ہندو قوم کے نام۔	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
ظہور مسیح موعود کی علامات اور ان کا پورا ہونا۔	مولوی محمد یار صاحب عارف

۲۷ دسمبر کو حضور زنانہ جلسہ گاہ تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا اپنی تقریر میں حضور نے عورتوں پر یہ نکتہ واضح فرمایا کہ خواتین بھی دینی کاموں میں اور قربانیوں میں حصہ لے سکتی ہیں بلکہ لینا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا۔

"پس یہ خیال اپنے دلوں سے نکال ڈالو کہ عورت کوئی کام نہیں کر سکتی۔ میں آج یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اے احمدی عورتو! تم اپنی ذہنیت کو بدل ڈالو کہ آدمی کے معنے مرد کے ہیں۔ تم بھی ویسی ہی آدمی ہو جیسے مرد۔ خدا نے جو عقیدے مردوں کے لیے مقرر کیے ہیں وہی عورتوں کے لیے ہیں اور جو انعام وافضال مردوں کے لیے مقرر کیے ہیں وہی عورتوں کے لیے ہیں ... پس اوّل اپنی ذہنیت کو بدلوا اور سمجھ لو کہ تم کو خدا نے دین کی خدمت کے لیے پیدا کیا ہے ...."

حضور کی تقاریر کے علاوہ حضرت مفتی محمد صادق اور حضرت مولوی عبدالرحیم نیّر کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

اس جلسہ میں ہونے والی مستورات کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خلافت ثانیہ میں عورتوں کی دینی خدمات	امۃ الرشید بنت مرزا برکت علی صاحب
تعلیم سے ناجائز فائدہ اٹھانا	اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ شیر محمد صاحب
حضرت مسیح موعود کی بعثت کے اغراض و مقاصد	امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت مولوی ابوالعطاء صاحب
تمدن اسلام	سیّدہ فضیلت بیگم صاحبہ
احمدی لڑکیوں کو علم دین سکھانے کی اہمیت	امۃ الرشید شوکت صاحبہ
ہمارے جلسہ سالانہ کی اہمیت	حمیدہ بیگم صاحبہ بنت بابو برکت علی صاحب
صداقت حضرت مسیح موعود	رشیدہ صدیقی صاحبہ
رپورٹ لجنہ اماءاللہ	حضرت سیّدہ اُمّ طاہر
خطاب	حضرت سیّدہ مریم صدیقہ

(یہ پہلا موقع تھا کہ زنانہ جلسہ گاہ کے سٹیج سے کسی مرد نے تقریر نہیں کی۔)

بیعت

جلسہ سالانہ پر بیعت کرنے والے احباب کی کل تعداد ۳۸۶ تھی جن میں ۱۹۹ مرد اور ۱۸۷ خواتین تھیں۔

ختمِ نبوّت پر قرآن کریم کیا روشنی ڈالتا ہے۔	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
عقیدہ حیاتِ مسیح ناصری کے نقصانات	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
مسئلہ ناسخ و منسوخ اسلام پر ایک شدید حملہ ہے۔	مولانا ابوالعطاء صاحب۔
ترقی احمدیت کے ذرائع	حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں موجودہ جنگوں کے متعلق۔	حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ
حضرت مسیح موعود ... کی پیشگوئیاں جماعت کی ترقی کے متعلق۔	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
اسلامی نقطۂ نگاہ سے تمدّنی مشکلات کا حل۔	حضرت چوہدری محمدؐ ظفر اللہ خان
خلافت احمدیہ اور غیر مبائعین۔	مولوی محمد سلیم صاحب۔

بیعت جلسہ سالانہ پر بیعت کرنے والے مردوں کی تعداد ۱۳۶ ار تھی۔

جلسہ کے معمول کے پروگرام کے علاوہ ۲۵ ردسمبر کو مجلس انصار اللہ کا جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں حضرت مولوی فرزند علی خان۔ حضرت مفتی محمد صادق۔ مہاشہ محمد عمر صاحب حضرت مولوی عبد الغفور صاحب قاضی محمد نذیر صاحب اور مولوی ابوالعطاء صاحب نے خطاب فرمایا۔

۲۶ ردسمبر کو ایک شبینہ اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے انگریزی میں تقریر کی اور تبلیغی کانفرنس ہوئی۔

۲۷ ردسمبر کے شبینہ اجلاس میں حضرت مولانا سیّد محمد سرور شاہ، مولوی ابوالعطاء صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب بدو ملہوی نے تقاریر کیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے تمام خطابات مردانہ جلسہ گاہ سے زنانہ جلسہ گاہ میں سُنے گئے۔

۲۷ ردسمبر کو حضور نے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر خطاب فرمایا۔ جس میں حضور نے سورۃ ابراہیم کی چند آیات تلاوت کرنے کے بعد فرمایا۔

"صرف کلمہ پڑھ کر تمھیں خوش نہیں ہو جانا چاہیے جب تک لا الٰہ الّا اللہ کے درخت کو اعمالِ صالحہ کا پھل نہ دو گی تمھارا درخت پھل نہیں لائے گا بلکہ خشک ہو جائے گا۔" نیز فرمایا "طیبہ کے معنی خوش شکل، خوشبودار اور خوش ذائقہ اور شیریں کے ہوتے ہیں اور یہی چار باتیں ہیں جن کا مومن کے اندر پایا جانا ضروری ہے۔ تمھارا ایمان بھی خوش شکل۔ خوشبودار ہو۔ دین پر عمل ایسا ہو کہ جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں تمھاری باتیں ایسی شیریں ہوں جو دل سے تعلق رکھیں اور جن سے حلاوتِ ایمان نصیب ہو۔"

حضور کی تقاریر کے علاوہ پہلے دن کا تمام پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے سُنا گیا اور آخری دن حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد اور حضرت چوہدری محمدؐ ظفر اللہ خان کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

زنانہ جلسہ گاہ میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پیغامِ احمدیت	نصیرہ نزہت صاحبہ
حضرت محمدؐ کے صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کی جانی و مالی قربانیاں۔	امۃ الرشید شوکت صاحبہ
مقامِ نبوّت حضرت مسیح موعود	مبارکہ بیگم صاحبہ
عورتیں اپنے حقوق کی حفاظت کس طرح کر سکتی ہیں؟	سیّدہ فضیلت بیگم صاحبہ
اہمیّت خلافت	اقبال بیگم صاحبہ لاہور
موجودہ جنگ حضور کے خطبات کی روشنی میں	استانی امۃ السّلام صاحبہ
	استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
احمدی لڑکیوں کو علمِ دین سکھانے کی اہمیّت	امۃ اللہ خورشید صاحبہ بنت مولوی ابوالعطا صاحب
مسئلہ تناسخ	امۃ الرشید زہرہ صاحبہ
امتیازات احمدیّت	سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ
رپورٹ لجنہ اماء اللہ	حضرت سیدہ اُمِّ طاہر

اکاون ۵۱ واں جلسہ سالانہ

منعقدہ۔ ۲۵، ۲۶، ۲۷ دسمبر ۱۹۴۲ء

بمقام۔ ملحقہ میدان بیت النور قادیان

۲۵ ردسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں جماعت کی ترقی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"ہماری جماعت کی ساری ترقی کی جڑ یہ ہے کہ ہم الٰہی وعدوں کو یاد رکھیں۔ ہمارے سارے مقاصد حضرت مسیح موعود کے الہامات میں آچکے ہیں مثلاً "**میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا**" اور "**بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے**" ان سے ظاہر ہے کہ غرباء و عوام میں اور اعلیٰ طبقات

میں ہمیں تبلیغ پہنچانی چاہیے۔ ہمارے سامنے مقاصدِ عالیہ ہیں اسلئے سُستی نہیں کرنی چاہیے۔ یورپ میں جو جنگ (جنگ عظیم دوئم۔ مرتب) ہو رہی ہے وہ دنیا کے مستقبل کا فیصلہ نہیں کرے گی بلکہ دنیا کا آئندہ فیصلہ اس اجتماع پر ہوگا جو میدان میں ہو رہا ہے۔ ۔ ۔"

۲۶، دسمبر کو جلسہ کے دوسرے دن حضور نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی سال بھر کی ترقی کی مختصر مگر جامع تصویر کھینچی۔

۲۷، دسمبر کو جلسہ کے اختتامی اجلاس میں حضور نے "اسلامی نظام نو کی تعمیر" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں عصرِ حاضر کی ان تمام سیاسی تحریکات پر روشنی ڈالی جو عام طور پر غریبوں کے حقوق کی علمبردار قرار دی جاتی ہیں اور خصوصاً اشتراکیت کے سات بنیادی نقائص کی نشاندھی کی اور آخر میں اسلام کی بے نظیر تعلیم بیان کر کے اسلامی نقطۂ نگاہ کے مطابق دنیا کے نظام کا نقشہ پیش کیا اور فرمایا۔

"قرآن مجید کی عظیم الشان تعلیم کو دنیا میں قائم کرنے کے لیے خدا تعالیٰ کے مامور کے ہاتھوں دسمبر ۱۹۰۵ء میں نظام نَو کی بنیاد قادیان میں رکھی گئی۔ جس کو مضبوط کرنے اور قریب تر لانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید جیسی عظیم الشان تحریک کا القاء فرمایا گیا۔"

حضور کی یہ تقریر "نظام نَو" کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہے۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے

اللہ تعالیٰ کی صفت قدرت کا ظہور	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کا انکشاف	حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق
بیرونِ ہند میں احمدیت کی ترقی	حضرت مولوی عبدالرحیم نیّر
مسیح موعود کی علامات خروج دجّال و یاجوج ماجوج کا ظہور	مولوی محمد یار صاحب عارف
کسر صلیب کے متعلق جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہی درست ہے	مولوی عبدالغفور صاحب
حضرت مسیح موعود... کی پیشگوئیاں عالمگیر جنگ کے متعلق	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
ضرورت الہام و نبوّت	مولوی عبدالمالک خان صاحب
انقطاع نبوّت کے ثبوت میں غیر احمدیوں کی طرف سے پیش کردہ احادیث کی حقیقت	ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم
اسلامی فقہ کے اہم اصول	مولوی ابوالعطا صاحب
حضرت مسیح موعود کا دعویٰ کرشن اوتار	مہاشہ محمد عمر صاحب
فلسفہ قربانی (ذبیحہ)	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی۔
آیت خاتم النبیین کی تفسیر دیگر آیاتِ قرآنیہ کی رو سے	مولوی محمد سلیم صاحب
مقامِ محمدّیت حضرت مسیح موعود کی نظر میں	حضرت مولوی شیر علی
تمدّنِ اسلام کے اصول دیگر تمدنوں کے مقابلہ میں	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
خلافت و شیعہ امامت	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
حضرت مسیح موعود... کے علمِ کلام کی خصوصیات	مولوی ابوالعطا صاحب

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے لاؤڈ سپیکر کے ذریعے براہِ راست زنانہ جلسہ گاہ میں سنی گئیں۔

۲۶، دسمبر کو حضور زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ اور مستورات سے خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب میں حضور نے لجنہ کے قیام کی اہمیّت بیان فرمائی۔ نیز لجنہ کو نصیحت کرتے ہوئے پانچوں نمازوں میں سے کم از کم ایک نماز باجماعت ادا کرنے بچّوں کو دلیر بنانے۔ انھیں سچ بولنا سکھانے اور نماز سکھانے کی طرف توجّہ دلائی۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ نماز باجماعت کے لیے جب اکٹھی ہوں تو ایک رکوع باترجمہ ایک عورت سنا دیا کرے۔

حضرت مولانا شیر علی اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمدؒ کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنائی گئیں۔

جلسہ مستورات سے حضرت سیدہ مریم صدیقہ، امۃ الرشید شوکت صاحبہ، امۃ الرشید زہرہ صاحبہ، امۃ اللہ خورشید صاحبہ بنت مولانا ابوالعطاء صاحب، نصیرہ نزہت صاحبہ، امۃ السلام صاحبہ، امۃ الحفیظ صاحبہ بنت چوہدری غلام حسین صاحب، امۃ الرشید صاحبہ بنت چوہدری فیض احمد صاحب، استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ، حضرت سیدہ اُمّ طاہرؒ اور سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ نے خطاب کیا نیز لجنہ کی سالانہ رپورٹ حضرت سیدہ مریم صدیقہ نے پیش کی۔

بیعت:۔ ۹۶ خواتین نے بیعت کی۔

باون واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ تا ۲۸، دسمبر ۱۹۴۳ء

بمقام بیت النور قادیان سے ملحقہ ہائی اسکول گراؤنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی باوجود طویل علالت و شدید نقاہت کے نیز باوجود

حضرت ام طاہر صاحبہ (حرم خلیفۃ المسیح الثانی) کی شدید علالت اور لاہور کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہونے کے جلسہ میں رونق افروز ہوئے اور جلسہ سے تینوں دن خطاب فرمایا نیز خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا۔

۲۶ر دسمبر کو حضور نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا۔

"دنیا کی روحانی ترقی کا دارومدار اللہ تعالیٰ کی محبت کے ساتھ وابستہ ہے جس کے دل میں یہ تڑپ ہو کہ اللہ کی گود میں داخل ہوجاؤں اور اس کے دامن کو پکڑ لوں۔ ایسا انسان کبھی بھی خواہ وہ کتنے ہی گناہوں میں ملوث ہو گناہ گاروں کی موت نہیں مرتا سو محبت الٰہی ساری ترقیات کی جڑ ہے اسے پوری طرح حاصل کر لو پھر کوئی دشمن کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔۔"

۲۷ر دسمبر کو حضور کی تقریر دوسرے اجلاس میں اہم جماعتی امور کے بارے میں تھی۔

۲۸ر دسمبر کو حضور کا اختتامی خطاب "اسوہ حسنہ" کے موضوع پر تھا۔ اس خطاب میں حضور نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی رو سے آپ کی تصویر پیش فرمائی اور ہر احمدی کو اس تصویر کے مطابق اپنی تصویر بنانے کی کوشش کرنے کی تاکید فرمائی۔

اس تقریر کے بعد حضور نے خدا کے شکر کے طور پر کہ جلسہ پر تقریر کر سکے سجدۂ شکر ادا کیا اور ساتھ ہی کئی ہزار حاضرین بھی سجدہ میں گر گئے۔ پھر حضور نے اختتامی دعا کروائی۔

جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکر حبیب	حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق
نظام خلافت کی اہمیت	چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر
ضرورت امام	ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم
اسلام کا اثر ہندو مذاہب اور اقوام پر	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
ہندو مذہب اور حضرت مسیح موعود	مہاشہ محمد عمر صاحب
خاتم النبیین کا مفہوم دیگر آیات قرآنیہ کی روشنی میں اور نبوت کے متعلق حضرت مسیح موعود کی قائم کردہ اصطلاحات کا مفہوم	حضرت مولوی عبدالغفور صاحب
مقام حدیث	مولوی ابوالعطاء صاحب
شاہان اسلام کی رواداری تاریخ کی روشنی میں	گیانی واحد حسین صاحب
عذاب جہنم دائمی نہیں	ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم
اسلام میں پردۂ مستورات کی حکمت	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
حضرت مسیح موعود۔۔۔کی انذاری پیشگوئیاں	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
ظہور اسلام کے متعلق مخالفوں کے نئے نظریے	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
عصمت انبیا	مولوی ابوالعطاء صاحب
تربیت اولاد	حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
حرمت سود	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
حضرت مسیح موعود۔۔۔کے علم کلام پر اعتراضات کے جوابات	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

۲۷ر دسمبر کو شبینہ اجلاس میں تبلیغی کانفرنس ہوئی جس میں مبلغین اور باہر کی جماعتوں کے سیکرٹریان شریک ہوئے۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔ نیز حضرت مفتی محمد صادق، ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست سنی گئیں۔

۲۷ر دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا۔ اپنی تقریر میں حضور نے سورہ کوثر کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔

مستورات میں سے محترمہ امۃ اللہ صاحبہ بنت مولوی ابوالعطاء صاحب ـــ امۃ الرشید شوکت صاحبہ، امۃ العزیز صاحبہ بنت قاضی بشیر احمد بھٹی صاحب۔ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد نواز خان صاحب، امۃ الرحمٰن نسیم بنت بابو محمد رشید خان صاحب، نصیرہ نزہت صاحبہ، استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ، امۃ السلام صاحبہ، امۃ الرشید زہرہ صاحبہ اور جمیلہ عرفانی صاحبہ نے جلسہ خواتین میں تقاریر کیں۔

۵۳
ترپن واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر ۱۹۴۴ء
بمقام ہائی اسکول کا گراؤنڈ قادیان

۱۹۴۴ء کا سال اس لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل تھا کہ اس سال کے آغاز میں ۵ اور ۶ جنوری کی درمیانی شب اللہ تعالیٰ نے رویاء کے ذریعے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی پر "مصلح موعود" ہونے کا انکشاف فرمایا۔ چنانچہ ۲۸ر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جلسہ گاہ میں تشریف لا رہے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا جلسہ سالانہ سے خطاب کا ایک انداز

جنوری ۱۹۴۴ء کو قادیان میں پہلی دفعہ آپ نے اپنے مصلح موعود کے مصداق ہونے کا اعلان فرمایا۔

۲۶ دسمبر کو جلسہ سالانہ میں اپنے افتتاحی خطاب میں آپ نے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعادہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں وہی ہوں جس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اعلان میں خبر دی ہے اور جس کے متعلق لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "میں تجھے رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی ..."۔ سو خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کے ماتحت میں نے پہلے بھی اعلان کیا تھا اور اس موقع پر بھی اعلان کرتا ہوں کہ پسر موعود والی پیشگوئی کا میں ہی مصداق ہوں"۔

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے حضور نے حسب دستور سال کے اہم واقعات پر تبصرہ فرمایا اور آئندہ کے پروگرام پر روشنی ڈالی۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی تقریر میں حضور نے ایک طرف پیشگوئی مصلح موعود کا پورا ہونا دلائل اور واقعات کے ساتھ روز روشن کی طرح واضح فرما دیا۔ اور دوسری طرف مولوی محمد علی صاحب کے اعتراضات کو احسن پیرایہ میں رد کیا۔ حضور نے آخر میں جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"میں اس موقع پر جہاں آپ لوگوں کو بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود ... کی اس پیشگوئی کو پورا کر دیا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی وہاں میں آپ لوگوں کو ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں جو آپ لوگوں پر عائد ہوتی ہیں آپ لوگ جو میرے اس اعلان کے مصدق ہیں آپ کا اولین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک دین حق (نافل) اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کے لیے بہانے کے لیے تیار ہو جائیں ... اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو۔ اگر تم اپنی ذمہ داریوں صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بقدم اور شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ تاکہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں۔ اور باطل کو ہمیشہ کے لیے صفحۂ عالم سے نیست و نابود کر دیں اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا کی باتیں کبھی نہیں ٹل سکتیں"۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

وحی الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر زندہ یقین	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
ذکر حبیب	حضرت مفتی محمد صادق
ختم نبوت کی حقیقت کے متعلق بزرگان سلف کا نقطہ نظر	مولوی محمد سلیم صاحب
غیر احمدیوں پر عقائد احمدیہ کا اثر و نفوذ	مولوی محمد یار صاحب عارف
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثل شان احمدیت کے نقطۂ نظر سے	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
حضرت کرشن کی آمد ثانی	مہاشہ محمد عمر صاحب
خدا تعالیٰ کی صفت مالکیت	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
اعتراضات کے جوابات	ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم
اسلامی سیاست کے اصول	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
تمدن اسلام کا اثر اقوام یورپ پر	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
غیر مبائعین کی تبدیلی عقیدہ اور تبدیلی عمل	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
فلسفۂ احکام نماز	حضرت مولانا غلام رسول راجیکی
احمدی نوجوانوں سے خطاب	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
بہائی تحریک کی حقیقت	مولانا ابوالعطاء صاحب

۲۹ دسمبر کو بیت الاقصیٰ میں تبلیغی اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور حضرت مولانا عبدالرحیم درد نے تقاریر کیں۔ بعض مخالفین احمدیت نے عین جلسہ کے ایام میں بعض گزرگاہوں پر لاؤڈ سپیکر لگا کر حضرت مصلح موعود ... اور جماعت احمدیہ کے متعلق نہایت بدزبانی اور درشت کلامی کا مظاہرہ کیا اور غلیظ گالیاں دینے سے بھی دریغ نہ کیا مگر حضرت مصلح موعود نے جماعت کو صبر کی تلقین فرمائی۔ حضور کی اس نصیحت پر عمل کے نتیجہ میں جلسہ کے بابرکت ایام بخیر و خوبی گزر گئے۔

جلسہ میں غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب نے بھی شرکت کی۔ غیر مسلموں کی تعداد ۶۳ تھی۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقاریر نیز حضرت مفتی محمد صادق، مولوی محمد سلیم صاحب، حضرت مولانا غلام رسول راجیکی اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے نشر کی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا جس میں حضور نے خصوصی طور پر لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو ترقی دینے کے لیے ان کو ہدایات دیں۔ آپ نے فرمایا۔

"لجنہ اماء اللہ کا پہلا قدم یہ ہونا چاہیے کہ جب ان کی تنظیم ہو جائے تو جماعت کی تمام عورتوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دے پھر دوسرا قدم یہ ہونا چاہیے کہ نماز روزہ اور شریعت کے دوسرے موٹے موٹے احکامات کے متعلق آسان اردو زبان میں مسائل لکھ کر تمام عورتوں کو سکھا دیے جائیں اور پھر تیسرا قدم یہ ہونا چاہیے کہ ہر ایک عورت کو نماز کا ترجمہ

یاد ہو جائے تاکہ ان کی نماز طوطے کی طرح نہ ہو کہ وہ نماز پڑھ رہی ہوں نگران کو یہ علم ہی نہ ہو کہ وہ نماز میں کیا کہہ رہی ہیں اور آخری اور اصل قدم یہ ہونا چاہیے کہ تمام عورتوں کو باترجمہ قرآن مجید آجائے اور چند سالوں کے بعد ہماری جماعت میں سے کوئی عورت ایسی نہ نکلے جو قرآن مجید کا ترجمہ نہ جانتی ہو۔"

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اگر پچاس فیصد عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی	حضرت سیدہ مریم صدیقہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح
زندگی کا مقصد	حضرت سیدہ بشریٰ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح
نفسِ انسانی کی تربیت صغر سنی میں بہتر ہو سکتی ہے	امۃ العزیز صاحبہ
کتب حضرت مسیح موعود... کا مطالعہ	استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
دورِ مصلح موعود اور احمدی خواتین	امۃ اللہ صاحبہ بنت مولوی ابوالعطاء صاحب
حضرت فضل عمر کے عہد کی مستورات کا مستقبل، حضرت عمرؓ کے عہد کی مستورات کی روشنی میں	امۃ الحفیظ صاحبہ بنت غلام حسین صاحب
اسلامی مجالس کے آداب	کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مشتاق احمد صاحب
احمدیت کی ترقی اور اشاعت میں عورتوں کے فرائض	استانی حور بانو صاحبہ
قرونِ اولیٰ میں اسلامی خواتین کے کارنامے	زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد نواز خان صاحب
رپورٹ لجنہ اماء اللہ	حضرت سیدہ مریم صدیقہ

۵۴
چون واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء

بمقام ہائی اسکول کا گراؤنڈ، قادیان

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی علالتِ طبع کے باوجود ۲۶ دسمبر کو جلسہ گاہ میں تشریف لائے حضور کو موٹر سے آرام کرسی پر بٹھا کر سٹیج تک لایا گیا اسی موقع پر سٹیج سے میزیں اور کرسیاں ہٹا دی گئیں تا تمام اطراف کے مشتاقان زیارت دیدار کر سکیں۔

حضور نے اپنے نہایت رقت انگیز خطاب میں فرمایا کہ گزشتہ دو دن تو مجھے اس قدر تکلیف رہی کہ یہ بھی مشکل نظر آتا تھا کہ سال بعد جمع ہونے والے احباب کو دیکھ سکوں گا یا نہیں۔ ایسی حالت میں میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ آپ لوگوں کو ایک دفعہ دیکھ تو آؤں سو اللہ تعالیٰ نے میری اس خواہش کو پورا کر دیا ہے۔

۲۷ دسمبر کو حضور نے احباب جماعت سے قریباً ایک گھنٹہ متفرق امور پر خطاب فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے احباب جماعت سے اختتامی خطاب فرمایا اور بیماری کے باوجود دو گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس میں احباب جماعت کو نہایت اہم ہدایات فرمائیں۔

جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
ذکرِ حبیب	حضرت مفتی محمد صادق
حقیقتِ نبوت	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان احمدیت کی نظر سے	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
صفائی و پاکیزگی کے متعلق اسلامی احکام	مولوی محمد یار صاحب عارف
خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا مفہوم اور اہمیت	ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم
اشتراکیت کے اقتصادی اصول کا اسلامی اقتصادی اصول سے موازنہ	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
بلادِ عرب میں احمدیت	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں
اسلام میں زکوٰۃ و صدقات کی اہمیت	خلیل احمد ناصر صاحب
نبوت کی حقیقت	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
وفاتِ مسیح کا غلط عقیدہ مسلمانوں میں کس طرح پیدا ہوا	مولوی محمد سلیم صاحب
سکھ مذہب کے متعلق حضرت مسیح موعود کی تحقیق اور سکھوں پر اس کا اثر	گیانی واحد حسین صاحب
حضرت مسیح موعود کی بشارات اور جماعت کی ذمہ داریاں	مولوی ابوالعطاء صاحب
صلحائے اسلام کا طریقِ تبلیغ	مولوی عبدالمنان صاحب عمر
نوجوانوں سے خطاب	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
مولوی ثناء اللہ کے اشتہار کا جواب	ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم
احرار کی شرارتوں کا ذکر	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

جلسہ سالانہ مستورات

مردانہ جلسہ گاہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تینوں تقریریں نیز حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد اور مولانا ابوالعطاء صاحب کی تقریریں

بھی مردانہ جلسہ گاہ سے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے سنی گئیں۔ اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے علالتِ طبع کے باعث مستورات سے علیحدہ خطاب نہیں فرمایا۔

جلسہ خواتین میں امۃ العزیز بیگم صاحبہ، امۃ اللہ خورشید صاحبہ، امۃ السلام صاحبہ، حضرت سیدہ مریم صدیقہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد نواز صاحب، جمیلہ عرفانی صاحبہ اور امۃ الحفیظ صاحبہ آف جھنگ نے تقاریر کیں۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ نے لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ پیش کی۔ پہلے دن تلاوت قرآنِ کریم کے بعد اجتماعی طور پر حضرت مصلح موعود کی صحت اور درازیٔ عمر کے لیے دعا کی گئی۔

۲۶، ۲۷ دسمبر کی درمیانی شب نمائندگان لجنات کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ یہ لجنہ کی پہلی مجلس مشاورت تھی جو حضرت مصلح موعود کے ارشاد مطابق منعقد کی گئی۔ اس اجلاس میں ۵۵ لجنات کی نمائندگان شریک ہوئیں۔

پچپن واں جلسہ سالانہ

متحدہ ہندوستان کا آخری سالانہ جلسہ

منعقدہ:- ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۶ء

بمقام:- تعلیم الاسلام کالج کا میدان، قادیان

۲۶ دسمبر کو حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا۔

"اسلام دنیا پر غالب آکر رہے گا اور یہ دنیا ختم نہیں ہوسکتی۔ جب تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ساری دنیا پر اپنی پوری شان کے ساتھ لہرانے نہ لگ جائے۔ ہمیں اپنے نفوس و اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرنے چاہئیں اور اس کے حضور جھکنا اور التجائیں کرنی چاہئیں۔"

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں احبابِ جماعت سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے سال بھر کی جماعتی کارکردگی کا تذکرہ فرمایا اور جماعت احمدیہ سے غیر معمولی قربانیوں کا مطالبہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں احباب جماعت کو اپنی عملی اصلاح اور دین حق کی آئندہ جنگ کے لیے تیاری کی طرف توجہ دلائی۔ نیز نماز باجماعت، لجنہ کی اصلاح، سچائی اور محنت کی عادت پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"نماز باجماعت کی پابندی سوائے کسی خاص مجبوری کے یہاں تک کہ اگر گھر میں بھی فرض نماز پڑھی جائے تو اپنے بیوی بچوں کو شامل کر کے جماعت کرالی جائے۔ دوسرے سچائی پر قیام ایسی سچائی کہ دشمن بھی اسے دیکھ کر حیران رہ جائے۔ ۔ ۔ تیسرے محنت کی عادت۔ ایسی محنت کہ بہانہ سازی اور عذر تراشی کی روح ہماری جماعت سے بالکل مٹ جائے۔ اور جس کے سپرد کوئی کام کیا جائے وہ اس کام کو پوری تندہی سے سرانجام دے۔ یا اسی کام میں فنا ہو جائے چوتھے عورتوں کی اصلاح ۔ ۔"

جلسہ سالانہ سے قبل موسم ابر آلود تھا اور دو دن قبل بارش بھی ہوئی لیکن پھر مطلع صاف ہوگیا۔ جلسہ سالانہ کے آخری دن صبح ہی سے بارش ہونی شروع ہوگئی ژالہ باری بھی ہوئی مگر جلسہ کی کارروائی حسبِ پروگرام جاری رہی۔ سامعین کے لیے جلسہ گاہ کے علاوہ اردگرد کی عمارتوں میں لاؤڈ اسپیکر نصب کر دیے گئے۔ پھر بھی ایک کثیر تعداد نے بارش اور ژالہ باری کے باوجود جلسہ گاہ میں کھڑے ہو کر حضرت مصلح موعود کی تقریر سنی اور دعا اور اجازت کے بعد جلسہ گاہ کو چھوڑا۔ جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے

اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت کے متعلق اسلامی تصور	مولوی محمد سلیم صاحب فاضل
قرآن مجید بلحاظ شریعت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا زندہ ثبوت	میاں عبدالمنان صاحب عمر
ذکرِ حبیب	حضرت مفتی محمد صادق
ضرورت عبادت اور وہ غرض اسلامی عبادت سے کس طرح پوری ہوتی ہے	مولانا ابوالعطاء صاحب
حضرت مسیح موعود۔ ۔ ۔ ۔ ۔	مولوی عبدالمالک خان صاحب
انگلستان میں تبلیغ دین حق (ناقل)	حضرت مولانا جلال الدین شمس
جلسہ کے مبارک اجتماع سے متعلق میرے مشاہدات و تاثرات	السید منیر الحسنی آفندی صاحب دمشق
فلسفہ احکام پردہ	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
حضرت مسیح ناصری کا سفر کشمیر	حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ
تھیوسافیکل تحریک پر تبصرہ	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
اسلام میں دنیا کے اقتصادی مسائل کا حل	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں
اسلام رواداری، امن اور برکات کا مرکز ہے	سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر "نور"
مصلح موعود کے لیے حضرت مسیح موعود۔ ۔ ۔ ۔ کی پیشگوئیوں اور الہامات کے مطابق خلیفہ ثانی ہونا ضروری ہے	ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم
احمدی نوجوانوں سے خطاب	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد

اس جلسہ کے موقع پر ۳۹۱ افراد نے بیعت کی۔

اس جلسہ میں ۲۷ غیر مسلموں اور ۵۳ گورنمنٹ کے اعلیٰ افسران و امراء و رؤسا نے شرکت کی۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا افتتاحی خطاب لاؤڈ سپیکر کی خرابی کی وجہ سے زنانہ جلسہ گاہ میں نہ سنا جا سکا۔ البتہ ۲۷ اور ۲۸ دسمبر کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست سنی گئیں۔

نیز حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کی تقریر اور ذکرِ حبیب کے موضوع پر حضرت مفتی محمد صادق کی تقریر بھی جلسہ گاہ سے براہِ راست سنی گئیں۔

جلسہ خواتین میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

جلسہ سالانہ کی غرض غایت۔	استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
اسلام میں عورت کا درجہ۔	امۃ اللہ بیگم اہلیہ مولوی خورشید احمد صاحب۔
خواتین کا طریق تبلیغ۔	استانی امۃ الرحمٰن صاحبہ۔
دورِ حاضر میں احمدی خواتین کی جدوجہد	امۃ السلام صاحبہ۔
وصیت کی غرض اور اہمیت	امۃ المجید صاحبہ
انسانی پیدائش کی غرض اور ہماری ذمہ داریاں۔	حضرت سیدہ مریم صدیقہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۷ دسمبر کو زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر مستورات سے خطاب فرمایا۔ اپنے اس خطاب میں حضور نے خواتین کو زیادہ لجنات قائم کرنے کی تلقین فرمائی اور عورتوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کرنے کی نصیحت فرمائی نیز فرمایا کہ خواندہ بہنیں ناخواندہ کو پڑھائیں اور جہاں کوئی عورت خواندہ نہ ہو وہاں مرکز سے عورتیں بھیج کر عورتوں کو پڑھایا جائے۔

حضور نے اس بات کا اظہار بھی فرمایا کہ آجکل ہر طرف یہ شور ہے کہ عورتوں کو بھی مردوں کے برابر ملازمتیں ملنی چاہئیں اگر وہ مردوں کے برابر کام کر سکتی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ دین کے میدان میں پیچھے رہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نصف دین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سیکھو۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ آدھا دین مردوں کے حصہ میں ہے اور آدھا دین عورتوں کے حصہ میں ہے۔

۲۸ دسمبر کو بارش کی وجہ سے زنانہ جلسہ کا پروگرام منعقد نہ ہو سکا۔

خدا تعالیٰ کی تقدیر کے ماتحت ۱۹۴۷ء میں مسلمانانِ ہند کی طویل جدوجہد کے نتیجہ میں ملک ہند کی تقسیم ہوئی اس تقسیم کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز قادیان ملک ہندوستان میں شامل کر دیا گیا۔ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے قادیان سے ہجرت فرمائی اور لاہور تشریف لے آئے۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا اور جماعت کا عارضی مرکز لاہور قرار پایا۔

قادیان میں جلسہ سالانہ حسبِ روایت ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو بیت الاقصیٰ میں منعقد ہوا لیکن حضرت خلیفۃ المسیح جو اس تقریب کے روحِ رواں تھے قادیان کے رستہ میں ملکی و سیاسی مشکلات کا ایک خوفناک سمندر حائل ہونے کی وجہ سے اس جلسہ میں شرکت نہ کر سکے۔ ۱۹۴۷ء کے جلسہ میں بوجہ فسادات و بدامنی نہ صرف ان علاقوں سے جو پاکستان میں شامل ہوئے بلکہ ہندوستان کے دیگر علاقوں سے بھی کوئی احمدی شریک نہ ہو سکا۔ درویشانِ قادیان نے ظلمت کے اس دشت میں امام آخر الزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کی جلائی ہوئی اس شمع کو فروزاں رکھا

قادیان میں جلسہ سالانہ کا سلسلہ جاری رہا اور بفضلِ تعالیٰ آج بھی جاری ہے۔ اس سال ہم میں سے اکثر اس جلسہ کی روایت کے سو سال پورے ہونے پر خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے سوویں جلسہ سالانہ کی تقریب میں شمولیت کے لئے دائمی مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں جمع ہو رہے ہیں اور وہ رُخِ انور وہ شمعِ خلافت جس کے نور تلے کاروانِ احمدیت رواں دواں ہے ایک بار پھر ۴۵ سال بعد مسیح موعود کی یادگار جلسہ سالانہ میں رونق افروز ہونے والی ہے۔

یہاں سے جلسہ کی روداد کے سفر کا رخ پاکستان میں شمعِ خلافت کے نُور تلے ہونے والے جلسوں کی طرف ہوتا ہے۔ قادیان میں منعقد ہونے والے جلسوں کی روئداد علیحدہ مضمون کی صورت میں اس مجلہ میں دوسری جگہ دی جا رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خدائی تحریک کی بنا پر ۱۲ دسمبر ۱۹۴۷ء کے خطبۂ جمعہ میں اعلان فرمایا کہ ۲۶ دسمبر کو نمائندگان جماعت کی مشاورت ہوگی اور ۲۷، ۲۸ دسمبر کو لاہور میں جماعت احمدیہ کا **ظلّی جلسہ سالانہ** ہوگا۔

۵۶
چھپن واں جلسہ سالانہ

منعقدہ :۔ ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۷ء

بمقام :۔ میدان متصل رتن باغ لاہور

۲۶ دسمبر کو حسبِ پروگرام مجلس مشاورت منعقد ہوئی۔

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اسٹیج پر رونق افروز ہوئے اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

"آج کا جلسہ غیر معمولی حالات میں منعقد ہو رہا ہے گزشتہ سال قادیان میں جلسہ کے موقع پر کوئی احمدی یہ قیاس بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اگلے جلسہ کے موقع پر ہم اپنے مرکز سے محروم ہوں گے اور ہمیں کسی اور جگہ پر اپنا جلسہ کرنا پڑے گا۔ جگہوں کے لحاظ سے تو ساری جگہیں ایک ہی حیثیت رکھتی ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے لیے ساری زمینیں سجدہ گاہ بنادی گئی ہیں اگر ہر جگہ ہی خدا کی سجدہ گاہ بن سکتی ہے تو وہ مومن کے لیے جلسہ گاہ بھی بن سکتی ہے۔ لیکن بہرحال عادتیں تعلقات اور محبتیں ضرور قلب پر اثر ڈالنے والی چیزیں ہیں۔ ہم قادیان نہیں جا سکتے۔ گو آج ہم اس سے محروم کر دیے گئے ہیں لیکن ہمارا ایمان اور ہمارا یقین ہمیں بار بار یہ کہتا ہے کہ قادیان ہمارا ہے۔ وہ احمدیت کا مرکز ہے اور ہمیشہ احمدیت کا مرکز رہے گا (انشاء اللہ) حکومت خواہ بڑی ہو یا چھوٹی بلکہ حکومتوں کا کوئی مجموعہ بھی ہمیں مستقل طور پر قادیان سے محروم نہیں کر سکتا۔ اگر زمین ہمیں قادیان لے کر نہ دے گی تو ہمارے خدا کے فرشتے آسمان سے اتریں گے اور وہ ہمیں قادیان لے کر دیں گے۔ ہم مذہبی لوگ ہیں حکومتوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہمارا کام دلوں کو فتح کرنا ہے نہ کہ زمینوں کو۔"

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے حضور نے حالات حاضرہ کا تذکرہ فرمایا۔

"اگر یہ صحیح ہے کہ دین حق (ناقل) خدا کا مذہب ہے اور اگر یہ درست ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی ہیں جن کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی اور جن کے بعد کوئی ایسا حاکم نہیں آسکتا جو آپ کے کسی حکم کو بدلے اور اگر یہ صحیح ہے کہ آپ کی بادشاہت قیامت تک جاری ہے۔ تو پھر لازماً ہمیں ماننا پڑے گا کہ دین حق (ناقل) کی ترقی اور تنزّل میں خدا کا ہاتھ ہے اور یہ حالات خواہ کچھ بھی ہوں ۔۔۔ بہرحال اس میں خدائی طرف سے کوئی نہ کوئی پہلو بھلائی کا ضرور مخفی ہوگا۔ پس اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور دین حق (ناقل) خدا کا مذہب ہے تو ہمیں یقین رکھنا چاہیے کہ یہ تکلیف ہمیں بیدار کرنے کے لیے دی گئی ہے نہ کہ تباہ کرنے کے لیے ۔۔"

۲۸ دسمبر کو حضور نے اپنی مختصر تقریر میں متفرق مسائل پر روشنی ڈالنے کے بعد نہایت پُرجلال انداز میں فرمایا۔

"۔۔۔ ہم نے پھر دینِ حق (ناقل) کا جھنڈا دنیا کے تمام ممالک میں لہرانا ہے ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عزت و آبرو کے ساتھ دنیا کے کونے کونے میں پہنچانا ہے ۔۔۔ ہم نے دینِ حق (ناقل) کو اس کی پرانی شوکت پر قائم کرنا ہے۔ ۔۔۔"

آخر میں حضور نے فرمایا۔

"قادیان چھوٹ جانے پر بعض لوگوں نے نہایت جزع فزع کیا ہے اور آنسو بہائے ہیں لیکن میں اسے بے غیرتی سمجھتا ہوں یہ رونے کا وقت نہیں ہے بلکہ کام کرنے کا وقت ہے میرا آنسو قادیان کے لیے اس دن بہے گا جب میرا دوسرا آنسو اس خوشی میں بہے گا کہ میں قادیان میں فاتحانہ داخل ہو رہا ہوں جذبات بے شک کام کی تکمیل میں ممد ہوتے ہیں لیکن ہمیں اپنے جذبات اس دن کے وقف رکھنے چاہئیں جب ہم قادیان کے لیے نکلیں۔"

اس جلسہ میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

ذکرِ حبیب	حضرت مفتی محمد صادق
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں	مولوی محمد سلیم صاحب فاضل
انشورنس اور بنکنگ کے متعلق اسلامی نظریہ	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
اناجیل کی حیثیت	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
حضرت مسیح کے سفر کشمیر کا اثر عیسائی دنیا پر	حضرت مولانا جلال الدین شمس

تتمہ ظلّی جلسہ سالانہ

برموقع مجلسِ مشاورت ۱۹۴۸ء

منعقدہ:- ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء

بمقام:- جودھامل بلڈنگ لاہور

چونکہ ظلّی جلسہ پر مستورات اور بچوں کو بوجہ حالات شریک ہونے کی ممانعت کر دی گئی تھی اس لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اعلان فرمایا کہ مجلس مشاورت ۱۹۴۸ء کے ساتھ ایک دن بڑھا دیا جائے تا وہ عورتیں اور بچے جو گزشتہ موقع پر نہیں آسکے اس موقع سے فائدہ اٹھا سکیں۔

مجلس مشاورت کے اگلے روز یعنی ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء کو سالانہ جلسہ کا تتمہ پروگرام شروع ہوا اس موقع پر ہزاروں احباب مختلف مقامات سے حاضر ہوئے تھے۔

حضور نے صبح افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ اجتماع وہی بابرکت ہوتے ہیں جو نیک ارادوں کے ساتھ شروع کیے جائیں۔ ہمارے سامنے دو ارب نفوس کے قلوب کو فتح کرنا ہے۔۔۔۔ پس محض جلسوں اور اجتماعوں پر اکتفا نہ کرنا چاہیے بلکہ مومنانہ جوش اور اخلاص کے ساتھ دین کی خدمت تبلیغ اور اشاعتِ حق کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ نیز فرمایا کہ آسمانی تقدیر کے ظہور کے لیے زمینی جد و جہد بھی ضروری ہے ہر ایک کی یہی خواہش ہونی چاہیے کہ دنیا کے گورنر جنرل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور دنیا پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہو۔

۲۸ مارچ کو اپنے دوسرے خطاب میں اصل موضوع شروع کرنے سے قبل حضور نے چند متفرق امور بیان فرمائے پھر اپنی تقریر "سیرِ روحانی" کے سلسلہ کی چوتھی کڑی یعنی "عالمِ روحانی کا بلند ترین معیار یا مقامِ محمدیت" پر روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا۔

> "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ایک عظیم الشان مینار ہے جو قیامت تک روشنی دیتا چلا جائے گا۔ قادیان کا مینار دراصل تصویری زبان میں ہمارا یہ اقرار ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج سے ہمارے مہمان ہیں اور آپؐ کے لیے ہم ہر قربانی کے لیے تیار رہیں"۔

ریڈیو پاکستان پر بھی اس جلسہ کا اعلان کیا گیا۔ حضرت اقدس کی تقریر کے دوران پریس گیلری بھی بھری ہوئی تھی۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

اسلامی نظامِ حکومت۔	پروفیسر محمد اسلم صاحب
کوائف تبلیغ امریکہ میں۔	صوفی ایم۔ آر بنگالی صاحب مبلغ امریکہ۔
کوائف مغربی افریقہ میں تبلیغ۔	ایف آر حکیم صاحب مبلغ افریقہ۔

جلسہ مستورات

خواتین کے لیے مردانہ جلسہ گاہ سے پروگرام لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنایا گیا۔

۱۹۴۸ء

پاکستان میں نئے عالمی مرکز سلسلہ احمدیہ **ربوہ** کی بنیاد حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کو رکھی اور سنتِ ابراہیمی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے لق و دق صحرا کو خدائے واحد و یگانہ کی توحید کو تمام دنیا میں پھیلانے والے مرکز میں تبدیل کرنے کی داغ بیل ڈالی۔

چونکہ نئے مرکز سلسلہ میں آب و دانہ کی مشکلات کے باعث فوری طور پر وہاں مرکزی جلسہ سالانہ منعقد کرنا ممکن نہ تھا لہٰذا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فیصلہ فرمایا کہ اس بار مرکزی جلسہ سالانہ بجائے دسمبر کی تعطیلات کے ایسٹر (اپریل) ۱۹۴۹ء کی تعطیلات میں منعقد کیا جائے گا۔

جلسہ سالانہ کی مقررہ تاریخوں پر ۲۵، ۲۶، ۲۷ دسمبر ۱۹۴۸ء کو جماعت احمدیہ لاہور نے اپنا سالانہ جلسہ منعقد کیا جس میں حضور نے بھی شرکت فرمائی۔ اس جلسہ میں قریباً ۱۷۰۰ احباب جماعت نے شرکت کی۔

اپنے افتتاحی اجلاس میں حضور نے جماعت کو عملی نمونہ پیش کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

> "جب تک ہم عملی نمونہ پیش نہ کریں ہم غلبہ نہیں پا سکتے۔ پس یہ وہ دروازہ ہے جس سے گزر کر ہم اپنے مقصد کو پالیتے ہیں اور دین حق (ناقل) کے غلبہ کی عمارت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ جہاں تک ہمارے مقصد کا تعلق ہے وہ واضح ہے کہ قرآن کریم میں ہمارا فریضہ دین حق (ناقل) کو دوسرے ادیان پر غالب کرنے میں کوشاں رہنا بیان فرمایا ہے لیکن جہاں تک عمل کا سوال ہے اس میں ہم تہی دست ہیں"۔

۲۷ دسمبر کو دوسرے اور اختتامی اجلاس میں حضور نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

> "یہ قطعی اور یقینی بات ہے کہ اب دینِ حق (ناقل) کے غالب ہونے اور کفر کے مغلوب ہونے کی باری ہے۔ مالی قربانی کی طرح جانی قربانی کے میدان میں بھی ہمیں عدیم النظیر نمونہ پیش کرنا چاہیے"۔

نیز حضور نے اعلان فرمایا کہ یہ صرف لاہور کی جماعت کا جلسہ سالانہ ہے۔ جماعت

احمدیہ کا سالانہ جلسہ نہیں اور یہ کہ جماعت کا سالانہ جلسہ ایسٹر (اپریل) میں ربوہ میں ہوگا۔

حضور نے فرمایا۔

"ہمارا آئندہ جلسہ سالانہ انشاء اللہ نئے مرکز میں ہوگا اور وہ اس جگہ کا پہلا جلسہ ہوگا۔۔۔ میں تو ساری جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں آنے کی کوشش کرے۔ وہ جلسہ چونکہ نئے مرکز میں پہلا جلسہ ہوگا اس لیے خاص طور پر وہ دعاؤں کا جلسہ ہوگا تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارے نئے مرکز کو ہمارے لیے دین حق (ناقل) کی عظمت اور بڑائی کو ظاہر کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ بابرکت کرے پس ابھی سے تمام دوستوں کو تیاری شروع کر دینی چاہیے"۔

اس موقع پر حضور نے غذائی قلت کے پیشِ نظر آئندہ جلسہ پر آنے والوں کو تحریک فرمائی کہ زمیندار احباب آتے ہوئے کچھ نہ کچھ غلّہ ساتھ لائیں۔

جلسہ کے پہلے روز مفتی اعظم فلسطین کے ذاتی نمائندے الشیخ عبداللہ غوشیہ اور السید سلیم الحسنی اور السید عبدالحمید بک بھی تشریف لائے الشیخ عبداللہ غوشیہ نے مسئلہ فلسطین اور اتحاد دین حق (ناقل) کے موضوع پر عربی میں ایک موثر تقریر فرمائی جس کا اردو ترجمہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ نے سنایا۔

ربوہ کا پہلا جلسہ سالانہ

۵۷
ستاونواں جلسہ سالانہ

منعقدہ:۔ ۱۵، ۱۶، ۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء

بمقام:۔ نزد ریلوے اسٹیشن ربوہ

۱۵ اپریل کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔

"یہ جلسہ تقریروں کا جلسہ نہیں یہ جلسہ اپنے اندر ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ ایسی تاریخی حیثیت جو مہینوں یا سالوں یا صدیوں تک نہیں جائے گی بلکہ بنی نوع انسان کی اس دنیا میں جو زندگی ہے اس کے خاتمہ تک جائے گی اس میں شامل ہونے والے لوگ ایک جلسہ میں شامل نہیں ہو رہے بلکہ روحانی لحاظ سے وہ ایک نئی دنیا، ایک نئی زمین اور ایک نئے آسمان کے بنانے میں حصّہ لے رہے ہیں پس اس جلسہ کو تقریروں کا جلسہ مت سمجھو تقریریں ہوں یا نہ ہوں مختلف مضامین پر لیکچر سننے کا موقع ملے یا نہ ملے اس کا کوئی سوال نہیں جو اصل مقصد ہے وہ ہمارے سامنے رہنا چاہیے اور جو اصل مقصد ہے اس کو ہمیں ہر چیز پر اہمیت دینی چاہیے۔۔۔"

اس کے بعد حضور نے قرآن مجید کی دعائیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ و حضرت اسماعیل علیہ السلام کو وادئ غیر ذی زرع میں چھوڑتے ہوئے پڑھیں تھیں تلاوت کیں اور تمام حاضرین جلسہ کو اپنے ساتھ ان دعاؤں کو دہرانے کی تلقین فرمائی۔

ان دعاؤں کے بعد حضور نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانیوں کو تفصیل سے بیان فرمایا نیز فرمایا ہماری نصیحت یہی ہے کہ دنیا کے گوشے گوشے میں خانہ کعبہ کی نقلیں بننی چاہییں اور دنیا کے کونے کونے میں تمہیں اس کے ظل تیار کرنے چاہئیں اس کے بغیر دین حق کی کامل اشاعت نہیں ہو سکتی۔

پھر حضور نے ابراہیمی دعائیں، جو خانہ کعبہ کی بنیادیں رکھتے ہوئے پڑھیں، دہرائیں اور احباب جماعت کو بھی ساتھ دہرانے کی تلقین کی۔

اپنے خطاب کے آخر میں حضور نے فرمایا۔

"اے خدا جس طرح تُو نے مکّہ، مدینہ اور قادیان کو برکتیں دیں اسی طرح تُو ہمارے اس نئے مرکز کو بھی مقدّس بنا اور اسے اپنی برکتوں سے مالا مال فرما یہاں پر آنے والے اور یہاں پر بسنے والے، یہاں پر مرنے والے اور یہاں پر جینے والے سارے خدا تعالیٰ کے عاشق اور اس کے نام کو بلند کرنے والے ہوں اور یہ مقام دین حق (ناقل) کی اشاعت کے لیے، احمدیت کی ترقی کے لیے، روحانیت کے غلبہ کے لیے، خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کے لیے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اونچا کرنے کے لیے اور دین حق (ناقل) کو باقی تمام ادیان پر غالب کرنے کے لیے بہت اہم اور اونچا اور صدر مقام ثابت ہو"۔

اس کے بعد حضور نے ان ہزارہا مخلصین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھ اٹھا کر لمبی دعا کی اس کے بعد حضور سجدہ میں گر گئے اور حضور کے ساتھ ہی تمام حاضرین جلسہ بھی سربسجود ہو گئے اور رب العرش سے اس مقام کے بابرکت ہونے کے متعلق آنسوؤں کی جھڑی اور آہ و بکا کے ساتھ دعائیں کی گئیں۔

۱۶ اپریل کو احباب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے بعض تنظیمی اور متفرق امور کی طرف توجہ دلائی نیز قادیان سے نکلنے کی وجوہات بیان فرمائیں۔

حضور نے فرمایا۔

"۔۔۔ وہ وقت ضرور آئے گا جب قادیان پہلے کی طرح پھر جماعت احمدیہ کا مرکز بنے گا، خواہ صلح کے ذریعے ایسا ظہور میں آئے یا جنگ کے ذریعے بہر حال یہ خدائی تقدیر ہے جو اپنے معین وقت پر ضرور پوری ہوگی۔ قادیان ملے گا اور ضرور ملے گا لیکن اس وقت اس چیز کی ضرورت ہے کہ ہم نئے مرکز میں نئی زندگی کا ثبوت دیں۔ اور اس تنظیم کو زیادہ شان کے ساتھ قائم کریں

جو آج تک ہمارا طرۂ امتیاز رہی ہے"۔

۱۷ اپریل کو حضور نے جلسہ کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرمایا۔ اس خطاب میں حضور نے جلسہ کے بعض انتظامات کا ذکر کرنے کے علاوہ "جماعت احمدیہ نے قادیان سے ہجرت کیوں کی؟" کو بھی اپنی تقریر کا موضوع بنایا۔ حضور نے حضرت مسیح موعود۔۔۔۔ کے چند الہامات اور اپنے متعدد رویا بیان فرمائے جن میں قادیان سے ہجرت اور حضور کے ذریعے جماعت کی حفاظت اور نئے مرکز میں جماعت کو اکٹھا کرنے کی خبر دی گئی تھی۔ حضور نے بتایا کس طرح حیرت انگیز رنگ میں یہ تمام امور پورے ہو چکے ہیں۔

حضور نے فرمایا۔

"اس وقت تک صبر نہ کرو جب تک دین حق (ناقل) دوبارہ ساری دنیا میں غالب نہ آجائے قادیان سے جماعت احمدیہ کی ہجرت خدائی وعدوں کے مطابق عمل میں آئی۔۔۔ میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ خدا نے جو کچھ کہا تھا وہ پورا ہوا۔ وہ سچے وعدوں والا خدا ہے جو آج بھی اپنی ہستی کے زندہ نشان ظاہر کر رہا ہے۔ دنیا کی اندھی آنکھیں دیکھیں یا نہ دیکھیں اور بہرے کان سنیں یا نہ سنیں لیکن یہ امر اٹل ہے کہ خدا کا دین پھیل کر رہے گا کمیونزم خواہ کتنی طاقت پکڑ جائے وہ میرے ہاتھ سے شکست کھا کر رہے گا اس لیے نہیں کہ میرے ہاتھ میں کوئی طاقت ہے بلکہ اس لیے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہوں"۔

اس جلسہ میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ذکر حبیب	حضرت مفتی محمد صادق
حضرت مسیح موعود۔۔۔ پر اعتراضات کے جوابات۔	مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی
بنکنگ اسلامی تعلیم کی روشنی میں۔	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد۔
ظہور مسیح موعود کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں	حضرت مولانا جلال الدین شمس
تقریر	عبدالشکور کنزے جرمن
اسلام میں حکومت کا تصور۔	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب۔
حضرت مسیح موعود۔۔۔ اور تجدید دین حق (ناقل)	مولوی ابوالعطاء صاحب۔
غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد	حکیم فضل الرحمٰن صاحب۔
خطاب	احمد یداللہ صاحب ماریشس
اسلامی اصول اور کمیونزم	ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم
پردہ	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری۔
پیشگوئی اسمہٗ احمد	مولوی عبدالغفور صاحب
غیر مسلم رعایا کے متعلق اسلامی حکومت کے فرائض۔	شیخ بشیر احمد صاحب
انقلابات کے متعلق انذارات و بشارات	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

جلسہ سے چند دن پیشتر ہی ربوہ کا ریلوے اسٹیشن منظور کر لیا گیا جس کی وجہ سے مہمانوں کو بہت سہولت رہی۔ جلسہ کے لیے مختلف ٹرینوں کے ساتھ اضافی بوگیاں لگائی گئیں اور اسپیشل ٹرینیں بھی چلائی گئیں۔

مہمانوں کی رہائش کے لیے اسٹیشن کے دونوں طرف دور تک بیرکیں بنا دی گئی تھیں۔ خواتین کے لیے مخصوص بیرکوں کے گرد چار دیواری بنا دی گئی تھی۔ بہت سے احباب نے کھلے میدان میں خیمے بھی لگا رکھے تھے اور کئی اصحاب رات کو بیرکوں میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے کھلے میدان میں بستر بچھا کر سوئے۔ خواتین اتنی کثرت سے آئیں کہ ان کی رہائش کے انتظامات ناکافی ثابت ہوئے اور مردانہ بیرکوں کا بھی کچھ حصہ عورتوں کے لیے مخصوص کرنا پڑا۔

ایک پہاڑی کے دامن میں لنگر خانہ قائم کیا گیا جہاں تمام مہمانوں کے لیے کھانا تیار ہوتا۔ اس جگہ ۵۴ تنور لگائے گئے تھے۔ پانچ ٹرک لنگر خانہ سے کھانا قیام گاہوں تک پہنچاتے۔

ربوہ کے لق و دق میدان میں پانی کی فراہمی ایک بہت مشکل مسئلہ تھا اور کئی ہزار روپے خرچ کر کے بھی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ تاہم حکومت کی مدد سے چند ٹینکر میسر آگئے جو پانی فراہم کرتے تھے۔ ان کے علاوہ متعدد مقامات پر پانی کے پمپ بھی لگائے گئے تھے۔

جلسہ انتظامات مختلف نظامتوں کے سپرد کیے گئے تھے اور ہر نظامت کے تحت کئی شعبے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح جلسہ کے ہر شعبہ کی خود نگرانی فرماتے تھے۔

جلسہ سالانہ مستورات

بمقام نزد مردانہ جلسہ گاہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۱۷ اپریل کو زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر خواتین سے خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب میں حضور نے اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"یہ جلسہ تقریروں کا نہیں دعاؤں کا ہے۔ پھر حضور نے صحابہ (حضرت محمد مصطفیٰ) اور صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین کے صبر و استقامت کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور بتایا کہ انبیاء کی جماعتیں ہمیشہ تکلیفوں سے عزت پاتی ہیں پس اپنے نفس میں اور اپنی اولاد میں دین کی خاطر تکلیفیں برداشت کرنے کی عادت ڈالو۔ وہی عورت عزت کی مستحق ہے جو بچہ نہیں جنتی شیر جنتی ہے جو انسان نہیں فرشتہ جنتی ہے۔ یہی وہ کام ہے جو صحابیات (حضرت محمد مصطفیٰ) نے کیا اور یہی تمہارے لیے حقیقی نمونہ اور حقیقی راہ نما ہے۔

حضور کے تینوں خطابات مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست زنانہ جلسہ گاہ میں بھی سنے گئے اور پہلے دن کے جلسہ کی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے نشر کی گئی۔

جلسہ مستورات میں کی جانے والی دیگر تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مسلمان عورتوں کا لائحہ عمل	امتہ اللہ بیگم صاحبہ
ہماری ہجرت اور موجودہ حالات میں ہماری ذمہ داریاں	امتہ اللطیف صاحبہ
جماعت احمدیہ کا مستقبل	نصیرہ نزہت صاحبہ
وصیت	امتہ المجید صاحبہ
نیا آسمان اور نئی زمین:	امتہ الرشید شوکت صاحبہ
قربانی	امتہ الرشید صاحبہ

سیدہ فضیلت صاحبہ نے دفتر لجنہ اور تعمیر ربوہ کے لیے بیس ہزار روپیہ چندہ کی تحریک کی۔

۵۸
اٹھاونواں جلسہ سالانہ

منعقدہ :۔ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء

بمقام :۔ ریلوے اسٹیشن ملحقہ میدان، ربوہ۔

۲۶ دسمبر کو حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا اور ربوہ میں احباب جماعت کے دوبارہ اکٹھا ہونے کو ایک الٰہی نشان قرار دیا نیز فرمایا۔

"آؤ ہم دشمن کو گھٹنے ٹیک کر یہ اقرار کرنے پر مجبور کر دیں کہ دنیا کا معزز ترین انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

"یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے تمام اقوام میں سے صرف اور صرف تم کو پراگندگی اور انتشار سے بچایا اور تمہیں قادیان سے نکل کر پھر ایک دفعہ ربوہ میں جمع ہونے کی توفیق دی۔ بہت بڑے ابتلا اور خطرناک ٹھوکر کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری جماعت آج بھی پہاڑ کی طرح مضبوطی سے قائم ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک قائم رہے گی جب تک کہ کفر اس سے ٹکرا کر پاش پاش نہ ہو جائے"۔

۲۸ دسمبر کو جلسہ کے آخری اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے جماعت کو بعض اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

ذکرِ حبیب	حضرت مفتی محمد صادق۔
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ایک رویا سے متعلق سکھ کتب میں پیشگوئیاں	گیانی عباد اللہ صاحب
شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود کی نظر میں	ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم
دینِ حق (ناقل) کا احیاء حضرت مسیح ناصری کی وفات سے وابستہ ہے	پروفیسر قاضی محمد نذیر صاحب۔
احکامِ حج اور ان کی اہمیت	ابوالبشارت مولوی عبدالغفور صاحب۔
یورپین مصنف کے اس اعتراض کا رد کہ اسلام نے عورت پر ناجائز پابندیاں عاید کی ہیں	حضرت مولوی عبدالرحیم درد
دنیا کی اقتصادی مشکلات کا حل اسلام کی رو سے	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
بعثت حضرت مسیح موعود... از روئے قرآن	مولانا ابوالعطاء صاحب
انقلابات کے متعلق حضرت مسیح موعود کے انذارات و بشارات	حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ
نبوت کے بارے میں امت کا عقیدہ	مولوی عبدالمالک خان صاحب
قیام و استحکام پاکستان کے لیے جماعت کی مساعی	حضرت مولانا جلال الدین شمس
اللہ تعالیٰ کی صفت علیم اور اس کا اثر انسانی زندگی پر	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب۔

اس جلسہ میں مہمانوں کو ٹھہرانے کے لیے دو سو بیرکس ۵۳۵ خیموں اور چھولداریوں کا انتظام کیا گیا۔ اس کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر اور شہر کے مکانوں میں بھی مہمان ٹھہرے۔

ربوہ کے بے آب و گیاہ میدان میں ۳۰،۰۰۰ مہمانوں کے لیے پانی کا انتظام کوئی آسان کام نہ تھا اور گزشتہ سال کافی فاصلے سے ٹینکروں کی مدد سے پانی مہیا کیا گیا گزشتہ جلسہ سے واپسی پر حضور کو خدا تعالیٰ نے پانی مہیا ہو جانے کی خوشخبری دی تھی۔ چنانچہ اس بنجر زمین سے پانی نکل آیا جس نے جلسہ پر آنے والے احباب کی ضرورت کو بآسانی پورا کیا۔

ربوہ میں بجلی نہ ہونے کی وجہ سے اس کی کمی گیس کے ہنڈوں اور لالٹینوں وغیرہ سے پوری کی گئی۔

بیعت :۔ ۱۸۲ افراد نے امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بیعت کی۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت مفتی محمد صادق۔ پروفیسر قاضی محمد نذیر صاحب، حضرت مولوی عبدالغفور صاحب اور حضرت مولانا عبدالرحیم درد کی تقاریر مردانہ

جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو حضور زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا اپنے خطاب میں حضور نے پردہ اور خصوصاً چہرہ کے پردہ کی طرف توجہ دلائی۔

پھر وقارِ عمل کے ذریعے سادگی اور صفائی کی طرف توجہ دلائی۔ نیز فرمایا۔

"لجنہ کو اب ہوشیار ہو جانا چاہیے۔ دینِ حق (ناقل) اور کفر کی لڑائی ختم نہیں ہو سکتی جب تک کہ تم، تمھاری مائیں، بہنیں، لڑکیاں، مرد اور بچے پوری طرح میں شامل نہ ہوں۔ دشمن سمجھتا ہے کہ میرے حملے کے لیے ایک عظیم الشان دروازہ کھلا ہے وہ دروازہ عورت ہے جیسے گھر کی دہلیز کہا جاتا ہے۔ لجنہ کو چاہیے کہ وہ عورتوں میں بیداری پیدا کرے، قربانی کی روح جماعت میں موجود ہے صرف عورتوں کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔"

جلسہ میں کی جانے والی خواتین مقررین کی تقاریر کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

تحریک وقفِ زندگی	حضرت سیدہ مریم صدیقہ
حصول قادیان کے لیے ہمیں کیا کچھ کرنا چاہیے	امۃ اللطیف صاحبہ
احمدی خواتین اور فریضۂ تبلیغ	امۃ الرشید شوکت صاحبہ
پردے کی اہمیت	جمیلہ عرفانی صاحبہ
اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا	حضرت سیدہ مہر آپا
حضرت مصلح موعود کے دور کی عظیم ترقیات	نصیرہ نزہت صاحبہ
بعثت محمدیہ کا دوسرا دور	امۃ اللہ خورشید صاحبہ
اسلامی تمدن	سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ
تنظیم لجنہ اماء اللہ	حضرت سیدہ مریم صدیقہ

صنعتی نمائش۔ پاکستان بننے کے بعد ۱۹۴۹ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر پہلی بار لجنہ اماء اللہ کی صنعتی نمائش قادیان کی طرح ربوہ میں بھی لگائی گئی۔

جلسہ کے انتظامات۔ جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر پہلی مرتبہ مستورات کے لیے لنگر خانہ کا علیحدہ انتظام کیا گیا جس میں نمایاں کامیابی ہوئی۔

جلسہ کے اختتام پر ۲۸ دسمبر کی رات حضور نے کارکنات سے خطاب فرمایا اور الوداعی دعا کروائی۔

۲۷ دسمبر کی رات کو لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ بھی منعقد ہوئی۔

۵۹
انسٹھ واں جلسہ سالانہ

منعقدہ:۔ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۰ء

بمقام:۔ ربوہ

۲۶ دسمبر کو حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں حضور نے فرمایا۔

"ہم اللہ تعالیٰ کی محبت کے وہ لاعلاج مریض ہیں کہ اس مرض کو دور کرنے کا خیال بھی ہمارے جسموں پر کپکپی طاری کر دیتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ہم ملک آزادیاں عزت، مال اور جانیں تک قربان کر دیں گے لیکن خدا تعالیٰ کو نہیں چھوڑ سکتے۔"

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے متفرق امور پر تقریر فرمائی۔ نیز حضور نے اپنے خطاب میں علمائے مخالف کی طرف سے لگائے جانے والے الزامات بسلسلہ تقسیم ہند اور جماعت احمدیہ کا برطانوی ایجنٹ ہونے کا مفصل و مدلل جواب دیا۔ حضور نے اس سلسلہ میں حقائق بیان کرتے ہوئے مخالفین کے اس افترا کی قلعی کھولی۔

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

"باوجود نامساعد حالات کے میرے توجہ دلانے پر جماعت قربانی کا نہایت اچھا نمونہ پیش کیا۔ دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں گداز اور آپؐ کے نام اور عزت قائم کرنے والی ہے۔"

۲۸ دسمبر کو اپنے اختتامی خطاب میں حضور نے "سیرِ روحانی" کے موضوع پر تقریر فرمائی اور اس سلسلۂ مضمون کے پانچویں حصہ کو بیان کیا (یہ مضمون حضور نے ۱۹۳۸ء کے جلسہ سالانہ سے شروع کیا تھا۔)

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

ذکرِ حبیب	حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق
حضرت مسیح موعود کی شدید مخالفت کے باوجود ان کی کامیابی	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ عدیم المثال ہے	مولوی عبدالمنان صاحب عمر
پسر موعود کی پیشگوئی کا ظہور	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
نامحرم مرد و عورت کا آزادانہ اختلاط اسلام نے کیوں منع کر دیا ہے"	مولوی عبدالغفور صاحب فاضل

ممالک یورپ میں تبلیغ دین کا مستقبل	چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
دنیا کی اقتصادی مشکلات کا حل اسلام کی رو سے	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
احمدیت پر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات	ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم
حیات آخرت پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
حضرت مسیح موعود ۔۔۔ کی پیشگوئیاں	مولانا ابوالعطاء صاحب
عقیدہ و مذہب کی آزادی۔ کیا اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے؟	حضرت مولانا جلال الدین شمس
انڈونیشیا کے حالات	مولوی رحمت علی صاحب

چین کے ایک احمدی نوجوان عبداللہ چی صاحب نے بھی تقریر کی

پاکستان بھر کے علاوہ افریقہ، برٹش گی آنا، جرمنی ہالینڈ، بورنیو اور انڈونیشیا کے احباب بھی جلسہ میں شرکت کے لیے تشریف لائے۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقاریر نیز حضرت مفتی محمد صادق، حضرت مولانا عبدالغفور، پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب، چوہدری مشتاق احمد صاحب، حضرت مولانا جلال الدین شمس اور مولانا رحمت علی صاحب کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے نشر کی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو حضور زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔

''عورت سمجھتی ہے کہ اس کا دماغ ادنیٰ ہے مگر میں اس کا قائل نہیں۔ میں یہ مانتا ہوں کہ عورت کو ترقی کا موقع کم ملتا ہے مگر عورت کا دماغ مرد سے کم نہیں۔ چنانچہ اس بات کا ثبوت کہ عورت کا دماغ ادنیٰ نہیں ہر زمانہ میں ملتا رہا۔ چنانچہ قرآن کریم نے فرعون کی بیوی کا واقعہ اور حضرت مریمؑ کی زیر تربیت ایک بچہ کا نبی ہونا بتایا ہے کہ عورت مرد سے دماغی لحاظ سے کم نہیں پھر حضرت خدیجہؓ کی قربانیوں اور آپ کا دنیا کے سب سے زیادہ ذہین اور عقلمند انسان کے متعلق رائے قائم کرنا اور اس کے بعد جو قربانیاں آپ نے کیں وہ تاریخ کا ایک بے بہا جوہر ہیں پس عورت کی ذہنیت اور عادت کا فرق ہے۔ دماغ کا نہیں۔ پس اب یہ وقت ہے کہ تم اپنی عادت کو بدلو اور عورتوں میں تبلیغ کر کے خدمت دین میں حصہ لو۔''

جلسہ سالانہ مستورات میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ، بیگم صاحبہ سید محمود اللہ شاہ صاحب، سلمٰی صاحبہ، امۃ اللہ خورشید صاحبہ، حمیدہ صابرہ صاحبہ، حفیظۃ الرحمٰن صاحبہ، امۃ المجید صاحبہ اور سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔

۲۷ دسمبر کی رات کو لجنہ اماء اللہ کی پانچویں مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوئی جس میں مرکزی عہدیداران کے علاوہ ۶۱ لجنات کی نمائندگان شریک ہوئیں۔

۶۰
ساٹھواں جلسہ سالانہ

منعقدہ :۔ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء

بمقام :۔

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا ''مخالفت ایک بہترین انعام ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ وابستہ ہونے والی جماعتوں کو ملا کرتا ہے ۔۔۔۔ درحقیقت سب سے محفوظ مقام۔ سب سے عزت والا مقام، سب سے مزے والا مقام اس وقت اگر دنیا میں کسی کو حاصل ہے تو وہ آپ لوگوں کو ہی حاصل ہے۔ دُنیا کے بڑے بڑے بادشاہ، دنیا کے حاکم ۔۔۔۔ انسانی امداد پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ان کی تکلیفوں کے وقت کچھ انسان آگے آتے ہیں مگر تمہاری تکلیفوں کے وقت خدائے واحد خود آسمان سے اترتا ہے۔ پس یہ ایام بہترین ایام ہیں۔ جو کسی قوم اور کسی فرد کو کبھی حاصل ہوئے۔ یہی وہ انعام ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو حاصل ہوا۔ پس اپنے ان ایام کو شکر گزاروں اور قدر دانوں کے ایام کی طرح گزارو لغو باتوں، فضول باتوں اور بے کار باتوں میں اپنے اوقات صرف مت کرو۔''

۲۷ دسمبر کو حضور نے اپنی تقریر میں جماعت کی تبلیغی، تربیتی اور مالی سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے مختلف اہم امور کی طرف احباب کی توجہ دلائی اور اسی خطاب کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے تحریک احمدیت کے دس بنیادی اصول اور ان کی برتری بیان فرمائی نیز دین حق (اسلام) کے روحانی غلبہ کا شاندار تصور پیش کیا۔

۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی خطاب ۱۹۳۸ء میں شروع کئے جانیوالے مضمون ''سیر روحانی'' کے سلسلہ کا چھٹا حصہ تھا۔ جس میں حضور نے خدا تعالیٰ کے دربار خاص کا قرآن مجید سے روح پرور نقشہ کھینچا اور پھر اس دربار کے روحانی گورنر جنرل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثال مقام پر روشنی ڈالی۔ آخر میں حضور نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے اس مقام محمود کی تجلیات کو اور زیادہ روشن اور نمایاں کرنے کیلئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کو اور آپ کے بعد مجھے پیدا کیا اور ہم سے اس نے آپؐ کے حسن کی وہ تعریف کروائی کہ آج اپنے تو الگ رہے بیگانے بھی آپؐ کی تعریف کر رہے ہیں اور یورپ اور امریکہ میں بھی ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے ہیں مگر یہ تغیر کیوں ہوا۔ اسی لئے کہ اس روحانی دربار خاص کا بادشاہ جس انعام کا اعلان کرتا ہے؟ وہ انعام چلتا چلا جاتا ہے اور کوئی انسان اس کو چھیننے کی طاقت نہیں رکھتا۔ جب اس نے اپنے دربار میں یہ اعلان کیا۔

کہ اے گورنر جنرل ہم تجھے ایسے مقام پر پہنچانے والے ہیں کہ دُنیا تیری تعریف کرنے پر مجبور ہو گی تو کون شخص تھا جو خدا تعالیٰ کے اس پروگرام میں حائل ہو سکتا۔ اس نے محمدی انوار کی تجلیات کو روشن کرنا شروع کیا اور اس کے حسن کو اتنا بڑھایا کہ دُنیا کی تمام خوبصورتیاں اِس حسین چہرہ کے سامنے ماند پڑ گئیں اور دوست اور دشمن سب کے سب یک زبان ہو کر پکار اُٹھے کہ محمد حقیقتاً محمدؐ اور قابلِ تعریف ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم"

جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

ذکرِ حبیب	حضرت مفتی محمد صادق
اللہ تعالیٰ کی توحید کیلئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
حضرت مسیح علیہ السلام کی ہجرت کشمیر	مولوی عبد المالک خانصاحب
شعائرِ اسلام کی اہمیت	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
صداقت حضرت مسیح موعود قرآن و حدیث کی رو سے	حضرت مولوی عبد الغفور صاحب
جرمنی میں تبلیغ کے حالات	چوہدری عبد اللطیف صاحب
فرانس میں تبلیغ کے حالات	ملک عطاء الرحمٰن صاحب
اسلامی پردہ اور اس پر اعتراضات کے جوابات	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
حضرت مصلح موعود کے بارے میں حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں	حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ
مخالفین سلسلہ کے بعض اہم اعتراضات کے جوابات	ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم
دینِ حق... (ناقل) کے عقائد کو صحیح طور پر ہم مانتے ہیں یا ہمارے مخالف	مولوی ابو العطاء صاحب
جماعت احمدیہ کی تدریجی ترقی	حضرت مولانا جلال الدین شمس
اِسلام کی تائید میں مغربی ممالک میں اِنقلابات	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

اِس جلسہ میں پاکستان کے بعض ممتاز صحافیوں نے بھی شرکت کی۔ ۲۶ تاریخ کو شبینہ اِجلاس میں نظارت دعوت و تبلیغ کے تحت دُنیا کی مختلف زبانوں میں تقاریر کا پروگرام ہوا جس میں دس زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔ پاکستان بھر کے علاوہ انگلستان امریکہ، ترکی، جرمنی، فرانس، سوڈان، حبشہ، چین، چینی ترکستان اور انڈونیشیا سے بھی احباب تشریف لائے۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقاریر نیز حضرت مفتی محمد صادق، حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد، حضرت مولانا جلال الدین شمس، اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سُنی گئیں۔

اکسٹھواں (۶۱) جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء

بمقام :- ربوہ

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اِفتتاحی خطاب فرمایا۔ جس میں بالخصوص یہ توجہ دلائی کہ جماعتی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ نئی نئی اصلاحات ہوں اور نئی قیود اور اصلاحات کو خوشی سے برداشت کیا جائے۔

حفاظتی نقطۂ نگاہ سے اسٹیج اور پنڈال میں بیٹھنے والے سامعین کے درمیان غیر معمولی فاصلہ تھا۔ اس لئے حضور نے اس امر پر اظہار ناراضگی فرماتے ہوئے کہا کہ حفاظت کے لئے ظاہری تدابیر بھی ضروری ہیں لیکن خلافت کو بادشاہت کا رنگ مت دو۔ چنانچہ فوری طور پر فاصلہ ختم کر دیا گیا۔

۲۷ دسمبر کو اپنی دوسری تقریر میں حضور نے اپنے مستقل طریق و دستور کے مطابق اِس سال بھی مختلف اہم اور ضروری امور پر روشنی ڈالی۔ مثلاً پاکستان کے بنیادی اصولوں کے متعلق سفارشات۔ حضرت نصرت جہاں حرم حضرت مسیح موعود کی وفات۔ تعمیرِ ربوہ، فتنہ ۱۹۵۲ء، مسئلہ فلسطین، مسئلہ کشمیر۔ بیرونی ممالک میں تعمیر بیوت الصلوٰۃ، اور جماعت کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی ضرورت وغیرہ۔

۲۸ دسمبر کو حضور کی اختتامی تقریر "تعلّق باللہ" کے موضوع پر تھی۔ جس میں تصوّف کے بہت سے باریک اور ضروری مسائل پر آسان اور دلنشین پیرایہ میں روشنی ڈالی اور دس ایسے ذرائع کی نشاندہی فرمائی۔ جن سے انسان محبوبانِ الٰہی کے پاک گروہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کر سکتا ہے۔ (۱) صفات الٰہیہ کا ورد۔ (۲) صفاتِ الٰہیہ پر تدبّر (۳) خدمتِ خلق۔ (۴) گناہ پر ندامت (۵) ضرورتِ دُعا کا اِحساس (۶) تدبّر کامل اور توکّل کامل (۷) انصاف پروری (۸) تقویٰ (۹) صفات الٰہیہ کی عکاسی (۱۰) محبّت الٰہی کے لئے دُعا۔

حضور نے اس پُر معارف تقریر کے اختتام پر فرمایا۔

"ہمارے کاموں کا آخری انحصار دُعا پر ہے۔ پس اِنسان کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکے اور اس سے کہے کہ الٰہی تیرا وجود مخفی ہے۔ میری عقل سخت ناقص اور ناتمام ہے مگر میرے دل کے مخفی گوشوں میں تیرے وصال کی ایک نہ مٹنے والی خواہش پائی جاتی ہے میرا دل تجھ سے ملنے کے لئے بیتاب ہے میں چاہتا ہوں کہ تیری محبّت کو حاصل کروں مگر اے میرے رب! میری کوششیں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ جب تک تیرے فضل میرے شاملِ حال نہ ہوں پس تو اپنی محبّت سے مجھے حصّہ عطا فرما۔ اور مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جو تیرے محبّین کے پاک گروہ میں شامل ہوں۔"

اِس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکرِ حبیب	حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق
حضرت مسیح موعود کی بعثت سے ہستئ باری تعالیٰ کا ثبوت۔	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
اِسلام میں خلافت کی اہمیت	مولوی عبدالمالک خان صاحب
سپین میں تبلیغ دین۔	مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر
عقیدہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
صداقت حضرت مسیح موعود۔ از روئے قرآن مجید	مولوی محمد یار صاحب عارف
جماعت احمدیہ کی دینی (ناقل) خدمات	چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
انڈونیشیا میں تبلیغ دین کے حالات	مولوی امام الدین صاحب
سود و انشورنس	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
اِسلامی معاشرہ	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
احمدیت کے خلاف اعتراضات کے جوابات	ملک عبدالرحمان صاحب خادم
دورِ حاضرہ میں جماعت احمدیہ کی بعض ذمہ داریاں	محمد عبداللہ خان صاحب
انگریزی تقریر	عبدالشکور رش صاحب امریکہ
مقام محمدیت جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر سے	شیخ عبدالقادر صاحب
جہاد اور جماعت احمدیہ	حضرت مولانا جلال الدین شمس

۲۷ر دسمبر کو شبینہ اجلاس میں غیر ملکی طلباء نے اپنی اپنی زبانوں میں تقاریر کیں۔

پاکستان کے علاوہ جرمنی، امریکہ، شام، سوڈان، حبشہ، برما، چین، انڈونیشیا اور برٹش گی آنا کے بعض احباب نے بھی شرکت کی۔

جلسہ سالانہ مستورات

اِس سال تینوں دن پہلے اجلاس میں مستورات کا علیحدہ پروگرام تھا اور دوسرے اجلاس کا پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے سنایا جاتا رہا۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

احمدی مستورات سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے مستورات کو تعمیر دفتر لجنہ کا قرض اور تعمیر احمدیہ بیت الصلوٰۃ ہالینڈ کے چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے عورتوں کے جذبۂ قربانی کی تعریف فرماتے ہوئے انتظامی قابلیت اپنے میں پیدا کرنے کی تاکید فرمائی۔

نیز فرمایا: "تمہارے اندر قربانی کا جذبہ مردوں سے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ تمہیں خدا نے قربانی کی ہی جنس بنایا ہے۔ ماں، بہن اور بیٹی کی حیثیت میں محنت اور قربانی کے جو نظارے عورتوں میں نظر آتے ہیں وہ ایک دفعہ تو انسانی دل کو کپکپا دیتے ہیں۔ مرد بھی بے شک بڑی بڑی قربانی کرتے ہیں مگر جو روح فدائیت کی عورتوں میں نظر آتی ہے۔ وہ مافوق الانسانیت معلوم ہوتی ہے۔ پس تمہیں اپنے اس امتیاز کو قائم رکھنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ اپنے اندر نظام کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ لجنہ کا فائدہ کیا ہوا اگر ہماری مستورات میں بدنظمی جاری رہے۔

جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

عقیدہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ کا ایمان	حضرت سیدہ مریم صدیقہ
صداقت حضرت مسیح موعود	سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ
شرائطِ بیعت	استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
اندرونی تبلیغ کے میدان میں ہماری مشکلات اور ان کا علاج	امۃ المجید صاحبہ
دُعا اور اسکی برکات	امۃ الرشید شوکت صاحبہ
حضرت امّاں جان کی سیرت طیّبہ	امۃ اللہ خورشید صاحبہ
اِسلامی پردہ	امۃ المجید صاحبہ
حضرت مسیح موعود کے کارنامے	حمیدہ صابرہ صاحبہ

۶۲ باسٹھواں جلسہ سالانہ

منعقدہ:۔ ۲۶، ۲۷، ۲۸، دسمبر ۱۹۵۳ء

بمقام:۔ ربوہ

۱۹۵۳ء کے پُرآشوب حالات اور ظلم و ستم کی وہ سیاہ آندھیاں جو مخالفین احمدیت نے چلائیں تھیں۔ شمع احمدیت کے پروانوں کے مرکز سلسلہ میں جمع ہونے میں رکاوٹ نہ بن سکیں احباب جماعت نئے جوش اور نئے ولولہ کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے۔ بھارت، انڈونیشیا ملایا، افریقہ، یورپ اور امریکہ کے احباب بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔

۲۶ر دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی خطاب میں فرمایا "ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور دینِ حق (ناقل) کے نام کو بلند کرنے کی خاطر یہاں پر جمع ہوئے ہیں۔ دینِ حق (ناقل) پر چاروں طرف سے یورش ہو رہی ہیں اور دینِ حق (ناقل) کے مورچے پر سوائے احمدی مبلغین کے اور کوئی نظر نہیں آتا۔ تبلیغ کا جو عظیم الشان کام ہم نے شروع کر رکھا ہے اس کی کامیابی کے لئے خصوصیت سے دُعائیں کرو۔"

۲۷ر دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے۔ حضور نے اہم جماعتی امور اور وقتی حالات کا تذکرہ فرمایا۔ حضور نے فرمایا "مسلمانانِ عالم اس وقت نہایت خطرناک حالات سے گزر رہے ہیں۔ یہ حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ وہ باہمی اختلافات کو فراموش کر کے متحد ہو جائیں۔ ہر احمدی کو یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ ملک کی حفاظت اور استحکام کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔ ناخواندہ بھائیوں کو تعلیم

دو۔ اپنے ہاتھ سے کام کر کے زائد آمدنی پیدا کرو۔ اور اسے بطور چندہ پیش کرو۔ ملک میں بُری باتوں کی اشاعت کو روکو اور عوام کو صحیح مشورہ دو۔"

۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی خطاب ۱۹۳۶ء کے جلسہ سالانہ سے شروع کئے جانے والے علمی مضمون "سیرِ روحانی" کے سلسلہ کا ساتواں حصّہ تھا۔

اِس عظیم الشان خطاب کے اختتام پر حضور نے احبابِ جماعتِ احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے پُر جلال آواز میں فرمایا۔

اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو، ہاں تم کو، ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سُپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دُنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اِس قرنا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اِس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اُٹھیں تاکہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادتِ توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اِس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہؐ کا تخت آج مسیحؑ نے چھینا ہوا ہے تم نے مسیحؑ سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہؐ کو دینا ہے، اور محمد رسول اللہؐ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سُنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے میری آواز نہیں ہے میں خدا کی آواز تم تک پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دُنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔"

(نوٹ:۔ حضور کا یہ سلسلہ خطاب "سیرِ روحانی" کے نام سے تین جلدوں میں کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔ ۱۹۵۳ء کی تقریر کتابی ترتیب میں سب سے آخری مضمون ہے۔ مرتب)

اس جلسہ میں علمائے سلسلۂ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکرِ حبیب	جناب حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق کی تحریر نورالدین منیر صاحب نے پڑھ کر سُنائی۔
جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا کے حالات	سیّد شاہ محمد صاحب مبلغ انڈونیشیا
محبّتِ الٰہی کے متعلق حضرت مسیح موعود کی تعلیم	مرزا عبدالحق صاحب
قرآن شریف کی کوئی آیت منسوخ نہیں۔	پروفیسر قاضی محمد نذیر صاحب
تربیت کے لحاظ سے ہماری ذمّہ داریاں	مولوی قمرالدین صاحب فاضل
دینِ حق (ناقل) کی نشاۃِ ثانیہ کے متعلق پیشگوئیاں	مولوی عبدالغفور صاحب فاضل
بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی خدمات	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
اِسلام اور تزکیۂ نفس	حضرت سیّد زین العابدین شاہ ولی اللہ
تجارت کے متعلّق اِسلامی تعلیم	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
حضرت مسیح موعود کی بعثت کا پس منظر	حضرت مولوی عبدالرحیم درد
شانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم	مولوی جلال الدین شمس
مذہبی آزادی کے متعلّق اِسلام کا نقطۂ نظر	ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تینوں تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سُنی گئیں۔ حضور اس مرتبہ مستورات سے خطاب نہ فرما سکے۔ چنانچہ آپ نے مردانہ جلسہ گاہ سے ہی اپنی تقریر کے دوران مستورات کو مخاطب فرمایا جس میں خواتین کو تین تحریکیں پیش کیں۔

۱:۔ جرمن زبان میں ترجمہ قرآن کے شائع کرنے کے لئے اخراجات اپنے ذمّہ لیں جس کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ ترجمہ ہو چکا ہے۔

۲:۔ پڑھی لکھی عورتیں تمام کی تمام یہ عہد کریں کہ اپنے اپنے وطن جا کر کم از کم ایک یا دو ناخواندہ بہنوں کو ضرور تعلیم دیں گی۔

۳:۔ زائد آمدنی پیدا کرنے کی کوشش کریں اگر غریب ہو تو اس کا ایک حصّہ اور امیر ہونے کی صورت میں ساری کی ساری بطور چندہ کے پیش کر دو

حضور کی تقاریر کے علاوہ مردانہ جلسہ گاہ سے بعض دوسری تقاریر بھی سُنی گئیں۔

جلسہ سالانہ مستورات میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

جلسہ سالانہ اور اس کی غرض وغایت	استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
موجودہ زمانے میں احمدی مستورات کی ذمّہ داریاں	حضرت سیّدہ مریم صدیقہ
اخلاقِ فاضلہ اور اسلام	امۃ اللہ خورشید صاحبہ
خلافت کی اہمیت	حضرت سیّدہ مہر آپا
مکروہات اور بدعات جس کی احمدیت نے اِصلاح کی	امۃ اللطیف خورشید صاحبہ
احمدی مستورات کے فرائض	صادقہ ملک صاحبہ
احمدیت	بیگم صاحبہ چودھری دوست محمد صاحب
کائناتِ عالم کی پیدائش اور حضرت آدم کی خلافت قرآن کریم کی روشنی میں	امۃ المجید صاحبہ ایم اے
کیا اِسلام بزورِ شمشیر پھیلا؟	امۃ المجید صاحبہ ایم اے
اپنے پیارے بندوں سے خدا کے سلوک کی چند مثالیں	امۃ الرشید شوکت صاحبہ
طرحِ نو	سعیدہ ملک صاحبہ

۶۳
تریسٹھواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۴ء

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ جس میں حضور نے فرمایا تم اس مقام پر اپنے عہد کو دہرانے اور خدا تعالیٰ کے حضور اپنے اخلاص کا تحفہ پیش کرنے کے لئے جمع ہوئے ہو۔ خدا تعالیٰ سے دُعا کرو کہ وہ تمہیں اور تمہارے خاندانوں کو ہمیشہ خدمتِ دین (نافل) کا فرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے اہم جماعتی اُمور بیان فرمائے۔ حضور نے فرمایا۔ اس اَمر کو ہمیشہ ملحوظ رکھو کہ دین کی اصل جڑ محبتِ الٰہی اور محبت رسولؐ ہے۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے اختتامی خطاب میں چند متفرق اُمور پر روشنی ڈالنے کے بعد ۱۹۳۸ء سے جاری شدہ روحانی مضمون "سیر روحانی" کے آٹھویں حصّہ کو بیان فرمایا۔ حضور کی یہ تقریر درج ذیل پیشگوئی پر ختم ہوئی۔

"پھر مُسلمان فلسطین میں جائیں گے اور بادشاہ ہوں گے لازماً اس کے یہ معنی ہیں کہ پھر یہودی وہاں سے نکالے جائیں گے اور لازماً یہ سارا نظام جس کو لیواین۔او (U.N.O) کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجادیں اور پھر اس جگہ پر لاکر مسلمانوں کو بسائیں .... سو خدا تعالیٰ کے عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْن محمد رسول اللہ کی اُمت کے لوگ لازماً اس ملک میں جائیں گے ... یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے یہ تو ہو کر رہنی ہے چاہے دُنیا کتنا زور لگالے"۔

جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مذہبی رواداری	عبدالمنان صاحب عمر
بین الاقوامی کشمکش کے متعلق حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
حضرت مسیح موعود کا عشق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے	عطاء اللہ صاحب
عقیدہ وجود باری پر اہلِ لفتیا کے اعتراض اور ان کے جواب	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
قیام پاکستان کا پس منظر	حضرت مولانا عبدالرحیم درد
فضائل القرآن	مولانا ابوالعطاء صاحب
مخالفین احمدیت کے اعتراضات کے جواب۔	ملک عبدالرحمان صاحب خادم
نزول المسیح والمہدی کے متعلق حضرت محمدؐ کی پیشگوئیوں کا مصدق کون؟	حضرت مولانا جلال الدین شمس

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے تینوں خطاب۔ نیز روزانہ صبح گیارہ بجے تک کا پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے سنا گیا۔

ان کے علاوہ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم، پروفیسر قاضی محمد نذیر صاحب حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد، اور میاں عطاء اللہ صاحب کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

حضور نے اِس سال بھی مستورات سے علیحدہ خطاب نہیں فرمایا بلکہ ۲۷ دسمبر کو احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے خواتین کو بھی خطاب فرمایا اور اُن کو پردہ کی پابندی کی طرف توجہ دلائی۔ نیز احباب کو عورتوں کے حقوق کی ادائیگی کی نصیحت فرمائی۔ نیز حضور نے خواتین کو احمدیہ بیت الصلوٰۃ ہالینڈ کے چندہ کی طرف بھی توجہ دلائی۔

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

جماعتی تربیت کیلئے ہماری ذمہ داریاں	حضرت سیّدہ مریم صدیقہ
حقوق العباد	اُستانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
ہمارا ماحول اور ذکرِ الٰہی	امتہ اللہ صادق صاحبہ
عورتوں پر حضرت محمدؐ کے احسانات	حضرت سیّدہ مہر آپا
مُسلمانوں کی علمی خدمات	امتہ الرحمٰن صاحبہ
برکات الدّعا	حمیدہ صابرہ صاحبہ
حضرت محمدؐ کی زندگی کے حالات قرآن کریم کی روشنی میں	امتہ الرشید شوکت صاحبہ
جنّت اُخروی کی حقیقت	امتہ المجید صاحبہ

۶۴
چونسٹھواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء

بمقام۔ احاطہ نُصرت گرلز ہائی اسکول ربوہ

اس جلسہ میں پاکستان کے علاوہ چین، انڈونیشیا۔ عدن، شام، فلسطین

مشرقی افریقہ۔ مغربی افریقہ۔ ماریشس۔ ڈچ گیانا۔ امریکہ اور ٹرینیڈاڈ کے احباب نے جلسہ میں شرکت کی۔

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں حضور نے فرمایا۔

"ہماری آئندہ نسلوں کو یہ عہد اور عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ یکے بعد دیگرے دین کا بوجھ اٹھاتی چلی جائیں اور دینِ حق (ناقل) کی تبلیغ و اشاعت میں کبھی کمزوری سے کام نہ لیں گے۔ نوجوان خصوصیت سے یہ کوشش کریں کہ آپ نہ صرف اپنے ایمان کو قائم رکھیں گے۔ بلکہ اس ایمان کے تسلسل کو نسل در نسل، وقف کے سلسلہ کو قائم کر کے ترقی دیتے چلے جائیں گے۔"

نیز فرمایا کہ قرآنِ مجید، احادیث، کُتب حضرت مسیح موعود اور سلسلہ کے دیگر لٹریچر کا مطالعہ کر کے اپنی دینی تعلیم کو مکمل کرو۔ کیونکہ دینی تعلیم بڑی چیز ہے۔
اگر تم میں سے ہر شخص ایسا عہد کرے تو اللہ تعالیٰ اس عزم کے نتیجہ میں ابراہیمی ایمان عطا کر سکتا ہے۔ ایسا ایمان کہ اگر دُنیا تم سے ٹکرائے تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے اور خود پاش پاش ہو جائے۔

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے اہم جماعتی اُمور بیان فرمائے۔ نیز نظامِ آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے اپنی اختتامی تقریر کے آغاز میں چند متفرق اُمور پر روشنی ڈالی بعد ازاں ۱۹۳۸ء سے جاری روحانی مضمون "سیر روحانی" کے نویں حصہ کو بیان فرمایا جس میں عالمِ روحانی کی نہروں کے بارہ میں تفصیل بیان فرمائی

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ذکر حبیب	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
اسلام اور کمیونزم	حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ
اہل بیت اور اولاد کے ساتھ سلوک اور ان کی تربیت میں حضرت محمدؐ کا بے نظیر نمونہ	حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
جماعتِ احمدیہ اور اس کے تعلیمی ادارے	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
تحریکِ جدید کے بیرونی مشنوں کے حالات	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
فائدِ احمدیت پر اعتراضات کے جوابات	ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم
احمدیت کی ضرورت	مولوی ابو العطاء صاحب
مستشرقین کے قرآن مجید پر اعتراضات	حضرت مولوی جلال الدین شمس
مغرب اور اسلام	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
شانِ خاتم النبیینؐ	پروفیسر قاضی محمد نذیر صاحب

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقریریں مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔ حضور نے خواتین سے علیحدہ خطاب نہیں فرمایا بلکہ مردانہ جلسہ گاہ میں خطاب فرماتے ہوئے عورتوں کو بھی مخاطب فرمایا۔

حضور کی تقاریر کے علاوہ حضرت چوہدری فتح محمد سیال۔ حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد، مولانا ابو العطاء صاحب اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

جلسہ مستورات میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

حضرت محمدؐ نے تبلیغ کے لئے کونسے ذرائع استعمال کئے	نصیرہ نزہت صاحبہ
حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور ہماری ذمہ داریاں۔	صاحبزادی امۃ الرشید
اخلاقِ فاضلہ کی حقیقت	امۃ المجید صاحبہ
لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ	امۃ الرحمان صاحبہ عمر
احمدی مستورات کی ذمہ داریاں	اُستانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی مساعی	امۃ اللہ خورشید صاحبہ

پینسٹھواں (۶۵) جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء

بمقام- احاطہ نصرت گرلز ہائی اسکول

پاکستان بھر کے علاوہ انڈونیشیا۔ چین۔ مشرقی افریقہ۔ مغربی افریقہ۔ ڈچ گیانا ٹرینیڈاڈ۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ عدن۔ شام۔ فلسطین اور بھارت کے نمائندوں نے شرکت کی۔

۲۶ دسمبر کو حضور نے جلسہ میں افتتاحی خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا عملی سلوک ظاہر کر رہا ہے کہ تم یقیناً اس کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو۔ جس کا وہ خود محافظ

ہے۔ وہ دن جلد آنے والا ہے۔ جب تمہارے ذریعے دینِ حق (ناقل) کو فتح نصیب ہوگی

۲۷ دسمبر کو جلسہ کے دوسرے دن دوسرے اجلاس میں جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے مسئلہ خلافت پر روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا "اگر تم خلافت حقہ کے مناسب حال عمل کرتے رہو گے تو یہ عظیم الشان نعمت تمہیں قیامت تک حاصل رہے گی۔ اس نعمت کی قدر کرو اور اس کے جھنڈے تلے جمع ہو کر ساری دُنیا کو فتح کر کے حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالو۔"

نیز حضور نے دورانِ سال ہونے والی جماعتی ترقیات کا بھی تذکرہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو جلسہ کی اختتامی تقریر حضور نے "سیر روحانی" کے موضوع پر فرمائی۔ یہ تقریر اس بابرکت سلسلہ کی دسویں کڑی تھی جس میں حضور نے قرآنی باغات کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا "اللہ تعالےٰ نے دینِ حق (ناقل) کے عظیم الشان باغ کی نگہبانی آج تمہارے سپرد کی ہے۔ پس دل و جان سے اس کی حفاظت کرو۔ آج احمدیت کے ذریعے اس باغ کے پودے دُنیا کے کونے کونے میں لگا دیئے گئے ہیں۔"

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکرِ حبیب	حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
صفات باری تعالیٰ	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
مقام حدیث	مولانا عبدالمالک خان صاحب
فیضان نبوت محمدیہ	قاضی محمد نذیر صاحب
حیات بعد الممات علوم جدیدہ کی روشنی میں	ڈاکٹر میجر شاہنواز خان صاحب
تعلق باللہ	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
وفاتِ مسیح (زندگی بعد از واقعہ صلیب)	مرزا عبدالحق صاحب
خاتم الانبیاءؐ کا مقام حضرت مسیح موعود کی نظر میں	حضرت مولانا جلال الدین شمس
مصلح موعود کی پیشگوئی اور اس کا ظہور	ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم
اہلی زندگی کے متعلق اسلامی تعلیم	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
مغرب کی اسلام میں بڑھتی ہوئی دلچسپی	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
ضرورت خلافت	مولانا ابوالعطاء صاحب

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح کی تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔ حضور نے عورتوں سے علیحدہ خطاب نہیں فرمایا بلکہ ۲۶ دسمبر کی افتتاحی تقریر ہی میں عورتوں کو بھی مخاطب فرمایا اور ۲۷ دسمبر کی تقریر میں بھی احمدیہ بیت الصلوۃ ہالینڈ کا تذکرہ فرمایا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد، حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی تقریریں بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

اس جلسہ میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

احمدی مستورات اور تبلیغ دین	امینہ فرحت صاحبہ
خطاب	بیگم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
برکات خلافت	امۃ اللہ خورشید صاحبہ
پیشگوئی مصلح موعود	مبارکہ بیگم صاحبہ
حضرت محمدؐ کے اخلاق فاضلہ	سیّدہ بُشریٰ بیگم صاحبہ
حضرت مسیح موعود کی آمد کی غرض اور آپ کا مشن	نصیرہ نزہت صاحبہ
خلافتِ اسلامیہ اور اسکی برکات	امۃ الرشید شوکت صاحبہ
حضرت محمدؐ کے عورتوں پر احسانات	حلیمہ صاحبہ
حضرت فضل عمر کے زریں کارنامے	حمامۃ البشریٰ صاحبہ
اسلامی پردہ	امۃ الرشید صاحبہ
ناصرات کی تحریک کی تاریخ و مقاصد	نسیم صاحبہ

اس جلسہ میں بعض ناصرات نے بھی تقاریر کیں۔

چھیاسٹھ ۶۶ واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء

بمقام - احاطہ نُصرت گرلز ہائی اسکول ربوہ

پاکستان بھر کے علاوہ بھارت، ہالینڈ، انگلستان، جرمنی اور مشرقی افریقہ کے احباب بھی جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ غیر احمدی احباب بھی کافی تعداد میں جلسہ میں شریک ہوئے۔ محکمہ ریلوے کی طرف سے اسپیشل ٹرینوں کا انتظام کیا گیا مگر اس کے باوجود جگہ کی کمی کی وجہ سے احباب بسوں کے ذریعے مرکز پہنچے۔

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جلسہ میں افتتاحی خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت کے ایمان اور اخلاص میں روز افزوں زیادتی ہو رہی ہے۔ دُعا کرو کہ اللہ تعالےٰ قربانی اور اخلاص کے لاکھوں نمونے ہمیشہ جماعت میں پیدا کرتا رہے۔

۲۷ دسمبر کو پہلے حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ پھر احباب سے خطاب کرتے ہوئے جماعتی کاموں اور تحریکوں پر تبصرہ فرمایا۔ اور آئندہ سال کے پروگرام کی وضاحت

کرتے ہوئے وقفِ زندگی کی ایک نئی اور اہم تحریک پیش فرمائی۔

۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی خطاب گزشتہ کئی سالوں سے جاری "سیر روحانی" کے موضوع پر تھا جس میں حضور نے عالم روحانی کے لنگر خانوں کی کیفیت بیان فرمائی۔ یہ اس سلسلۂ خطاب کی گیارہویں کڑی تھی۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ذکر حبیب	حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
اسلامی حکومت اور مذہبی رواداری	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
عقائد احمدیت پر اعتراضات کے جوابات	شیخ عبدالقادر صاحب
فیضان نبوت محمدیہ	قاضی محمد نذیر صاحب
حیات مسیح کے عقیدہ کے نقصانات	میاں عطاء اللہ صاحب
اشاعت دین مشرق و مغرب میں اور جماعت کی ذمہ داریاں۔	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق	حضرت مولانا جلال الدین شمس
امن عالم کے متعلق اسلامی تعلیم	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
ایمان باللہ کا انسان کے اخلاق اور کردار پر اثر۔	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
حضرت محمدؐ کی مخلوق الٰہی سے محبت	مولانا ابوالعطاء صاحب

ان تقاریر کے علاوہ خالد اسمٰعیل ہوزبر صاحب جرمن اور زکریا عبدالعزیز کریٹو صاحب نو احمدی نے بھی انگریزی زبان میں خطاب کیا۔ نیز مولانا عبدالرحمان صاحب خادم کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔

اس دفعہ ہمارا جلسہ سالانہ بعض نمایاں خصوصیات کا حامل تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تفسیر صغیر شائع فرمائی۔ جو قرآنی علوم کا بے نظیر روحانی تحفہ ہے اس طرح حضور ہی کی توجہ سے امسال تبویب مسند احمد حنبل کی پہلی جلد شائع ہوئی۔

حضور نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کی عمومی نگرانی خود فرمائی۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح کی تمام تقریریں مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست سنی گئیں نیز حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد کی تقریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔

حضور نے لجنہ سے علیحدہ خطاب نہیں فرمایا بلکہ ۲۶ دسمبر کی افتتاحی تقریر ہی میں ممبرات لجنہ کی قربانیوں کا تذکرہ فرمایا۔

اس جلسہ میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض	مبارکہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
بچے اور نظم و ضبط	فرخندہ شاہ صاحبہ
چندہ کی اہمیت	سیدہ نسیم شفیع صاحبہ
عورت کی ذمہ داریاں	امۃ المجید صاحبہ
دین حق (ناقل) اور احمدیت کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے	مبارک بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
عورتوں کا نصب العین اسلامی تعلیم کی روشنی میں	نصیرہ نزہت صاحبہ
برکات احمد	سعیدہ قاری صاحبہ
تقریر	حکمت صاحبہ
احمدی عورتوں کی تعلیم کا اعلیٰ مقصد	حضرت سیدہ مہر آپا

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ نے مستورات سے عمومی خطاب فرمایا۔

سڑسٹھواں (۶۷) جلسہ سالانہ

منعقدہ:۔ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۸ء

بمقام:۔ احاطہ نصرت گرلز ہائی اسکول

اِس سال جلسہ سے پہلے غیر معمولی بارشوں کی وجہ سے منتظمین کو بہت زیادہ محنت سے کام کرنا پڑا۔ اسٹیج از سر نو تعمیر کیا جلسہ گاہوں میں کھڑے پانی کو نکالا۔ ابتداً جلسہ گاہ ۲۳۰×۲۵۰ مربع فٹ کے رقبہ پر بنائی گئی مگر جگہ کم پڑنے کی وجہ سے ۲۷ دسمبر کی شام اس میں توسیع کی گئی تاہم ۲۸ دسمبر کو حضور کی تقریر کے دوران ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے جلسہ کے باہر میدان میں بیٹھ کر تقریر سنی۔

۲۶ دسمبر کو افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا "دُعا کرو کہ خدا تعالیٰ اِشاعتِ دینِ حق (ناقل) کے سلسلے میں ہماری حقیر کوششوں کو قبول کرے اور اپنے فرشتوں کو ہماری تائید میں لگا دے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے احسانات کو دیکھتے ہوئے اس کا جتنا شکر کیا جائے کم ہے۔" نیز تبلیغی مساعی کے خوش کن اثرات کا تذکرہ فرمایا۔

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے حضور نے اہم جماعتی امور اور بیرونی ممالک میں اشاعتِ دین اور اُس کے خوش کن ثمرات کا تذکرہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی خطاب میں حضور نے ۱۹۳۸ء کے جلسہ سالانہ سے شروع کئے جانے والے روحانی مضمون "سیر روحانی" کے سلسلہ کا بارھواں اور آخری حصہ بیان فرمایا۔ حضور نے اس میں عالم روحانی کے کتب خانوں کی کیفیت بیان فرمائی۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید اپنے اندر ہر قسم کے مضامین رکھتا ہے جو بجائے خود کتب

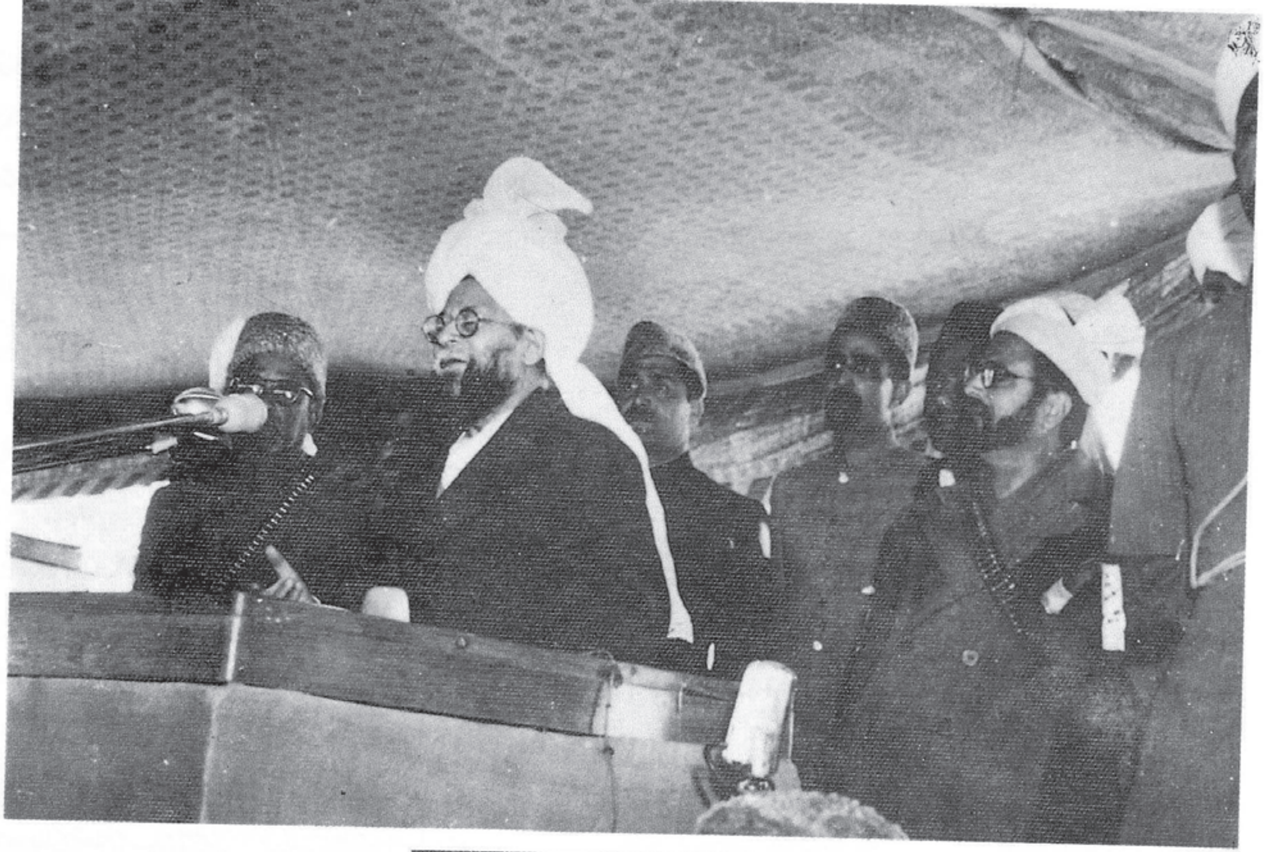

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا
جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء سے خطاب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا
جلسہ سالانہ سے خطاب

خانوں کا درجہ رکھتے ہیں۔ قرآن مجید میں تمام علوم کا ذخیرہ ہے اور یہ ایک جامع تاریخ بھی ہے۔ جس میں کل عالم کی روداد روزِ ازل سے روزِ ابد تک کی محفوظ ہے۔

حضور نے فرمایا "غرض قرآن کریم کے اندر جو عظیم الشان کتب خانے موجود ہیں۔ ان کی مثال دنیا کے کسی کتب خانہ میں نہیں پائی جاتی۔ پھر دنیوی کتب خانے تباہ ہو بھی جاتے ہیں۔ لیکن قرآنی کتب خانہ وہ ہے جس کی دائمی حفاظت کا، خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہوا ہے۔ پس کجا دنیوی بادشاہوں کے کتب خانے اور کجا یہ روحانی کتب خانہ جو زمانہ کی دست برد سے کلی طور پر محفوظ ہے۔ اور قیامت تک محفوظ چلا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کا اور آپ کے خاندانوں کا قیامت تک حافظ و ناصر ہو اور دینِ حق (ناقل) آپ کے ذریعہ سے اور آپکی اولادوں کے ذریعے سے قیامت تک بڑھتا رہے اور دنیا سے شرک اور بدعت مٹ جائے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت پھر دنیا میں قائم ہو جائے اور ایسی مضبوطی سے قائم ہو کہ اسے مٹانے کی کوئی جرأت نہ کر سکے "

جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکرِ حبیب	حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
مذہبی رواداری	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
حضرت مسیح ناصری کا مقام	قاضی محمد نذیر احمد صاحب
تبلیغ دین بیرونی ممالک میں	شیخ مبارک احمد صاحب
معجزات حضرت مسیح موعود	میاں عطاء اللہ صاحب
نبیوں کے سردار	حضرت مولانا جلال الدین شمس
اسلامی معاشرہ	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
زندہ مذہب اسلام	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
احمدیت کا اثر	حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان
سنت اور حدیث	مولانا ابوالعطاء صاحب

عالمگیر زبانوں میں تقاریر کے پروگراموں میں چالیس سے زائد زبانوں میں تقاریر ہوئیں جن میں اردو، فارسی، عربی، انڈونیشین، جاپانی، چینی، ترکی، روسی، اڑیہ، پہاڑی زبان، عبرانی فرانسیسی، تامل، ہنگری، اٹیلین، ملیالم، بلوچی، ملتانی، انگریزی، مارشیس کی زبان کریوی وغیرہ شامل ہیں۔

۲۷ دسمبر کو مجلسِ علمی جامعہ احمدیہ کے زیرِ اہتمام شبینہ اجلاس میں طلباء جامعہ احمدیہ نے تقاریر کیں امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر چند نئی چیزوں کا اضافہ ہوا۔ ان میں سرفہرست دینی معلومات کے اہم نقشوں اور تبلیغی تصاویر کی عظیم الشان نمائش تھی۔ جسے وکالت تبشیر نے ترتیب دیا تھا۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں جماعت احمدیہ کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والا لٹریچر بھی اس نمائش میں رکھا گیا تھا۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح کی تمام تقاریر نیز حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد، حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد، حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان، میاں عطاء اللہ صاحب اور حضرت مولانا جلال الدین شمس کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خطاب و رپورٹ لجنہ	حضرت مریم صدیقہ
اسلامی اخلاق	امۃ الرشید شوکت صاحبہ
نظامِ خلافت	مبارکہ صاحبہ بیگم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد	امۃ المجید
حضورؐ کی دوسرے انبیاء کے مقابل میں خصوصیات	سعیدہ حبیب صاحبہ
ہماری ذمہ داریاں	راشدہ صاحبہ خوشاب
رسول پاکؐ (حضرت محمدؐ) کی قوتِ قدسیہ کا اثر صحابہؓ پر	امۃ المالک فرخ صاحبہ

استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے پنجابی زبان میں خطاب فرمایا۔

۶۸
اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

منعقدہ:۔ ۲۲، ۲۳، ۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء

(پاکستان میں عام انتخابات کی وجہ سے یہ جلسہ دسمبر ۱۹۵۹ء کے بجائے ۱۹۶۰ء جنوری میں منعقد ہوا)

پاکستان کے علاوہ ہالینڈ، مغربی جرمنی، امریکہ، عدن، کینیا، ٹانگانیکا، شمالی لینڈ، مارشیس، گھانا، سیرالیون، انڈونیشیا، فجی، چین اور بھارت کے احباب بھی جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

۲۲ جنوری کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جس میں حضور نے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے ایک دفعہ پھر جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر احبابِ جماعت کو ربوہ میں جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ نیز احبابِ جماعت کو نہایت زریں اور اہم ہدایات سے نوازا۔ حضور نے تلقین فرمائی کہ احباب اپنی نسلوں کے اندر دینِ حق (ناقل) اور احمدیت کی محبت پیدا کرتے چلے جائیں۔ یہاں تک کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ساری دنیا پر لہرانے لگے۔

۲۴ جنوری کو حضور نے جلسہ کا اختتامی خطاب فرمایا۔ اس تقریر میں حضور نے احباب سے دین کیلئے زندگیاں وقف کرنے اور دینِ حق (ناقل) کے جھنڈے کو تاقیامت دنیا

میں بلند رکھنے کا تاریخی عہد لیا۔ اس عہد میں کلمہ شہادت کے بعد فرمایا۔

"ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم دین حق (ناقل) اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول کے لئے وقف کریں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک دین حق (ناقل) کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعے دین حق (ناقل) کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہؐ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے، اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللّٰھم آمین۔" (الفضل ۴ فروری ۱۹۶۰ء)

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تعلق باللہ	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
طوفان نوحؑ	مولانا قاضی محمد نذیر صاحب
حضور اکرمؐ اور عبادات	میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ
جماعت احمدیہ کی علمی خدمات	مولوی عبدالمالک خان صاحب
ہماری تبلیغی مساعی کا اثر ممالک غیر پر	حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
ذکر حبیب	حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد
احمدی مردوں اور عورتوں کے لئے حضرت مسیح موعود کی نصائح	حضرت مولانا جلال الدین شمس
جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں	مولانا ابوالعطاء صاحب
تفسیر سورۃ فاتحہ	حضرت مولانا غلام رسول راجیکی
حضور کے لئے دعا کی تحریک	حکیم بشیر احمد صاحب
اسلام میں خلیفہ کا مقام	ڈاکٹر خلیل احمد ناصر
اُخروی زندگی	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
پاکستان میں مسیحیوں کی تبلیغ اور ہمارا فرض	مولانا ابوالعطاء صاحب

حضور کے خطاب سے پہلے حضور کی ۵۳ء کے جلسے کی تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح کی دونوں تقاریر نیز حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد، مولانا ابوالعطاء صاحب، حضرت مولوی غلام رسول راجیکی، حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان، حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔ نیز ۱۹۵۲ء کی حضور کی تقریر کی ٹیپ بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔

جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خلافت کی برکات	امۃ الرشید فضل صاحبہ
انسانی زندگی کا مقصد	نصیرہ نزہت صاحبہ
احمدی عورت کے فرائض	مسعودہ بیگم صاحبہ
قوم کی تعمیر کیونکر ہو	امۃ المجید رحمٰن صاحبہ
نظام احمدیت کا پیدا کردہ شاندار انقلاب	صاحبزادی امۃ القدوس
تربیت اولاد اور تبلیغ احمدیت	امۃ المجید صاحبہ
بچوں کی تربیت	نصیرہ شاہنواز صاحبہ

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ نے مستورات سے عمومی خطاب فرمایا۔

۶۹ اُنہترواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۰ء

پاکستان کے علاوہ بھارت، ہالینڈ، جنوبی افریقہ، گھانا، لائبیریا، انڈونیشیا، عدن وغیرہ سے بھی احباب تشریف لائے۔

۲۶ دسمبر کو افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب کو دعائیں کرنے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی تحریک فرمائی۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی اجلاس میں خطاب کے لئے ناسازئ طبع کے باعث حضور تشریف نہ لا سکے لیکن حضور کی تحریر کردہ تقریر حضرت مولانا جلال الدین شمس نے پڑھ کر سنائی۔ حضور نے تحریر فرمایا: "دین حق (ناقل) کی ترقی اور اشاعت میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لو اور اپنی زندگیوں کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کے لئے وقف کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد جو عظیم الشان کام کیا ہے وہ ایک لمبی اور مستقل جدوجہد کے بغیر سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ ضروری ہے کہ ہماری جماعت کا ہر فرد اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور دنیا میں نیکی اور تقویٰ کی روح کو قائم کرنے کی کوشش کرے۔"

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اسلام اور غیر مسلم رعایا	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
حضرت مسیح ناصری کا صلیبی موت سے بچنا اور مشرق میں ورود جدید شواہد کی روشنی میں	مولانا شیخ عبدالقادر صاحب
تقویٰ اللہ اور اس کے حصول کے ذرائع	مرزا عبدالحق صاحب
عقائد احمدیت پر اعتراضات اور ان کے جوابات	قاضی محمد نذیر صاحب

دُعا کی اہمیت	حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد
سیرتِ نبویؐ احادیث کی روشنی میں	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
ذکرِ حبیب	حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد
اِسلام کا عالمگیر غلبہ	حضرت مولانا جلال الدین شمس
وقفِ جدید کی اہمیت	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
ختمِ نبوّت کی دائمی برکات	مولانا عبدالمالک خان صاحب
اِسلام اور نیشنلزم	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
بہائی تحریک پر تبصرہ	مولانا ابوالعطاء صاحب

حضرت مصلح موعود کی ۱۹۵۳ء کی تقریر "سیر روحانی" کا ٹیپ احباب کو سُنایا گیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے آخری اجلاس میں مختصر لیکن دل سوز خطاب فرمایا۔

۲۶ دسمبر کی شب مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام عالمگیر زبانوں کے اجلاس میں ۵۰ مختلف زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔

۲۷ دسمبر کو شبینہ اجلاس میں علمی موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دونوں تقاریر نیز حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد، قاضی محمد نذیر صاحب، حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان، اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد۔ کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سُنی گئیں۔

جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

وقفِ زندگی کی اہمیت	حضرت سیدہ مریم صدیقہ
جنّت و دوزخ کی حقیقت	حضرت سیدہ مہر آپا
تربیت	مبارکہ نیّر صاحبہ
حضرت مصلح موعود کے زمانہ میں دینِ حق (ناقل) کی ترقی	نصرت جہاں صاحبہ
احمدی اخبارات میں مصباح کا مقام	امۃ الرشید صاحبہ
حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقاصد	حمیدہ بانو صاحبہ
جلسہ سالانہ کی اہمیت	اَمۃ المالک صاحبہ
وفاتِ مسیح ناصری	مبارکہ انجم صاحبہ
مسلمان عورتوں کے فضائل	امۃ المجید صاحبہ
عورت ہی معاشرہ کی بنیاد ہے۔	صاحبزادی امۃ القدوس
جماعت احمدیہ اور اس کی قیام کی غرض	امۃ الرشید صاحبہ
پردہ	مبارکہ بیگم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب

سترواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء

پاکستان کے علاوہ چین، جاپان، سنگاپور، انڈونیشیا، فجی، مارشیس مشرقی افریقہ، نائجیریا، جرمنی اور انگلستان کے احباب جلسہ میں شریک ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علالت طبع کے باعث جلسہ گاہ میں تشریف نہ لا سکے لیکن جلسہ کے لئے افتتاحی اور اختتامی پیغام خود لکھوا کر ارسال فرمائے۔

۲۶ دسمبر کو حضور کا افتتاحی پیغام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے پڑھ کر سُنایا

جلسہ سالانہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

حقیقتِ نبوت	قاضی محمد نذیر صاحب
جماعت احمدیہ کے عقائد	مولانا محمد یار صاحب عارف
جماعت احمدیہ اور تربیت	مرزا عبدالحق صاحب
اسلامی پردہ اور اس کی اہمیت	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
تبلیغ دین اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں	چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
سیرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	صاحبزادہ مرزا رفیع احمد
ذکرِ حبیب	حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد
ہستی باری تعالیٰ جدید سائنسی معلومات کی روشنی میں	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
حضرت مسیح موعود کے رفقاء کے ایمان افروز واقعات	شیخ عبدالقادر صاحب
خلافتِ راشدہ	مولانا ابوالعطاء صاحب
حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں	حضرت مولانا جلال الدین شمس
خطاب	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں

۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی پیغام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے پڑھ کر سُنایا۔

نیز حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے حاضرین جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا اور دُعا کروائی۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی گزشتہ سال کی تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا نیز مردانہ جلسہ گاہ میں ہونے والی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کی تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا۔
حضرت مولانا جلال الدین شمس، گیانی واحد حسین صاحب، مولانا ابوالعطاء صاحب اور

مولانا قاضی محمد نذیر صاحب نے جلسہ مستورات میں خطاب فرمایا۔

خواتین میں سے حمیدہ بانو صاحبہ، امۃ الرشید شوکت صاحبہ حمامۃ البشریٰ صاحبہ منور سلطانہ صاحبہ، امۃ المنان صاحبہ، مبارکہ نیر صاحبہ، رضیہ درد صاحبہ، حکمت صاحبہ، حضرت سیدہ مہر آپا، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم نے تقاریر کیں۔

پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ مستورات کا افتتاح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم نے کرنا تھا لیکن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد کی وفات کے سانحہ کی وجہ سے پہلے دن تشریف نہ لاسکیں البتہ تیسرے دن تشریف لائیں اور مستورات سے خطاب فرمایا۔

اکہتّرواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء

پاکستان کے علاوہ کویت، عدن، مشرقی افریقہ، سیرالیون، جرمنی اور سکنڈے نیویا کے احباب نے جلسہ میں شرکت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علالت طبع کی وجہ سے جلسہ میں خطاب کے لئے تشریف نہ لاسکے۔ مگر خلیفۂ وقت کے ارشادات کی مشتاق جماعت کے لئے ۲۶ر دسمبر کے افتتاحی اجلاس میں حضور کا تحریر کردہ پیغام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے پڑھ کر سنایا۔

حضور نے فرمایا:۔

"دنیا کی نجات اس وقت آپ لوگوں سے وابستہ ہے۔
اس لئے اشاعت دین (ناقل) اور اشاعت احمدیت کی ہمیشہ کوشش کرتے رہیں اور اپنے نمونہ سے لوگوں کے دلوں کو احمدیت کی طرف مائل کریں۔

۲۸ر دسمبر کو حضور کا اختتامی پیغام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے پڑھ کر سنایا۔ حضور نے فرمایا۔

"یہ امر اچھی طرح یاد رکھو کہ دین حق (ناقل) اور احمدیت کی خدمت ایک عظیم الشان نعمت ہے اس نعمت کی قدر کرو اور اپنے آپ کو دین حق (ناقل) اور احمدیت کا سچا اور حقیقی پیرو بناؤ۔"

جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے

نزول مسیح	قاضی محمد نذیر صاحب
اسلامی پردہ	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
دعائیہ خطاب	حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد
نوجوانوں کی تربیت	مرزا عبدالحق صاحب
ختم نبوت کی حقیقت	شیخ مبارک احمد صاحب
خطاب	چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی
اسلام اور مفکرین مغرب	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ	حضرت مولانا جلال الدین شمس
ملایا اور انڈونیشیا کے مذہبی حالات	مولانا محمد صادق صاحب سماٹری
غیر شرعی رسوم اور ان کا ازالہ	صاحبزادہ مرزا رفیع احمد
فضائل قرآن مجید	مولانا ابوالعطاء صاحب
ارتقائے انسانیت اور ہستی باری تعالیٰ	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
احمدیت مشرقی پاکستان میں	مولوی محمد صاحب
جماعت احمدیہ کا تبلیغی نظام اور اس کے نتائج	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
منکرین حدیث کے اعتراضات کے جوابات	مولانا غلام باری صاحب سیف
ذکر حبیب	حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد (مضمون مولانا جلال الدین شمس نے پڑھا)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے حاضرین جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم نے جلسہ سے افتتاحی خطاب فرمایا۔

نیز درج ذیل تقاریر جو مردانہ جلسہ گاہ میں کی گئی تھیں ان کی ٹیپ ریکارڈنگ مستورات کے جلسہ میں سنائی گئی۔

پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، مضمون از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد۔ تقاریر حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد، حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد، حضرت مولانا جلال الدین شمس، صاحبزادہ مرزا رفیع احمد اور مولانا ابوالعطاء صاحب

جلسہ مستورات میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

افتتاحی خطاب	حضرت نواب مبارکہ بیگم
محمدؐ بینت برہان محمد	امۃ الشافی صاحبہ بنت صاحبزادہ مرزا داؤد احمد
تبلیغ کی اہمیت	مبارکہ نیر صاحبہ
نظام خلافت	حضرت سیدہ مہر آپا
حضرت مسیح موعود کا ایک عظیم الشان کارنامہ	صاحبزادی امۃ القدوس
اسلام اور عیسائیت	مبارکہ قمر صاحبہ (بیگم ڈاکٹر بشیر احمد)
احمدی خواتین کے فرائض اور ذمہ داریاں	امۃ الباری صاحبہ
سادہ زندگی	سیارہ حکمت صاحبہ
تعلق باللہ	حضرت سیدہ مریم صدیقہ (صدر لجنہ)
ذکر الٰہی	امۃ المجید صاحبہ

۲۷ر دسمبر کو موسم کی خرابی کی وجہ سے دوسرا اجلاس نہ ہوسکا

۷۲
بہتر واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علالت طبع کے باعث جلسہ گاہ میں تشریف نہ لاسکے ۲۶ دسمبر کو افتتاحی اجلاس میں حضور کا تحریری پیغام حضرت مولانا جلال الدین شمس نے پڑھ کر سنایا۔ اس پیغام میں حضور نے جلسہ کے ایام دعاؤں اور ذکر الٰہی میں بسر کرنے اور آپس میں اخوت و محبت بڑھانے کی نصیحت فرمائی۔

جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ختم نبوت کا صحیح تصور	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
وفات مسیح میں حیات دین حق (ناقل) ہے	مولانا ابوالعطا صاحب
ظہور امام مہدی از روئے مسلّمات اہل سنّت و اہل تشیع	قاضی محمد نذیر صاحب
موازنہ مذاہب کے اصول اور دین حق (ناقل)	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
سیرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	شیخ عبدالقادر صاحب
ذکر حبیب	ڈپٹی محمد شریف صاحب
سیرت حضرت مسیح موعود	مولوی محمد شریف صاحب
کیا نجات کفارہ پر موقوف ہے	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
اسلامی معاشرہ	مولوی غلام باری صاحب سیف
احمدیت مشرق بعید میں	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
حضرت مسیح موعود کا عظیم الشان کام	شیخ مبارک احمد صاحب
ذکر حبیب	مولانا محمد جی صاحب فاضل
زندہ خدا پر ایمان اور اس کے اثرات	صاحبزادہ مرزا رفیع احمد
عہد حاضر اور احمدی نوجوان	مرزا عبدالحق صاحب
جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ	حضرت مولانا جلال الدین شمس

۲۸ دسمبر کو اختتامی اجلاس میں حضور کا اختتامی پیغام حضرت مولانا جلال الدین شمس نے پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ دین حق (ناقل) کی ترقی کے لئے والہانہ جدوجہد سے کام لو اور اپنی آئندہ نسلوں کو دین حق (ناقل) کا بہادر سپاہی بنانے کی کوشش کرو۔

حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام شعبہ اجلاس میں عالمگیر زبانوں کے پروگرام میں ۵۰ سے زائد زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام جو مردانہ جلسہ میں پڑھا گیا اس کی ریکارڈنگ جلسہ مستورات میں سنائی گئی۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا۔ مردانہ جلسہ گاہ سے درج ذیل تقاریر براہ راست سنائی گئیں۔

حضرت مولانا جلال الدین شمس، مولانا عبدالعطاء صاحب، حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد، ڈپٹی محمد شریف صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد، مولوی غلام باری صاحب سیف صاحبزادہ مرزا مبارک احمد، گیانی واحد حسین صاحب، صاحبزادہ مرزا رفیع احمد۔

نیز شیخ عبدالقادر صاحب، مولوی محمد شریف صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کی تقاریر ٹیپ ریکارڈ پر سنائی گئیں۔

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے

افتتاحی خطاب	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم
احمدیت کا پیدا کردہ انقلاب	حامدۃ البشریٰ صاحبہ
حضرت مسیح موعود کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق	امۃ المالک صاحبہ
سادگی	سعیدہ حبیب صاحبہ
اسلام میں عورت کا مقام	زہرہ بیگم صاحبہ
پردہ کی اہمیت	حضرت سیدہ مریم صدیقہ (صدر لجنہ مرکزیہ)
ذکر حبیب	مبارکہ قمر صاحبہ
تقریر	امۃ القدیر صاحبہ

حضرت سیدہ مریم صدیقہ (صدر لجنہ مرکزیہ) نے جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا۔

۷۳
تہتر واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۴ء

پاکستان بھر کے علاوہ ٹانگانیکا، کینیا، یوگنڈا، غانا، جنوبی افریقہ، انگلستان، ہالینڈ، جرمنی، عدن اور کویت سے احباب نے جلسہ میں شرکت کی۔

۲۶ دسمبر کو افتتاحی اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام حضرت مولوی جلال الدین شمس نے پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے فرمایا:

"پورے عزم اور ارادہ کے ساتھ دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ اس وقت چین نہ لو جب تک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلّم کی عزت وعظمت پھر دنیا میں قائم نہ ہو جائے ۔"

۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی پیغام بھی حضرت مولانا جلال الدین شمس نے پڑھ کر سنایا۔ حضور نے فرمایا:

" اپنی نگاہیں ہمیشہ اونچی رکھو اور آسمانی طائر بن کر اپنے خدا کی آواز سننے کی کوشش کرو ۔"

نیز احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک فرمائی ۔

جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

سیرۃ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلّم	مولانا ابو العطاء صاحب
دین حق (ناقل) میں نبوت کا تصور اور حضرت مسیح موعود	صاحبزادہ مرزا رفیع احمد
حضرت مسیح موعود کیسی جماعت پیدا کرنا چاہتے تھے ۔	مرزا عبدالحق صاحب
وفات مسیح ناصری علیہ السلام	مولوی سمیع اللہ صاحب
نجات عیسائیت اسلام کی رو سے	مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری
ذکر حبیب	حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری
امریکہ میں تبلیغ دین حق (ناقل)	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
موجودہ زمانہ کے مذہبی رجحانات اور اسلام	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
عقائد احمدیت اور ان پر اعتراضات کے جوابات	شیخ مبارک احمد صاحب
منکرین ہستی باری تعالیٰ کے اعتراضات کے جوابات	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
ذکر حبیب	حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب
سرزمین بنگال میں احمدیت کی صداقت کے نشانات	محترم مولوی محمد صاحب
اسلام کا اقتصادی نظام	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
صداقت حضرت مسیح موعود	حضرت مولانا جلال الدین شمس

سوئس نو احمدی رفیق جانسن صاحب، جماعت احمدیہ غانا کے پریذیڈنٹ جناب محمد آرتھر۔ احمدیہ مشن کیپ ٹاؤن کے محمد حنیف ابراہیم اور ٹانگانیکا مشرقی افریقہ کے رشیدی مصلح صاحب نے انگریزی میں خطاب فرمایا۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم نے جلسہ سے افتتاحی خطاب فرمایا۔

نیز درج ذیل تقاریر جو مردانہ جلسہ گاہ میں کی گئی تھیں ان کی ٹیپ ریکارڈنگ مستورات کے جلسہ میں سنائی گئی۔

پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، تقاریر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد، حضرت مولانا جلال الدین شمس، صاحبزادہ مرزا رفیع احمد، مولانا ابوالعطاء صاحب، صاحبزادہ مرزا رفیع احمد، مرزا عبدالحق صاحب، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد، حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد، حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان، شیخ مبارک احمد صاحب اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

پردہ اور ہماری خواتین	حضرت سیدہ مہر آپا
اسلام کی فوقیت دوسرے مذاہب پر	امۃ القدوس صاحبہ
سیرت حضرت مسیح موعود	امۃ المالک صاحبہ
دعا اور اس کی اہمیت	امۃ الرشید فضل الٰہی صاحب
قرآن کریم اور ہماری زندگی	صاحبزادی امۃ النور
احمدیت دنیا کے کناروں تک	حامۃ البشریٰ صاحبہ
کسر صلیب	مبارکہ صاحبہ بیگم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
خطاب صدر لجنہ مرکزیہ	حضرت سیدہ مریم صدیقہ
حضرت مسیح موعود کا عشق اپنے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم سے	بشریٰ صدیقہ صاحبہ
اسلامی معاشرہ	صاحبزادی امۃ الرشید
اسلام اور مذہبی رواداری	مودودہ طلعت صاحبہ
اسلام ہی زندہ مذہب ہے	رضیہ درد صاحبہ
سادہ زندگی	امۃ المجید صاحبہ
صداقت حضرت مسیح موعود	امۃ القیوم صاحبہ

۱۹۶۴ء میں خلافت ثانیہ کے ۵۰ سال پورے ہونے پر صدر لجنہ کی تحریک پر لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ڈنمارک میں بیت الصلوٰۃ کی تعمیر کے لئے دو لاکھ روپے فراہم کرنے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔

اس بابرکت تحریک پر خواتین نے آٹھ ہزار روپے اسی وقت نقد ادا کر دیئے جبکہ فوری طور پر ایک لاکھ روپے کے وعدے پیش کئے ۔

یہ خلافت ثانیہ کے بابرکت دور کا آخری جلسہ تھا۔

۷ اور ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی شب مسیح موعود کے فرزند اللہ تعالیٰ کے موعود مصلح خلیفۃ المسیح الثانی نے وفات پائی (انا للہ وانا الیہ راجعون)

۸ نومبر کو حضرت حافظ مرزا ناصر احمد مسند خلافت پر متمکن ہوئے ۔

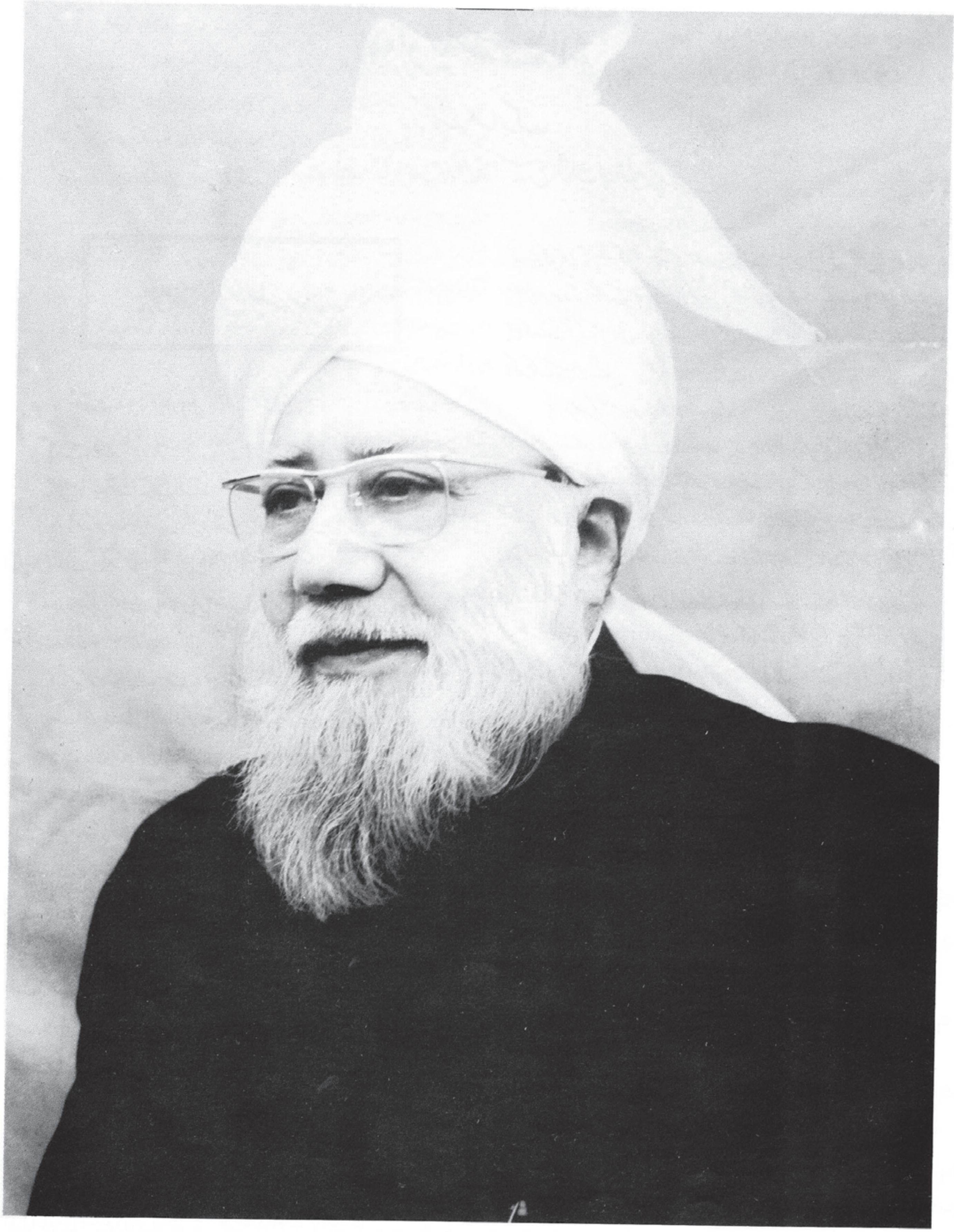

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ

روداد جلسہ سالانہ

در عہدِ مبارک

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نوراللہ مرقدہٗ

۷۴
چوہترواں جلسہ سالانہ

منعقدہ:۔ ۱۹، ۲۰، ۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء

پاکستان کے علاوہ مارشیس۔ یوگنڈا۔ نیروبی وغیرہ سے بھی احباب تشریف لائے۔

۱۹ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جلسہ میں افتتاحی خطاب فرمایا اور پُرسوز دُعاؤں سے جلسہ کا اِفتتاح فرمایا۔

۲۰ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں حضور نے اہم جماعتی اور قومی امور کے متعلق تقریر فرمائی۔

۲۱ دسمبر کو حضور نے اِختتامی خطاب فرمایا۔

جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پیغام از حضرت حافظ مختار احمد شاہجہانپوری	حضرت مولانا جلال الدین شمس نے سنایا
مقام حضرت مسیح موعود	قاضی محمد نذیر صاحب
حضرت مسیح موعود کی قوتِ قدسیہ	شیخ محمد احمد مظہر صاحب
مغربی تہذیب کا بڑھتا ہوا اثر اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں	مرزا عبدالحق صاحب
اسلام کا عالمگیر غلبہ	حضرت مولانا جلال الدین شمس
اِشاعتِ اسلام کے وسائل	حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان
اِسلام اور دیگر مذاہب	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
حضرت محمدؐ ہی زندہ نبی ہیں	صاحبزادہ مرزا رفیع احمد
فضیلتِ جہاد	شیخ مبارک احمد صاحب
خطاب	حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان
دینی عقائد	مولانا ابوالعطاء صاحب
مغربی افریقہ میں تبلیغ دینِ حق (ناقل)	حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان نے حضرت مصلح موعود کی یاد میں ایک فنڈ قائم کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے سیّدنا حضرت مصلح موعود کی یادگار کے طور پر "فضل عمر فاؤنڈیشن" قائم کرنے کے لئے ۲۵ لاکھ روپے جمع کرنے کی تحریک کا اِعلان فرمایا۔ ایک دن کے اندر انفرادی اور اجتماعی وعدے پندرہ لاکھ تک پہنچ گئے۔

۱۹ دسمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیرِ انتظام عالمگیر زبانوں میں تقاریر کے شبینہ اجلاس میں ۱۴ زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔

۲۰ دسمبر کو شبینہ اجلاس میں مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں جامعہ احمدیہ کے طلباء اور علمائے سلسلہ نے تقاریر کیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے نمائندوں نے لاہور سے ربوہ آکر جلسہ سالانہ کی صوتی تصویر ریکارڈ کی اور مختلف مناظر کی تصاویر اُتاریں۔ چنانچہ ریڈیو پاکستان کے قومی خبروں کے بلیٹن میں جلسہ کے اختتامی اجلاس اور بالخصوص حضور کی افتتاحی تقریر کی خبر نشر کی نیز قومی پریس میں بھی جلسہ کی کارروائی کی خبریں مع تصاویر شائع ہوئیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

بمقام:۔ احاطہ لجنہ ہال

حضرت خلیفۃ المسیح ثالث کا ریکارڈ شدہ افتتاحی خطاب سُنایا گیا۔ چونکہ مردانہ جلسہ گاہ بیت الاقصیٰ منتقل ہوگئی تھی اس لئے بذریعہ لاؤڈ اسپیکر براہ راست زنانہ جلسہ گاہ سے رابطہ قائم نہیں ہوسکا۔ قاضی محمد نذیر صاحب، شیخ محمد احمد صاحب مظہر مولانا ابوالعطاء صاحب، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد اور صاحبزادہ مرزا رفیع احمد کی تقاریر کی ٹیپ ریکارڈنگ مستورات کے جلسہ میں سنائی گئی۔

۲۰ دسمبر کو حضور نے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔ "پہلی بات تربیت کے متعلق ہے۔ تربیت اولاد کی اصطلاح میں میں سمجھتا ہوں سارے گھر والے ہی شامل ہیں۔

دوسری بات جس کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آپ اپنے گھریلو ماحول کو روحانی خوشحالی بخشنے کی کوشش کریں۔ آپ اپنا ماحول ایسا بنائیں کہ آپ سے تعلق رکھنے والے جب اپنا کام ختم کرکے گھروں کو واپس آئیں تو بے اختیار خدا تعالیٰ کی حمد کرنے لگ جائیں کہ اس نے ہماری بیویوں، ہماری ماؤں، ہماری بہنوں، ہماری بیٹیوں اور ہماری دوسری رشتہ دار عورتوں کو یہ توفیق بخشی ہے کہ انہوں نے اس گھر کو جنّت کا نمونہ بنا دیا۔

تاہم باہر رہ کر جتنا وقت چاہیں دین کی خدمت میں صرف کر سکیں۔

تیسری بات جس کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ دعاؤں پر بہت زور دینا ہے۔"

جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

افتتاحی خطاب	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم
پیشگوئی مصلح موعود	حضرت صاحبزادی امۃ القدوس
حضرت مسیح موعود کا عشق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے	حامدۃ البشریٰ صاحبہ
پردہ	رضیہ درد صاحبہ
خلافت ثانیہ میں احمدی مستورات کی ترقی	امۃ الرحمان صاحبہ
حضرت مصلح موعود کے طبقہ نسواں پر احسانات	مسعودہ بیگم صاحبہ
حضرت خلیفہ ثانی کے عہد میں جماعت احمدیہ کا استحکام	بشریٰ صدیقہ صاحبہ

حضرت سیدہ مریم صدیقہ اور حضرت سیدہ مہر آپا کے خطابات بذریعہ ٹیپ سنے گئے۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم نے جلسے سے اختتامی خطاب فرمایا۔

۷۵ پچھترواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء

بمقام بیت الاقصیٰ ربوہ

۱۹۶۶ء کا جلسہ رمضان المبارک کی وجہ سے مؤخر ہو کر ۲۶، ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء میں ہوا۔

پاکستان بھر کے علاوہ کینیڈا، انگلستان، جرمنی، اسپین، تنزانیہ، کینیا، کویت اور بھارت سے بھی احباب تشریف لائے۔

۲۶ جنوری کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افتتاحی خطاب فرمایا اور بہت دعائیں کیں۔

۲۷ جنوری کو حضور نے خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ کے بعد اپنے دوسرے خطاب میں حضور نے اہم تنظیمی امور، دوران سال جماعت کی ترقی، غلبۂ دین حق (ناقل) کی جدوجہد اور اس کے خوش کن نتائج کا تذکرہ فرمایا۔

۲۸ جنوری کو اپنے اختتامی میں حضور نے حصول نصرت الٰہی کے ذرائع بیان فرمائے اور صحابہ (حضرت محمدؐ) رضوان اللہ علیہم کی زندگیوں اور پھر حضرت مسیح موعود کو انہی ذرائع کو اختیار کرنے کے نتیجے میں ملنے والی تائید و نصرت کا تذکرہ فرمایا۔

جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
زمانہ حال کے فکری رجحانات اور اسلام	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
تعلق باللہ اور اس کے حصول کے ذرائع	مولانا ابوالعطاء صاحب
حضرت مسیح موعود کا آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق	مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ
قرآن کریم کا حسن و جمال	صاحبزادہ مرزا رفیع احمد
احمدیت پر اعتراضات کے جوابات	شیخ مبارک احمد صاحب
بیرونی ممالک میں تبلیغ دین حق (ناقل) اور اس کے نتائج	مولانا نذیر احمد صاحب مبشر
مسیحی عقائد جدید انکشافات کی روشنی میں	سید میر محمود احمد صاحب ناصر
مقام مسیح موعود۔ بزرگان امت کی نظر میں	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
مسلمانوں کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے	حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان

نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام ۲۶ جنوری کو شبینہ اجلاس میں علمائے سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔

۲۷ دسمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام عالمگیر زبانوں کے شبینہ اجلاس میں چالیس زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

بمقام احاطہ لجنہ ہال

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے بذریعہ لاؤڈ اسپیکر سنی گئیں۔

۲۷ جنوری کو حضور نے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر خواتین سے خطاب فرمایا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد، حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان، صاحبزادہ مرزا رفیع احمد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور محترم میر محمود احمد صاحب کی تقاریر، مردانہ جلسہ گاہ سے نشر کی گئیں نیز حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان نے بھی خواتین سے خطاب فرمایا۔

اس جلسہ میں ہونے والی خواتین کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

رسومات کے متعلق قرآنی تعلیم	حضرت سیدہ مریم صدیقہ (صدر لجنہ)
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت انسان کامل	امۃ المالک صاحبہ
ہمارے معاشرے میں عورت کا کردار	حضرت سیدہ مہر آپا
دور حاضر اور ہماری ذمہ داریاں	سلمیٰ جبیں صاحبہ کوئٹہ

ذکر الٰہی	رضیہ درد صاحبہ
خطاب	حضرت سیّدہ مریم صدیقہ (صدر لجنہ)

۱۹۶۴ء کے جلسہ سالانہ پر خلافت ثانیہ کے پچاس سال پورے ہونے پر اظہارِ تشکر کے طور پر ڈنمارک میں ایک بیت الصلوٰۃ بنانے کے لئے دو لاکھ روپے کی تحریک کی تھی جو خواتین نے ایک سال میں پورا کر دیا........ چنانچہ ۱۹۶۶ء میں بیت الصلوٰۃ ڈنمارک کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ لیکن خرچ کا اندازہ پانچ لاکھ روپیہ لگایا گیا۔ جس پر صدر لجنہ مرکزیہ نے مزید وعدے اور ادائیگی کی تحریک فرمائی۔ جس پر خواتین نے فوری لبیک کہتے ہوئے نقد اور زیورات اور وعدوں کی صورت میں عمل کیا۔

۷۶ چھہترواں جلسہ سالانہ

منعقدہ:۔ ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء

۱۹۶۷ء کا سالانہ جلسہ رمضان المبارک کی وجہ سے مؤخر کر دیا گیا۔

بھارت، امریکہ، برطانیہ، مغربی جرمنی، ہالینڈ، مشرقی افریقہ، ماریشس۔ دوبئی جزائر فجی سے بھی احباب جلسہ میں تشریف لائے۔

۱۱ جنوری کو حضرت مسیح الثالث نے اپنے افتتاحی خطاب کا آغاز حضرت مسیح موعود کی پُرسوز دُعاؤں سے کیا جو آپ نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کیں آپ نے ان دُعاؤں کا وارث بننے کے لئے احبابِ جماعت کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

۱۲ جنوری کو حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

نمازِ جمعہ کے بعد حضور نے احبابِ جماعت سے دوسری مرتبہ خطاب فرمایا حضور کی یہ تقریر غلبۂ دین اور جماعتی ترقی سے تعلق رکھنے والے متفرق امور کے بارہ میں تھی۔ نیز حضور نے اپنے سفر یورپ کے ایمان افروز واقعات بھی سُنائے۔

۱۳ جنوری کو حضور نے جلسہ میں اختتامی خطاب فرمایا۔ اِس خطاب میں تعمیر بیت اللہ کے مقاصد کی از سرِ نو تکمیل اور اس کے نو بنیادی تقاضے بیان فرمائے اور جماعت کو وہ بنیادی خوبیاں جو صحابۂ کرام (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) رضوان اللہ علیھم میں پائی جاتی ہیں۔ اپنے اندر پیدا کرنے کی نصیحت فرمائی۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

معرفتِ الٰہی اور اسکے حصول کے طریق	مرزا عبد الحق صاحب
سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع الی اللہ	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
احمدیت پر اعتراضات کے جوابات	مولانا عبد المالک خان صاحب
صداقت حضرت مسیح موعود	شیخ مبارک احمد صاحب
ذکر حبیب	حضرت شیخ محمد احمد مظہر
احمدیت نے دنیا کو کیا دیا۔	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
برکاتِ خلافت	مولانا غلام باری سیف صاحب
یاجوج ماجوج اور ان کا انجام	مولانا ابو العطاء صاحب
بیرونی ممالک میں دینِ حق (ناقل) کی اشاعت	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
اِقتصادی مشکلات کا حل اِسلام میں	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

۱۱ جنوری کو بیت المبارک میں منعقد ہونے والے شبینہ اجلاس میں علماء سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تینوں تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سُنی گئیں نیز مولانا عبد المالک خانصاحب، شیخ مبارک احمد صاحب، حضرت شیخ محمد احمد مظہر اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنائی گئیں۔

۱۲ جنوری کو حضور نے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر خواتین سے خطاب فرمایا۔

جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خطاب	حضرت سیّدہ مریم صدیقہ (صدر لجنہ مرکزیہ)
خلافت سے وابستگی اور اسکی اہمیت	حضرت سیّدہ مہر آپا
اِنسانِ کامل	مبارکہ نیّر صاحبہ
دینِ حق (ناقل) کی نشاطِ ثانیہ اور ہماری ذمہ داریاں	سلیمہ اختر صاحبہ
مختصر خطاب	فاطمہ اسامہ صاحبہ از امریکہ
خطاب	حضرت سیّدہ منصورہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
آیت خاتم النبیین کا صحیح مفہوم	صاحبزادی امۃ القدوس
تحریک تعلیم القرآن	امۃ المالک صاحبہ
عہدِ رسالت (حضرت محمدؐ) کی مسلمان عورت	نسیم سعیدہ صاحبہ

روٹی پکانے والے نانبائیوں کے غیر متوقع طور پر کام سے انکار کرنے پر حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریک پر ایثار پیشہ احمدی خواتین نے ۷۵ ہزار سے زائد روٹیاں پکائیں۔

۷۷ سترواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۸ء

پاکستان کے علاوہ انگلستان، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، کینیا، تنزانیہ گھانا سیرالیون، دوبئی کویت۔ بھارت اور دیگر کئی ممالک سے احمدی احباب جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

۲۶ دسمبر کو افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے احباب جماعت کو جلسہ کے بابرکت ایام میں دُعاؤں اور ذکر الٰہی میں مصروف رہنے کی نصیحت فرمائی

۲۷ دسمبر کو حضور نے خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا :-

نماز جمعہ کے بعد احباب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے دوران سال ہونے والے خدا کے بیشمار فضلوں کا تذکرہ فرمایا ۔

۲۸ دسمبر کے اختتامی خطاب میں حضور نے سورۃ النجم کی آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے **حقیقت مُحمدیہ** جیسے علمی موضوع پر ایک نئے انداز میں خطاب کیا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کا تذکرہ قرآن، حدیث و بزرگان سلف اور حضرت مسیح موعود کے فرمودات کی روشنی میں کیا۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

سیرت حضرت مسیح موعود- بلحاظ تربیت اولاد	حضرت شیخ محمد احمد مظہر
خلافت راشدہ اور تجدید دین	مولانا ابوالعطاء صاحب
سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و مکی دور	پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب
احمدیت دینِ حق (ناقل) کی نشاۃ ثانیہ	شیخ مبارک احمد صاحب
نبوت محمدیہ کی تاثیرات	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
منکرین ہستی باری تعالیٰ کے شکوک کا ازالہ	مرزا عبدالحق صاحب
فلسفۂ دعا	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
بلادِ عربیہ میں عیسائیوں کے جدید رجحانات	میر محمود احمد صاحب ناصر
صداقت حضرت مسیح موعود- از روئے قرآن	مولوی غلام احمد صاحب فرخ
مشرق بعید کا تبلیغی جائزہ	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
اسلامی نماز اور دیگر مذاہب کی عبادتیں	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

۲۶ دسمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر انتظام شبینہ اجلاس میں عالمگیر زبانوں میں تقاریر کا پروگرام ہوا۔

۲۷ دسمبر کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام شبینہ اجلاس میں اس میں مولانا ابوالعطاء صاحب نے "ہدایت اور اسلام" کے موضوع پر اور مولانا نسیم سیفی صاحب نے "یہود اور ڈلس تحریک" کے موضوع پر تقاریر کیں ۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست سنی گئیں۔ نیز حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد، مولانا ابوالعطاء صاحب، مولوی غلام احمد فرخ صاحب اور شیخ مبارک احمد صاحب کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سُنی گئیں۔

۲۶ دسمبر کو جلسہ کے پہلے دن حضور نے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور نے قرون اولیٰ کی خواتین کی عظیم قربانیوں کو بطور مثال پیش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"اے احمدی خواتین! اگر آپ نے بھی صحیح معنوں میں مومنہ، قانتہ، تائبہ، عابدہ اور صائمہ بننا ہے تو صحیح معنوں میں دین حق (ناقل) اور احمدیت کے لئے قربانیاں پیش کرنے کو تیار ہو جائیں۔ دین حق (ناقل) کے معنی پورے طور پر اپنی گردن کو خدا کے سامنے پیش کر دینے اور قرآنی احکامات کی مکمل پیروی کرنا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم خدا کے فیوض کو حاصل کریں اپنی زندگیوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ میں ڈھال کر اور محبت کے تمام لوازم کے ساتھ خدا اور اس کے رسول سے محبت کریں"۔

جلسہ خواتین میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

اِفتتاحی خطاب	حضرت سیدہ مریم صدیقہ- صدر لجنہ مرکزیہ
سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل	صاحبزادی امۃ القدوس
تعلق باللہ	امۃ المالک صاحبہ
سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	جمیلہ عرفان صاحبہ
حضرت مصلح موعود کے کارنامے	بشریٰ بشیر صاحبہ
اِسلام اور تزکیہ نفس	حضرت سیدہ مہر آپا
مغربی تہذیب کا بڑھتا ہوا رجحان اور احمدی خواتین کی ذمہ داریاں	حضرت سیدہ منصورہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
اِختتامی خطاب	حضرت سیدہ مریم صدیقہ- صدر لجنہ

سوئٹزرلینڈ کی دو خواتین محترمہ جمیلہ صاحبہ اور شاہدہ صاحبہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ۔ صدر لجنہ مرکزیہ نے خواتین سے لجنہ کے جشن پچاس سالہ کے موقع پر یعنی ۱۹۷۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پانچ لاکھ روپیہ اہم دینی اغراض کے لئے پیش کرنے کا منصوبہ لجنہ کے سامنے پیش کیا۔ یہ رقم چار سال میں اکٹھی کرنا تھی لیکن تحریک کے فوراً بعد ہی تین لاکھ دس ہزار کے وعدہ جات ہوئے اور ساڑھے تین ہزار نقد اور کچھ زیورات وصول ہوئے

اس چندہ تحریک خاص کی تحریک حضرت چھوٹی آپا صاحبہ نے تین مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے پیش کی۔ (۱) کسی ایک زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ۔ (۲) دفتر لجنہ ہال کی تعمیر و توسیع۔ لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تاریخ کی اشاعت ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریک پر جلسہ پر آنیوالی قریباً چھ سو (۶۰۰) اور ربوہ کی قریباً چھ سو (۶۰۰) خواتین نے تجرباتی طور پر ہزاروں روٹیاں پکا کر لنگر خانوں میں بھجوائیں ۔

اٹھہتّرواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء

۲۶ دسمبر کی صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جلسہ میں افتتاحی خطاب فرمایا اور

اللہ تعالیٰ کے حضور پُرسوز دُعاؤں کے ساتھ جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

۲۶ دسمبر کو حضور نے خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا۔

۲۷ دسمبر کو جماعت سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے دوران سال ہونیوالے خدا کے فضلوں اور اسکی تائید و نصرت کا تذکرہ اور خدا کے حضور تشکر کا اظہار فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی اجلاس میں حضور نے اپنی ۱۹۶۸ء کے جلسہ سالانہ کی تقریر "حقیقت محمدیہ" کے مضمون کے تسلسل میں خطاب فرمایا۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	مولانا غلام باری سیف صاحب
دُعا اور اس کے آداب	مرزا عبدالحق صاحب
ذکرِ حبیب	مولانا عبدالمالک خان صاحب
مقاصدِ احمدیت	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
میاں بیوی کے حقوق و فرائض	شیخ مبارک احمد صاحب
اسلام اور سوشلزم	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
دینِ حق (ناقل) کی تائید میں حضرت مسیح موعود کے تین نشانات	مولوی سلطان محمود صاحب انور
خلافت ثالثہ کی تحریکات	مولانا ابوالعطاء صاحب
سکنڈے نیویا میں تبلیغ دینِ حق (ناقل)	کمال احمد یوسف صاحب
نونہالان جماعت کی ذمہ داریاں	حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان

حاضرینِ جلسہ سے نائجیریا اور گھانا کی جماعت ہائے احمدیہ کے نمائندگان نے بھی خطاب فرمایا۔

۲۶ دسمبر کی شب مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیرِ انتظام عالمگیر زبانوں کا اجلاس ہوا جس میں ۱۲ زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔ ۲۷ دسمبر کو نظارتِ اصلاح و ارشاد کے زیرِ انتظام شبینہ اجلاس میں علمائے سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

۲۶ دسمبر کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا افتتاحی خطاب اور پہلے اجلاس کی کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے سُنی گئی۔ ۲۶ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں "احمدی مستورات کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر محترمہ مبارکہ قمر صاحبہ اور "اسلام کی اخلاقی حالت سے ہی مثالی معاشرہ قائم ہو سکتا ہے" کے عنوان پر رضیہ درد صاحبہ نے تقاریر کیں۔

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر خواتین سے خطاب فرمایا۔ حضور نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے خواتین کو ان کی ذمہ داریاں ادا کرنے اور خدا کا پیار اور اس کا قرب حاصل کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ شیخ مبارک احمد صاحب کی تقریر مردانہ جلسہ گاہ سے سُنائی گئی۔

اس جلسہ میں ہونے والی چند دیگر تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

فلسفہ دُعا	حضرت سیدہ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ مرکزیہ
تعلیم القرآن	حضرت سیدہ مہر آپا
تربیتِ اولاد	صاحبزادی امۃ القدوس
اختتامی خطاب	حضرت سیدہ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ مرکزیہ

اُناسی واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۰ء

امریکہ، انگلستان، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، مغربی جرمنی، زیمبیا، کینیا، یوگنڈا، تنزانیہ، نائجیریا، عدن اور سعودی عرب سے احباب جلسے میں شرکت کیلئے تشریف لائے۔

۲۶ دسمبر کے افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا۔

"ہم یہاں پر اللہ تعالیٰ کے قادرانہ تصرفات کا مشاہدہ کرنے اور ایمان، معرفت کو بڑھانے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ہمیشہ عاجزانہ راہوں پر گامزن رہو۔ اور اپنے قلوب کو خدا اور اس کے رسول کی محبت کی آگ سے روشن رکھو۔"

۲۷ دسمبر کو جماعت سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے دوران سال اللہ تعالیٰ کی نازل فرمودہ نعمتوں اور فضلوں کا تذکرہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کے خطاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع و اعلیٰ مقام اور فہم و ادراک سے بالا شان پر روشنی ڈالکر آنحضور کی بعثت کے مقصد اور نشاۃ اولیٰ میں اسکی تکمیل اور نشاۃ ثانیہ کے وقت آخری زمانہ میں دینِ حق (ناقل) کے دُنیا میں از سرِ نو غالب آنے اور موعودہ عالمگیر غلبہ کے وسائل پر تفصیلی روشنی ڈالی اور احباب جماعت کو دُنیا بھر میں دینِ حق (ناقل) غلبہ اور ملّت واحدہ کے قیام کے ضمن میں انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

احمدیت کی نئی نسل کی ذمہ داریاں	مرزا عبدالحق صاحب
وحی اور الہام کے متعلق دینِ حق (ناقل) کا نظریہ	مولانا ابوالعطاء صاحب
سیرۃ صحابہ (حضرت محمدؐ)	مولانا غلام باری سیف صاحب
خلافت راشدہ کے خلاف سازشیں اور ان کے اثرات	شیخ مبارک احمد صاحب

جلسہ میں مولانا عبدالمالک خان صاحب، میر محمود احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد اور حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان نے بھی خطاب فرمایا۔

۲۶ دسمبر کو مجالس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیرِ انتظام شبینہ اجلاس میں عالمگیر زبانوں کا اجلاس ہوا۔

۲۷ دسمبر کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیرِ انتظام شبینہ اجلاس ہوا جس میں مختلف علمی موضوعات پر تقاریر کے علاوہ دو بیرونِ ممالک کے نمائندگان نے بھی خطاب کیا۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا خطاب اور اجلاس اوّل کی تمام کارروائی نیز میر محمود احمد صاحب۔ مولانا عبدالمالک خان صاحب۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان، حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد اور مولانا غلام باری سیف صاحب کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تقویٰ کا مفہوم	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ
تربیت اولاد میں ماں کا کردار	رضیہ درد صاحبہ
اسلام میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ	طیبہ صدیقہ صاحبہ
حقیقت دعا	صاحبزادی امۃ القدوس
خلافت وحدت قوم کی جان ہے	بشریٰ بشیر صاحبہ
حضرت مسیح موعود کا ایک عظیم الشان احسان	حضرت سیدہ مہر آپا
خطاب	امینہ صاحبہ (سوئٹزرلینڈ کی احمدی خاتون)
	حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ
خطاب	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

۱۹۷۱

۱۹۷۱ء کا جلسہ سالانہ پاکستان اور بھارت کی جنگ کے باعث ملتوی کر دیا گیا۔

۸۰ اسی واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۲ء

۲۶ دسمبر کو صبح کے اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افتتاحی خطاب فرمایا

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں حضور نے جماعت سے خطاب کرتے ہوئے اہم جماعتی امور کے تذکرہ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کا تذکرہ فرمایا جو خدا تعالیٰ جماعت پر کر رہا ہے۔

۲۸ دسمبر۔ اختتامی خطاب میں حضور نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی اہمیت واضح کرنے کے بعد اس کے بنیادی اور اہم اصولوں پر روشنی ڈالی اور احباب جماعت کو اسوۂ رسول کی پیروی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی چار بنیادی صفات کا اپنے اپنے دائرہ میں مظہر بننے کی تلقین فرمائی۔ تاکہ ہم احسن رنگ میں غلبہ دین حق (ناقل) کی عظیم ذمہ داریوں کو پورا کر سکیں۔

اس جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مختلف مذاہب میں خدا کا تصور	سید جواد علی صاحب
سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	مولانا عبدالمالک خان صاحب
مقام خلافت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی نظر میں	مولانا نسیم سیفی صاحب
لین دین کے معاملہ میں اسلامی تعلیم	مرزا عبدالحق صاحب
حضرت مسیح موعود کو ماننا کیوں ضروری ہے	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
نبوۃ محمدیہ کی فیض رسانی	شیخ مبارک احمد صاحب
ذکر حبیب	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں	صوفی بشارت الرحمٰن صاحب
موجودہ بڑھتی ہوئی عالمگیر بے چینی کی وجوہ اور اس کا علاج	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
فضائل القرآن	حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب
حقیقت نماز	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

نیز دمشق سے تشریف لانے والے بزرگ السید امیر الحسنی صاحب نے عربی میں مختصر تقریر کی۔ ۲۶ دسمبر کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام ایک شبینہ اجلاس منعقد ہوا۔

جلسہ سالانہ مستورات

انگلستان، ڈنمارک، امریکہ، افریقہ کے مختلف ممالک انڈونیشیا، عراق، کویت، سعودی عرب کی نمائندگان بھی جلسہ میں شریک ہوئیں۔

۲۶ دسمبر کا حضور کا افتتاحی خطاب اور بقیہ پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے سنائے گئے علاوہ ازیں مولانا عبدالمالک خان صاحب، قاضی نذیر احمد صاحب، حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو صبح کے اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے زنانہ جلسہ گاہ میں خواتین سے خطاب میں سورۃ النصر کی روشنی میں مومنین پر دو اہم ذمہ داریوں کا ذکر کیا۔ اوّل تسبیح و تحمید کی ذمہ داری۔ دوم تربیت کی ذمہ داری۔

اس جلسہ میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خطاب	حضرت سیدہ مریم صدیقہ ۔ صدر لجنہ مرکزیہ
محبت الٰہی اور اس کے حصول کے ذرائع	خالدہ مبارکہ صاحبہ
کوئی دین دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے	نعیمہ سلہری صاحبہ
تزکیہ نفس روح ایمان ہے	رضیہ درد صاحبہ
فضائل قرآن	سعیدہ احسن صاحبہ
احمدی مستورات کی ذمہ داریاں	نادرہ نصیر صاحبہ

خلافت سے وابستگی اور فلاح دارین	حضرت سیدہ مہر آپا
دُعا کی اہمیت اور برکات	حضرت سیدہ منصورہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
الوداعی خطاب	حضرت سیدہ مریم صدیقہ — صدر لجنہ مرکزیہ

اکاسی ۸۱ واں جلسہ سالانہ

منعقدہ: ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں جماعت کے احباب کو اپنی جان و مال و اولاد کو غلبہ دین کے لیے وقف کرنے کی تحریک کی۔

۲۸ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطاب میں احمدیت کے سو سالہ پورے ہونے پر اور غلبہ دین حق (ناقل) کی صدی کے استقبال کے لیے (جس میں ابھی سولہ سال باقی تھے) نیز اشاعتِ دین کے کام کو تیز تر کرنے اور نوع انسان کے دل خدا اور اس کے رسول کے لیے جیتنے کے لیے ایک عظیم الشان منصوبہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ سکیم کا اعلان فرمایا۔

اس منصوبہ کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ابھی دنیا میں بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں ہماری منظم جماعتیں اور مشن قائم نہیں ہوئے اس لیے اس منصوبہ کے ایک ابتدائی حصہ کی رو سے تجویز ہے کہ کم از کم سو زبانوں میں دین حق (ناقل) کی بنیادی تعلیم کے تراجم کر کے بیرونی ممالک میں کثرت سے اشاعت کی جائے نیز فرمایا کہ ہمیں کئی جگہ نئے مشن کھولنے پڑیں گے اور وہاں بیوت الصلوٰۃ بنانی پڑیں گی۔

اس عظیم منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے حضور نے ۲½ کروڑ روپیہ کا فنڈ مہیا کرنے کے لیے احباب جماعت کو تحریک فرمائی۔

اس منصوبہ کے روحانی پہلو کے لیے حضور نے عرصہ سولہ سال کے لیے جو پروگرام تجویز فرمایا وہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لیے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقرر کر لیا جایا کرے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کیے جائیں جو نمازِ عشا کے بعد سے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کیے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ درود شریف، تسبیح و تحمید نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳، ۳۳ بار کیا جائے۔

درود اور تسبیح و تحمید کے لیے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھ سکتے ہیں

۵۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ۝

حضور کی خواہش اور تحریک پر اس جلسہ میں پہلی مرتبہ دنیا کے مختلف دور دراز ممالک کی احمدی جماعتوں کے وفود شامل ہوئے چنانچہ اس سال امریکہ، نائیجیریا، گھانا سیرالیون، کینیا، مغربی جرمنی سوئٹزرلینڈ، ڈنمارک، سویڈن، ماریشس، انڈونیشیا ملائشیا، انگلستان اور یوگوسلاویہ کے نمائندگان نے شرکت کی۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

احمدیت کے مخالفین کی غلط فہمیوں کا جواب	مولانا عبدالمالک خان صاحب
ہمارا زندہ خدا	مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
آزادئ ضمیر کے علمبردار	مولانا ابوالعطاء صاحب
تاریخ انبیاء علیہم السلام	میر محمود احمد صاحب ناصر
دینِ حق (ناقل) کی نشاۃ ثانیہ خلیفۃ الرسول سے وابستہ ہے	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
شانِ خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم	شیخ مبارک احمد صاحب
اسلام اور شفقت علیٰ خلق اللہ	مولانا غلام باری سیف
حضرت مسیح موعود... کے اعجازی نشانات	مولانا محمد منوّر صاحب
حج کے احکام اور ان کا فلسفہ	مرزا عبدالحق صاحب
ذکرِ حبیب	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
حضرت فضلِ عمر کے متعلق چند یادیں	حضرت چوہدری محمد ظفر خان صاحب

ہدایت ہیوبش صاحب نمائندہ مغربی جرمنی، رشید احمد صاحب نمائندہ امریکہ عثمان کاکورا نمائندہ کینیا۔ نمائندہ سوئیڈن عزت اولیوچ صاحب، نمائندہ ماریشس حنیف جواہر صاحب۔ ڈنمارک کے نمائندہ عبدالسلام ہیڈسن صاحب، نائیجیریا کے حاجی عبدالعزیز ابیولا، نمائندہ سوئٹزرلینڈ زبیر صاحب، غانا کے حاجی الحسن عطا، انڈونیشیا کے یحییٰ پنتو صاحب اور سیرالیون کے این کے گامانگا صاحب نے حاضرین سے مختصر خطاب کیا۔

۲۷ دسمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر اہتمام عالمگیر زبانوں کا شبینہ اجلاس ہوا جس میں ۳۳ مختلف زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔

۲۸ دسمبر کو شبینہ اجلاس منعقد ہوا جس میں بیرون ممالک کے بعض نمائندگان نے خطاب کیا۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقاریر نیز مولانا عبدالمالک خان صاحب، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد، سید محمود احمد ناصر صاحب، حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو حضور نے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ تم اس عظیم الشان بشارت کی حامل ہو کہ آخری زمانہ میں غلبہ دینِ حق (ناقل) تمھارے ذریعے مقدر ہے۔ یہ غلبہ دین ایمان کی شرط کے ساتھ مشروط ہے جس کے دو اہم اور بنیادی تقاضے اطاعتِ خدا اور اطاعتِ رسول ہیں۔

اس جلسہ میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکرِ حبیب۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم کا مضمون حضرت سیدہ مریم صدیقہ نے سنایا۔

رحمۃ للعالمین	شگفتہ اسلام صاحبہ
اسلام ایک زندہ مذہب ہے	حضرت سیدہ مہر آپا
احمدی ماؤں کے فرائض	رضیہ درد صاحبہ
خطاب	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے	نعیمہ سلمیٰ صاحبہ
خطاب	حضرت سیدہ منصورہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
افتتاحی خطاب	حضرت سیدہ مریم صدیقہ

بیاسی واں (۸۲) جلسہ سالانہ

منعقدہ:۔ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء

اس سال انڈونیشیا، آسٹریلیا، ماریشس، مشرقی وسطی، یوگوسلاویہ، سویڈن ناروے، ڈنمارک، ہالینڈ، ریاست ہائے متحدہ امریکہ، قادیان سے احباب وفود کی شکل میں تشریف لائے۔

دوران سال ہونے والے واقعات احمدیت کے خلاف چلائی جانے والی ظلم وستم سے بھرپور تحریک شمع احمدیت کے پروانوں کے ذوق وشوق میں کوئی کمی نہ لا سکی اور احباب جماعت حسبِ معمول پہلے سے زیادہ جوش وجذبہ سے جلسہ میں شریک ہوئے۔

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

۲۷ دسمبر کو حضور نے اہم جماعتی امور کے بارے میں تقریر فرمائی۔ نیز دوران سال ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کا تذکرہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے "ہمارے عقائد" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

زندہ خدا اور سلسلہ وحی والہام	شیخ مبارک احمد صاحب
شانِ قرآن مجید	مولانا دوست محمد صاحب شاہد
حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی اور امت مسلمہ	قاضی نذیر احمد صاحب لائلپوری
مسئلہ جہاد از روئے اسلام	مولانا ابوالعطاء صاحب
اسلام میں انسانیت کے بنیادی حقوق	سید محمود احمد صاحب ناصر
رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں کے ساتھ سلوک	مولانا عبدالمالک خان صاحب
جماعت احمدیہ ایک خادم جماعت	مولانا عطاء المجیب صاحب راشد
صحابہ کرام حضرت محمدؐ کے صبر و استقامت کے نمونے	مولانا غلام باری صاحب سیف
ذکرِ حبیب	مولانا نسیم سیفی صاحب
دینِ حق (ناقل) کا بطلِ جلیل	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
احمدیت نے عالم دینِ حق (ناقل) کو کیا دیا؟	مولانا سلطان محمود صاحب انور۔

۲۶ دسمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیرِ اہتمام عالمگیر زبانوں کا شبینہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں اکناف عالم سے آئے ہوئے۔ احمدی وفود کے نمائندوں نے چالیس زبانوں میں تقریریں کیں۔

اس سال عید الاضحیٰ کی مقدس تقریب جلسہ سالانہ کے ساتھ یعنی ۲۵ دسمبر کو ہوئی چنانچہ جلسہ سالانہ کے لیے آئے ہوئے ہزاروں احمدیوں نے مرکز سلسلہ عید قربان منائی اور قربانیاں کیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے تمام خطابات نیز حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد مولانا عبدالمالک خان صاحب، مولانا عبدالسلام طاہر، سید میر محمود احمد ناصر، مولانا ابوالعطاء صاحب اور مولانا نسیم سیفی کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنائی گئیں۔

۲۷ دسمبر کی صبح حضور نے جلسہ گاہ زنانہ میں تشریف لا کر مستورات سے خطاب فرمایا۔

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

افتتاحی خطاب۔	حضرت سیدہ مریم صدیقہ، صدر لجنہ
احمدیت	حمامۃ البشریٰ
صحابیاتِ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر و جرات کے نمونے	امۃ الصبور بنت پیر معین الدین صاحب
اسوۂ حسنہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ
حضرت مسیح موعود۔۔۔ اور عشق رسول	شگفتہ اسلام صاحبہ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طبقہ نسواں پر احسانات	امۃ الرشید شوکت صاحبہ

افتتاحی خطاب	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ

محترمہ نسیمہ امین صاحبہ صدر لجنہ امریکہ نے بھی بہنوں سے خطاب فرمایا۔

تراسی واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء

۲۶ دسمبر۔ افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چند دعائیں دہراتے ہوئے جماعت کو نصیحت فرمائی۔

" عاجزی اور دوسروں کے دکھوں کے ازالہ اور ان کی بے نفس خدمت کا جو رفیع الشان مقام تمھیں عطا ہوا ہے۔ اسے ہمیشہ یاد رکھو۔ ایک سیکنڈ کے لیے بھی تمھارے اندر کبر و غرور نہ پیدا ہو اور تمھارے سر عاجزی کے ساتھ خدا کے حضور جھکے رہیں "

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں حضور نے جماعت سے خطاب کرتے ہوئے علوم جدید کے حملوں کے خلاف دینِ حق (ناقل) کے کامیاب دفاع کے لیے نوجوانوں کو علم اور معرفت میں ترقی کرنے کی ترغیب دلائی۔ آپ نے پوری قوم اور جماعت کے قابل طلباء کی بیرونی ممالک میں اعلیٰ تعلیم کی کے لیے متعدد وظائف کا اعلان کیا۔ نیز دوران سال اہم جماعتی امور اور ترقیات کا ذکر کیا۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا۔

جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ہستیٔ باری تعالیٰ حالاتِ انبیاء کی روشنی میں	مولوی محمد منور صاحب
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلی زندگی	مولانا غلام باری سیف صاحب
واقعۂ صلیب کی حقیقت	سید محمود احمد ناصر صاحب
صداقت کے دو مہتم بالشان نشان	مولانا عبد المالک خان صاحب
خلافت حضرت ابو بکر صدیق رضؓ	مولانا دوست محمد شاہد صاحب
فلسفۂ زکوٰۃ	شیخ مبارک احمد صاحب
حفاظت قرآن مجید	قاضی نذیر احمد صاحب لائلپوری
علاماتِ ظہور مہدی	مولانا ابو العطاء صاحب
ذکرِ حبیب	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
آزادیٔ ضمیر اور مذہبِ اسلام	صاحبزادہ مرزا انس احمد

بیرون ملک سے آئے ہوئے درج ذیل نمایندگان نے جلسہ سے مختصر خطاب کیا اور اپنی جماعت کی طرف سے حاضرینِ جلسہ کو السلام علیکم کا تحفہ پہنچایا۔

ڈنمارک کے عبد السلام صاحب میڈیسن (نو احمدی) سیرالیون کے الحاج کمانڈا بونگے صاحب جماعت احمدیہ یوگنڈا کے پریذیڈنٹ زکریا کزیٹو صاحب جرمنی سے عبد الصبور صاحب، سری لنکا سے قریشی عبد السلام صاحب، امریکہ سے مظفر احمد مظفر صاحب انڈونیشیا سے مارتو لو صاحب گھانا سے الحاج عطا صاحب برطانیہ سے لقمان وٹینگ صاحب کینیا سے حسین صالح صاحب، یوگوسلاویہ سے عزت ادلے وچ صاحب، ماریشس سے مقبول احمد سوکیا صاحب اور نائیجیریا سے عبد العزیز صاحب۔

جن بیرون از پاکستان جماعتوں نے پیغامات مبارکباد بھیجے ان کے نام جلسہ میں سنائے گئے۔

۲۷ دسمبر کو خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریکِ جدید کے زیرِ اہتمام شبینہ اجلاس میں اکناف عالم سے تشریف لانے والے احمدی جماعتوں کے نمائندوں نے دنیا کی ۴۸ زبانوں میں تقاریر کیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تمام تقاریر نیز حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد اور صاحبزادہ مرزا انس احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو حضور نے زنانہ جلسہ گاہ میں مستورات سے خطاب فرمایا۔

حضور نے فرمایا۔ "خدا نے کہا ہے کہ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعے انسانی حیات طیبہ کے سامان کروں گا۔ دنیا اس کے ذریعے دینِ حق (ناقل) کی تعلیم کو اپنائے گی۔ اور اخلاقی و روحانی بیماریوں سے شفا پائے گی۔ ہم ایک روحانی مجاہدہ کے نازک دور میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس دور میں سستی غفلت اور لاپرواہی کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ تم اپنی اصلاح کی کوشش کرو اور دعائیں کرو۔ کیونکہ تم دعا کے بغیر دنیا میں کامیاب نہیں ہو سکتیں"۔

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض	حضرت سیدہ مریم صدیقہ، صدر لجنہ مرکزیہ
اسلام میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ	امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ
اسلام زندہ مذہب ہے	نعیمہ سلمیٰ صاحبہ
سیرت حضرت خلیفۃ المسیح اول	امۃ النور صاحبہ،
دعا	صاحبزادی امۃ الشکور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت انسان کامل	شگفتہ اسلام صاحبہ
پردہ	نسیم سعید صاحبہ
اسلامی معاشرہ	حامۃ البشریٰ
جہاد	حضرت سیدہ مہر آپا
خطاب	حضرت سیدہ منصورہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

چوراسی ۸۴ واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۔ ۱۰، ۱۱، ۱۲ دسمبر ۱۹۷۶ء

امریکہ ۔ انگلستان ۔ جرمنی ۔ ہالینڈ ۔ ماریشس ۔ نائیجیریا ۔ غانا ۔ انڈونیشیا ۔ سپین ۔ ہنگری اور بنگلہ دیش کے نمائندہ وفود نے شرکت کی ۔

۱۰ دسمبر کو اپنے افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جماعت کو جلسہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی تلقین فرمائی ۔ حضور نے فرمایا ۔ "اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا حقیقی علم حاصل کر کے اپنے قلوب کو اس کی خشیت و محبت سے معمور کرنے کی کوشش کرو ۔" نیز فرمایا "ہم اپنے رب کریم کی رضا کے حصول کی خاطر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار سے معمور ہو کر یہاں جمع ہوتے ہیں اس جلسہ کی فضا میں باہمی اخوت کا جذبہ بڑھتا ہے ۔ قربِ الٰہی کی راہیں کھلتی ہیں اور نفاق سے نجات حاصل ہوتی ہے ۔ ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم جلسہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور اپنے اوقات کو ضائع ہونے سے بچائیں ۔"

۱۱ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے غلبۂ دینِ حق (ناقل) کی مہم کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی کامیاب جدوجہد اور اس کے شیریں ثمرات اور خوش کن نتائج پر روشنی ڈالی ۔

۱۲ دسمبر کو حضور کی تقریر اہم علمی اور دینی معارف و نکات پر مشتمل تھی ۔ جس کا لفظ لفظ الہام کامل یعنی قرآن عظیم کی برتری اس کی اہمیت اور عظمتِ شان اور اس کے ساتھ والہانہ عقیدت و محبت اور اس کے بے مثل و مانند ہونے پر کامل اور محکم یقین کا مظہر تھا ۔

جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

اثبات ہستی باری تعالیٰ از صفاتِ الٰہیہ	مولانا عبدالمالک خان صاحب
غزوات النبی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم	سیّد میر محمود احمد صاحب
نجات کا تصور اور مسیحیت	مولوی بشارت احمد صاحب بشیر
حقیقۃ المہدی	مولانا ابوالعطاء صاحب
حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں	صوفی بشارت الرحمان صاحب
ختم نبوت کی دائمی برکات	مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
قیام نماز	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
خلافتِ راشدہ پر اہم اعتراضات کے جوابات	مولانا شیخ مبارک احمد صاحب
احمدیت کی امتیازی شان	مولانا دوست محمد صاحب شاہد
رفقاء حضرت مسیح موعود	مولانا غلام باری سیف صاحب
ذکر حبیب ۔ محبت الٰہی، خدمت قرآن	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

بیرونی ممالک سے آئے ہوئے نمائندگان میں سے عبدالرحمان صاحب اسپین ۔ الکم شریف صاحب انڈونیشیا ۔ جے ۔ جی عیسیٰ صاحب گھانا ۔ عبدالحمید خان صاحب ہالینڈ ۔ منظفر احمد ظفر صاحب امریکہ ۔ ظفر اللہ الیاس صاحب نائیجیریا اور ابوبکر خان صاحب ماریشس نے بھی جلسہ سے خطاب فرمایا ۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیرِ اہتمام عالمگیر زبانوں کے شبینہ اجلاس میں مختلف زبانوں میں تقاریر ہوئیں ۔

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال امریکہ ۔ ماریشس ۔ انڈونیشیا اور جرمنی کی ۱۲ نمائندہ خواتین نے جلسہ میں شرکت کی ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے تینوں خطابات نیز سیّد میر محمود احمد صاحب ۔ مولانا ابوالعطاء صاحب، صوفی بشارت الرحمان صاحب ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں ۔

۱۱ دسمبر کو صبح کے اجلاس میں حضور زنانہ جلسہ گاہ تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا ۔ خواتین کو ان کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا ۔

"قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرو اور اس طرح اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر کے خدا کی رضا کی جنّت کو حاصل کرو ۔"

جلسہ میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے

خطاب	حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ
دینی تعلیم کیوں ضروری ہے	حضرت سیّدہ مہر آپا
خطاب	حضرت سیّدہ منصورہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً	حمیدہ بانو صاحبہ
موجودہ دور میں احمدی خواتین کی ذمہ داریاں	حمیدہ قدسیہ صاحبہ
احمدی مستورات اور علم دین	شاہدہ متین صاحبہ
اخلاقیات کے متعلق اسلامی تعلیم	صاحبزادی امۃ القدوس
دعا کی اہمیت	رضیہ درد صاحبہ
آزادیٔ نسواں اور اسلام	نعیمہ سلہری صاحبہ

علاوہ ازیں عائشہ شہید صاحبہ نمائندہ امریکہ ۔ حسنیٰ صاحبہ نمائندہ ماریشس ۔ بیگم الکم شریف صاحبہ نمائندہ انڈونیشیا، سلمیٰ سعید صاحبہ نمائندہ انگلستان اور مومنہ صاحبہ نمائندہ بنگلہ دیش نے بھی جلسہ سے خطاب کیا ۔

۸۵
پچاسی واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء

پاکستان کے علاوہ امریکہ، کینیا، غانا، نائیجیریا، سیرالیون، انگلستان، جرمنی، سویڈن، ڈنمارک، انڈونیشیا، ناروے، ماریشس، کینیڈا، فجی، سوئٹزرلینڈ، ملائشیا بھارت، بنگلہ دیش، ہالینڈ، ایران اور ٹرینیڈاڈ کے احمدی احباب نے جلسہ میں شرکت کی۔ کل ۳۴ ملکوں کے احباب شریک ہوئے۔ ان میں تین وفد بھی شامل ہیں۔ جو ۳۳ امریکن نواحمدی، ۳۵ انڈونیشین اور چھ غانین دوستوں پر مشتمل تھے۔

۲۶ دسمبر کو افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جماعت کو جلسہ سالانہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس جلسہ سے زیادہ سے زیادہ روحانی برکات حاصل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

۲۷ دسمبر کو دوپہر کے اجلاس میں حضور نے احباب کو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کا پیہم نزول یاد دلا کر انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

۲۸ دسمبر کو اپنے اختتامی خطاب میں حضور نے فرمایا کہ انسانی پیدائش کی غرض کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی چار بنیادی صفات کا رنگ اپنے اندر پیدا کریں۔ آج کی دکھی دنیا ایک ایسی جماعت کی محتاج ہے۔ جو محسن انسانیت ؐ کے اسوہ پر چل کر بلا امتیاز ہر ایک سے ہمدردی اور پیار کرے۔

جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ہستی باری تعالیٰ	مرزا عبدالحق صاحب
غزوات النبی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم خلق	میر محمود احمد صاحب ناصر
واقعہ صلیب اور نئی تحقیقات	شیخ عبدالقادر صاحب
آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج	بشیر احمد خان صاحب رفیق
حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی درباره ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی	صاحبزادہ مرزا انس احمد
تفسیر خاتم النبیینؐ اور بزرگانِ سلف	مولانا دوست محمد شاہد صاحب
میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا	مولانا عبدالمالک خان صاحب
مسلمان عورت کا مقام اور خلق انسان	بشارت احمد صاحب بشیر
قدرت ثانیہ	شیخ مبارک احمد صاحب
فلسفہ حج	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
ذکر حبیب	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

نمائندہ امریکہ مظفر احمد ظفر صاحب، انڈونیشین نمائندہ شریف احمد صاحب۔ نمائندہ فجی شمس الدین صاحب، نمائندہ ماریشس محمد تبجو صاحب، نمائندہ جرمنی ہدایت اللہ ہیوبش نیز ڈنمارک، غانا، نائیجیریا اور سیرالیون کے نمائندوں نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔

نظارت اصلاح وارشاد کے زیر انتظام ۲۶ دسمبر کو شبینہ اجلاس بیت الاقصیٰ میں ہوا۔ جس میں مولانا محمد اسماعیل صاحب، مجیب الرحمان صاحب اور عبدالمجید خان صاحب نے تقاریر کیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر انتظام عالمگیر زبانوں کے شبینہ اجلاس میں غیرملکی احباب نے اپنی اپنی زبان میں مختصر تقاریر کیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے تینوں خطاب نیز حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبزادہ مرزا مبارک احمد، میر محمود احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا انس احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

حضور نے ۲۷ دسمبر کو زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر مستورات سے خطاب فرمایا۔

حضور نے فرمایا۔

"حقیقی عزت و شرف حاصل کرنے کا ذریعہ صرف قرآنِ کریم ہے۔ جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کا مستحق بنا دیتا ہے۔ دُنیا کی ساری عزتیں مل کر بھی اللہ تعالیٰ کے پیار کے ایک جلوہ کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ ہر احمدی مرد اور عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کے جملہ احکامات پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرے۔"

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خطاب	حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب اطہر	امۃ الحیٔ فضیلت صاحبہ
خلافت کی برکات اور اہمیت	صبیحہ مرزا صاحبہ
فضائل قرآن مجید	امۃ الرفیق صاحبہ طاہرہ
شاہراہ غلبۂ دین حق (ناقل)	امۃ الحفیظ عابدہ صاحبہ
اسلامی نظریہ اخلاق	نعیمہ سلہری صاحبہ
صحابیات حضرت محمدؐ کے نیک نمونے	امۃ الرفیق ظفر صاحبہ
سیرت حضرت نواب مبارکہ بیگم	سیّدہ نسیم سعید صاحبہ
حضرت مُصلح موعود کی سیرت کے چند پہلو	رضیہ درد صاحبہ
خطاب	حضرت سیدہ مہر آپا
حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی سیرت کے چند پہلو	صاحبزادی امۃ القدوس
حضرت مسیح موعود.... اور غلبۂ دینِ حق (ناقل)	نصیرہ صادقہ صاحبہ
خطاب	حضرت سیّدہ منصورہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

علاوہ ازیں امریکہ، ماریشس، برطانیہ، ڈچ گی آنا، انڈونیشیا اور سویڈن کی خاتون نمائندگان نے جلسہ سے خطاب کیا۔

۸۶

چھیاسی واں جلسہ سالانہ

منعقدہ۔ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء

انڈونیشیا۔ ماریشس۔ امریکہ۔ نائیجیریا۔ کینیڈا۔ جرمنی۔ انگلستان۔ گھانا سنگاپور اور زیمبیا وغیرہ سے وفود جلسہ میں شریک ہوئے۔

۲۶۔ دسمبر کو حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا

"اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مشاہدہ کرتے ہوئے ہمیں اور ہماری نئی نسلوں کو اپنی اہم اور بڑھتی ہوئی دینی ذمہ داریوں کو پورا کرنا ہے"

۲۷ر دسمبر کو جلسہ کے دوسرے دن دوسرے اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے غلبۂ دینِ حق (ناقل) کے لئے جماعت احمدیہ کی مساعی اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے ساتھ اس کے خوش کن نتائج و ثمرات کا تذکرہ فرمایا۔

۲۸ر دسمبر کو اپنی اختتامی تقریر میں حضور نے قرآن مجید۔ احادیث نبویہ اور اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کی روشنی میں مہدیؑ موعود و مسیح محمدی کی بعثت کی اہمیت بیان فرمائی۔

جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے

خدا تعالیٰ کی صفت تکلم	مرزا عبدالحق صاحب
مسئلہ جہاد	مولانا عبدالمالک خان صاحب
مغربی افریقہ میں تبلیغ دین کی تاریخ	مولانا بشارت احمد صاحب بشیر
وفات مسیح ناصری اور احیائے دین حق (ناقل)	مولانا دوست محمد صاحب شاہد
اسلام میں اختلافات کا آغاز	مجیب الرحمان صاحب
روزمرہ کے مسائل	ملک سیف الرحمان صاحب
حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں	شیخ مبارک احمد صاحب
عہد حاضر اور فیضان نبوت محمدیہ	محمد شفیع اشرف صاحب
سیرت حضرت مسیح موعود	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
فضائل قرآن کریم	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

ان کے علاوہ نمائندہ امریکہ مظفر احمد صاحب ظفر۔ نمائندہ نائیجیریا الحاج ابوبکر صاحب۔ نمائندہ جرمنی ہدایت اللہ ھیوبش صاحب۔ نمائندہ ماریشس ناصر احمد سوکیا صاحب نمائندہ گھانا اسمٰعیل بی۔کے ایڈو صاحب۔ نمائندہ سنگاپور عبدالحمید سالکین صاحب نمائندہ انڈونیشیا یحییٰ پنتو صاحب۔ نمائندہ انگلستان بشیر آرچرڈ صاحب۔ نمائندہ زیمبیا ادریس ملومبا کاساکا صاحب نے بھی احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔

۲۶ر دسمبر کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیرِ اہتمام شبینہ اجلاس میں اکنافِ عالم سے تشریف لانے والے احمدی احباب کی دنیا کی چالیس سے زائد زبانوں میں ایمان افروز تقاریر ہوئیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

بمقام۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کا گراؤنڈ

پاکستان بھر کی خواتین کے علاوہ غیر ملکی وفود نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ امریکہ سے ۱۱ ممبرات، انڈونیشیا ۱۴ ممبرات، ماریشس ۸ ممبرات، جرمنی ۳ ممبرات۔ ہالینڈ ۳ ممبرات۔ سپین ایک ممبر، گھانا ۲ ممبرات، سورینام ایک ممبر اور جاپان سے ایک ممبر پر مشتمل وفد جلسہ میں شریک ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے تمام خطابات نیز مولانا بشارت احمد بشیر صاحب مولانا دوست محمد صاحب شاہد، مجیب الرحمان صاحب، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۲۷ر دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔

"قرآن کریم ایک مکمل شریعت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنی احکام پر عمل کر کے ہمارے لئے اسوۂ حسنہ چھوڑا ہے ہماری روحانی زندگی اور جماعت کی اجتماعی زندگی اسی میں ہے کہ آپؐ کا دامن مضبوطی سے تھام لیں نیز خواتین کو پردے کے حکم کی طرف توجہ دلائی اور نصیحت فرمائی کہ ازواج مطہرات کا نمونہ اختیار کریں۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ نے افتتاحی خطاب میں حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات کا تذکرہ کرتے ہوئے جلسہ سالانہ کو ان بشارتوں کے پورا ہونے کا ثبوت قرار دیا اور جلسہ کی برکات و اہمیت بیان کرنے کے بعد بہنوں کو نصائح فرمائیں۔

جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خطاب	حضرت سیدہ منصورہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
خطاب	حضرت سیدہ مہر آپا
تعلق باللہ	امۃ المالک صاحبہ
خلافت حضرت مسیح موعود	امۃ الشکور پیر صاحبہ
سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	صاحبزادی امۃ القدوس
الخیر کلہٗ فی القرآن	امۃ الحکیم لئیقہ صاحبہ
اسلامی پردہ	رضیہ درد صاحبہ

علاوہ ازیں گھانا، جرمنی، ماریشس، امریکہ، انڈونیشیا، سویڈن اور انگلستان کی خاتون نمائندگان نے جلسہ میں خطاب کیا۔

۸۷
ستاسی واں جلسہ سالانہ

چودھویں صدی ہجری کا آخری جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء

اس سال انڈونیشیا، برطانیہ، ماریشس، امریکہ، ہالینڈ، غانا، نائجیریا، سنگاپور ملائشیا، ٹرینیڈاڈ، ڈنمارک، سوئٹزرلینڈ، ایران، کینیڈا، جرمنی، یوگنڈا، سیرالیون اور اُردن کے نمائندہ وفود جلسہ میں شریک ہوئے (ان وفود کے ممبران کی تعداد ۱۰۵ تھی)

۲۶ دسمبر کو حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا اور دُعا کروائی۔

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں حضور نے دورانِ سال ہونے والی جماعتی ترقیات کا تذکرہ فرمایا نیز جماعت احمدیہ کو سائنسی میدان میں بلندیوں پر پہنچانے کے عظیم پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا "جماعت آدھی روٹی کھائے لیکن ذہین بچّوں کو سنبھالنے سے غافل نہ ہو۔"

۲۸ دسمبر کو اختتامی خطاب میں حضور نے فرمایا "جماعت احمدیہ کے سارے پروگراموں کا مقصد خانہ کعبہ کی عظمت دُنیا میں قائم کرنا ہے صد سالہ جوبلی منصوبے کی بُنیاد تعمیر بیت اللہ کے مقاصد کو پورا کرنے پر رکھی گئی ہے۔ ہمارا پروگرام قرآن کے گرد گھومنے والا ہے۔

جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت	مولانا عبدالمالک خان صاحب
غزوات النبیؐ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
حضرت مسیح ناصری کی صلیبی موت سے نجات اور لنڈن کانفرنس کے عالمگیر اثرات	صاحبزادہ مرزا انس احمد
فلسفۂ زکوٰۃ	ملک سیف الرحمان صاحب
باغِ احمدیت کے روحانی طیور اکنافِ عالم میں	مولانا نذیر احمد صاحب مبشر
سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
آیت خاتم النبیین کی تفسیر	مولانا محمد شفیع اشرف صاحب
حضرت مسیح موعود کا علمی اعجاز	مولوی فضل الٰہی صاحب انوری
صداقت حضرت مسیح موعود ۔۔ از روئے قرآن	مولوی چراغ الدین صاحب
ذکر حبیب	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
جماعت احمدیہ کی ملّی خدمات	مولانا دوست محمد صاحب شاہد

بیرونِ پاکستان سے آنے والے درج ذیل نمائندگان نے جلسہ سے خطاب کیا۔
مظفر احمد صاحب ظفر، امریکہ - ابراہیم موم ہالٹ صاحب، سکنڈے نیویا - حسن رمضان صاحب، ماریشس - محمد محمود شاٹے نو صاحب، نائجیریا - عبدالرحیم صاحب ملائشیا - زکریا کزیٹو صاحب، یوگنڈا - مصطفیٰ حلیمی ثابت صاحب، کینیڈا - حاجی حمزہ محمد سعید صاحب، سنگاپور - ہنس پیٹر عبداللہ صاحب، جرمنی - یحییٰ پنتو صاحب انڈونیشیا طہٰ اقزق صاحب، اردن - الفا شریف صاحب سیرالیون۔

جلسہ سالانہ مستورات

بمقام - دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں۔

اس سال امریکہ، مشرقی افریقہ، انگلستان، انڈونیشیا، سنگاپور - نائجیریا - ماریشس اور یورپ سے آنیوالی اہم نمائندہ خواتین نے جلسہ میں شرکت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تمام تقاریر نیز حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد - صاحبزادہ مرزا انس احمد، مولوی محمد شفیع اشرف صاحب اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا جس میں حضور نے قرآن مجید کی رو سے عورت کے مقام پر مدلّل روشنی ڈالی اور بتایا کہ قرآن مجید اپنی تعلیم میں اُصولی طور پر مرد، عورت میں کوئی تفریق نہیں کرتا۔

جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

غلبۂ دین حق (نافل) کی مہم میں احمدی عورت کا کردار	حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ
حضرت مسیح موعود کا عشق رسول عربیؐ	نصیرہ صادقہ صاحبہ
پردہ	صاحبزادی امۃ القدوس
ہر نسل میں اعلیٰ اقدار کی ضرورت	رضیہ درد صاحبہ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان	شوکت گوہر صاحبہ
اسلام اور عورت	حضرت سیّدہ مہر آپا
صداقت حضرت مسیح موعود	امۃ النصیر قادر صاحبہ
نوجوان احمدی نسل کی ذمہ داریاں	خالدہ احمد صاحبہ
خلافت ثالثہ کی اہم تحریکات	امۃ الحلیم زاہدہ صاحبہ
قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا	حضرت سیّدہ منصورہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

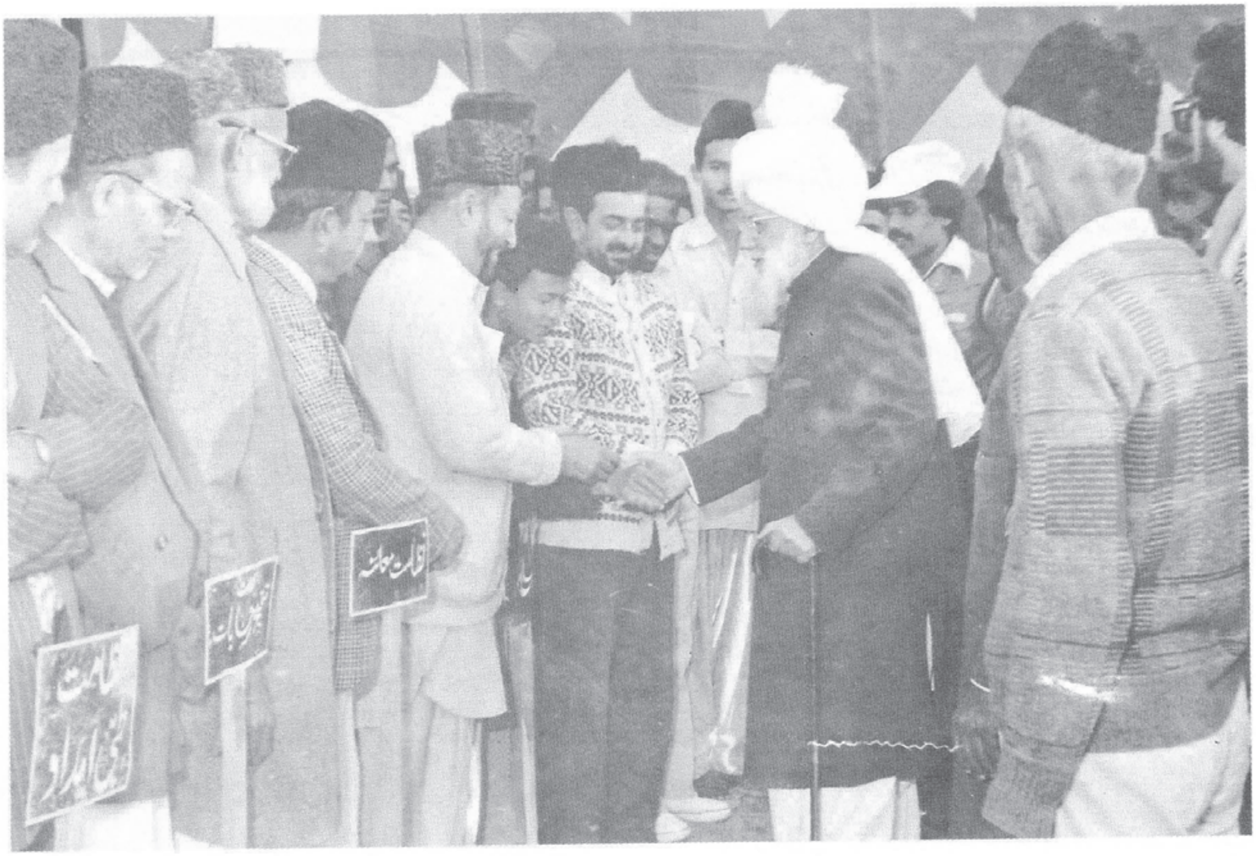

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء

جلسہ سالانہ ربوہ کا ایک منظر

اٹھاسی ۸۸ واں جلسہ سالانہ

پندرھویں صدی ہجری کا پہلا جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء

اس سال انڈونیشیا۔ امریکہ۔ نائیجیریا۔ ماریشس ۔سورینام ۔جرمنی ۔ملائشیا، فجی ۔سیرالیون۔ غانا۔ ڈنمارک ۔ ہالینڈ ۔ برما ۔ سنگاپور ۔سویڈن۔ کینیڈا ۔ یوگنڈا ۔ اور مصر کے وفود (کُل ۱۲۵ر احباب) جلسہ میں شریک ہوئے ۔سیرالیون کے وزیرِ مملکت اور سیرالیون مُسلم کانگریس کے پریذیڈنٹ آنریبل الحاج محمد سنوسی مصطفیٰ صاحب (CBEMP) (غیر احمدی) ربوہ تشریف لائے اور جلسہ میں تقریر بھی کی۔

۲۶ر دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افتتاحی خطاب فرمایا اور دُعا کروائی

۲۷ر دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے حضور نے جماعت کو حصولِ تعلیم کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ آئندہ دس سال میں سکول کی عمر کا کوئی بچہ میٹرک سے پہلے سکول نہ چھوڑے۔ نیز حضور نے دورانِ سال مختلف ممالک میں جماعتی ترقیات کا جائزہ بھی پیش کیا۔ اور صد سالہ جوبلی تحریک کے ثمرات کا بھی تذکرہ فرمایا۔

۲۸ر دسمبر کو حضور نے احباب جماعت سے اختتامی خطاب فرمایا۔

جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نُصرتِ باری اللہ تعالےٰ کی ہستی کا ثبوت ہے۔	مولانا عبدالمالک خان صاحب
غزوات میں حضرت محمدؐ کا خلقِ عظیم	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
اسلام میں مالی قربانی کا فلسفہ آداب	مولانا سلطان محمود انور صاحب
	ملک سیف الرحمان صاحب
فیضانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم	مجیب الرحمان صاحب
حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئیاں عالمی تغیرات کے بارے میں	مولوی فضل الٰہی صاحب انوری
سیرت حضرت مُصلح موعود	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
چودھویں صدی کی غیر معمولی اہمیت	مولانا دوست محمدؐ صاحب شاہد
جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن	مولوی محمد شفیع اشرف صاحب
سیرتِ صحابہؓ کرام (حضرت محمدؐ)	مولوی غلام باری سیف صاحب
سیرت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

بیرونی ممالک کے وفود کے درج ذیل نمائندگان نے بھی جلسہ سے خطاب کیا مبارک احمد صاحب، ملائشیا ۔ عبدالسلام صاحب، ہیڈسن ڈنمارک ظفر اللہ خان صاحب، فجی ۔ محمد ابین صاحب، سنگاپور ۔ الحاج سینالوحمزہ، نائیجیریا۔ حنیف بن کیلسن، گھانا ۔ مظفر احمد صاحب ظفر، امریکہ۔ صدالدین یحییٰ پنتو صاحب انڈونیشیا ۔

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال امریکہ۔ افریقہ ۔ انگلستان ۔ جرمنی ۔ ماریشس ۔ فجی ۔ بنگلہ دیش انڈونیشیا۔ ہالینڈ۔ نائیجیریا اور چین کی ۱۵ نمائندہ خواتین نے جلسہ میں شرکت کی جن کے لئے انڈونیشین اور انگریزی زبان میں جلسہ کی کارروائی کا براہِ راست ترجمہ کا انتظام تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تمام تقاریر نیز مولانا عبدالمالک خان صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد۔ مجیب الرحمان صاحب ۔ دوست محمد شاہد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے براہِ راست سنی گئیں۔

۲۷ر دسمبر کی صبح حضور نے زنانہ جلسہ گاہ تشریف لاکر مستورات سے خطاب فرمایا جس میں سورۃ بقرہ کی آیت فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي کی تفسیر بیان کرتے ہوئے۔ خدا کی صفات کی معرفت حاصل کرنے اور اپنی زندگیاں خدا کے پیار میں گزارنے کی نصیحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا۔

”ایک بہت ضروری اور بہت بُنیادی پوائنٹ ہے جو میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں یعنی یہ کہ سوائے خدا کے کسی کی خشیت تمہارے دل میں نہ ہو۔ اور وہ ہمارا رب ہے۔ وہ ساری عظمتوں والا ہمارا رب ۔ وہ ساری قدرتوں والا ہمارا رب۔ وہ ہر قسم کے احسان کرنے والا ہمارا رب۔ وہ حُسن کا سرچشمہ ہمارا رب ۔ وہ رب جو اتنا پیار کرنے والا ہے۔ اتنا پیار کرنے والا ہے کہ جب ہم اس کی طرف جھکتے ہیں ہماری خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے اور اپنے پیار سے ہمارے گھروں کو۔ اپنے پیار سے ہمارے ذہنوں کو۔ دلوں کو۔ ہمارے سینوں کو بھر دیتا ہے۔ اس لئے میں نے کہا کہ ورد کرو بار بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ یہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا زمانہ ہے۔ لَآ اِلٰهَ ہو جائے گا۔غیر مٹا دیئے جائیں گے اور اللہ تعالےٰ کی عظمت۔ اللہ تعالےٰ سے پیار نوع انسان کے دل میں قائم کر دیا جائے گا۔

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

دُعا کی اہمیت و برکات	حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ
خدا، رسول اور اولی الامر کی اطاعت کے بارہ میں اسلامی تعلیم	حضرت سیّدہ مہر آپا
خطاب	حضرت سیّدہ منصورہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
اسلام میں پردہ کی اہمیت	ریحانہ شاہین صاحبہ

منظر جلسہ سالانہ ربوہ

جلسہ سالانہ ربوہ کا ایک اور منظر

تربیتِ اولاد — رضیہ درد صاحبہ

خواتین کا کردار اسلامی تعلیمات کی روشنی میں — شوکت گوہر صاحبہ

مطالعہ کتب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ — صاحبزادی امتہ القدوس

قرآنِ مجید ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے — راشدہ اشرف صاحبہ

علاوہ ازیں ماریشس، امریکہ، انڈونیشیا، فجی، نائیجیریا، بنگلہ دیش اور جرمنی کی نمائندہ خواتین نے جلسہ سے خطاب کیا۔

نواسی ۸۹ واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۹۸۱ء

اس سال انڈونیشیا - ملائشیا - سنگاپور - برطانیہ - جرمنی - امریکہ - کینیڈا ماریشس اور کئی افریقی ممالک کے وفود نے جلسہ میں شرکت کی۔ احمدی انجینئروں کی ذاتی محنت و کاوش سے انگریزی اور انڈونیشین زبانوں میں ترجمہ کا بندوبست تھا۔ سوا دو سو احباب کو تراجم سنائے گئے۔ جلسہ کی وڈیو کیسٹ بنائی گئی۔ ایک افریقی ملک نے اپنے خرچ پر جلسہ سالانہ کی کارروائی ریکارڈ کروائی۔

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افتتاحی خطاب فرمایا اور درد و سوز میں ڈوبی ہوئی دعا کروائی۔

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے پندرھویں صدی ہجری کے پہلے سال میں نازل ہونے والے خدائی فضلوں کا تذکرہ فرمایا اور احباب جماعت کو "ستارہ احمدیت" کا خصوصی اعزاز عطا کیا۔

حضور نے ستارہ احمدیہ عطا کرتے ہوئے فرمایا۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتوں کے طفیل اُمتِ محمدیہ نے چودہ صدیوں کے اندر خدا تعالیٰ کے زندہ نشان ایک یا دو نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں دیکھے اور ہر صدی نے زبانِ حال سے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اس لئے میں نے اس ستارے کے چودہ کونوں میں اللہ اکبر لکھوا دیا ہے۔"

اس موقع پر حضور نے احباب جماعت کو ستارہ احمدیت دکھایا اور چودہ صدیوں کی طرف سے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا ورد کیا۔

۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی خطاب "سبحان اللہ" کے موضوع پر اللہ تعالیٰ کی توحید اور ذات و صفات کا جامع تذکرہ تھا۔

جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

صفت عزیز اللہ تعالیٰ کی ہستی کی دلیل ہے — مولانا عبدالمالک خان صاحب

غزوات میں حضرت محمد کا خلق عظیم — حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طبعی وفات اور اس کے عالمی اثرات — مولوی عبدالسلام صاحب عمر

وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات — مولوی چراغ الدین صاحب

بعض غیر ملکی نمائندگان نے بھی جلسے سے خطاب فرمایا۔

کلام اللہ کا مرتبہ اور حضرت مصلح موعود — مولانا دوست محمد صاحب شاہد

خلافت حقہ — مولانا محمد شفیع صاحب اشرف

عہدِ حاضر کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں — صاحبزادہ مرزا انس احمد

ذکر رفقائے حضرت اقدس — حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

حیات آلآخرت — مولوی فضل الٰہی صاحب انوری

سیرت سیدنا حضرت مسیح موعود — مولانا نسیم سیفی صاحب

احمدی حضرت اقدس کی نگاہ میں — مجیب الرحمان صاحب

۲۶ دسمبر کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیرِ اہتمام شبینہ اجلاس میں علمائے سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔

۲۷ دسمبر کی شب مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریکِ جدید کے زیرِ انتظام عالمگیر زبانوں کا جلسہ ہوا جس میں دنیا کی مختلف زبانوں میں تقاریر کی گئیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال برطانیہ، امریکہ، غانا، جرمنی، سری لنکا، ماریشس، انڈونیشیا جزائر غرب الہند، جنوبی افریقہ، بھارت اور ملائشیا کی ۵۶ نمائندہ خواتین نے جلسہ میں شرکت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تینوں تقاریر نیز حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد مولانا دوست محمد صاحب شاہد، صاحبزادہ مرزا انس احمد، مولانا نسیم سیفی اور مجیب الرحمان صاحب کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۲۷ دسمبر کی صبح حضور زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب سے قبل حضور نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی احمدی طالبات کو تمغے دیئے۔

اپنی تقریر میں حضور نے فرمایا۔ "ہر چیز کو بھول کر اپنے دین کو غالب کرنے کی مہم میں لگ جاؤ۔ اور عورتوں کو مردوں کے پہلو بہ پہلو اس مہم میں حصہ لینا چاہیئے یاد رکھیں تلوار کی دھار اتنی تیز نہیں ہوتی جتنی محبت کی دھار۔ یہ کشتیاں ترک کرنے کا زمانہ ہے۔ مرد اکیلا یہ کام سرانجام نہیں دے سکتا۔"

جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سیرت حضرت اماں جان — حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ

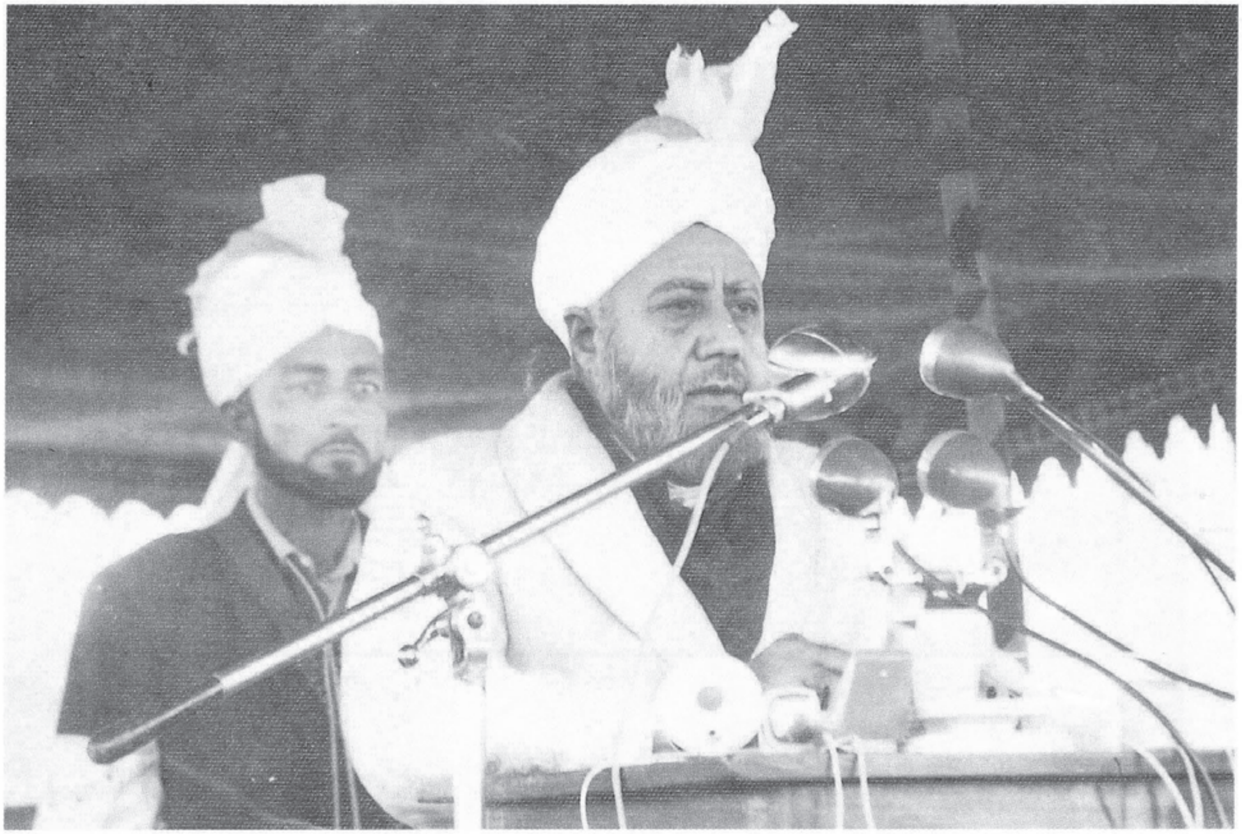

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (دورِ خلافتِ ثالثہ کا پہلا) جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء سے خطاب فرما رہے ہیں۔

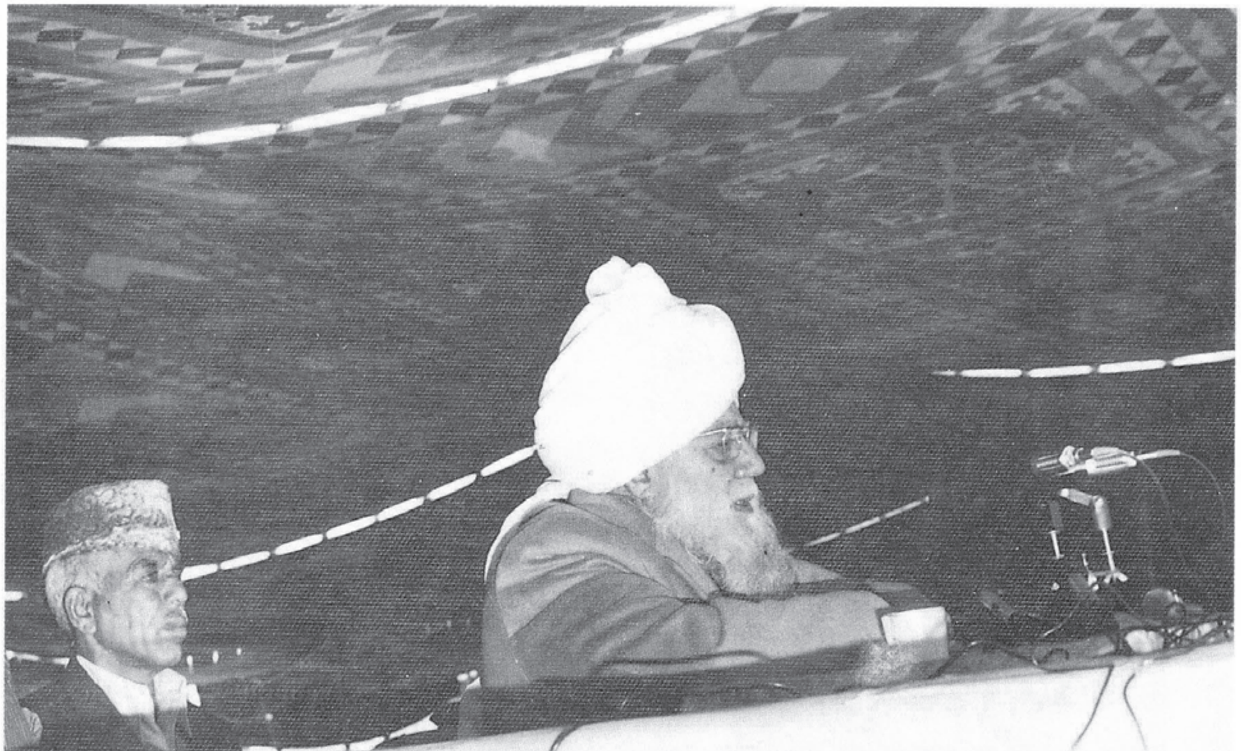

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (دورِ خلافتِ ثالثہ کا آخری) جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء سے خطاب فرما رہے ہیں۔

حضرت مصلح موعود کی جماعت سے محبت — صاحبزادی امۃ القدوس
ہستئ باری تعالیٰ — رضیہ درد صاحبہ
حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے عظیم الشان معجزات — شوکت گوہر صاحبہ
آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طبقہ نسواں پر احسانات — ریحانہ شاہین صاحبہ
غلبہ دینِ حق کی مہم میں احمدی خواتین کی ذمہ داریاں — ثریا خانم صاحبہ
پردہ کی اہمیت — شگفتہ اسلام صاحبہ
سیرت سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ — صاحبزادی امۃ القدوس
اذا سألك عبادی عنّی فانّی قریب — حضرت سیدہ مہر آپا
اختتامی خطاب — حضرت سیدہ مریم صدیقہ

چند غیر ملکی خواتین نمائندگان نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔ غیر ملکی خواتین کے لئے جلسہ کی کارروائی کا انگریزی اور انڈونیشین زبان میں براہِ راست ترجمہ کا انتظام تھا۔

یہ خلافتِ ثالثہ کا آخری جلسہ سالانہ تھا۔

۸ - ۹ جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے وفات پائی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو حضرت مرزا طاہر احمد مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے

درعہدِ مبارک

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نوے واں جلسہ سالانہ ۹۰

خلافتِ رابعہ کا پہلا جلسہ سالانہ

منعقدہ - ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۸۲ء

اس جلسہ میں دُنیا کے ۲۷ ممالک کے نمائندہ وفود نے شرکت کی۔

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے افتتاحی خطاب فرمایا

حضور نے فرمایا

"کوئی دُکھ کوئی غم نہیں جو ہمیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے اعلان سے باز رکھ سکے۔ آغاز دینِ حق کی باتیں کرتے ہوئے محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر بار بار درود بھیجیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شدید دُکھ دینے والوں کے خلاف بھی بد دُعا کرنے سے انکار کر دیا تھا"

پھر آپ نے صحابہ رسول رضوان اللہ علیہم کی بے مثال قربانیوں اور کفار مکہ کے شدید ظلم و ستم کا تذکرہ فرمایا۔

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے جماعت کے نظام اور مختلف نظارتوں کے کام کا تعارف اور وضاحت فرمائی اور دورانِ سال ہونے والے اہم جماعتی اُمور کا تذکرہ فرمایا

۲۸ دسمبر کو اپنے اختتامی خطاب میں حضور نے 'عدل' کا مضمون بیان فرمایا

حضور نے فرمایا "آج دُنیا کی ساری بیماریاں عدل کے فقدان کی وجہ سے ہیں۔ اگر ہم نے دُنیا کو عدل کے قرآنی مفہوم سے آگاہ نہ کیا۔ تو دُنیا جہالت میں مر جائے گی۔ آج دُنیا کو عدل کا نظام سکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو کھڑا کیا ہے۔ کیونکہ آپ کا تعلق آسمان سے ہے"

اس جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا اسلامی تصور — مولانا دوست محمد صاحب شاہد
غزوات میں حضرت محمدؐ کا خلقِ عظیم — حافظ مظفر احمد صاحب
عیسائیت کی عالمگیر سرگرمیاں عالم اسلام کے لئے لمحۂ فکریہ — مسعود احمد صاحب دہلوی
احمدیت عافیت کا حصار — مجیب الرحمان صاحب
اشاعتِ دینِ حق زمانہ قبل از مسیح کے کناروں تک — مولانا نسیم سیفی صاحب

سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خاتمیت محمدیہ کی عظیم تجلیات	مولانا سلطان محمود انور صاحب
صداقت حضرت مسیح موعود از روئے قرآن	مولانا عبدالمالک خان صاحب
تفسیر آیت استخلاف	مولانا عبدالسلام طاہر صاحب
سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث	مولانا محمد شفیع اشرف صاحب
ہجرت حضرت عیسیٰ علیہ السلام	صاحبزادہ مرزا انس احمد
ذکرِ حبیب	مرزا عبدالحق صاحب

غیر ملکی وفود کے نمائندگان نے بھی احباب سے خطاب کیا۔

۲۶ دسمبر کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیرِ انتظام شبینہ اجلاس بیت الاقصیٰ میں ہوا جس میں علمائے سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔

۲۷ دسمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیرِ انتظام عالمگیر زبانوں کا جلسہ ہوا جس میں دُنیا کی مختلف زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔

نظارت اصلاح و ارشاد کے تحت دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ایک تبلیغی نمائش لگائی گئی۔

۲۸ دسمبر کو تاریخ احمدیت میں پہلی بار صرف بیرونی ممالک کے نمائندوں پر مشتمل مجلس شوریٰ سرائے فضل عمر میں ہوئی۔ جس میں ۲۴ ممالک کے نمائندگان نے شرکت کی۔

جلسہ سالانہ مستورات

بمقام۔ عقب خلافت لائبریری (۲۸ دسمبر کو بارش کی وجہ سے بیت المبارک میں ہوا)

اس جلسہ میں امریکہ۔ نائیجیریا۔ غانا۔ انڈونیشیا۔ جرمنی۔ سری لنکا۔ ماریشس فجی۔ سنگاپور۔ ملائشیا اور ڈچ گیانا کی ۳۹ خواتین تشریف لائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے تینوں خطابات مردانہ جلسہ گاہ سے سُنے گئے نیز مولانا دوست محمد صاحب شاہد، مجیب الرحمان صاحب اور مولانا عبدالمالک خان صاحب کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سُنی گئیں۔

۲۷۔ دسمبر کو حضور زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا جس میں احمدی مستورات کو پردہ کی پابندی کرنے سے متعلق شدید تنبیہہ کی۔ اور فرمایا کہ احمدی خواتین کو جذبۂ قربانی اور اطاعت امام سے کام لے کر حقیقی پردہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی عورت پردہ کے معیار پر پوری نہ اتری تو اس کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائیگی۔

خطاب سے قبل حضور نے تعلیمی منصوبہ کی آٹھویں تقریب میں ۶ طالبات کو تمغے اور تفسیر صغیر کا تحفہ دیا۔

جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ذکرِ حبیب	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ
حضرت محمدؐ بحیثیت معلم اخلاق	ثریا خانم صاحبہ
احمدی مستورات کی ذمہ داریاں	شوکت گوہر صاحبہ
خلافت ثالثہ کی اہم تحریکات	نسیم سعید صاحبہ
اسلام میں پردہ	ریحانہ شاہین صاحبہ
حضرت مسیح موعود کا عشق رسولؐ	ثمرینہ ہاشمی صاحبہ
جماعت احمدیہ کے ذریعے ترقی دینِ حق۔ (نامکمل)	رضیہ درد صاحبہ
قرآن ایک مکمل ضابطہ حیات ہے	حضرت سیدہ مہر آپا
خلافت کی اہمیت	صاحبزادی امۃ القدوس
غلبہ دینِ حق زمانہ کی صدی کی تیاری کیلئے احمدی خواتین کی تربیت اولاد کی ذمہ داریاں	طاہرہ صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث۔

اکانوے ۹۱ واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۸۳ء

بمقام۔ بیت الاقصیٰ ربوہ

اس جلسہ میں انڈونیشیا۔ نائیجیریا۔ ماریشس۔ امریکہ۔ ملائشیا۔ کینیڈا۔ ٹرینیڈاڈ جرمنی۔ جنوبی افریقہ۔ برطانیہ۔ یوگنڈا۔ ہالینڈ۔ غانا۔ تنزانیہ اور مشرقِ اوسط کے چار ممالک کے ۸۷ نمائندگان نے شرکت کی۔

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں عالم اسلام کے دُکھ دور کرنے کے لئے دُعاؤں کی خصوصی تحریک فرمائی۔ نیز فرمایا کہ "ہم دوسروں سے محبت کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ محبت زندہ رہنے کے لئے ہوتی ہے۔ نفرت اس پر کبھی غالب نہیں آسکتی"۔

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے اہم جماعتی اُمور اور دوران سال ہونے والے خدا کے فضلوں کے نتیجے میں جماعتی ترقیات کا تذکرہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو جلسہ کے آخری اجلاس میں حضور نے "عدل احسان اور ایتاءِ ذی القربیٰ" کے موضوع پر اختتامی خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب میں حضور نے فرمایا۔

"دین کے معاملے میں خدا تعالےٰ نے ہمیشہ کے لئے جبر و اکراہ کو ختم کر دیا ہے اے احمدیو! پورے جذبہ سے کھڑے ہو جاؤ اور ساری دُنیا میں عدل قائم کرنے کی کوشش کرو"۔

امسال پہلی بار ۲۷ دسمبر کو حضور کا خواتین سے خطاب زنانہ جلسہ گاہ سے براہِ راست مردانہ جلسہ گاہ میں بھی سُنا گیا۔

اس جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ہستی باری تعالےٰ	صاحبزادہ مرزا انس احمد
غزوات میں حضرت محمدؐ کا خلق عظیم	حافظ مظفر احمد صاحب
بیرونی ممالک میں تبلیغ دین حق (نوافل)	مسعود احمد صاحب جہلمی
ظہور امام مہدی	مولانا سلطان محمود انور صاحب
وفات مسیح پر اعتراضات کے جوابات	مولوی عبدالسلام صاحب طاہر
عقائد احمدیت پر اعتراضات کے جوابات	مولانا دوست محمد صاحب شاہد
پیشگوئی بابت جان الیگزنڈر ڈوئی و مستقبل جماعت احمدیہ	مرزا عبدالحق صاحب
اجتہاد اور ائمہ اربعہ کے نظریات	مولانا شفیع اشرف صاحب
شجر احمدیت کے شیریں ثمار	مجیب الرحمان صاحب
ذکر حبیب	مولانا غلام باری سیف صاحب

علاوہ ازیں نمائندہ نائجیریا اے آئی یوسف صاحب، نمائندہ جنوبی افریقہ غلام سعید صاحب، نمائندہ کینیڈا مصطفیٰ ثابت صاحب، نمائندہ امریکہ یحییٰ شریف صاحب نمائندہ تنزانیہ یوسف عثمان صاحب، نمائندہ انڈونیشیا منصور احمد صاحب اور نمائندہ برطانیہ ناصر وارڈ صاحب نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔

۲۶ دسمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیرِ اہتمام شبینہ اجلاس میں عالمگیر زبانوں کا جلسہ ہوا جس میں دُنیا کی مختلف زبانوں میں تقاریر کی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیرِ انتظام شبینہ اجلاس میں علمائے سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔

نیز احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں تبلیغی نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا۔

جلسہ سالانہ مستورات

بمقام۔ عقب خلافت لائبریری

اس جلسہ میں انڈونیشیا۔ ماریشس۔ نائجیریا۔ غانا۔ امریکہ۔ جنوبی افریقہ۔ ہالینڈ اور انگلینڈ سے ۲۹ خواتین تشریف لائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے تمام خطابات مردانہ جلسہ گاہ سے سُنے گئے۔ نیز حافظ مظفر احمد صاحب، مسعود احمد جہلمی صاحب، مولانا دوست محمد صاحب شاہد، مجیب الرحمان صاحب اور مولانا غلام باری سیف صاحب کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سُنی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو صبح کے اجلاس میں حضور زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات سے "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی کے اسوۂ حسنہ" کے موضوع پر خطاب کیا حضور نے فرمایا۔

"احمدی گھروں کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کی جنّت میں تبدیل کر دیں معاشرہ کی حسین ترین جنت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نازل ہوئی آپ نے ہر آنیوالی نسل کے لئے گھریلو زندگی کا بہترین نمونہ اپنے پیچھے چھوڑا یہ وہ زندہ رہنے والے نمونے ہیں جو آج دُنیا کی نظر سے اوجھل ہو چکے ہیں۔ جہاں آپ عورت کو اس کی ذمہ داریاں یاد دلاتے ہیں وہاں اس کے حقوق ادا کرنے بھی سکھلیں"۔

جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نئی تہذیب کے بداثرات اور احمدی عورت کا کردار	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ
حضرت مسیح موعود کا عشق رسولؐ	سیّدہ ناصرہ ہارون صاحبہ
دُعا کی اہمیت	رضیہ درد صاحبہ
دعوت الی الخیر	نسیم سعید صاحبہ
احمدی خواتین اور فریضۂ تبلیغ	ثریا خانم صاحبہ
اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں عورتوں کی قربانیاں۔	امۃ الرشید سیال صاحبہ
اسلام کا عالمگیر تمدن	حضرت سیدہ مہر آپا
جماعت احمدیہ اور نُصرتِ الٰہی	صاحبزادی امۃ القدوس
مقصد زندگی اور اس کے حصول کے طریق۔	امۃ الشکور پیر صاحبہ
حقوق العباد	طاہرہ صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

گو پاکستان کے مجبور احمدی آج خلیفۃ المسیح کا دیدار کرنے اور جلسہ میں شریک ہونے سے روک دیئے گئے ہیں لیکن دعا ہے کہ ایک دفعہ پھر ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہمارے درمیان موجود ہوں اور ہم ایک دفعہ پھر پہلے سے بڑھ کر آب و تاب سے جلسہ سالانہ کی اس بابرکت روایت کو جو حضرت مسیح موعود نے آج سے ایک سو سال قبل شروع کی تھی پاکستان میں جاری ہوتے دیکھیں۔

جدید اقوام متحدہ کی تعمیر

(مولانا دوست محمد شاہد)
مؤرّخِ احمدیت

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىْ تَبْغِىْ حَتّٰى تَفِىْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ○

(سورۃ الحجرات آیت ۱۰)

اور اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو اُن دونوں میں صلح کرا دو۔ پھر اگر صلح ہو جانے کے بعد اُن میں سے کوئی ایک دوسرے پر چڑھائی کرے، تو سب مل کر اس چڑھائی کرنے والے کے خلاف جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے پھر اگر وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے تو عدل کے ساتھ ان (دونوں لڑنے والوں) میں صلح کرا دو اور انصاف کو مدّنظر رکھو اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

سیّدنا حضرت مُصلح موعود نے ۱۹۲۴ء کی ویمبلے کانفرنس منعقدہ لندن کے دوران قرآنِ مجید کی سورہ حجرات آیت ۱۰ کی روشنی میں اسلامی لیگ آف نیشنز (یو۔این۔او) کا عظیم الشان انکشاف کر کے دانشورانِ مغرب کو حیرت میں ڈال دیا۔ قرآنِ مجید اس عالمی تنظیم کا حقیقی اور دائمی مرکز خانہ کعبہ کو قرار دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ۚ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○ (آل عمران آیت ۹۷-۹۸)

سب سے پہلا گھر جو تمام لوگوں کے (فائدہ کے) لئے بنایا گیا تھا وہ ہے جو مکّہ میں ہے۔ وہ تمام جہانوں کے لئے برکت والا (مقام) اور (موجبِ) ہدایت ہے۔

اس میں کئی روشن نشانات ہیں (وہ) ابراہیم کی قیام گاہ ہے اور جو اس میں داخل ہو وہ امن میں آجاتا ہے اور اللہ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اس گھر کا حج کریں (یعنی) جو (بھی) اس تک جانے کی توفیق پائے اور جو انکار کرے تو (وہ یاد رکھے کہ) اللہ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

اسی آیت سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ قرآنی یو۔این۔او کی مرکزی زبان عربی ہے۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"جبکہ بیت اللہ تمام عالم کے لئے ہدایت پانے کا ذریعہ ہوا تو اس میں صاف اشارہ ہے کہ وہ ایسے مرکز پر واقع ہے جس کی زبان تمام دنیا کی زبانوں سے مشارکت رکھتی ہے۔ اور یہی اُمُّ الْاَلْسِنَۃ ہونے کی حقیقت ہے۔" (مِنَنُ الرَّحْمٰن صفحہ ۸۹ حاشیہ)

قرآنی لیگ آف نیشنز کے چارٹر میں امن عالَم اور حج کے ساتھ مقامِ ابراہیم کا نہایت گہرا اور دائمی تعلّق ہے۔

مشہور شاعر علامّہ سر محمد اقبال فرماتے ہیں۔ ؎

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهَ

اور جماعتِ اسلامی کے بانی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں:۔

"حج کے پورے فائدے حاصل کرنے کے لئے ضروری تھا کہ مرکزِ اسلام میں کوئی ایسا ہاتھ ہوتا جو اس عالمگیر طاقت سے کام لیتا، کوئی ایسا دل ہوتا جو ہر سال تمام دنیا کے جسم میں خونِ صالح دوڑاتا رہتا کوئی ایسا دماغ ہوتا جو ان ہزاروں لاکھوں خدا داد قاصدوں کے واسطے سے دُنیا بھر میں اسلام کے پیغام کو پھیلانے کی کوشش کرتا، اور کچھ نہیں تو کم از کم اتنا ہی ہوتا کہ وہاں خالص اسلامی زندگی کا ایک

مکمل نمونہ موجود ہوتا۔ اور ہر سال دنیا کے مسلمان وہاں سے دینداری کا تازہ سبق لے کر پلٹتے۔ مگر وائے افسوس کہ وہاں کچھ بھی نہیں۔

مدّت ہائے دراز سے عرب میں جہالت پرورش پا رہی ہے۔ نالائق حکمران اپنے دین کے مرکز میں رہنے والوں کو ترقی دینے کے بجائے صدیوں سے پیہم گرانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے اہلِ عرب کو علم، اخلاق، تمدّن ہر چیز کے اعتبار سے پستی کی انتہا تک پہنچا کر چھوڑا ہے نتیجہ یہ ہے کہ وہ سرزمین جہاں سے کبھی اسلام کا نُور تمام عالم میں پھیلا تھا، آج اسی جہالت میں پہنچ گئی ہے جس میں وہ اسلام سے پہلے مبتلا تھی۔ اب نہ وہاں اسلام کا علم ہے۔ نہ اسلامی اخلاق ہیں، نہ اسلامی زندگی ہے۔ لوگ دُور دور سے بڑی گہری عقیدتیں لئے ہوئے حرم پاک کا سفر کرتے ہیں مگر اس علاقہ میں پہنچ کر جب ہر طرف ان کو جہالت، گندگی، طمع، بے حیائی، دنیا پرستی، بداخلاقی، بدانتظامی اور عام باشندوں کی ہر طرح گری ہوئی حالت نظر آتی ہے۔ تو ان کی توقعات کا سارا طلسم پاش پاش ہو کر رہ جاتا ہے۔" (خطبات طبع ہفتم صد۱۹۵)

جماعت احمدیہ میں جلسہ سالانہ اور نظامِ خلافت جیسے روحانی انسٹی ٹیوشنز قرآنی لیگ آف نیشنز اور یو۔ این۔ او کے معرضِ وجود میں لانے کے لئے ہی قائم کئے گئے ہیں۔
جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ بانی سلسلہ احمدیہ نے ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کو بذریعہ اشتہار فرمایا:۔

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمہ دینِ حق پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں طیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ . . . . خدا تعالیٰ اس امتِ وسط کے لئے بین بین کی راہ زمین پر قائم کرے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا۔ وہی راہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتداء سے صدیق اور شہید اور صلحاء پاتے رہے۔ یہی ہو گا۔ ضرور یہی ہو گا۔ جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔"
(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۴۱۔۳۴۲)

حضور نے الوصیت میں قُدرتِ ثانیہ (خلافتِ احمدیت) کا ذکر کرتے ہوئے پیشگوئی فرمائی۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔"
(الوصیت طبع اوّل صد۶ روحانی خزائن جلد ۲۰ صد۳۰۶)

سیّدنا حضرت مصلح موعود نے اپنے مشہور عالم لیکچر (ویمبلے کانفرنس منعقدہ ۱۹۲۴ء بمقام لندن) میں واضح لفظوں میں بتایا:۔

"اسلام کے نزدیک حکومت اس نیابتی فرد کا نام ہے جس کو لوگ اپنے مشترکہ حقوق کی نگرانی سپرد کرتے ہیں۔ اس مفہوم کے سوا اسلام میں اور کوئی مفہوم اسلامی نقطہ نگاہ کے مطابق نہیں۔ اور سوائے نیابتی حکومت کے اسلام اور کسی حکومت کا قائل نہیں۔ قرآن کریم نے اس مفہوم کو ایک نہایت ہی عجیب لفظ کے ساتھ ادا کیا ہے اور وہ لفظ "امانت" ہے۔ قرآن کریم حکومت کو امانت کہتا ہے۔ (سورۃ نساء آیت ۵۹) یعنی وہ اختیار لوگوں نے کسی شخص کو دیا ہو۔ نہ وہ جو اس نے خود پیدا کیا ہو۔ یا بطور ورثے کے اس کو مل گیا ہو۔ یہ ایک لفظ ہی اسلامی حکومت کی تمام کیفیات کو بیان کرنے کے لئے کافی ہے . . . . . ہم لوگوں کے نزدیک یہی طریق حکومت حقیقی ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ جوں جوں لوگ احمدیت میں داخل ہوتے چلے جائیں گے، اپنی مرضی سے بلا کسی جبر کے خود اس طریقِ حکومت کی عمدگی کو تسلیم کر لیں گے اور بادشاہ بھی ملک کے فائدہ کو مدّنظر رکھتے ہوئے اپنے موروثی حقوق کو خوشی سے ترک کر دیں گے۔ اور اپنے حق کو اسی حد تک محدود رکھیں گے۔ جس حد میں ملک کے دوسرے افراد کے حقوق محدود کئے گئے ہیں۔

چونکہ حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے صرف روحانی خلافت دے کر بھیجا تھا۔ اس لئے آئندہ جہاں تک ہو سکے آپ کی خلافت اُس وقت بھی جبکہ بادشاہتیں اس مذہب میں داخل ہوں گی سیاسیات سے بالا رہنا چاہتی ہے۔ وہ لیگ آف نیشنز کا اصلی کام سرانجام دے گی اور مختلف ملکوں کے نمائندوں سے مل کر ملکی تعلقات کو درست رکھنے کی کوشش کرے گی۔ اور خود مذہبی، اخلاقی، تمدّنی اور علمی ترقی اور اصلاح کی طرف متوجہ رہے گی۔ تاکہ پچھلے زمانہ کی طرح اس کی توجہ کو سیاست ہی اپنی طرف کھینچ نہ لے اور دین و اخلاق کے اہم امور بالکل نظر انداز نہ ہو جائیں۔

جب میں نے کہا" جہاں تک ہو سکے" تو میرا یہ مطلب ہے کہ اگر عارضی طور پر کسی مُلک کے لوگ کسی مشکل کے رفع کرنے

کے لئے استمداد کریں تو ان کے ملک کا انتظام نیا بنا خلافتِ رُوحانی کرا سکتی ہے۔ مگر ایسے انتظام کو کم سے کم عرصہ تک محدود رکھا جانا ضروری ہوگا۔"

(احمدیت ص۲۰۶)

جنابِ الٰہی کی طرف سے ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو اپنے عہدِ خلافت کے آغاز ہی میں بتا دیا گیا۔ کہ دُنیا کے موجودہ نظاموں اور رازموں کی بساط عنقریب اُلٹنے والی ہے اور ان کی جگہ قرآن مجید کا پیش فرمودہ نقشہ اُبھرنے والا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

بساطِ دُنیا اُلٹ رہی ہے جسیں اور پائیدار نقشے
جہانِ نو کے اُبھر رہے ہیں۔ بدل رہا ہے نظام کہنا
کلیدِ فتح وظفر تھمائی تمہیں خدا نے اب آسماں پر
نشانِ فتح وظفر ہے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا

اسی سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے ایک خطبۂ جمعہ میں عالمگیر جماعتِ احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے جدید اور قرآنی یو۔این۔او کی تعمیر کے لئے خصوصی تحریک فرمائی۔ جو حضور ہی کے مبارک الفاظ میں درج کی جاتی ہے۔

" یہ نظامِ کہنہ مٹایا جائے گا۔ آپ یاد رکھیں اور اس بات پر قائم رہیں اور کبھی محو نہ ہونے دیں۔ یہ اقوامِ قدیم جن کو آج اقوام متحدہ کہا جاتا ہے ان کے اطوار زندہ رہنے کے نہیں ہیں۔ یہ قومیں یادگار بن جائیں گی۔ اور عبرت ناک یادگار بن جائیں گی اور ان کے کھنڈرات سے آپ ہیں۔ اے توحید کے پرستارو! وہ آپ ہیں جو نئی عمارتیں تعمیر کریں گے۔ نئی اقوامِ متحدہ کی عظیم الشان فلک بوس عمارتیں تعمیر کرنے والے تم ہو . . . . . جن کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ تم دیکھو گے آج نہیں تو کل دیکھو گے۔ اگر تم نہیں دیکھو گے تو تمہاری نسلیں دیکھیں گی اگر کل تمہاری نسلیں نہیں دیکھیں گی تو پرسوں انکی نسلیں دیکھیں گی مگر یہ خدا کے مُنہ کی باتیں ہیں اور اسکی تقدیر کی تحریریں ہیں جنہیں دنیا میں کوئی مٹا نہیں سکتا۔ آپ وہ مزدور ہیں جنہوں نے وہ نئی عمارتیں تعمیر کرنی ہیں۔ نئی اقوام متحدہ کی بنیادیں تو ڈالی جا چکی ہیں۔ آسمان پر پڑ چکی ہیں۔ اُن کی عمارتوں کو آپ نے بلند کرنا ہے۔ پس اُن دو مقدس مزدوروں کو کبھی دل سے محو نہ کرنا جن کا نام ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ تھا اور ہمیشہ یاد رکھنا اور اپنی نسلوں کو نصیحتیں کرتے چلے جانا کہ اے خدا کی راہ کے مزدورو! اسی تقویٰ اور سچائی اور خلوص کے ساتھ، اسی توحید کے ساتھ وابستہ ہو کر اُسے اپنے رگ و پے میں سرایت کرتے ہوئے تم اس عظیم الشان تعمیر کے کام کو جاری رکھو گے ایک صدی بھی جاری رکھو گے، اگلی صدی بھی جاری رکھو گے۔ یہاں تک کہ یہ عمارت پایۂ تکمیل کو پہنچے گی۔ اس عمارت کی تکمیل کا سہرا جس کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈالی تھی۔ جن کے ساتھ اُن کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام نے مزدوری کی تھی۔ خدا کی تقدیر میں ہمارے آقا و مولا حضرت **محمد** مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر باندھا جا چکا ہے۔ کوئی نہیں ہے جو اس تقدیر کو بدل سکے۔ ہم تو مزدور ہیں۔ محمدؐ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے قدموں کے غلام۔ آپؐ کے خاکِ پا کے غلام ہیں۔"

(الفضل ۴ر مارچ ۱۹۹۱ء ص۵)

؎ مٹا کے نقش و نگارِ دیں کو یونہی ہے خوش دشمنِ حقیقت
جو پھر کبھی بھی نہ مٹ سکے گا، اب ایسا نقشہ بنائیں گے ہم
مٹا کے کفر و ضلال و بدعت کریں گے آثارِ دیں کو تازہ
خدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اڑائیں گے ہم

جلسہ سالانہ کے ثمرات

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

وہ (عقل مند) جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے (رہتے) ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں غور و فکر سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے اس (عالم) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تو (ایسے بے مقصد کام کرنے سے) پاک ہے ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔

(آلِ عمران آیت ۱۹۲)

اجتماعی شکل میں قیام و قعود جو محض للّٰہی رضا جوئی کے لئے ہو وقت کا بہترین مصرف اور عذابِ الٰہی سے ڈھال ہے۔ جلسہ سالانہ اجتماعی ذکرِ الٰہی کا ایک روح پرور اور وجد آفریں نمونہ پیش کرتا ہے۔ رات کے پچھلے پہر کی رحمت بار فضاؤں میں دسمبر کی شدید سردی میں فرزانے اپنے گرم بستر چھوڑ کر کم عمر بچّوں کو ساتھ لے کر نماز تہجد کے لئے بیوت الصلوٰة کی طرف رواں ہو جاتے ہیں۔ قرآنی دعاؤں اور درود و سلام کی دھیمی دھیمی آوازیں تیز تیز اُٹھتے ہوئے قدموں کی آواز کے ساتھ مل کر عجب سماں پیدا کرتی ہیں فرشتے نور کی بارش برساتے ہیں۔ نماز کے لئے بلاوے کی دلکش آوازوں کی گونج سے بستی میں آسمان کی وسعتوں تک تموج پیدا ہوتا ہے۔ امامِ وقت کی اقتداء میں باجماعت نمازیں ادا ہوتی ہیں۔ بیوت الصلوٰة میں درس القرآن کا دور چلتا ہے تقاریر کے روحانی مائدے ہر طرف ہر لمحہ ذکرِ الٰہی اور ذکرِ رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم سے منور ہوتے ہیں۔ تین دن کا روحانی ریفریشر کورس لقائے الٰہی کے حصول کی راہوں کو روشن کرتا ہے۔

حضرت مُصلحِ موعود کا ارشادِ گرامی ہے "انفرادی طور پر اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے اور اس کے ذکر کو بلند کرنے کی مثالیں تو ہر جگہ مل جاتی ہیں مگر اتنی کثرت کے ساتھ جماعتی رنگ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور (دینِ حق... ناقل) کے نام کو بلند کرنے کے لئے جمع ہونے کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی۔"

(المصلح یکم جنوری ۱۹۵۵ء)

مندرجہ بالا بیان سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کی یہ حدیث ہمارے ہی لئے خوشخبری ہے۔

لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْ مَنْ عِنْدَہٗ (مسلم)

(ترجمہ) جو جماعت ذکرِ الٰہی کے لئے جمع ہوتی ہے اُسے فرشتے آسمان سے نازل ہو کر اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں وہ اس میں شرکت کرنے والے (خوش نصیبوں) کے گرداگرد آ جاتے ہیں اللہ کی رحمت اُن (خوش نصیبوں) پر چھا جاتی ہے اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ خوش ہو کر ان کا ذکر اپنے فرشتوں سے کرتا ہے۔

جماعتی طور پر روحانیت اور تقویٰ کے معیار میں بلندی کے حصول کے لئے جلسہ سالانہ اَن گنت برکات کا حامل ہے۔ سب سے بڑا ثمر مامور من اللہ کی

دعائیں ہیں مامور خدائی حکم کے ماتحت مانگتا ہے اور جو دعائیں خدائی حکم کے ماتحت مانگی جائیں وہ پہلے سے ہی مقبول ہوتی ہیں اور دائمی اثرات کی حامل ہوتی ہیں ۔ وہ انقلاب آفریں ہوتی ہیں اور متبعین کو فائز المرام کر دیتی ہیں۔ نسلاً بعد نسل اپنی آنکھوں سے دعاؤں کی قبولیت دیکھتے ہوئے فدائیانِ احمدیت اپنے ایمان میں تازگی محسوس کرتے ہیں جو بیج امام آخر زماں کے ہاتھوں بوئے گئے آج سدابہار باغ کی طرح ثمر دار ہیں ۔جماعت کی تدریجی ترقی اُسی فانی فی اللہ کی دعاؤں کا معجزہ ہے

جلسہ سالانہ کے موقع پر افتتاحی اور اختتامی دعا کے علاوہ بھی بہت سے مواقع مل کے دعا کرنے کے میسر آتے ہیں۔ لاکھوں کے مجمع میں کوئی دین کی ترقی کوئی عاقبت کی خیر کوئی بچوں کی کامیابی کوئی بیماروں کی صحت ،کوئی اولاد ،کوئی دیگر مشکلات کے لئے دعا مانگ رہا ہوتا ہے۔ یہ ساری دعائیں مل کر عرش پر جاتی ہیں تو دعائیں سننے والا خدا تعالیٰ قبولیت کے در کھول دیتا ہے پھر ان مانگنے والوں کی الگ الگ دعا ہر ایک کے حق میں قبول ہو جاتی ہے ۔

امامِ وقت کی زیارت بجائے خود روحانی سیرابی کا ذریعہ بنتی ہے وہ ہمہ وقت میووں سے لدے ہوئے درختِ احمدیت کے لئے دعاؤں میں مصروف رہتے ہیں ۔

ان دعاؤں سے زندہ احباب ہی فائدہ نہیں اٹھاتے بلکہ فیضان کی یہ جاری و ساری نہر وفات یافتگان کو بھی سیراب کرتی اور اُن کی بلندیٔ درجات کا باعث بنتی ہے۔ جلسوں میں معمولاً دورانِ سال وفات پانے والوں کے لئے دعا ہوتی ہے ۔ بہشتی مقبرہ میں غیر معمولی دعاؤں کے سیلاب کا بہاؤ رہتا ہے۔ افراد روزانہ ان مقابر کی زیارت اور دعا کے لئے جوق در جوق آتے ہیں ۔اُن کے السلامُ علیکم یا اہل القبور میں ہر وفات یافتہ بلاتخصیص شامل ہوتا ہے ۔قبرستانوں میں جاتے رہنے کا ارشاد النبیؐ صحیح معنوں میں یہیں تعمیل پذیر ہوتا ہے۔ بہشتی مقبرہ قادیان اور ربوہ پُر درد دعاؤں سے مہکتا رہتا ہے ۔فضائیں کسی اور ہی پُرسکون جہان کا نظارہ پیش کرتی ہیں ۔ یہی کشش کشاں کشاں زائرین کا ہجوم مجتمع رکھتی ہے۔ لوگ دوران سال وفات پانے والوں کے اعزاء سے مل کر اُن کا دُکھ بانٹتے ہیں اور دیگر مسائل کے حل میں مدد دیتے ہیں ۔

باہمی تعارف ،میل ملاقات ، خلا ملا، علیک سلیک اور دید وا دید سے ایک نیا جہاں پیدا ہو رہا ہے جس کی بنیادیں ٹھیٹھ دینی اصولوں پر استوار ہیں ۔ تفرقوں عناد اور نفرتوں کے بواعث اپنی موت آپ مرنے لگتے ہیں۔ احمدیت کی چھاپ مشرق کے احمدی پر بھی ویسی ہی نظر آتی ہے جیسی مغرب کے احمدی پر یا شمال کے احمدی پر اور جنوب کے احمدی پر نظر آتی ہے ۔امتیازات کا رُخ تقویٰ کی طرف مُڑ گیا ہے ۔چشمِ تصوّر آنے والے یک رنگ دینی معاشرے کی جھلک جلسہ ہائے سالانہ پر دیکھ سکتی ہے ۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت زمین کے کناروں تک پھیل چکی ہے ہر ملک میں پہنچ کر اُن کو عملی نمونہ دکھانا مشکل کام ہے ۔جلسہ سالانہ کی شکل میں ایسا انتظام ہو گیا کہ زمین کے کناروں سے احباب اپنے اپنے ملکی لباس اور شکل و شباہت کے ساتھ مرکز میں آئیں اور بچشم خود دیکھیں کہ الٰہی جماعتیں کیسی ہوتی ہیں۔ پھر یہ طیور اُڑ کر واپس اپنے مساکن میں جائیں تو ایسی خوشبو ساتھ لے جائیں جو اُن کا ماحول معطر کرتی رہے ۔

قرآنی ارشاد ہے ۔

ترجمہ :" کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم ملک کو اس کی تمام اطراف سے کم کرتے چلے آ رہے ہیں ۔" (الرعد آیت ۴۲)

مختلف نسلوں رنگوں قومیتوں اور تہذیبوں سے تعلق رکھنے والے افراد یکجا ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی محبت کے سائے میں یکرنگ یک رُخ اور یک جہت معاشرہ جنم لیتا ہے ۔ پرانے تربیت یافتہ افراد نو واردان کی تربیت کرتے ہیں ۔ آغوشِ احمدیت میں ایک سی اقدار نمو پاتی ہیں اور جماعت روحانی لحاظ سے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح مضبوط و مستحکم ہوتی رہتی ہے ۔ نئے سماجی تعلقات جنم لیتے ہیں نئے رشتے ناتے استوار ہوتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر کثیر تعداد میں نکاح شادیاں برکات کا نیا باب کھولتی ہیں ۔

سالانہ اجتماع مستقبل میں جہاں گیری کی تربیت مہیّا کرتا ہے ۔ نونہالانِ جماعت پختہ عمر منتظموں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں ۔ نئے نئے تجربات سے گزرتے ہیں ۔اُن بزرگوں سے ملتے ہیں جن کے کارناموں کے متعلق کبھی سُنا یا پڑھا ہوتا ہے ۔ فراہمیٔ آب و دانہ میں چھوٹی چھوٹی خدمات مستقبل کے جہاں بانوں کی تربیت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں ۔ فرشتہ صفت بزرگ اور ننھے فرشتے دعائیں دینے اور دعائیں لینے سے ہمہ وقت رو بہ خدا رہتے ہیں ۔

مراکز سلسلہ کی ترقی اور اہل مراکز کی تربیت میں جلسے اہم کردار ادا کرتے اہلِ مراکز در دلوا را ور درِ دل وا کئے مقدور بھر اہتمام کے ساتھ مہمانانِ جلسہ کی مدارت کے لئے چشم براہ رہتے ہیں ۔ بستر لحاف چادر کی تیاری ہو یا دالیں مصالحے جمع کئے جا رہے ہوں مکانوں میں گنجائش نکالی جا رہی ہو مقصد صرف مہمانوں کو آرام دینا ہوتا ہے کیونکہ میزبان اور مہمان دونوں مسیح کے حوالے سے محترم ہو جاتے ہیں ۔ مہمانانِ مسیح موعود کو خود تکلیف اٹھا کر کچھ آرام پہنچانا عین راحت محسوس ہوتا ہے جس کے گھر زیادہ مہمان ٹھہرے ہوں وہ خود کو خوش نصیب سمجھتا ہے۔ اور جس گھر میں مہمان نہ ٹھہریں اُسے شدید کوفت ہوتی ہے ۔ اہلِ مراکز کی شہری حقوق کے شعور (CIVIC SENSE) کی تربیت ہوتی ہے ۔گلی محلّوں کی صفائی اور ٹریفک کنٹرول کا کام نوجوان ذوق و شوق سے کرتے ہیں ۔ اجتماعی طور پر رضاکارانہ کام کرنے کی اتنی وسیع مثال روئے زمین پر کہیں اور نہیں ملتی ۔ عام ماحول میں خوشگوار تبدیلی ظاہر کرنے لگتی ہے کہ مرکز میں کوئی پُر وقار تقریب ہونے والی ہے اونٹوں اور ریڑھوں پر پرالی قیام گاہوں پہ پہنچائی جاتی ہے ۔چکیاں مسلسل آٹا پیستی ہیں۔ ایک طرف لنگر خانوں میں

تیاری ہوتی ہے دوسری طرف علمائے کرام شبانہ روز بہترین علمی مضامین کی تیاری میں مگن نئے سے نئے زاویوں سے دلائل کھوجتے ہیں ۔ بازاروں کی چہل پہل میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

ایسے مقامات جہاں سیاحوں کی کثرت سے آمدورفت ہو بڑے بڑے تجارتی مراکز بن جاتے ہیں ۔جلسہ سالانہ کا ایک ثمر یہ بھی ہے کہ مہمانانِ گرامی کی آمد سے ملک ملک کی اشیاء سے اہلِ مرکز کا اور ملکی مصنوعات کا بیرونِ ملک سے آنے والے مہمانوں سے تعارف ہوتا ہے ۔جس سے ملک کا نام روشن ہوتا ہے بازاروں کا ماحول عام دنیاوی بازاروں سے یکسر مختلف ہوتا ہے۔ دیانتداری توکل اور تقویٰ کا معیار بہت بلند ہوتا ہے ہر عمر کے خریداروں کی ٹولیاں خاص طور پر ایسی چیزوں کی طرف لپکتی ہیں جنہیں وہ جلسہ سالانہ کی یادگار کے طور پر اپنے پاس محفوظ رکھ سکیں اور دوست احباب کو تحفہ دے سکیں ۔

جلسہ سالانہ کے بابرکت موقع پر کُتب سلسلہ کی نشر و اشاعت خرید و فروخت کا کام بھی عروج پر ہوتا ہے ۔صرف اسی ایک پہلو سے بھی جائزہ ازدیادِ ایمان کا باعث ہوسکتا ہے ۱۸۹۲ء کے جلسہ سالانہ میں طے ہوا تھا کہ اشاعتِ دین کے لئے ایک مطبع جاری کیا جائے جس کے لئے لوگ حسبِ استطاعت بخوشی چندہ دیں ۔ ۹۲ دوستوں نے ساڑھے پانچ پیسے سے دس روپے تک ماہوار چندہ لکھوایا جو کل ملاکر ایک مہینے میں ۷۰ روپے دو آنے چار پائی بنتا تھا ۔ یہ ابتدا تھی جس کی تدریجاً ترقی کا عالم یہ ہے کہ کئی جدید پریس جماعت کی مطبوعات شائع کر رہے ہیں ۔جلسہ کے دوسرے دن کی تقریر میں جن مطبوعات کا تعارف امام وقت کی زبانِ مبارک سے ہو جائے وہ زیادہ اشتیاق سے خریدی جاتی ہیں ۔جلسہ کے ایّام میں جماعت کے اخبار و رسائل کے لئے چندے جمع کروائے جاتے ہیں ۔ثمرات کے ذکر میں علوم و ایمان میں ترقی اور دین کے مستقبل کو سنوارنے کی تدابیر بہت اہم ہیں ۔جیّد علماء کی تقاریر سے فیض رسانی ہستی میں انقلاب برپا کر دیتی ہے ۔ بعض احمدی احباب جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے وہ تقاریر کے توسط سے میدانِ مناظرہ و مباحثہ میں اپنے مقابل کو چاروں شانے چِت کرانے کے مشّاق ہو جاتے ہیں۔ امامِ وقت کی زبانی ترقی کا سال بہ سال جائزہ حمد و شکر کے ساتھ مقابلے کی رُوح پیدا کرتا ہے ۔ نو واردان خود کو مضبوط زمین پر مہربان آسمان کے سائے تلے محسوس کرتے ہیں ۔ایسے مجاہد جن کو تمام دنیا کی اصلاح کا بیڑہ اُٹھانا ہے ان کے لئے جلسہ سالانہ دعوت الی اللہ کا بہترین ذریعہ ثابت ہوا ہے ۔ احمدی احباب اپنے غیر از جماعت دوستوں کو جلسہ میں لے کر آتے ہیں اس طرح وہ براہِ راست علمائے سلسلہ احمدیہ سے جماعت احمدیّہ کے بنیادی عقائد اور اختلافی مسائل پر مدلّل جامع و مانع تقاریر سنتے ہیں۔ ہر احمدی شخص عالم اور فصیح الزبان نہیں ہوتا ۔ اس طرح وہ اپنا فریضہ دعوت الی اللہ مہمانوں کو لاکر کما حقہٗ پورا کر سکتا ہے ۔

کرۂ ارض پر زمین کا کوئی حصہ اگر ایسا موجود ہے جسے صحیح اور مثالی دینی معاشرہ کہا جا سکے تو وہ بلاشبہ احمدیت کے مراکز ہیں ۔مشاہدہ کرنا ہو تو جلسہ سالانہ پر آکر مہمانوں کو شبِ تنور گذارتے اور دعوتِ شیراز کھاتے دیکھ لیں ۔ سادگی ، درویشی، فقر اور فرزانگی کی اس سے بہتر مثال کہیں اور نہیں ملے گی ۔جلسہ ہر مرتبے کے احمدی کے لئے صرف بنیادی ضروریات کے ساتھ زندگی گذارنے کی مشق کراتا ہے ۔تکلّفات سے اجتناب کی عملی تربیت دیتا ہے جسم و رُوح کا ضعف کمزوری اور کسل دور ہو کر ایک حالت انقطاع پیدا ہوتی ہے ۔اس دنیا کی لذّات کو چھوڑ کر اخروی زندگی کی تیاری کا جوش پیدا ہوتا ہے ۔

جلسہ سالانہ روحانی قوت کی ایسی بیٹری ہے جو ہر سال نئے تعلق کی بجلی سے چارج ہو کر احبابِ جماعت کی ترقی کے سامان کرتی ہے جلسہ کا کسی وجہ سے انعقاد نہ ہو سکنا اس رَو میں تعطّل کی بجائے اضافی قوت عطا کرتا ہے ۱۸۹۳ء میں جلسہ کے التواء سے حضرت مسیح موعود نے جماعت کے لئے زیادہ دعائیں کیں ۔ الٰہی جماعت پر آزمائشوں کے کئی دور آئے ۔ اگر جلسہ نہ ہوا تو دل کا کرب دعاؤں میں ڈھل گیا ۔انفرادی طور پر اگر کوئی شخص جلسہ پہ شامل نہ ہوسکا تو آہوں اشکوں اور دعاؤں کی فریادِ آسماں گیر ہوئی ۔ جلسہ میں شمولیت کے شوق میں سَو طرح کی آزمائشوں سے گذرنے کی انفرادی داستانیں یکجا کر لی جائیں تو اخلاص و قربانی کا بحرِ ذخار دکھائی دے گا ۔کہیں نوکری آڑے آئی تو استعفیٰ دے دیا ۔ کوئی بیمار ہے تو شافی خدا پر توکل کرتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کیا ۔ نانِ شبینہ کے محتاج نے بھی پیٹ کاٹ کر سفر خرچ جمع کیا مگر ابراہیمی طیور کی پرواز جاری رہی ۔ جلسہ کی بندش بھی بے ثمر نہیں رہی ۔ایک در بند ہوا تو ہزار در کھل گئے ۔ ایک ہی شجرِ ایمان کی شاخیں آسمانی پانی سے جگہ جگہ نمو پانے لگیں ۔قریہ قریہ ملک ملک جلسے ہونے لگے اگر ہر جلسے کی حاضری کو یکجا کیا جائے تو کئی گنا بڑھ جائے ۔ اک سے ہزار اور وہ بھی بابرگ و بار یہ سب محض فضلِ خداوندی ہے ۔ ازدیادِ ایمان کے لئے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہمیشہ ذہن نشین رہنا چاہیئے ۔ کہ حضرت مسیح موعود کے توسط سے یہ وعدہ سب اہلِ جماعت کے ساتھ ہے

اِنِّی مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ وَمَعَ كُلِّ مَنْ اَحَبَّكَ

(الہام حضرت مسیح موعود تذکرہ صـ۵۴۹)

"میں تمہارے ساتھ ہوں اور تمہارے اہل کے ساتھ ہوں اور ان سب کے ساتھ ہوں جو تم سے محبت کرتے ہیں ۔"

محبت کرنے کا سلیقہ یہ ہے کہ کامل اطاعت کی جائے اور امام کے منشاء و احکامات کی رُوح کو سمجھ کر عمل کیا جائے ۔ تاکہ الٰہی مدد شاملِ حال رہے ۔حضرت مُصلح موعود فرماتے ہیں ۔

" الٰہی مدد کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ باوجود دنیوی مخالفت کے ایک قوم بڑھتی چلی جاتی ہے اور کوئی روک اس کی ترقی میں حائل نہیں ہو سکتی ۔کیونکہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والی قوم کی پشت پر آجاتا ہے اور اس

کے سایہ یعنی تصرف کو لمبا کر دیتا ہے اور اگر وہ ایسا نہ کرتا تو سایہ ایک جگہ ٹِکا رہتا یعنی مومن دنیا میں کوئی ترقی نہ کرتے پھر جس طرح سورج کے مقام کو دیکھ کر پتہ لگ جاتا ہے کہ سایہ کدھر جائے گا اسی طرح خدا تعالیٰ کی تائیدات کو دیکھ کر یہ پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ کون سی قوم ترقی کرے گی ہاں یہ الٰہی مدد ہمیشہ ایک سی نہیں رہتی ایک مدت کے بعد جب قوم خراب ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پشت پناہی چھوڑ دیتا ہے اور وہ سایہ غائب ہو جاتا ہے پس کوشش کرو کہ تمہارا خدا تمہیں اور تمہاری اولادوں کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ممتد سایہ بنا دے اور تمہیں ایسی توفیق عطا فرمائے کہ تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ کو ہمیشہ قائم رکھنے اور اس کو آگے بڑھانے کا موجب بنو تا کہ شمس والی دلیل ہمیشہ قائم رہے اور تمہارے لئے الٰہی نصرتیں ظاہر ہوتی رہیں اور انسانی تدابیر تمہارے مقابلہ میں ہمیشہ ناکام رہیں۔

(تفسیر صغیر جلد ششم صـ۵۱۰)

"یہ (نان) تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کیلئے ہے"

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا آفتاب علم دین طلوع ہوا تو متلاشیان حق کشاں کشاں اس رُخِ انور کے گرد جمع ہونے لگے۔ اِنتشار روحانیت کا زمانہ تھا کوئی متوالا خواب دیکھ کر حاضر ہوتا۔ کوئی کشف و القاء کے نتیجے میں سفر کرتا۔ کوئی مسیح کی آمد کی نشانیوں کو پورا ہوتے دیکھ کر تلاش میں نکل کھڑا ہوتا کوئی مضامین و کتب پڑھ کر نابغۂ روزگار مصنف کی طرف آمادۂ سفر ہوتا کوئی تحقیق و جستجو میں سرگرداں ہو کر آتا۔ غرض ہر سمت سے سعید روحیں ایک ہی چشمۂ نور کی طرف رواں دواں تھیں۔ ایک طرف خدا تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں تحریک پیدا فرما رہا تھا تو دوسری طرف استقبال کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ خدا تعالیٰ نوواردان کی روحانی پیاس بجھانے کے ساتھ جسمانی سیری کا انتظام بھی کر رہا تھا۔ اُسی دودھ سے جو چودہ سال پہلے اُم القریٰ کی چھاتیوں میں اُترا تھا۔ اور صاحب کوثر کے توسط سے اُس کا فیضان اوّل و آخر کے لئے جاری کر دیا گیا تھا۔

حضرت اقدس کی زندگی کے اس دور کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اُنہیں اپنے دینی مشاغل سے اتنا شغف تھا کہ حصولِ رزق کی طرف توجہ دینے کا مطلقاً وقت نہ تھا۔ پھر کوئی مستقل ذریعہ آمد بھی نہ تھا۔ صاحب جائیداد بزرگوں کی اولاد تھے لیکن فطری سادگی اور خلوت پسندی کی وجہ سے نہ محفلیں جمانے کا شوق تھا۔ نہ قوتِ لایموت کے سوا کسی قسم کی خاطر کام و دہن کی طرف توجہ تھیں۔ آپ فرماتے ہیں ؎

ابتدا سے گوشۂ خلوت رہا مجھ کو پسند
شہرتوں سے مجھ کو نفرت تھی ہر اک عظمت سے عار
پر مجھے تُو نے ہی اپنے ہاتھ سے ظاہر کیا
میں نے کب مانگا تھا یہ تیرا ہی ہے سب برگ و بار

قادر و قیوم خدا نے فیصلہ فرمایا کہ آپ کو دنیا پر ظاہر فرمائے اور تجدید دینِ حق کا کام لے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام آپ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَ تُعْرَفُ بَیْنَ النَّاسِ (ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۶ صفحہ ۵۵)

اَب وقت آگیا ہے کہ تیری مدد کی جائے اور تجھے لوگوں میں نیک نامی سے شہرت دی جائے۔

نیز خدا تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتِیْكَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَ انْتَهٰی اَمْرُ الزَّمَانِ اِلَیْنَا اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ وَ لَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ اَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ۔

ترجمہ: میں تجھے لوگوں کیلئے ایک امام بناؤں گا۔ یعنی وہ تیرے پیرو ہوں گے اور تو اُن کا پیشوا ہوگا۔ وہ ہر ایک دُور دراز راہ سے تیرے پاس آئیں گے اور انواع و اقسام کی نقد اور جنس تیرے لئے لائیں گے میں ایک جماعت کے دلوں میں الہام کروں گا تا وہ مالی مدد کریں پس وہ تیری مدد کریں گے۔ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور ایک دنیا ہماری طرف رجوع لے آئے گی تب یہ کہا جائے گا کہ کیا یہ حق نہ تھا جو آج پورا ہوا اور تجھے چاہیئے کہ جب خدا کی مخلوق تیری طرف رجوع کرے تو تم نے اُن سے بدخلقی نہ کرنا اور نہ اُن کی کثرت کو دیکھ کر تھکنا میں اپنی طرف سے دلوں میں تیری محبّت ڈالوں گا تو میری آنکھوں کے سامنے پرورش پاوے اور اپنے مقصود کیلئے طیار کیا جاوے۔ (روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۰۶)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "سو ایسا ہی ہوا اور ایک مدت دراز کے بعد خدا نے دلوں میں میری محبّت اس قدر ڈال دی کہ علاوہ مالی مدد کے بعض نے میری راہ میں مرنا بھی قبول کیا اور وہ سنگسار بھی کئے گئے مگر دم نہ مارا اپنی جان میرے لئے چھوڑ دی مگر مجھے نہ چھوڑا میرے لئے دُکھ اُٹھائے اور صدہا کوس سے ہجرت کر کے قادیان آگئے۔"

(روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۰۷)

اور ایسا ہی ہوا دستِ قدرت نے آپ کی طرف جگ کی مہار موڑ دی خدائی مہمان کثرت سے قادیان کا رُخ کرتے لگے۔

پھر فرماتے ہیں۔ میں نے خواب میں ایک فرشتہ ایک لڑکے کی صورت میں دیکھا جو ایک اونچے چبوترے پر بیٹھا ہوا تھا اور اُس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا جو نہایت چمکیلا تھا وہ نان اس نے مجھے دیا اور کہا۔

یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔

یہ اُس زمانہ کی خواب ہے جبکہ میں نہ کوئی شہرت اور نہ کوئی دعوٰی رکھتا تھا اور نہ میرے ساتھ درویشوں کی کوئی جماعت تھی مگر اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے جنہوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے۔ اور اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے اور اپنے قدیم دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہو کر ہمیشہ کے لئے میری ہمسائیگی میں آباد ہوئے ہیں۔ اور نان سے میں نے یہ تعبیر کی تھی کہ خدا ہمارا اور ہماری جماعت کا آپ متکفل ہوگا اور رزق کی پریشانگی ہم کو پراگندہ نہیں کرے گی۔ (قریباً ۱۸۷۴) تذکرہ حضرت مسیح موعود صفحہ ۱۷-۱۸

آپ خدائی تربیت یافتہ تھے آنے والے مہمانوں پر کرم کی انتہا کر دیتے۔ منکسر مزاج خلیق ملنسار، دوست نواز، متحمل اور شدت سے محبت کرنے والے تھے ان صفات کے ساتھ وہ اپنے ماننے والوں اور نہ ماننے والوں کی تخصیص نہیں کرتے تھے۔ آپ کو مہمانوں کی عزت نفس اُن کے ذوق و رُحجان، اکل و شرب کی علاقائی عادات، ذہنی و جسمانی کیفیت کا اپنی فطری ذکاوت سے جائزہ لینے میں کوئی وقت نہ لگتا۔ آپ مہمانوں کا متبسم چہرے سے استقبال فرماتے۔ اُن کو زیادہ سے زیادہ آرام پہنچانا خود پر فرض کر لیتے اور عزت و تکریم سے رخصت فرماتے۔ آپ کا انداز ایسا ہوتا کہ جانے والا جدائی کا دُکھ محسوس کرتا اور آپ بھی اپنی بے قراری چھپا نہ پاتے۔ اکرامِ ضیف کے متعلق آپ کے علمی درس کے نمونے اور ارشادات اس بے مثال کیفیت کا اندازہ لگانے میں ممد ہوں گے۔

آپ فرماتے ہیں۔

"میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لیے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرہ سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۵ صفحہ ۴۰۶)

اسی سلسلہ میں آپ کا ارشاد ہے۔

"لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جاوے کہ وہ ہر شخص کی احتیاج کو مدِّنظر رکھے مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے ممکن ہے کہ اسے خیال نہ رہتا ہو اس لیے کوئی دوسرا شخص اسے یاد دلا دیا کرے کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دستکش نہ ہونا چاہیے کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں۔ اور جو نئے اور نا واقف آدمی ہیں تو یہ ہمارا ★

ایک ایسے موقع پر جب مہمان بڑی کثرت سے آئے ہوئے تھے آپ نے مہمانوں کی تکریم ملحوظ رکھنے کا اہتمام کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔

"دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں اس لیے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔۔۔ تم پر میرا حسنِ ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی کو گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کر دو"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۶ صفحہ ۲۲۶)

★ حق ہے کہ ان کی ہر ایک ضرورت کو مدِّنظر رکھیں۔ بعض اوقات کسی کو بیت الخلاء کا ہی پتا نہیں ہوتا تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے اس لیے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے میں تو اکثر بیمار رہتا ہوں اس لیے معذور ہوں مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لیے قائم مقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔۔۔" (ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۲ صفحہ ۲۲۰)

حضور مہمانوں کی جملہ ضروریات کا کس فکرمندی اور تعہد سے خیال رکھتے تھے اس کا اندازہ ذیل کے ایک فقرے سے ہو سکتا ہے جو اخبار الحکم نے آخری ایّام کی ایک بات' کے عنوان سے ریکارڈ کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"بعض اوقات مہمانوں کو ایک چیز چاہیے مگر وہ نہیں ملتی تو یہ غم میری روح کو کھا جاتا ہے"۔

مہمان کا اکرام دیکھ کر بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کوئی معمولی مہمان نہ تھے بلکہ خدا کے مہمان تھے خدا کے پیارے مسیح کے مہمان تھے ورنہ چند مہمانوں کا بھوکا سو جانا عرش کو نہ ہلا دیتا ایک دن بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر بہت دیر سے کھانا ملا اور بعض مہمان تو بغیر کھانا کھائے بھوکے ہی اپنے اپنے کمروں میں جا کر سو گئے نہ تو انھوں نے شکایت کی نہ کسی سے ذکر کہ کوئی ان سے ہمدردی کرتا مگر جب انھوں نے صبر کیا اور کسی سے ذکر تک نہ کیا تو خود رب العرش نے جس کے وہ مہمان تھے اپنے فرستادہ کو الہام کیا۔

"اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔

(بھوکے اور مضطر کو کھانا کھلاؤ) صبح سویرے حضور نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ بعض مہمان رات بھر بھوکے رہے اسی وقت حضور نے لنگر کے منتظمین کو بلایا اور بہت تاکید فرمائی کہ مہمانوں کی ہر طرح خاطر تواضع کی جائے۔

شروع میں جلسہ سالانہ کے مہمانوں کا سارا خرچ حضرت اقدس خود برداشت کرتے تھے اگرچہ وسائل کی کمی تھی مگر خدائی کفالت کے وعدوں پر اتنا توکّل تھا کہ کبھی تردّد نہ ہوا آپ فرماتے ہیں۔

"جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا اسے ڈرنا چاہیے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہاں ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفّل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اوّل صفحہ ۵۵۴)

حضرت منشی ظفر احمد کپورتھلوی بیان کرتے ہیں۔

"ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خرچ نہ رہا ان دنوں جلسہ سالانہ کے لیے چندہ جمع ہو کر نہیں جاتا تھا حضور اپنے پاس ہی سے صرف فرماتے تھے۔ میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے آکر عرض کی کہ رات کو مہمانوں کے لیے سالن نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ بیوی صاحبہ سے کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے فروخت کر کے سامان کر لیں۔ چنانچہ زیور فروخت یا رہن کر کے میر صاحب روپیہ لے آئے اور مہمانوں کیلئے سامان بہم پہنچا دیا دو دن کے بعد پھر میر صاحب نے رات کے وقت میری موجودگی میں کہا کہ کل کے لیے پھر کچھ نہیں فرمایا کہ

"ہم نے بر رعایت ظاہری اسباب کے انتظام کر دیا تھا اب ہمیں ضرورت نہیں جن کے مہمان ہیں وہ خود کرے گا"

اگلے دن آٹھ یا نو بجے جب چٹھی رساں آیا تو حضور نے میر صاحب کو اور مجھے بلایا۔ چٹھی رساں کے ہاتھ میں دس پندرہ کے قریب منی آرڈر ہوں گے جو مختلف جگہوں سے

آٹے ہوئے تھے سو سو پچاس پچاس روپے کے۔ اور ان پر لکھا تھا کہ "ہم حاضری سے معذور ہیں مہمانوں کے لیے یہ روپے بھیجے جاتے ہیں"۔ آپ نے وصول فرما کر توکل پر تقریر فرمائی کہ جیسا کہ ایک دنیادار کو اپنے صندوق میں رکھے ہوئے روپوں پر بھروسہ ہوتا ہے کہ جب چاہوں گا نکال لوں گا اس سے زیادہ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ پر پورا توکل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ پر یقین ہوتا ہے اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب ضرورت ہوتی ہے تو فوراً خدا تعالیٰ بھیج دیتا ہے"۔ (تاریخِ احمدیت جلد دوم صفحہ ۲۷۷)

ایک دفعہ قحط پڑ گیا اور آٹا روپے کا پانچ سیر ہو گیا لنگر کے خرچ کا فکر ہوا تو خدا تعالیٰ نے بذریعہ الہام تسلّی دی۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کیا خدا اپنے بندے کے لیے کافی نہیں۔

پھر نہ صرف حضرت اقدس کی ساری عمر بلکہ جماعت احمدیہ کی ساری عمر، مہمانوں کے لیے خرچ کی کبھی تنگی نہیں ہوئی خدا تعالیٰ انسانی قلوب میں تحریک پیدا کرتا ہے اور وہ از خود روپیہ لاکر امامِ وقت کے قدموں میں رکھ دیتے ہیں کہ مسیح کے لنگر کی خدمت کر کے ثوابِ دارین حاصل کریں۔ مہمانوں میں اضافہ حضرت اقدس کی صداقت کی ایک واضح دلیل ہے۔

ذیل کے کچھ اقتباسات سے لنگرخانہ حضرت مسیح موعود کے ابتدائی حالات معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"میں ایک گمنام انسان تھا جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویۂ گمنامی میں پڑا ہوا تھا پھر بعد اس کے خدا نے اپنی پیش گوئی کے موافق ایک دنیا کو میری طرف رجوع دے دیا اور ایسی متواتر فتوحات سے مالی مدد کی کہ جس کا شکریہ بیان کرنے کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ اس آمدنی کو اس سے خیال کر لینا چاہیے کہ سالہا سال سے صرف لنگرخانہ کا ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار تک خرچ ہو جاتا ہے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۱، روحانی خزائن ۲۲، صفحہ ۲۲۱)

پھر فرماتے ہیں۔

"یا وہ زمانہ تھا کہ بباعثِ تفرقہ وجوہ معاش پانچ سات آدمی کا خرچ بھی میرے پر ایک بوجھ تھا اور یا اب وہ وقت آگیا کہ بحساب اوسط تین آدمی ہر روز مع عیال و اطفال اور ساتھ اس کے کئی غرباء اور درویش اس میں روٹی کھاتے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۶۔ روحانی خزائن ۲۲، صفحہ ۲۴۷۔ صفحہ ۲۴۸)

"رجوعِ خلائق کا اس قدر مجمع بڑھ گیا کہ بجائے اس کے کہ ہمارے لنگر میں ساٹھ یا ستر روپیہ ماہواری خرچ ہوتا تھا۔ اب اوسط خرچ کبھی پانچسو کبھی چھ سو ماہواری تک ہو گیا اور خدا نے ایسے مخلص اور جان فشان ارادتمند ہماری خدمت میں لگا دیے کہ اپنے مال کو اس راہ میں خرچ کرنا

اپنی سعادت دیکھتے ہیں"۔ (انجام آتھم ۳۱۲)

۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء کے اشتہار سے اس وقت کے لنگرخانے کے خرچ کا اندازہ ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

"چونکہ کثرتِ مہمانوں اور حق کے طالبوں کی وجہ سے ہمارے لنگرخانہ کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے اور کل میں نے جب لنگرخانہ کی تمام شاخوں پر غور کر کے اور جو کچھ مہمانوں کی خوراک اور مکان اور چراغ اور چارپائیاں اور برتن اور فرش اور مرمت مکانات اور ضروری ملازموں اور سقا اور دھوبی اور بھنگی اور خطوط وغیرہ ضروریات کی نسبت مصارف پیش آتے رہتے ہیں ان سب کو جمع کر کے حساب لگایا تو معلوم ہوا کہ ان دنوں میں آٹھ سو روپیہ اوسط ماہواری خرچ ہوتا ہے۔

(مجموعۂ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۴۶۶، صفحہ ۴۶۷)

لنگرخانہ کی ابتدا

قادیان تشریف لانے والے مہمانانِ گرامی کے لیے حضرت مسیح موعود کی محبت بھری میزبانی میں حضرت امّاں جان نصرت جہاں بیگم صاحبہ کا حسنِ تدبّر بھی شامل تھا بلکہ یہ کہنا بجا ہے کہ پہلی خاتون افسر لنگرخانہ حضرت امّاں جان ہی تھیں۔ مہمان حضرت حکیم مولانا نورالدین والے دالان اور شمال مغربی کوٹھڑی میں ٹھہرا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کے 'الدار' میں (جو اس وقت بہت ہی مختصر سا مکان تھا) نو دس خاندان کچھ یتامیٰ و بیوگان اس طرح رہتے تھے جیسے کوئی سرائے یا مہمان خانہ ہو۔ دائیں بائیں اوپر نیچے اندر باہر ہر طرف مہمان ہی مہمان ہوتے تھے۔ اولاً حضرت اقدس نے مہمان خانے کے لیے دو کوٹھڑیاں بنوائیں دالان بعد میں بنا اس میں معمولی قسم کی پانچ چھ لکڑی کی کرسیاں ہوتی تھیں ان دنوں قادیان میں کوئی ذریعہ معاش نہ تھا احباب لنگرخانے سے کھانا کھاتے تھے۔ ایک طویل عرصہ تک متواتر اس کے جملہ اخراجات و انتظامات حضور اور حضرت امّاں جان نصرت جہاں بیگم کے ذمّے تھے۔ خدا کے پیارے مسیح کا لنگر اولاً گھر کے اندر ہی جاری ہوا وہیں کھانا تیار ہوتا تھا ابتدا میں چپاتیاں ہوا کرتی تھیں جو گھر کے اندر ہی خادمات پکاتی تھیں ترقی ہوتی گئی تو توے کی بجائے لوہ پر کئی کئی عورتیں مل کر چپاتیاں پکانے لگیں۔ ۱۸۹۵ء میں لنگرخانہ 'الدار' کے اس حصہ میں تھا جہاں تقسیم ملک سے قبل حرمِ اوّل سیدنا حضرت مصلح موعود کی ڈیوڑھی تھی جہاں مشرق کی طرف سے 'الدار' کے نچلے حصے میں داخل ہوتے ہیں۔ اس ڈیوڑھی میں ملک خادم حسین سالن پکاتے تھے بعد ازاں لنگرخانہ اس ڈیوڑھی کے ملحقہ شمالی کمرے میں منتقل ہو گیا۔ کھانے میں عموماً دال اور کبھی کبھی سبزی گوشت بعض اوقات ایک وقت دال اور دوسرے وقت (کسی سبزی کا) سالن ہوتا تھا دال عموماً چنے کی دال ایسی پتلی مگر لذیذ ہوتی تھی کہ کھانے والے پیالہ اٹھا اٹھا کر گھونٹ گھونٹ پی جایا کرتے تھے۔ آٹے کی فراہمی میں حضرت میر ناصر نواب، حضرت بھائی عبدالرحیم قادیانی، حضرت میاں کرم داد ملک غلام حسین حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی خدمت سرانجام دیتے تھے۔

کئی سال اس حال میں گزرے۔ سلسلہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ لنگر نے بھی ترقی کی۔

گھر کی بجائے باہر انتظام کرنا پڑا۔ روٹی کے لیے تنور کا اور دال سالن کے واسطے دیگچیوں کی بجائے دو بڑے دیگچوں اور پھر دیگوں کا ہوا۔ (تلخیص از ۔۔۔ احمد جلد نہم ص۵، ۱۷۹ تا ۱۸۱)

لنگر خانہ کی تعمیر

حضرت نواب محمد علی خاں کی روایت کے مطابق ابتدائی لنگر خانہ کی تعمیر ۱۸۹۲ء کے اواخر میں شروع ہوئی تھی۔ لنگر خانے کا مینو حضرت حکیم مولوی نورالدین نے تجویز فرمایا تھا اور کھانے کی مخصوص لذّت ہماری دہلی والی حضرت امّاں جان کے تجربہ اور ذہانت کی بدولت نصیب ہوئی۔

اوّلین خدمت گذار

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں لنگر خانہ کی خدمات بجالانے کی سعادت حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی، حضرت حکیم فضل الدین، حضرت مفتی فضل الرحمٰن، حضرت قاضی امیر حسین حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی، مدرسہ احمدیہ کے استاد اور بورڈنگ ہاؤس کے بہت سے طلباء کو حاصل رہی۔ جب حضرت اقدس اپنے آخری سفرِ لاہور پر روانہ ہوئے تو لنگر خانے کا انتظام مولوی محمد علی صاحب کے سپرد ہوا۔ (البدر قادیان)

حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی ان ایّام میں خدمت کو فخر خیال کرتے ہیں۔

"۱۹۰۸ء کا جلسہ آیا۔ ڈیوٹیاں لگائی گئیں مجھ ناکارہ کو بھی کسی لائق سمجھ کر سیدنا امام ہمام خیر الانام حضرت اقدس مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت بجالانے کا موقع دیا گیا چنانچہ اپنے آقائے نامدار کی قائم کردہ اس یادگار کی تقریب پر اخلاص شوق اور محبت سے اس طرح خدمات بجا لانے کی توفیق ملی کہ صدر انجمن احمدیہ نے بھی ایک ریزولیوشن کے ذریعے اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا اور حافظ عبدالرحیم صاحب مالیر کوٹلوی مرحوم کو اور مجھ کو دس دس روپے نقد انعام بھی دیا۔ میں اور حافظ عبدالرحیم صاحب مرحوم دونوں مل کر انتظام جلسہ میں خدمات بجالاتے رہے۔

مگر اس سے کہیں بڑھ کر وہ نعمت تھی جو میری حقیقی ماں سے بھی کہیں بڑھ کر محسنہ سیدۃ النساء (حضرت امّاں جان (ناقل)) نے ازراہِ کرم اور غریب نوازی یہ احسان فرمایا کہ خود چل کر غریب خانہ پر تشریف لائیں اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک دستار مبارک مجھے بطور تبرّک دے کر نوازا۔ (سیرت آماں جان ص۲۹۳)

لنگر خانہ حضرت المسیح الاوّل کے دور میں

حضرت مسیح موعود کے وصال کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے منشا کے مطابق لنگر خانہ کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کی نگرانی میں دے دیا گیا اور اس کے لیے سالانہ بجٹ ۱۲۷۰۶ روپے منظور ہوا خلافتِ اولیٰ میں جو بزرگ لنگر خانہ کے مہتمم رہے ان کے نام یہ ہیں۔ حضرت حکیم فضل دین بھیروی۔ حکیم محمد عمر صاحب۔ حضرت قاضی خواجہ علی۔ (تاریخ احمدیت جلد چہارم ص۲۳)

دورِ خلافت اولیٰ میں مہمانان گرامی کے اضافے کے ساتھ ساتھ انتظامات میں بھی وسعت آتی گئی۔ حضرت شیخ یعقوب علی، حضرت مفتی فضل الرحمٰن، قاضی امیر حسین صاحب، منشی برکت علی صاحب، ماسٹر مامون خان صاحب، ماسٹر عبدالرحیم صاحب، میاں غلام محمد صاحب سیکھواں، منشی سکندر علی صاحب، قاضی عبدالرحیم صاحب، منشی محمد نصیب صاحب، مولوی محمد علی صاحب، ماسٹر عبدالعزیز صاحب، ماسٹر محمد دین صاحب، میاں فخر الدین صاحب ماسٹر فقیر اللہ صاحب، حضرت قاضی خواجہ علی صاحب، ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب، قاضی امیر حسین صاحب، مولوی محمد اسماعیل صاحب، میاں امیر احمد صاحب، مدرسہ احمدیہ کے طلباء اور قادیان کی مقامی آبادی میں سے کچھ اصحاب لنگر خانہ کی خدمت، دیگر انتظام قیام و طعام میں پیش پیش رہے۔

عہدِ خلافت اولیٰ کے آخری جلسہ سالانہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کو خدمتِ مہمانانِ مسیح موعود تفویض کی گئی۔ آپ نے بہت قلیل عرصے میں سب انتظامات کیے دونوں وقت خود پاس کھڑے ہو کر دو ہزار کا کھانا تقسیم کراتے اور سب مہمانوں کے کھانا کھانے کے بعد گھر تشریف لے جاتے دن میں کئی بار انتظامات جلسہ کا معائنہ کرتے اور مناسب ہدایات دیتے تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم ص۵۲۴)

خواتین کی قیام گاہوں میں قیام و طعام کا سارا انتظام حضرت سیدہ امان جان اپنے خاندان کی خواتین کے ساتھ سر انجام دیا کرتیں۔ لنگر خانہ کے متعلق امور میں آپ ذاتی دلچسپی لیتیں اور حضرت مسیح موعود کی یادگار کے خیال سے اس کا احترام کرتیں۔

لنگر خانہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور میں

دورِ خلافتِ ثانیہ کی ابتدا میں جلسہ کے انتظامات اور لنگر خانہ کی عام نگرانی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد، حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد اور مولوی محمد الدین صاحب کے سپرد تھی سینکڑوں احمدی ان کی معاونت کرتے تھے۔ ۱۹۱۶ء میں لنگر خانے کے موقع پر پانچ ہزار مہمان متوقع تھے ان کے لیے اخراجات کا اندازہ فی کس ایک روپیہ لگایا گیا اور چندہ کی اپیل کی گئی (تشحیذ الاذہان)

حضرت نواب محمد عبداللہ خاں مستعدی سے اسٹور کے لیے راشن کی خریداری فرماتے۔ ۱۹۲۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت میر محمد اسحٰق کو افسر لنگر خانہ مقرر فرمایا۔ حضرت میر صاحب ہمہ صفت موصوف عالم باعمل خدا ترس اور غریب پرور بزرگ تھے۔ اپنی دوسری اہم خدمات کے ساتھ ساتھ اس کام کے لیے موزوں ترین وجود ثابت ہوئے۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مہمان خانہ کو صاف ستھرا رکھتے۔ بیماروں اور بوڑھوں کا بطورِ خاص الگ اکرام تھا۔ سامان لنگر برتن دیگیں ضرورت سے کچھ زیادہ ہی جمع رکھتے مہمان خانے کے خرچ کے لیے ایسے رنگ میں تحریک فرماتے کہ مخاطب اس کارِ خیر میں شوق سے حصہ لیتے۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں فخر محسوس کرتے۔ ہمیشہ سب سے آخر میں کھانا کھاتے۔ کھانے میں کسی قسم کا تکلّف پسند نہ فرماتے۔ جہاں تک ممکن ہوتا فرداً فرداً احباب کی مزاج پرُسی فرماتے اور ان کی تکالیف دور کرنے کے لیے مستعد رہتے۔ مہمان کی نفسیاتی کیفیت کا اندازہ لگا کر ضروریات مہیا کرتے۔

(مضامینِ مظہر)

۱۹۲۰ء میں لنگر خانہ کی عمارت کے لیے علیحدہ کمرے بنائے گئے آئندہ دو سالوں میں مزید توسیع کی گئی ۔

۱۹۲۴ء میں سہولت کے خیال سے جلسہ سالانہ کے انتظامات مختلف عہدوں اور مدّات میں تقسیم کیے گئے۔ لنگر خانہ کا انتظام بدستور حضرت میر صاحب کے پاس رہا۔

حضرت مرزا غلام نبی صاحب مسگر امرتسری کو یہ سعادت حاصل رہی کہ جلسہ سالانہ کے لیے امرتسر سے دیگیں قادیان بس میں لے کر جاتے شروع میں دیگیں کرائے پر حاصل کی جاتیں، لانے لے جانے قلعی کرانے پر بہت اخراجات اٹھ جاتے آپ نے حضرت میر اسحٰق صاحب کو تجویز دی کہ ہر جماعت کو ایک دیگ عطیہ دینے کی تحریک کی جائے۔ حضرت میر صاحب کو یہ تجویز پسند آئی اور فرمایا "کیونکہ یہ تجویز آپ کی ہے اس لیے سب سے پہلی دیگ بھی آپ ہی دیں"۔ چنانچہ آپ نے لنگر خانہ کو پہلی دیگ عطیہ دینے کا شرف حاصل کیا اس دیگ پر یہ الفاظ کندہ کروائے" لنگر خانہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لیے ۔ منجانب غلام نبی مسگر احمدی"۔

مستورات میں ۱۹۲۲ء سے مہمان نوازی کے فرائض حضرت سیدہ امّ داؤدؓ صاحبہ نے کمال محنت و جانفشانی سے ادا کرنے شروع کیے آپ کو کام کرنے اور کام کروانے کا بہت سلیقہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے دردمند مزاج دیا تھا مہمانوں میں کسی قسم کی تفریق پسند نہ کرتیں ۔ آپ کی زیر تربیت تیار ہونے والی ٹیم زمانہ دراز تک احسن رنگ میں خدمات ادا کر کے گویا آپ کے فیضان کو ممتد کر رہی ہیں ۔

حضرت میر اسحٰق صاحب کے ساتھ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد، حضرت نواب محمد عبداللہ خان، ماسٹر علی محمد صاحب، ماسٹر محمد طفیل صاحب، حضرت مولانا شیر علی حضرت خان ذوالفقار علی خان، شیخ عبدالرحمٰن صاحب اور قاضی محمد عبداللہ صاحب، لمبے عرصے تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنی خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے حالات کا تیزی سے جائزہ لے کر کمزور حصوں کی نشاندہی فرماتے اور کارکردگی بہتر بنانے کے لیے ہدایات سے نوازتے۔

جلسہ سالانہ کو یہ فضیلت ہمیشہ حاصل رہی کہ حضرت مسیح موعود اور ان کے خلفائے کرام بنفسِ نفیس سارے انتظامات کے نگرانِ اعلیٰ ہوتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مہمانانِ مسیح موعود کی خدمت کو عین سعادت سمجھتے اور ہر آنے والے مہمان کو خدا تعالیٰ کا خاص نشان قرار دیتے ۔

۱۹۳۳ء کی جلسہ سالانہ کی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مہمانانِ جلسہ کی کثرت دیکھ کر خوشی کا اظہار فرمایا اور وہ دن یاد فرمائے جب حضرت اقدس خود دوسروں کے بھجوائے ہوئے کھانے پر گزارا فرماتے تھے۔ حضور نے فرمایا:

"حافظ معین الدین صاحب حضور کے خادم جب گھر سے کھانا لینے جاتے تو بعض اوقات اندر سے عورتیں کہہ دیا کرتیں کہ انھیں تو ہر وقت مہمان نوازی کی فکر رہتی ہے ہمارے پاس کھانا نہیں ہے۔ حضور اپنا کھانا دوسروں کو کھلا دیتے اور خود چنوں پر گزارا کر لیتے۔ اس وقت کا نقشہ حضور نے اپنے اس شعر میں کھینچا ہے۔

لُفَاظَاتُ المَوائدِ کَانَ اُکلی
فَصِرْتُ الیومَ مِطعامَ الأھالی

کہ ایک وقت وہ تھا کہ دسترخوان کے بچے کھچے ٹکڑے مجھے ملتے تھے مگر اب حالت یہ ہے کہ سینکڑوں خاندانوں کو اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ رزق دے رہا ہے گویا ایک وقت وہ تھا کہ گھر کی مستورات مہمان کو بوجھ سمجھتی تھیں اور کھانا دینے سے انکار کر دیتی تھیں اور حضرت نے آٹھ پہر روزے رکھے اور کجا یہ وقت کہ جلسہ سالانہ پر ہزار ہا آدمی یہاں آتے ہیں اور ان کا رزق یہاں آنے سے پہلے پہنچ جاتا ہے اور چوبیس گھنٹوں میں ایک منٹ بھی لنگر خانہ کی آگ سرد نہیں ہوتی۔

(الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء)

۱۹۴۲ء کے جلسے میں لنگر خانے کی وسعت کا یہ عالم تھا کہ تین مقامات پر ۸۵ تنور دن رات کام کر کے پونے چوبیس ہزار مہمانوں کا کھانا تیار کرتے تھے۔ حضرت میر اسحٰق کی خدمات کا زمانہ ۱۹۴۳ء تک ممتد ہے آپ کے عرصۂ حیات کا بیشتر حصہ مہمانانِ حضرت مسیح موعود کی خدمت کرتے، لنگر کے نظام کو مضبوط و مستحکم کرنے میں گزر گیا یہ درویش صفت بزرگ اپنے پیچھے تربیت یافتہ خادمین کی وسیع تعداد چھوڑ گئے جماعت احمدیہ کے وہ خوش نصیب جن کو حضرت میر صاحب کی رفاقت میسّر آئی بڑے کرب انگیز سرور سے ان کو یاد کرتے ہیں ؏

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را ۔

۱۹۴۷ء میں تقسیم پاک و ہند کے بعد جبکہ ملکی حالات کے باعث جماعت کو قادیان سے ہجرت کرنا پڑی قادیان میں لنگر خانے کا انتظام مستقلاً حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد کی نگرانی میں رہا۔

تقسیم برصغیر کے بعد جماعت احمدیہ عارضی طور پر رتن باغ لاہور میں منتقل ہوئی۔ رتن باغ کے ایک حصے میں لنگر خانہ کھول دیا گیا ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل ناظر ضیافت مقرر ہوئے اور ان کی امداد کے لیے شیخ محبوب الٰہی صاحب کا تقرر ہوا۔ چونکہ کوئی خاص انتظام لنگر اور کارکنوں کا نہیں ہو سکتا تھا اس لیے پہلے آٹھ ماہ میں بازار سے قریباً سات ہزار کے نان خریدنے پڑے۔ سامان کی کمی کا یہ عالم تھا کہ قادیان سے صرف آٹھ دیگیں منگوائی جا سکیں۔

۱۹۴۷ء کے آخر میں ناظر ضیافت کی ذمہ داری حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب کو سونپ دی گئی۔ آپ کے ساتھ چوہدری حبیب اللہ خاں صاحب سیال نے کام کیا۔

(خلاصہ تاریخ احمدیت جلد ۱۱ صفحہ ۲۶، ۲۷)

لنگر خانہ ربوہ

دسمبر ۱۹۴۸ء میں جماعت احمدیہ کے نئے مرکز ربوہ میں پہلی عارضی عمارت کی تعمیر شروع ہوئی اس کے سات کمرے تھے ان میں سے ایک کمرے میں لنگر خانے کے لئے گندم کا اسٹاک رکھا گیا۔ اپریل ۱۹۴۹ء میں اس پہلی عارضی عمارت میں لنگر خانہ قائم ہوا (تاریخ احمدیت جلد ۱۳ صفحہ ۴۹، ۵۰)

۱۹۴۹ء کے مہمانوں کے لئے اسٹیشن کے دونوں طرف ۵۰ بیرکیں بنائی گئی تھیں ایک پہاڑی کے دامن میں لنگر خانہ قائم کیا گیا جہاں تمام مہمانوں کے لئے کھانا تیار ہوتا اس جگہ ۵۴ تنور لگائے گئے تھے۔ پانچ ٹرک لنگر خانہ سے کھانا قیام گاہوں تک پہنچاتے۔ ربوہ کے لق و دق میدان میں پانی کی فراہمی ایک بہت مشکل مسئلہ تھا اور کئی ہزار خرچ کرکے بھی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہوسکی تاہم حکومت کی مدد سے چند ٹینکر میسّر آگئے جو پانی فراہم کرتے ان کے علاوہ متعدد مقامات پر پانی کے پمپ بھی لگا دیئے گئے تھے۔ جلسہ سے واپسی پر حضور کو ربوہ میں پانی نکل آنے کی خوشخبری ملی۔ چنانچہ آئندہ سالوں میں مہمانوں کو پانی کی فراہمی آسان ہوگئی۔

۱۹۴۹ء میں مہمانوں کے قیام و طعام کا بندوبست حضرت سیّد محمود اللہ شاہ کے ذمہ تھا۔ لنگر خانے کے منتظم صوفی غلام محمد صاحب تھے۔ دن رات چالیس تنور گرم رہے اور ایک ایک وقت میں ساٹھ ساٹھ دیگیں سالن وغیرہ کی تیار ہوتی رہیں مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے کام کی زیادتی کا بوجھ باورچیوں اور نانبائیوں پر پڑا۔ وہ بے ہوش ہوجاتے بعض اوقات کھانے میں کچھ تاخیر بھی ہوئی مگر مہمانوں نے خندہ پیشانی سے برداشت کی۔

۱۳ اپریل سے ۱۶ اپریل ۱۹۴۹ء کی شام تک ۱۷،۳۷۷ مہمانوں کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ لنگر خانے کے علاوہ کھانے پینے کی اشیاء کا بازار بھی لگایا گیا مگر مہمان اس قدر تشریف لائے کہ جس طرح لنگر خانے کا انتظام عاجز رہ گیا اسی طرح بازار میں بھی اشیائے ضرورت ختم ہوجاتی رہیں۔

حضور نے انتظامات جلسہ کے ہر شعبہ اور ہر پہلو کی ذاتی نگرانی فرمائی چنانچہ حضور لنگر خانہ میں تیاری و تقسیم طعام کی مشکلات کو حل کرنے اور دیگر ضروری اور فوری ہدایت کے لئے بعض اوقات خود تشریف لاتے رہے چنانچہ ایک موقع پر رات کے ایک بجے اور ایک دن اڑھائی بجے دوپہر حضور لنگر خانہ میں تشریف لائے اور اپنی مفید اور ضروری ہدایات سے مشکل کشائی فرمائی۔ (تاریخ احمدیت ۱۳ صفحہ ۲۴۲، ۲۴۳)

جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر پہلی مرتبہ مستورات کے لئے لنگر خانہ کا علیحدہ انتظام کیا گیا جس میں نمایاں کامیابی ہوئی۔ مجموعی طور پر کام میں سہولت رہی مستورات نے اپنی لیاقت حُسنِ کارکردگی اور تنظیمی صلاحیت کا نہایت خوش کن مظاہرہ کرکے ثابت کردکھایا کہ لجنہ اماء اللہ کی زیرِ نگرانی تربیت حاصل کرنے والی مستورات نظم و ضبط میں اعلیٰ معیار پر پہنچ چکی ہیں۔ عورتوں کی تعداد چار ہزار کے قریب تھی اگرچہ لنگر خانہ کا انتظام مردوں کے ہاتھ میں تھا لیکن مستورات منتظمین کی زیرِ ہدایت ہی اس کے جملہ انتظامات پایۂ تکمیل کو پہنچے تھے وہ اپنی ضرورت کے مطابق کھانا تیار کرواتیں۔ مستورات کے لئے علیحدہ لنگر خانہ کا قیام ایک نیا تجربہ تھا جو بفضلہ تعالیٰ خاطر خواہ طور پر کامیاب ثابت ہوا۔ (رجسٹر قیامگاہ جلسہ سالانہ)

۱۹۵۶ء میں دارالرحمت کے لنگر خانہ کی مستقل عمارت مکمل ہوگئی۔ اس میں ۱۲ × ۲۵ کے چھ بڑے کمرے بنائے گئے۔ اس سال دارالصدر دارالعلوم اور دارالرحمت میں تین لنگر خانے کام کرتے رہے۔ لنگر خانوں میں سیمنٹ کی ہودیاں سبزی، گوشت دھونے کے لئے تعمیر کی گئیں۔

۱۹۶۰ء سے قبل جلسہ سالانہ کے تینوں لنگروں کے تنوروں پر کوئی چھت نہ تھی اور کرایہ کے شامیانے لگا کر کام چلانا پڑتا تھا۔ یہ انتظام تسلی بخش نہ تھا اور ہمیشہ ہی اس سے تکلیف ہوتی تھی ۱۹۶۰ء میں دارالصدر کے مرکزی لنگر کے تنوروں پر باقاعدہ چھت ڈالی گئی۔

۱۹۶۱ء میں لنگر خانہ نمبر ۲ واقع غلہ منڈی کے تنوروں پر چھت ڈالی گئی جبکہ محلہ دارالعلوم میں شامیانوں سے کام چلایا گیا البتہ شامیانے بانسوں کی بجائے پختہ ستونوں کے ذریعے بلندی پر لگائے گئے تاکہ آگ اور دھوئیں سے دقّت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

۸ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو ربوہ میں جدید لنگر خانہ کی عمارت کی بُنیاد حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد نے رکھی۔ نُصرت گرلز پرائمری اسکول کی وسیع عمارت جو ۱۹۶۲ء میں تیار ہوئی تھی لنگر خانہ کے لئے مخصوص کردی گئی۔ اس عمارت کے سات کمروں کو رہائش گاہوں میں منتقل کرنے کے علاوہ باورچی خانہ سٹور اور کھانے کا ہال بنایا گیا۔ نئی عمارت کا رقبہ چار پانچ ہزار مربع فٹ تھا جبکہ ۶۶-۱۹۶۵ء میں تکمیل کے بعد پوری عمارت کا مجموعی رقبہ پندرہ سولہ ہزار مربع فٹ ہوگیا۔

لنگر خانہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور میں

۱۹۶۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ناظمین لنگر خانہ سیّد مسعود احمد صاحب اور پروفیسر مرزا خورشید احمد صاحب کے ساتھ انتظامات کا جائزہ لیا دارالصدر کے مرکزی لنگر خانہ میں پہلی مرتبہ سوئی گیس سے کھانا تیار کرنے کا انتظام کیا گیا چنانچہ اس لنگر میں مسلسل کئی روز تک دن رات کام کرکے ایسے چولہے اور تنور تیار کئے گئے جن میں سوئی گیس ایندھن کے طور پر استعمال کی جاسکے۔ مستری عبدالرحمٰن اور اُن کے رفقائے کار اور جامعہ کے ۱½ سو طلباء نے مسلسل شب و روز محنت کی انہوں نے 400×80 فٹ کے رقبہ میں زمین کو کئی کئی فٹ گہرا کھود کر مٹی باہر نکالی اور پھر اس میں تنور لگا کر اس مٹی کو دوبارہ ان کے گرد بھرا نیز ان کے درمیان سوئی گیس کی پائپ لائنیں بچھانے اور اسے ریگولیٹ کرنے والے آلات نصب کرنے کے لئے خاصے گہرے اور کشادہ راستے بنائے۔ حضرت صاحب نے خوشنودی کا اظہار فرمایا اور سیّد میر داؤد احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کو بوقتِ ضرورت خواتین سے روٹیاں پکوانے کا انتظام مکمل رکھنے

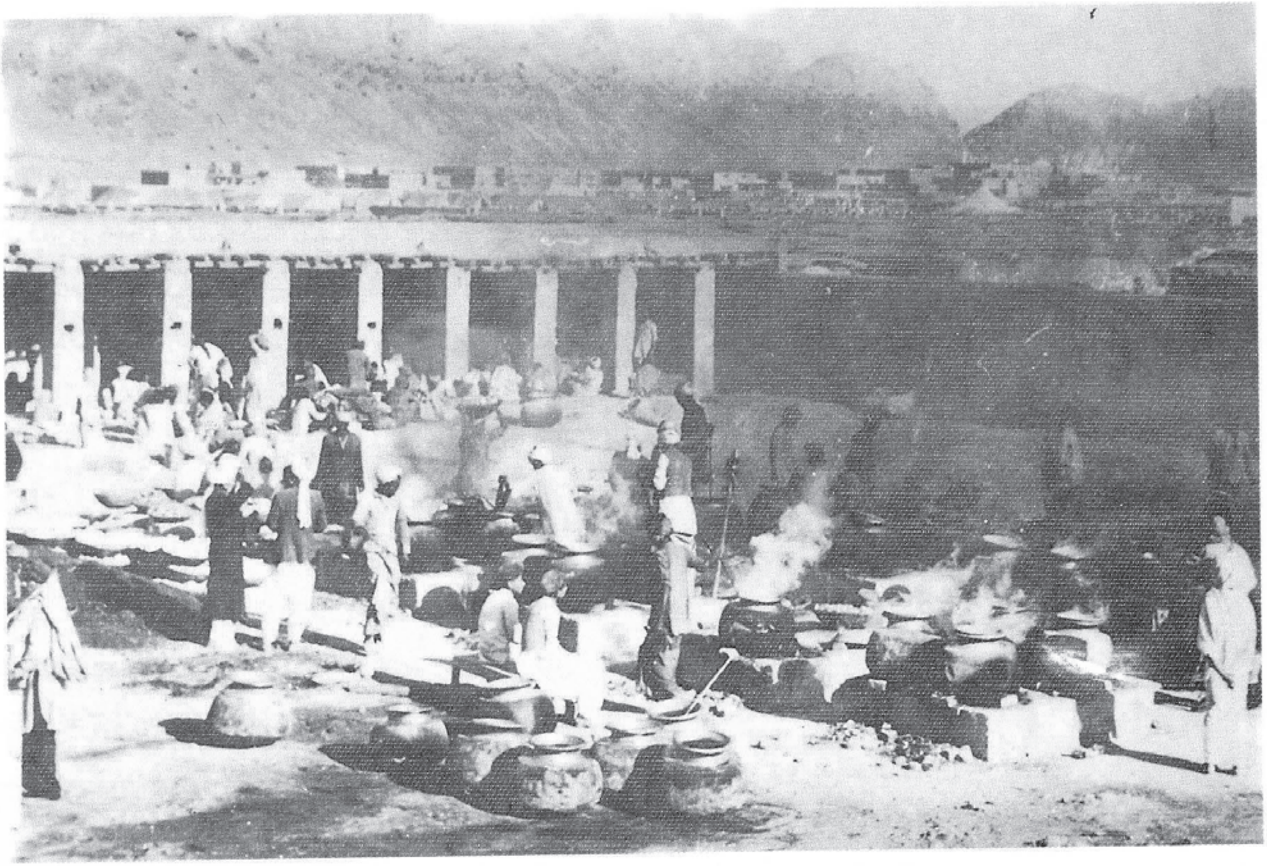

جلسہ سالانہ ۔ کھانے کی تیاری کا ایک منظر

جلسہ سالانہ، لنگر خانہ میں کھانے کی تیاری کا منظر

کی تاکید فرمائی۔

۱۹۶۹ء میں روٹی پکانے کی دو مشینیں لگائی گئیں۔ چھوٹی مشین پہ ایک وقت میں دو نانبائی کام کرتے تھے۔ حضور معائنہ کرنے کے لئے تشریف لائے تو روٹی کی مشین چل رہی تھی۔ حضور نے پکی پکائی روٹیاں نکلتی ہوئی دیکھ کر اظہارِ مسرت فرمایا۔ بعض روٹیاں اٹھا کر اور چکھ کر روٹی کی کوالٹی پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔ دوسری مشین پر کراچی کے دو انجینئر منیر احمد خان اور نعیم احمد خان صاحب دو ماہ سے مسلسل کام کر رہے تھے توقع رکھی گئی تھی کہ دو ہزار روٹیاں فی گھنٹہ بغیر نانبائی کی مدد سے تیار ہوں گی۔ مشینوں کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں پُرزے تیار کئے گئے۔ مکینکل پیچیدگیاں اور باریکیاں حل کرنے میں مندرجہ بالا دو انجینئر کا ساتھ فزکس ایم ایس سی کے طالب علم مرزا لقمان احمد صاحب نے دیا۔

۱۷ر نومبر ۱۹۷۱ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جلسہ سالانہ کے لئے نانبائیوں کی فراہمی کی دقّت کو پیش نظر رکھتے ہوئے لجنہ کو تحریک فرمائی کہ ایسا انتظام رکھیں کہ فوری طور پر خواتین پیڑے اور روٹی بنانے کے لئے تیار ہوں آپ نے فرمایا:

"اگر ضرورت پڑے گی تو ہم اپنی بہنوں کو روٹی پکانے والی مشینوں پر بٹھا دیں گے۔ اپنی ماؤں کو بٹھا دیں گے اور اپنی بیٹیوں کو بٹھا دیں گے اور کہیں گے پیڑے بناؤ اور روٹیاں لگاؤ تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قلعہ میں آنے والے مہمانوں کو کھانا مل سکے اپنے گھروں میں جب مہمان آتے ہیں تو بعض دفعہ ایک ایک عورت دس دس، پندرہ، پندرہ سیر آٹا گوندھ کر روٹیاں پکا لیتی ہے تو خدا کے محمدؐ کے مہدی کے گھر مہمان آئیں اور عورتیں باہر بیٹھی رہیں یہ تو نہیں ہو سکتا"

(الفضل ۱۹ر دسمبر ۱۹۷۲ء)

۱۹۷۳ء سے چوہدری حمید اللہ صاحب افسر جلسہ سالانہ مقرر ہوئے۔

۱۹۷۴ء میں جماعت کے لئے مشکلات کا ایک نیا صبر آزما دور شروع ہوا۔ رحیم و کریم خدا تعالیٰ نے اپنے فضلوں سے سکینت کے سامان بھی کئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو ایک مرتبہ پھر وَسِّعْ مَكَانَكَ کا الٰہی حکم ملا اور اس حکم کے بجالانے کے سامان بھی بہم ہوتے گئے کثرت سے مہمان خانے تعمیر ہوئے جو جدید سہولتوں سے آراستہ تھے۔ اہلِ ربوہ نے اکثر و بیشتر اپنے مکانوں کو وسعت دی اور مہمانوں کے لئے زیادہ گنجائش نکالی۔

۳۱ر دسمبر ۱۹۷۷ء کی اشاعت میں اخبار الفضل لکھتا ہے۔

"اس سال جو احباب لنگر خانہ حضرت مسیح موعود سے کھانا کھاتے رہے ان کی تعداد ایک لاکھ کے لگ بھگ تھی گذشتہ سال ۸۷ ہزار آٹھ صد تھی اس میں ربوہ کے وہ ہزارہا احمدی شامل نہیں جو جلسہ کے ایّام میں بھی لنگر خانہ سے کھانا نہیں لیتے"

۱۹۷۹ء کے جلسے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بڑا دلچسپ تبصرہ سنایا۔

حضور نے فرمایا

"گزشتہ سال جلسہ سالانہ ربوہ کی آبادی سمیت مہمانوں کی تعداد ہمارے اندازے کے مطابق ایک لاکھ پچاس ہزار تھی۔ اتنے لوگوں کو وقت پر کھانا کھلا دینا خود اپنی ذات میں ایک معجزہ ہے لندن کی ایک بوڑھی عورت جلسہ پر ربوہ آئی۔ جب اس نے لنگر خانہ دیکھا اور مہمانوں کو وقت پر کھانا مہیا کئے جانے کے انتظامات کا مشاہدہ کیا تو وہ بہت حیران ہوئی اور کہنے لگی کہ اگر میں واپس جا کر یہ بتاؤں کہ کس طرح تھوڑے سے وقت میں اتنے بڑے اجتماع کو تازہ پکایا ہوا کھانا مہیا کیا جاتا ہے تو میرے رشتہ دار یقین نہیں کریں گے اور کہیں گے یہ وہاں سے پاگل ہو کر آئی ہے"

(خطبہ فرمودہ ۸ر اگست ۱۹۸۰ء لندن)

جلسہ سالانہ لنگر خانہ کے انتظامات میں عموماً سات شعبے سات افسرانِ صیغہ کے ماتحت ہوتے ہیں (۱) نظامت لنگر خانہ (۲) انتظام . (۳) آٹا گندھوائی۔ (۴) انتظام روٹی پکوائی (۵) انتظام تقسیم روٹی (۶) انتظام دیگ پکوائی۔ (۷) انتظام تقسیم سالن اور انتظام پہرہ ہر لنگر خانے کا الگ چارٹ بنتا ہے اور اوسطاً ۶۰۰۰ ہزار رضاکار ڈیوٹی دیتے ہیں۔

۱۹۸۰ء تک چھ لنگر خانے کام کرتے رہے بیرونی ممالک کے مہمانوں اور پرہیزی کھانے کا علیحدہ انتظام تھا۔

۱۹۸۱ء میں محلہ دارالیمن میں نیا لنگر خانہ تعمیر کیا گیا اس طرح لنگر خانے سات ہو گئے۔ نئے لنگر خانے میں سوئی گیس نہ ہونے کی وجہ سے لکڑی استعمال کی گئی اس میں ۶ ۳ تنور لگائے گئے پرہیزی کھانے کا لنگر خانہ ملا کر کل آٹھ لنگر خانوں میں کام ہوا اس سال دیگوں کے لئے جو عطیات جمع ہوئے تھے اُن سے ۲۶۰ دیگیں خریدی گئیں جو پہلی دفعہ ۱۹۸۰ء میں استعمال ہوئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ انتظامات کا جائزہ لیتے اور ہدایات دیتے رہے۔ ۱۹۸۱ء میں ایک لاکھ پچاس ہزار افراد نے مسیح موعود کے لنگر خانہ سے کھانا کھایا۔

لنگر خانہ خلیفۃ المسیح الرابع کے دور میں

۱۹۸۲ء میں تو بڑے لنگر خانے کام کرتے رہے ایک نیا لنگر خانہ دار النصر غربی میں تعمیر کیا گیا جس میں دس ہزار افراد کے لئے کھانا پکنے کی گنجائش تھی۔ روٹی پکانے کی مشینوں کی تعداد ۶۶ ہو گئی۔ مکرم منیر احمد صاحب کی سرکردگی میں روٹی پکانے والی مشینوں کے ساتھ آٹومیٹک یونٹ تیار کئے گئے اُس وقت تک ان مشینوں سے یہ کام لیا جاتا تھا کہ آٹا گوندھ کر اس کا پیڑا بنا کر اور روٹی بنا کر مشین میں ڈالی جاتی تھی جس کو مشین پکاتی تھی۔ آٹومیٹک یونٹ تیار ہونے کی صورت میں گندھا ہوا آٹا ڈالنے سے روٹی تیار ہو جاتی۔ مرزا غلام احمد صاحب اور مبارک مصلح الدین صاحب لنگر خانے اور مہمان نوازی کے جملہ انتظامات میں چوہدری حمید اللہ صاحب افسر جلسہ سالانہ کے ساتھ بطور نائب خدمات بجالاتے رہے۔

۱۹۸۳ء میں روٹی پکانے کی چودہ نئی مشینیں بنوائی گئیں۔ ایک نیا لنگر خانہ دارالرحمت شرقی میں تعمیر کیا گیا جس میں بیک وقت بیس ہزار مہمانوں کا کھانا تیار کرنے کی گنجائش تھی۔ دو نئی مشینیں پیڑے بنانے کے لئے تیار کی گئیں۔ روٹی بنانے کے لئے آٹومیٹک مشین بھی بنائی گئی جو مکرم منیر احمد خاں صاحب نے تیار کی۔

پرہیزی لنگر خانے سمیت ۹ لنگر خانے کام کرتے رہے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا

حضرت اقدس مسیح موعود نے جو نظام جماعت قائم فرمایا اس کی پانچوں شاخوں سے ایک نظامت لنگر خانہ یا نظارتِ ضیافت تھی...

گزشتہ اعداد و شمار کے مقابل پر امسال کے اعداد و شمار بھی بتاتے ہیں کہ اس سال نمایاں اضافہ کے ساتھ مہمان تشریف لائے گزشتہ سال کل مہمان تین لاکھ ترسیٹھ ہزار آٹھ سو چونسٹھ تھے اور امسال چار لاکھ چونسٹھ ہزار چھ سو پینتیس ہوئے بعض مہینوں میں تو مہمانوں کی تعداد اکانوے ہزار تک پہنچ جاتی رہی چونکہ ان کے لئے رہائش کی دقت ہو جاتی تھی باوجود بار بار وسعت دینے کے پھر مزید ضرورت پیدا ہو گئی اور انشاء اللہ ابھی بھی پیدا ہوتی رہے گی۔ تو اس کے لئے ایک جدید بلاک تعمیر کیا گیا ہے جس میں بارہ بیڈ روم ہیں ان میں ایک سے زائد مہمان ٹھہر سکتے ہیں اس طرح کھانے وغیرہ کے کمرے الگ۔ الگ بنائے گئے ہیں۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۸۴ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اب جلسے کا یہ نظام دنیا کے بیس سے زائد ممالک میں خدا کے فضل سے جاری ہو چکا ہے اور رفتہ رفتہ پھیلتا جا رہا ہے اور امید ہے کہ چند سال کے اندر اندر انشاء اللہ ایک قادیان کا جلسہ اپنے ہم شکل اتنے جلسے پیدا کر دے گا کہ .. ممالک سے زائد میں ویسے ہی جلسے ہوا کریں گے اور ہر ملک میں حضرت مسیح موعود کا لنگر جاری ہو گا پس چونکہ جماعت کو یہ نام بہت پیارا ہے اور مسیح موعود کے لنگر کے ساتھ ہی دل نرم ہو جاتے ہیں اور طبیعت میں بے شمار محبت جوش مارتی ہے اس لئے جلسے کو کارکنان کی کمی نہیں ہو سکتی۔"

(خطبہ فرمودہ ۲۰ جولائی ۱۹۹۰ء برطانیہ، مطبوعہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۰ء الفضل)

ماہ و سال کی سو سالہ طوالت پر ایک طائرانہ نظر سے کہیں زیادہ ایمان افروز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یہ پُر جلال پیش گوئی ہے جو روشن تر مستقبل کا نقشہ آنکھوں کے سامنے لے آتی ہے۔

اگر احمدی اپنے ایمان پر قائم رہے تو یہ لنگر بھی ہمیشہ قائم رہے گا اور کبھی نہیں مٹے گا کیونکہ اس کی بُنیاد خدا کے مسیح موعود نے قائم کی ہے جس کو خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ تین سو سال کے اندر تیری جماعت ساری دُنیا پر غالب آجائیگی اور تین سو سال میں یہ لنگر ربوہ میں نہیں رہے گا بلکہ تین سو سال کے بعد ایک لنگر امریکہ میں بھی ہوگا۔ ایک انڈیا میں بھی ہوگا۔ ایک جرمنی میں بھی ہوگا۔ ایک روس میں بھی ہوگا۔ ایک چین میں بھی ہوگا۔ ایک انڈونیشیا میں بھی ہوگا۔ ایک سیلون میں بھی ہوگا۔ ایک برما میں بھی ہوگا۔ ایک لبنان میں بھی ہوگا۔ ایک ہالینڈ میں بھی ہوگا۔ غرض دُنیا کے ہر بڑے ملک میں یہ لنگر ہوگا۔

("سیر روحانی" جلد سوم صفحہ ۱۲۶)

جلسہ سالانہ ربوہ لنگر خانہ میں مشینوں کے ذریعہ روٹی پکوائی کا ایک اور منظر
مشین میں آٹے کے پیڑے بنا کر ڈالے جا رہے ہیں۔

جلسہ سالانہ ربوہ لنگر خانہ میں مشینوں کے ذریعہ روٹی پکوائی کا ایک منظر
مشین سے روٹی پک کر نکل رہی ہے۔

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۸ء کا ایک منظر

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۸ء کا ایک اور منظر

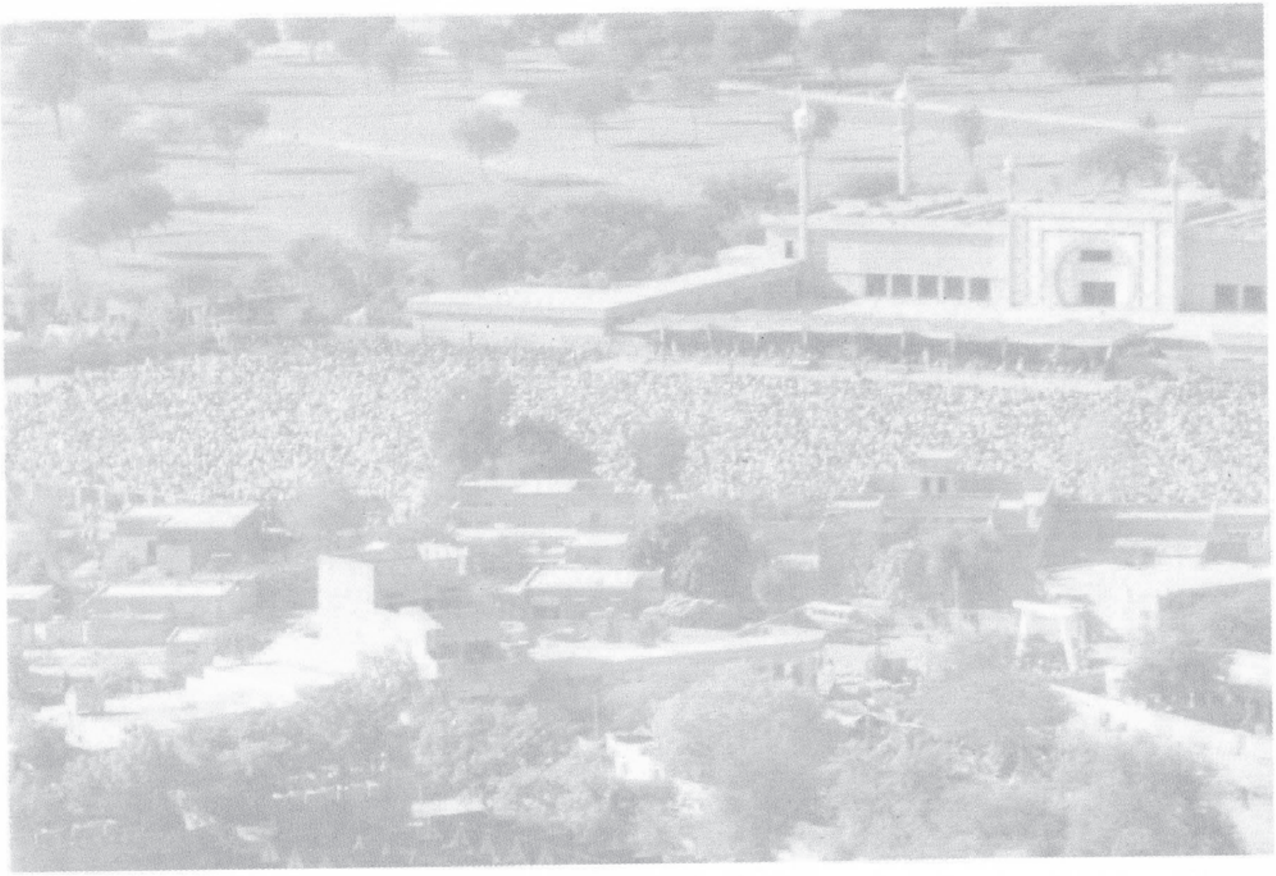

مردانہ جلسہ گاہ ربوہ (۱۹۸۳ء) کا ایک منظر

زنانہ جلسہ گاہ ربوہ (۱۹۸۳ء) کا ایک منظر

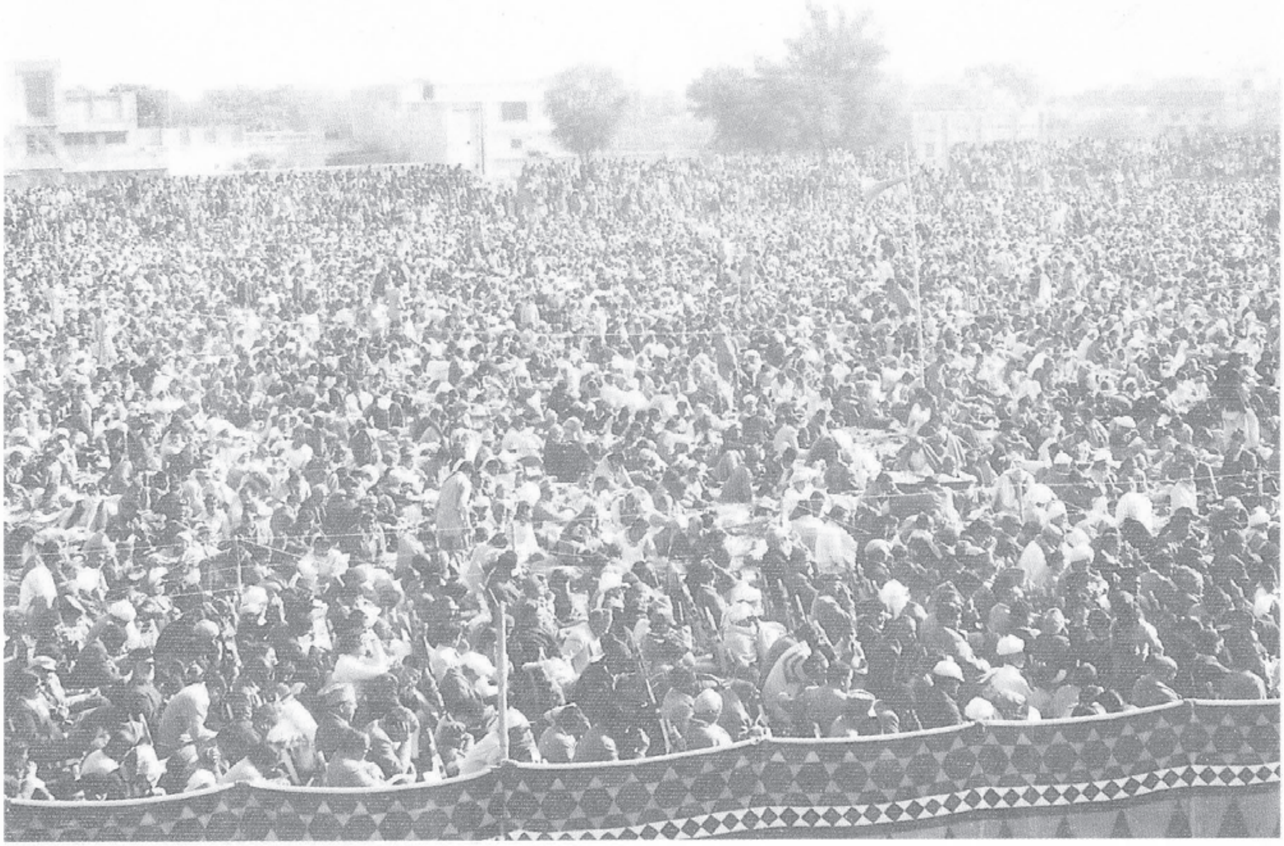

جلسہ سالانہ ربوہ کا ایک منظر

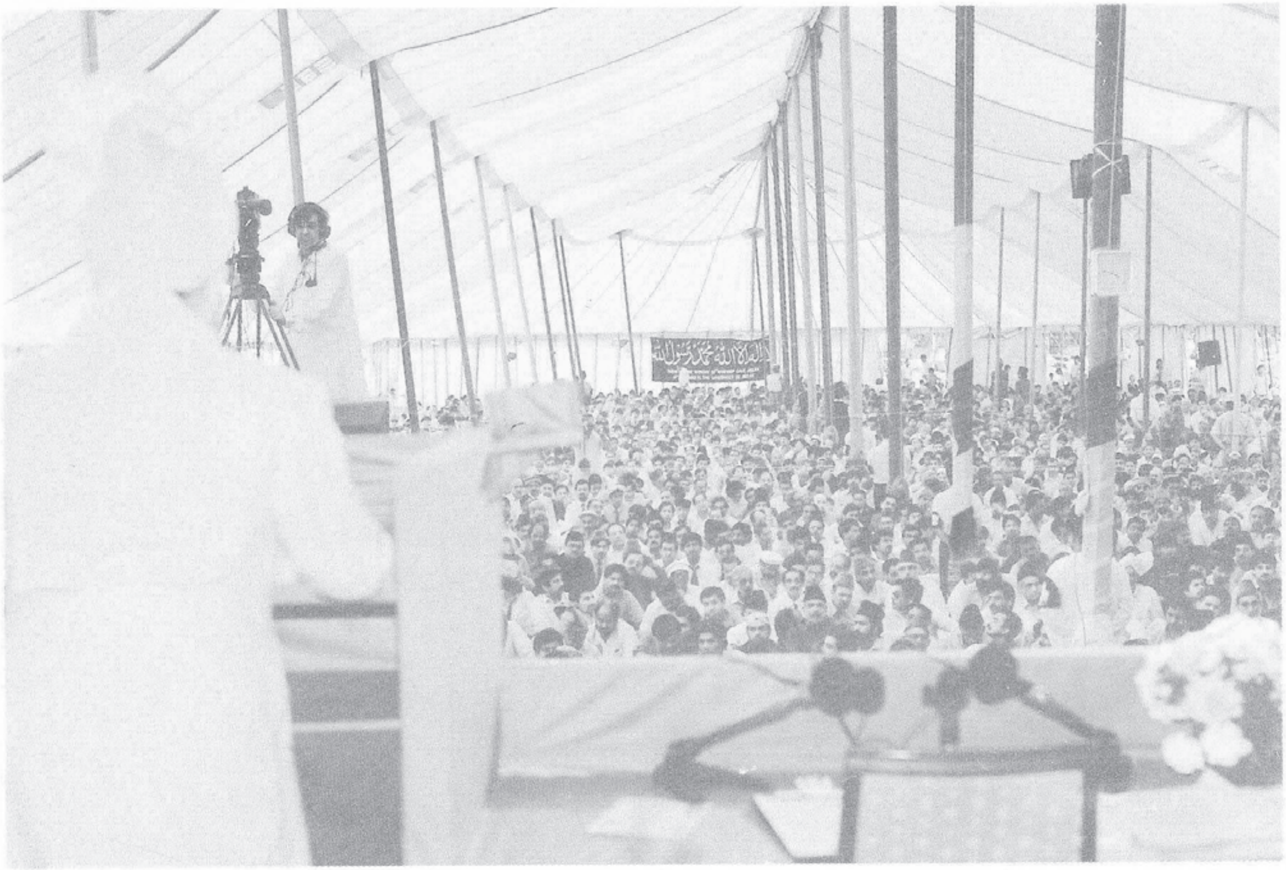

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۱ء کا ایک منظر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع
خطاب فرما رہے ہیں۔

مختصر تاریخ جلسہ سالانہ

مستورات

نمبر شمار	سال	مہینہ	تواریخ	مقام	حاضری	مقام (مستورات)	حاضری (مستورات)
۱	۱۸۹۱ء	دسمبر	۲۷	بیت الاقصیٰ قادیان	۷۵		
۲	۱۸۹۲ء	〃		قادیان میں ڈھاب کے کنارے	۵۰۰		
۳	۱۸۹۳ء	×	ملتوی	×	×		
۴	۱۸۹۴ء	دسمبر	؟	بیت الاقصیٰ قادیان	؟		
۵	۱۸۹۵ء	〃	؟	〃 〃 〃	؟	۱۸۹۶ء کا جلسہ، جلسہ مذاہب عالم لاہور کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا۔	
۶	۱۸۹۷ء	〃	۲۵ دسمبر تا یکم جنوری ۱۸۹۸ء	〃 〃 〃	؟		
۷	۱۸۹۸ء	؟	؟	〃 〃 〃	؟		
۸	۱۸۹۹ء	دسمبر	۲۸	〃 〃 〃	؟		
۹	۱۹۰۰ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃	۵۰۰		
۱۰	۱۹۰۱ء	〃	؟ ۲۷، ۲۸، ؟	〃 〃 〃	؟		
۱۱	۱۹۰۲ء	×	ملتوی	〃 × 〃	×		
۱۲	۱۹۰۳ء	دسمبر	۲۶، ۲۷، ؟	بیت الاقصیٰ قادیان	؟		
۱۳	۱۹۰۴ء	〃	۲۹، ۳۰	〃 〃 〃	۲۵۰		
۱۴	۱۹۰۵ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹	〃 〃 〃	؟		
۱۵	۱۹۰۶ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹	〃 〃 〃	۲۵۰۰		
۱۶	۱۹۰۷ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃	۳۰۰۰	حضرت اقدس کے دور کا آخری سالانہ جلسہ	
۱۷	۱۹۰۸ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃	۲۵۰۰	خلافت اولیٰ کا پہلا سالانہ جلسہ	
۱۸	۱۹۰۹ء	〃	۲۵، ۲۶، ۲۷	〃 〃 〃	۳۰۰۰ سے زائد		
۱۹	۱۹۱۰ء	〃	۲۵، ۲۶، ۲۷	〃 〃 〃	۲۵۰۰		
۲۰	۱۹۱۱ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹	〃 〃 〃	۳۰۰۰		
۲۱	۱۹۱۲ء	〃	۲۵، ۲۶، ۲۷	〃 〃 〃	۳۵۰۰		
۲۲	۱۹۱۳ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	بیت النور قادیان	۳۰۰۰	خلافت اولیٰ کے دور کا آخری سالانہ جلسہ	
۲۳	۱۹۱۴ء	〃	۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹	〃 〃 〃	۳۵۰۰	دورِ ثانیہ کا پہلا جلسہ سالانہ مستورات کا جلسہ	؟ ؟
۲۴	۱۹۱۵ء	〃	۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸	تعلیم الاسلام کالج کے سنٹرل ہال	۴۰۰۰	تعلیم الاسلام کالج کے ہال کی گیلریاں	؟
۲۵	۱۹۱۶ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	بیت النور قادیان	۵۰۰۰	؟	؟
۲۶	۱۹۱۷ء	〃	۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹	〃 〃 〃	؟	بیت الاقصیٰ قادیان	؟

۳۷	۱۹۱۹ء	مارچ ۱۹۱۹ء	۱۵، ۱۶، ۱۷	بیت النور قادیان	۵۰۰۰	بیت الاقصیٰ قادیان	؟
۳۸	۱۹۱۹ء	دسمبر	۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹	〃 〃 〃	۷۰۰۰	〃 〃 〃	؟
۳۹	۱۹۲۰ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹	〃 〃 〃	۷۰۰۰	〃 〃 〃	؟
۳۰	۱۹۲۱ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹	〃 〃 〃	۷۱۹۲	〃 〃 〃	؟
۳۱	۱۹۲۲ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃	۸۰۰۰ تا ۹۰۰۰	〃 〃 〃	؟
۳۲	۱۹۲۳ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃	۱۲۰۰۰ سے زائد	حضرت شیخ یعقوب علی صاحب کے	۳۰۰۰
۳۳	۱۹۲۴ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	بیت النور قادیان سے ملحق میدان	۱۵۰۰۰ 〃 〃	گھر کے صحن میں	۳۰۰۰ سے زائد
۳۴	۱۹۲۵ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃 〃 〃 〃	۱۱۳۸۴ 〃 〃	〃 〃 〃 〃 〃	۳۰۰۰ از لنگر خانہ
۳۵	۱۹۲۶ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	بیت النور قادیان سے ملحق تعلیم الاسلام	۱۲۱۱۷ 〃 〃	قادیان کے مشرق جانب سڑک پر	۳۵۰۰ تقریباً
۳۶	۱۹۲۷ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	اسکول کے گراؤنڈ میں	۱۳۰۲۰ 〃 〃	اندرون قصبہ قادیان	۳۵۰۰ تک
۳۷	۱۹۲۸ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃 〃 〃	۳۰۰۰۰	〃 〃 〃	۵۰۰۰ تک
۳۸	۱۹۲۹ء	〃	۲۷، ۲۸، ۲۹	〃 〃 〃 〃 〃	۱۷۳۱۶	〃 〃 〃	۳۰۰۰ تک
۳۹	۱۹۳۰ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃 〃 〃	۱۷۳۱۶	〃 〃 〃	؟
۴۰	۱۹۳۱ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃 〃 〃	۱۸۷۷۶	〃 〃 〃	۷۰۰۰ قریباً
۴۱	۱۹۳۲ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃 〃 〃	۲۰۷۵۲	〃 〃 〃	؟
۴۲	۱۹۳۳ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃 〃 〃	۱۹۱۴۳	قادیان سے مشرق جانب ایک پختہ دار	۶۰۰۰ قریباً
۴۳	۱۹۳۴ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃 〃 〃	۲۵۰۰۰	مکان میں	؟
۴۴	۱۹۳۵ء	〃	۲۵، ۲۶، ۲۷	〃 〃 〃 〃 〃	۳۱۲۷۸ سے زائد	〃 〃 〃 〃 〃	؟
۴۵	۱۹۳۶ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃 〃 〃	۳۵۸۵۶	〃 〃 〃	؟
۴۶	۱۹۳۷ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃 〃 〃	۳۱۸۲۰	مردانہ جلسہ گاہ کے قریب	؟
۴۷	۱۹۳۸ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃 〃 〃	۳۲۴۷۹	〃 〃 〃	۶۰۰۰
۴۸	۱۹۳۹ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹	〃 〃 〃 〃 〃	۳۹۹۵۰	بیت النور قادیان کے شمالی میدان میں	۸۰۰۰
۴۹	۱۹۴۰ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃 〃	۳۴۰۰۰ سے زائد	〃 〃 〃 〃 〃	۹۰۰۰
۵۰	۱۹۴۱ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃 〃	۲۷۳۰۹ 〃	〃 〃 〃 〃 〃	؟
۵۱	۱۹۴۲ء	〃	۲۵، ۲۶، ۲۷	〃 〃 〃 〃	۲۳۷۶۰ 〃	〃 〃 〃 〃 〃	؟
۵۲	۱۹۴۳ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃 〃	۲۷۲۵۶ 〃	〃 〃 〃 〃 〃	۱۲۰۰
۵۳	۱۹۴۴ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃 〃	۲۲۶۰۰ 〃	〃 〃 〃 〃 〃	؟
۵۴	۱۹۴۵ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃 〃	۳۳۴۳۵ 〃	〃 〃 〃 〃 〃	۷۰۰۰ سے ۱۰۰۰۰
۵۵	۱۹۴۶ء	〃	۲۶، ۲۷، ۲۸	〃 〃 〃 〃	۳۳۷۸۶	〃 〃 〃 〃 〃	۸۰۰۰
۵۶	۱۹۴۷ء	〃	۲۷، ۲۸	لاہور میں جودھامل بلڈنگ رتن باغ	۱۵۰۰ سے زائد	مردانہ جلسہ گاہ کے قریب	
	۱۹۴۸ء	مارچ	۲۸	کے قریب	۴۲۵۰ 〃	〃 〃 〃 〃	〃
	۱۹۴۸ء	دسمبر	۲۵، ۲۶	لاہور	۱۷۰۰۰		
۵۷	۱۹۴۹ء	اپریل	۱۵، ۱۶، ۱۷	عقب بیت مبارک ربوہ	۱۶۰۰۰	ربوہ مردانہ جلسگاہ کے قریب	

۵۸	سنہ ۱۹۴۹ء	دسمبر	۲۶، ۲۷، ۲۸		۳۰,۰۰۰	ربوہ مردانہ جلسہ گاہ کے قریب	؟
۵۹	سنہ ۱۹۵۰ء	″	″ ″ ″	″	۲۵,۰۰۰	؟	۶۲۵۰
۶۰	سنہ ۱۹۵۱ء	″	″ ″ ″	″	۱۸,۴۴۶	؟	؟
۶۱	سنہ ۱۹۵۲ء	″	″ ″ ″	″	۳۹,۰۰۰	؟	۱۲,۶۰۰
۶۲	سنہ ۱۹۵۳ء	″	″ ″ ″	″	۳۱,۴۳۰	؟	۱۰,۳۴۴
۶۳	سنہ ۱۹۵۴ء	″	″ ″ ″	″	؟		۶۳۰۸
۶۴	سنہ ۱۹۵۵ء	″	″ ″ ″	نصرت گرلز ہائی سکول کی عمارت	۵۰,۰۰۰	لجنہ ہال کے احاطہ میں	؟
۶۵	سنہ ۱۹۵۶ء	″	″ ″ ″	کے احاطہ میں	۶۰,۰۰۰	″ ″ ″ ″	۱۳ تا ۱۴ ہزار
۶۶	سنہ ۱۹۵۷ء	″	″ ″ ″	″ ″ ″ ″	۷۰,۰۰۰	″ ″ ″ ″	؟
۶۷	سنہ ۱۹۵۸ء	″	″ ″ ″	″ ″ ″ ″	۱,۰۰,۰۰۰	″ ″ ″ ″	۲۵,۰۰۰
۶۸	سنہ ۱۹۵۹ء	جنوری	۲۲، ۲۳، ۲۴	″ ″ ″ ″	۷۰,۰۰۰	″ ″ ″ ″	؟
۶۹	سنہ ۱۹۶۰ء	″	۲۶، ۲۷، ۲۸	″ ″ ″ ″	۷۵,۰۰۰	″ ″ ″ ″	۱۵,۰۰۰
۷۰	سنہ ۱۹۶۱ء	″	″ ″ ″	″ ″ ″ ″	۸۵,۰۰۰	″ ″ ″ ″	؟
۷۱	سنہ ۱۹۶۲ء	″	″ ″ ″	″ ″ ″ ″	۹۰,۰۰۰	″ ″ ″ ″	؟
۷۲	سنہ ۱۹۶۳ء	″	″ ″ ″	″ ″ ″ ″	۱,۰۰,۰۰۰	″ ″ ″ ″	؟
۷۳	سنہ ۱۹۶۴ء	″	″ ″ ″	″ ″ ″ ″	۱,۰۰,۰۰۰ سے زائد	″ ″ ″ ″	؟
۷۴	سنہ ۱۹۶۵ء	″	۱۹، ۲۰، ۲۱	ملحق میدان بیت الاقصیٰ ربوہ	۸۰,۰۰۰	″ ″ ″ ″	؟
۷۵	سنہ ۱۹۶۶ء	جنوری سنہ ۱۹۶۷ء	۲۶، ۲۷، ۲۸	″ ″ ″ ″	۸۵,۰۰۰	″ ″ ″ ″	؟
۷۶	سنہ ۱۹۶۷ء	جنوری سنہ ۱۹۶۸ء	۱۱، ۱۲، ۱۳	″ ″ ″ ″	۱,۰۰,۰۰۰	″ ″ ″ ″	؟
۷۷	سنہ ۱۹۶۸ء	دسمبر	۲۶، ۲۷، ۲۸	″ ″ ″ ″	۱,۰۰,۰۰۰	″ ″ ″ ″	۲۴ تا ۲۶ ہزار
۷۸	سنہ ۱۹۶۹ء	″	″ ″ ″	″ ″ ″ ″	۱,۰۰,۰۰۰	″ ″ ″ ″	؟
۷۹	سنہ ۱۹۷۰ء	″	″ ″ ″	″ ″ ″ ″	۱,۰۰,۰۰۰	″ ″ ″ ″	؟
	سنہ ۱۹۷۱ء	پاک ۔ بھارت جنگ کی وجہ سے جلسہ ملتوی کر دیا گیا۔					✗
۸۰	سنہ ۱۹۷۲ء	دسمبر	۲۶، ۲۷، ۲۸	مردانہ جلسہ گاہ ملحق میدان بیت الاقصیٰ	۱,۲۵,۰۰۰	″ ″ ″ ″	۳۵,۰۰۰
۸۱	سنہ ۱۹۷۳ء	″	″ ″ ″	″ ″	۱,۲۵,۰۰۰	″ ″ ″ ″	؟
۸۲	سنہ ۱۹۷۴ء	″	″ ″ ″	″ ″	۱,۲۵,۰۰۰	″ ″ ″ ″	؟
۸۳	سنہ ۱۹۷۵ء	″	″ ″ ″	″ ″	″ ″ ″	″ ″ ″ ″	؟
۸۴	سنہ ۱۹۷۶ء	″	۱۰، ۱۱، ۱۲	″ ″	″ ″ ″	حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب	۵۲,۵۵۷
۸۵	سنہ ۱۹۷۷ء	″	۲۶، ۲۷، ۲۸	″ ″	۱,۵۰,۰۰۰	کے مکان سے ملحق گراؤنڈ میں	؟
۸۶	سنہ ۱۹۷۸ء	″	″ ″ ″	″ ″	۱,۱۰,۰۰۰	خلافت لائبریری کے عقب میں	۶۰,۰۰۰
۸۷	سنہ ۱۹۷۹ء	″	″ ″ ″	″ ″	۱,۷۰,۰۰۰	″ ″ ″ ″	۶۵,۶۶۰
۸۸	سنہ ۱۹۸۰ء	″	″ ″ ″	″ ″	[illegible]۵,۰۰۰	″ ″ ″ ″	۴۵,۰۰۰
۸۹	سنہ ۱۹۸۱ء	″	″ ″ ″	″ ″	۲,۲۰,۰۰۰	″ ″ ″ ″	۶۹,۷۰۰
۹۰	سنہ ۱۹۸۲ء	″	″ ″ ″	″ ″	۲,۳۰,۰۰۰	″ ″ ″ ″	۷۱,۶۰۰
۹۱	سنہ ۱۹۸۳ء	″	″ ″	″ ″	۲,۷۵,۰۰۰	″ ″ ″ ″	۸۰,۷۳۱

سنہ ۱۹۸۴ء سے تا حال حکومت کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے جلسے منعقد نہ ہو سکے۔

قیام گاہیں

مردانہ قیام گاہیں

قادیان

دار المسیح
مدرسہ احمدیہ
مہمان خانہ
تعلیم الاسلام سکول
دیگر عمارات سلسلہ

ربوہ

دفاتر صدر انجمن احمدیہ
تعلیم الاسلام ہائی سکول
تعلیم الاسلام کالج
دار الضیافت
جامعہ احمدیہ و ہاسٹل
ایوان محمود
دفاتر انصار اللہ
مدرسۃ الحفظ
مختلف گیسٹ ہاؤسز
لنگر خانہ سے ملحق ۶ بڑے کمرے
مدرسۃ الحفظ میں نیا کیمپنگ گراؤنڈ
سلسلہ کی کئی عمارتیں
اہلیانِ ربوہ کے مکانات
خیمہ جات بالمقابل دار الضیافت (پرائیویٹ قیامگاہ)
خیمہ جات بالمقابل دفاتر صدر انجمن احمدیہ (پرائیویٹ قیام گاہ)
خیمہ جات بالمقابل احاطہ جامعہ احمدیہ (پرائیویٹ قیام گاہ)
خیمہ جات دار الرحمت وسطی (پرائیویٹ قیام گاہ)
مہمان خانہ کراچی
دفاتر وقف جدید
مردانہ مہمان خانہ احاطہ بیت الاقصیٰ ، جدید پریس
مردانہ مہمان خانہ دار النصر، بیت النصرت

زنانہ قیام گاہیں

قادیان

دار المسیح
دار حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل
مکان مرزا گل محمد صاحب
مکان مستری عبد الرحمان صاحب
دار البرکات میں قیام گاہیں بنائی گئیں

ربوہ

نصرت گرلز ہائی سکول
دار الانوار میں خیمہ جات
اسٹیشن کے قریب بیرکیں
دفتر لجنہ ملحقہ برآمدے ہال
جامعہ نصرت عمارت و ہاسٹل
احاطہ لجنہ ہال میں بیرکیں اور چھولداریاں
دار الضیافت کے عقبی حصّہ میں مخصوص حصّہ
گیسٹ ہاؤس برائے غیر ملکی خواتین
مستقل مہمان خانہ مستورات
اہلیان ربوہ کے مکانات

انتظامات جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے انتظامات سے متعلق ہر قسم کے کام کی نگرانی حضرت خلیفۃ المسیح خود فرماتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کا انتظام دو حصوں پر منقسم ہے۔ جن کے لیے دو افسران کا تقرر ہوتا ہے۔ ۱۔ افسر جلسہ گاہ۔ ۲۔ افسر جلسہ سالانہ۔

افسر جلسہ گاہ جلسہ کی اصل کارروائی تقاریر کا انتظام اور جلسہ گاہ کے جملہ انتظامات۔ نظارت دعوت و تبلیغ یا اصلاح وارشاد کے ذمہ ہوتے ہیں اور ان تمام انتظامات کے انچارج افسر جلسہ گاہ کہلاتے ہیں۔ افسر جلسہ گاہ کے ماتحت جلسہ گاہ کے انتظامات مختلف شعبوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں اور ہر شعبہ کا ایک علیحدہ منتظم نائب اور معاونین ہوتے ہیں۔

جلسہ گاہ کے مختلف شعبوں میں سٹیج، حلقہ خاص، تقسیم ٹکٹ سٹیج و حلقہ خاص، اندرون جلسہ گاہ، بیرون جلسہ گاہ، پہرہ، شعبہ صفائی، شعبہ آب رسانی، شعبہ خدمت خلق، شعبہ طبی امداد، شعبہ تعداد شماری، دفتر معلومات اور ترجمان برائے غیر ملکی مہمانان، وغیرہ کے شعبے شامل ہیں۔

افسر جلسہ سالانہ جلسہ کے دیگر انتظامات کے ذمہ دار افسر جلسہ سالانہ کہلاتے ہیں۔ جلسہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کے استقبال، قیام و طعام اور جملہ دیگر ضروریات کو پورا کرنے کی ذمہ داری افسر جلسہ سالانہ کے فرائض میں شامل ہے۔

افسر جلسہ سالانہ کے ماتحت جلسہ کا کام مختلف شعبوں میں منقسم ہے اور ان شعبہ جات کے ناظمین اور منتظمین افسر جلسہ سالانہ کی ہدایت کے مطابق تمام کام سرانجام دیتے ہیں۔

افسر جلسہ سالانہ کے تحت کام کرنے والی مختلف نظامتیں درج ذیل ہیں۔

شعبہ جات معلومات و فوری امداد:۔

نظامت سپلائی:۔ اس شعبہ کے فرائض میں تمام اجناس اور جلسہ سالانہ کی ضروریات کے سلسلہ میں مہیا کی جانے والی تمام دیگر اشیا کی سپلائی کی فراہمی شامل ہے۔

نظامت اسٹور:۔ اس نظامت کے ذمہ تمام لنگروں میں اجناس وغیرہ کی تقسیم اور حسب ضرورت و ہدایت تمام اشیا کا پہنچانا ہوتا ہے۔

نظامت طبی امداد:۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ہر قسم کی طبی امداد کا مہیا کرنا اس شعبہ کے ذمہ ہے۔

نظامت معائنہ یا انسپکشن:۔ اس شعبہ کے ذمہ جلسہ سالانہ کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ کرنا اور انتظامات میں کسی نقص یا کمی کی صورت میں افسر جلسہ سالانہ کو اس سے مطلع کرنا۔

نظامت مکانات:۔ اس شعبہ کے ذمہ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانان کی رہائش کا انتظام ہے۔

نظامت معلومات:۔ اس شعبہ کے فرائض میں جلسہ سالانہ کے موقع پر تشریف لانے والے احباب کو جلسہ کے متعلق ہر قسم کی معلومات مہیا کرنا۔ گم شدہ اشیا کی بازیابی اور ان کا اصل مالکوں تک پہنچانا اور ہر قسم کی فوری امداد شامل ہے۔

نظامت استقبال و وداع:۔ اس نظامت کے کارکنان کے فرائض میں جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کا خیر مقدم کرنا اور جلسہ کے اختتام پر انہیں الوداع کہنا۔

نظامت خدمت ریلوے اسٹیشن:۔

نظامت خدمت اڈہ لاریاں:۔

نظامت صفائی:۔ تمام قیام گاہوں کے لیے بیوت الخلا کی تعمیر اور ان کی بروقت صفائی اسی طرح شہر کی عمومی صفائی کا انتظام بھی اسی شعبہ کے ماتحت ہوتا ہے۔

نظامت آب رسانی:۔ جملہ قیام گاہوں اور لنگر خانوں میں پانی کی فراہمی کا انتظام اس شعبہ کے سپرد ہوتا ہے۔

نظامت روشنی:۔ تمام قیام گاہوں، راستوں اور لنگر خانوں میں روشنی کا انتظام اس کے ذمہ ہوتا ہے۔

نظامت پرچی خوراک:۔ اس نظامت کے تحت مہمانوں کو کھانا کھانے کی مطلوبہ تعداد کے مطابق پرچی خوراک جاری کی جاتی ہے۔

نظامت مہمان نوازی:۔ اس نظامت کے فرائض میں اپنے حلقہ کے مہمانوں کے قیام، طعام اور دیگر جملہ ضروریات کا انتظام اور ان کی سہولت اور آرام کے سامان فراہم کرنا شامل ہیں۔

نظامت تعمیرات:۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات سے متعلق ہر قسم کی تعمیر کا کام اس شعبہ کے ذمہ ہے۔

[illegible]

نظامت حاضری و نگرانی معاونین، نظامت سپلائی، نظامت پختہ سامان و ظروف گلی، نظامت سوئی گیس، نظامت محنت، نظامت گوشت، نظامت خدمت خلق۔

ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر اوسطاً ۶۰۰۰ رضا کار بحسن و خوبی سارے مفوضہ فرائض سرانجام دیتے ہیں ان کے علاوہ کچھ ریزرو میں بھی رکھے جاتے ہیں۔ بعض مہمان از خود خدمت کیلئے پیش ہو جاتے ہیں ہر سال ڈیوٹی شیٹ طبع کروائی جاتی ہے۔ جلسہ سالانہ سے قبل افسر جلسہ سالانہ سارے انتظامات کا جائزہ لیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح بنفس نفیس معائنہ فرماتے ہیں۔ جلسہ سے قبل ہدایات اور جلسہ کے بعد حوصلہ افزائی اور دعاؤں سے کارکنوں کا دل بڑھاتے ہیں۔ خدمت خلق کا اس سے وسیع اور شاندار مظاہرہ روئے زمین پر کہیں موجود نہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

لوائے احمدیت اور جلسہ سالانہ

لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود　　ندائے فتح نمایاں بنام ما شد

(حضرت مسیح موعود)

جھنڈا کسی بھی قوم کی سربلندی، عظمت اور وقار کے اظہار کی علامت ہوتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر جلسہ کے افتتاح سے قبل لوائے احمدیت (جماعتِ احمدیہ کا جھنڈا) کا لہرایا جانا ایک اہم تقریب ہوتی ہے۔ اس روایت کا آغاز تاریخ احمدیت میں اہم سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ذیل کی سطور میں پہلے لوائے احمدیت کی تیاری کے مراحل اور اس کے لہرائے جانے کی تقریب کی روداد بیان کی جارہی ہے۔ جسے بشیر الدین صاحب عباسی نے ترتیب دیا ہے۔

۱۹۳۹ء میں جماعت احمدیہ نے اپنے دائمی مرکز قادیان دارالامان میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کے پچاس سال پورے ہونے، سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہٗ کی عمر کے پچاس سال تکمیل پانے اور حضور ہی کے عہدِ خلافت کے پچیس سال پورے ہو جانے کی خوشیاں جوبلی کی شکل میں منانے کا پروگرام مرتب کیا گیا اور اس طرح تین جوبلیاں شان و شوکت سے منائی گئیں۔

جوبلی کے پروگرام کی تشکیل و تکمیل کے لئے ایک سب کمیٹی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل کی صدارت میں بنائی گئی ممبران میں حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے، حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح الثالث) اور حضرت مولوی عبدالمغنی شامل تھے اور کمیٹی کے سیکرٹری حضرت مولانا عبدالرحیم درد تھے۔ کمیٹی نے ۲۵ تجاویز پر مشتمل چارٹ تیار کر کے مجلس مشاورت ۱۹۳۹ء میں نظارت علیا کی سب کمیٹی کو پیش کیا۔ ان تجاویز میں "لوائے احمدیت" کی تجویز بھی شامل تھی کہ جماعت احمدیہ کا کوئی مناسب جھنڈا مقرر کیا جائے جسے باقاعدہ طور پر جلسہ جوبلی کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے نصب کرانے کی درخواست کی جائے۔

لوائے احمدیت سے متعلق تجویز کی منظوری: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خلافت جوبلی سے متعلق سب کمیٹی کی ہر ضروری تجویز پر خدام سے مشورہ کر کے فیصلے فرمائے۔ چنانچہ احمدیت کے جھنڈے کی نسبت فرمایا:۔

"یہ تو ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا قائم رکھا جاتا تھا۔ بعض لوگ تو کہتے ہیں کہ اب تک ترکوں کے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا موجود ہے۔ اس لئے اس زمانہ میں بھی جو ابھی احمدیت کا ابتدائی زمانہ ہے۔ ایسے جھنڈے کا بنایا جانا اور قومی نشان قرار دینا جماعت کے اندر خاص قومی جوش پیدا کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے (رفقاء..... ناقل) سے پیسہ پیسہ یا دھیلہ دھیلہ کر کے مخصوص (رفقاء..... ناقل) سے ایک مختصر سی رقم لے کر اُس سے رُوئی خریدی جائے اور (رفیقات .... ناقل) (حضرت اقدس) کو دیا جائے کہ وہ اس کو کاتیں اور اس سُوت سے (رفیق .... ناقل) درزی کپڑا تیار کریں۔ اسی طرح (رفقاء.... ناقل) ہی اچھی سی لکڑی تراش کر لائیں۔ پھر اس کو باندھنے کے بعد جماعت کے نمائندوں کے سپرد کر دیا جائے کہ یہ ہمارا پہلا قومی جھنڈا ہے۔ پھر آئندہ اس کی نقل کروائی جائے۔ اس طرح جماعت کی روایات اس سے اس طرح وابستہ ہو جائیں گی۔ کہ آئندہ آنے والے لوگ اس کیلئے ہر قربانی کے لئے تیار ہوں گے (تاریخ احمدیت جلد ہشتم ص۵۸۱)

لوائے احمدیت کی تیاری کا کام: کمیٹی کے سامنے جو کام درپیش تھے۔ ان میں سب سے اہم "لوائے احمدیت" کا تیار کرنا تھا۔ جس کے مندرجہ ذیل پہلو قابلِ غور تھے۔

۱:۔ جھنڈے کے ڈیزائن یعنی شکل کا فیصلہ۔

۲:۔ حضرت مسیح موعود کے (رفقاء اور رفیقات .... ناقل) سے جھنڈے کے اخراجات کے لئے چندہ وصول کرنا۔

۳:۔ ان سے کپڑا تیار کرانا۔

۴:۔ جھنڈے کی لمبائی چوڑائی کا فیصلہ کر کے اس کو بنوانا۔

۵:۔ پول تیار کرنا۔

۶:۔ جھنڈے کا نصب کرنا۔

۷:۔ اس کو لہرانا۔

جھنڈے کے بارے میں مندرجہ بالا امور اپنی نوعیت کے لحاظ سے کافی دقت طلب تھے اور یہ کام کمیٹی کے لئے بالکل نئی قسم کا تھا۔ اس لئے ہر مرحلہ پر اور آخر وقت تک کمیٹی کو مختلف قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہٗ نے اس کے لئے ایک کمیٹی مقرر فرما دی تھی جس کے ممبران حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے، حضرت میر محمد اسحٰق اور حضرت حافظ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح الثالث) تھے۔ اس کمیٹی نے نومبر میں اپنی رپورٹ تیار کر کے بھیجی جو حضور کی خدمت مبارک میں پیش کی گئی اور بالآخر حضور نے جھنڈے کی ایک معین شکل منظور فرمائی۔

احمدیت کے جھنڈے کی اہمیت: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ "اگر اب ہم لوگ کوئی جھنڈا معین نہ کریں گے تو بعد میں آنے والے ناراض ہوں گے اور کہیں گے کہ اگر

حضرت مسیح موعود کے رفقاء ...(ناقل) ہی جھنڈا بنا جاتے تو کیا اچھا ہوتا۔ میں نے حضرت مسیح موعود کے منہ سے ایک مجلس میں یہ سُنا ہے کہ ہمارا ایک جھنڈا ہونا چاہیئے۔ جھنڈا لوگوں کے جمع ہونے کی ظاہری علامت ہے اور اس سے نوجوانوں کے دلوں میں ایک ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ

؎ لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود

یعنی میرے جھنڈے کی پناہ ہر سعید کو حاصل ہو گی۔ اور اس لحاظ سے بھی ضروری ہے کہ ہم اپنا جھنڈا نصب کریں تا سعید روحیں اس کے نیچے آکر پناہ لیں۔ یہ ظاہری نشانی بھی بہت اہم چیزیں ہوتی ہیں۔

لوائے احمدیت کی تیاری میں حضرت مسیح موعود کے رفقاء اور رفیقات ...(ناقل) کی مالی قربانی حضور اقدس کے فیصلہ مشاورت کی تعمیل میں کمیٹی نے رفقائے کرام (حضرت مسیح موعود) سے چندہ کی اپیل کی اور اس فنڈ میں دفتر محاسب (قادیان) کے پاس تیئس روپے آٹھ آنے تین پیسے جمع ہوئے۔ لیکن یہ محسوس کیا گیا کہ اخراجات اس سے بہت زیادہ ہوں گے۔ اس لئے مزید روپے کے لئے دوبارہ اپیل شائع کی گئی، اور ایک خاص محصل کے ذریعے کوشش کی اور قادیان اور اس کے اردگرد کے علاقہ میں ان دنوں جو رفقائے ...(ناقل) حضور اقدس موجود تھے اُن سے خاص طور پر چار آنے تک کی رقم فراہم کی گئی اور بعض نے اس سے بھی زیادہ رقم عطا فرمائی اس طرح ایک سو تیس[۱۲] کے قریب روپیہ جمع ہو گیا

لوائے احمدیت کیلئے رفقائے کرام کے ہاتھوں کاشت کردہ رُوئی رُوئی کی خرید کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یہ خواہش تھی کہ اگر ایسی کپاس مل جائے جسے حضرت مسیح موعود کے رفقاء ...ناقل) نے کاشت کیا ہو تو بہت اچھا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے حضور کی اس مبارک خواہش کو پورا فرمایا اور وہ اس طرح کہ حضرت میاں فقیر محمد امیر جماعت احمدیہ ونجواں ضلع گورداسپور جو حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے قادیان تشریف لائے اور کچھ سُوت حضرت اماں جان کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کیا کہ میں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے ہاتھ سے بیج بویا اور پانی دیتا رہا۔ اور پھر چنا اور رفقائے ...(ناقل) حضرت مسیح موعود سے دُھنوایا اور اپنے گھر میں اس کو کتوایا۔ یہ سُوت پہنچنے پر حضرت مولانا عبدالرحیم درد سیکرٹری خلافت کمیٹی نے امیر جماعت احمدیہ ونجواں کو پیغام بھیجا کہ ان کے پاس اگر ان کی کاشت کی ہوئی رُوئی میں سے کچھ اور ہو تو وہ بھی بھجوا دیں۔ جس پر حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی کے ذریعے مزید آٹھ دس سیر رُوئی قادیان پہنچ گئی، جو محترم مولانا درد نے حضرت سیدہ اُم طاہر جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں اس درخواست کے ساتھ بھیج دی کہ وہ رفیقات ...(ناقل) (حضرت اقدس) کے ذریعہ حضرت اقدس کے ارشاد کے ماتحت اس رُوئی کا سوت تیار کروا لیں۔ چنانچہ انہوں نے نہایت مستعدی کے ساتھ دار المسیح موعود میں رفیقات ...ناقل) سے سوت کتوایا۔ جس سے رفیق ...ناقل) بافندگان کے ذریعے قادیان اور تونڈی میں کپڑا بنوایا گیا۔ ان رفقاء ...ناقل) میں سے ایک بزرگ حضرت میاں خیر الدین دری باف بھی تھے۔ (تاریخ احمدیت جلد ہشتم صہ ۵۸۵)

جھنڈے کا پول :۔ اس معاملہ میں ممبران کمیٹی کو بہت غور و خوض کرنا پڑا۔ اور یہی فیصلہ کرنا پڑا کہ پائپ کرانے پر لکیر کام چلایا جائے کیونکہ لکڑی ۶۲ فٹ لمبی، خوبصورت اور سیدھی ملنی مشکل تھی اور اس کے کھڑے کرنے کا سوال بہت ٹیڑھا تھا۔ چونکہ وقت بہت تھوڑا تھا لیکن حضرت بابو اکبر علی کی کوشش سے یہ کام خیر و خوبی انجام پا گیا۔

جھنڈے کی بناوٹ وغیرہ :۔ جھنڈا سیاہ رنگ کے کپڑے کا تھا جس کے درمیان منارۃ المسیح ایک طرف بدر اور دوسری طرف ہلال کی شکل سفید رنگ میں بنائی گئی تھی۔ کپڑے کا طول اٹھارہ فٹ اور نو فٹ تھا اور اسے بلند کرنے کیلئے جلسہ کے اسٹیج کے شمال مشرقی کونہ کے ساتھ ساٹھ فٹ بلند آہنی پول پانچ فٹ چبوترہ بنا کر نصب کیا گیا تھا۔

لوائے احمدیت لہرائے جانے سے پہلے جماعت وار اپنے اپنے جھنڈوں کے ساتھ جلسہ گاہ میں داخل ہونے کا نظارہ

۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء کی صبح سے خلافت جوبلی کی مبارک تقریب کا پروگرام شروع ہوا۔ تمام جماعتیں ساڑھے نو بجے اپنی اپنی فرودگاہ سے جلسہ گاہ کی طرف آنے لگیں۔ ہر جماعت کے ساتھ اس کا جھنڈا تھا جسے دو آدمی اٹھائے ہوئے تھے اور جس پر اس جماعت کا نام اور بعض دعائیہ فقرات لکھے تھے۔ اس طرح مختلف علاقوں اور مختلف ممالک کی جماعتیں دُرِّثمین کے اشعار پڑھتی، اور خدا تعالیٰ کے حمد کے گیت گاتی ہوئیں جلسہ گاہ میں پہنچیں۔

تمام جھنڈے جلسہ گاہ کی گیلریوں کے اُوپر کے حصہ میں کھڑے کر دیئے گئے، ایسے جھنڈوں کی تعداد ڈیڑھ سو کے قریب تھی۔ (تاریخ احمدیت جلد چہارم صہ ۵۸۶)

جلسہ گاہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ کی تشریف آوری :۔ دس بج کر پچاس منٹ پر حضور اقدس اسٹیج پر تشریف لائے۔ اس وقت اسٹیج کا سائبان اتار دیا گیا تا کہ تمام مجمع آسانی سے اس پُر وقار موقعہ کا نظارہ کر سکے۔

لوائے احمدیت بلند کیا گیا :۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ اسٹیج پر سے اُتر کر ۱۱ بجکر ۵ منٹ میں چبوترہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمام احباب رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؕ کی دُعا پڑھتے رہیں۔

یہ دُعا پڑھتے ہوئے اور اس نظارہ سے متاثر ہو کر بیشتوں کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور تمام مجمع پر رقت طاری ہو گئی۔ حضور اقدس یہی دعا رقت انگیز آواز میں با آواز بلند پڑھ رہے تھے۔ لپٹے ہوئے پھریرے کے کھلنے کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ کی کبریائی کے نعروں کے درمیان جھنڈے کی رسی کو کھینچا اور جھنڈا اوپر کو بلند ہونا شروع ہوا اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی کے نعروں کے دوران میں پوری طرح بلندی پر پہنچ گیا۔

قدرتِ الٰہی کا ایک عجیب کرشمہ :۔ جھنڈے کے بلند ہوتے وقت ہوا بالکل ساکت تھی اور جھنڈا اُوپر تک اس طرح لپٹا ہوا گیا کہ اس کے نقوش نظر نہ آ سکتے تھے لیکن اس کے اوپر پہنچتے ہی ہوا کا ایک ایسا جھونکا آیا کہ پورا جھنڈا کھل کر لہرانے لگا اور تھوڑی دیر کے بعد جب تمام مجمع نے اچھی طرح دیکھ لیا تو ہوا پھر تھم گئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے لوائے احمدیت اپنے دست مبارک سے ۱۱ بجکر دس منٹ پر رسی سے باندھا۔ ۱۱ بجکر گیارہ منٹ پر بلند کرنا شروع کیا اور حضور کے ہاتھوں کی تین مرتبہ کی جنبش سے ۱۱ بجکر بارہ منٹ پر جھنڈا پول کی اونچائی تک پہنچا۔ ۱۱ بجکر ۱۳ منٹ پر حضور نے جھنڈے

بقیہ صفحہ نمبر ۱۹۶

کی رسی کو ستون سے باندھنا شروع کیا اور ۲ بجکر ۱۵ منٹ پر باندھنا ختم کیا۔

لوائے احمدیت بلند کرنے کے بعد جماعت سے اقرار:۔ لوائے احمدیت بلند کرنے کے بعد حضور اقدس اسٹیج پر تشریف لے گئے اور پھر جماعت سے یہ اقرار لیا۔

"میں اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اور احمدیت کے قیام اس کی مضبوطی اور اس کی اشاعت کے لئے آخر دم تک کوشش کرتا ہوں گا اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس امر کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کروں گا۔ کہ احمدیت یعنی حقیقی (دین حق۔ ناقل) دوسرے سب دینوں اور سلسلوں پر غالب رہے اور اس کا جھنڈا کبھی سرنگوں نہ ہو۔ بلکہ دوسرے سب جھنڈوں سے اونچا اُڑتا رہے۔"

اَللّٰھُمَّ آمین۔ اَللّٰھُمَّ آمین۔ اَللّٰھُمَّ آمین

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

احمدیہ جھنڈے کی حفاظت کا انتظام

جھنڈے کی حفاظت کے لئے حضور نے فرمایا :۔ اس وقت سے اس جھنڈے کی حفاظت کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ بارہ آدمیوں کا پہرہ مقرر کرے اور کل نماز جمعہ کے بعد اسے دو ناظروں کے سپرد کردے۔ جو اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہوں گے۔ وہ نہایت مضبوط تالہ میں رکھیں جس کی دو چابیاں ہوں اور وہ دونوں ملکر اسے کھول سکیں

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو پرچم احمدیت کو بلند سے بلند تر اور بلند تر سے بلند ترین رکھنے کی توفیق اور سعادت عطا فرماتا رہے۔ آمین

ذکر سالانہ جلسوں میں پڑھی جانے والی نظموں کا

ثاقب زیروی ۔ لاہور

احمدیت کے اسٹیج سے میرے نظم پڑھنے کے سلسلہ کا آغاز ۱۹۳۹ء میں خُدّام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے دوران میں بیت الاقصیٰ (قادیان) کے صحن میں منعقد ہونے والے اُس خصوصی اجلاس سے ہوا۔ جس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خطاب فرمایا۔ حضُور کے خطاب سے قبل مجھے اپنی نظم پڑھنے کی اجازت مرکزی قائد خُدّام الاحمدیہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد نے ہزار ہچکچاہٹوں کے بعد عطا کی تھی۔ اُن کا کہنا تھا کہ حضور کی موجودگی میں معمولاً حضور ہی کا کلام پڑھا جاتا ہے اور اکثر وہ صاحب پڑھتے ہیں جنہیں حضور خود اجازت مرحمت فرمائیں جو صحیح التلفظ ہوں اور جن کا طرزِ ادائیگی پسندیدہ ہو۔ میرے عاجزانہ اصرار بسیار پر نظم دیکھ لینے کے بعد موصوف مجھے "مشروط" اجازت دینے پر آمادہ ہوئے شرط یہ ٹھہری کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نظم پڑھتے وقت اسٹیج کے سامنے بیت الاقصیٰ کی سیڑھیوں کی ایک بُرجی پر کھڑے ہوں گے مَیں اُن کی طرف بھی دیکھتا رہوں۔ اگر وہ ہاتھ ہلا کر بیٹھ جانے کا اشارہ کریں تو میں نظم پڑھنا بند کر دُوں۔ اَلحَمدُ لِلّٰہ کہ ایسا کوئی سانحہ پیش نہ آیا بلکہ جب حضُور نے مجھ سے نظم کا یہ دُوسرا شعر بفرمائش کریمانہ مکرر پڑھوایا کہ ؎

زخمۂ نُور سے یُوں چھیڑ رُبابِ ہستی
قلبِ بیتاب کا ہر ذرّہ دُعا دے ساقی

تو حضرت صاحبزادہ صاحب وہاں سے غائب ہو گئے اور میں زیادہ اطمینان سے پڑھنے لگا۔ اس کے بعد حضور نے مزید تین چار شعر مکرر پڑھوائے

تمام راستے صاف ہو گئے

جس کے بعد بفضلہٖ تعالیٰ آئندہ کے لئے تمام راستے صاف ہو گئے اور میں اُسی سال جب جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے قادیان آیا تو جماعت احمدیہ زیرہ (ضلع فیروزپور) کی ملاقات کے دوران میں اس ناچیز کو شرفِ مصافحہ سے نوازتے وقت حضُور نے فرمایا:

"کیا آپ پرسوں میری تقریر سے قبل میری نظم پڑھ دیں گے۔"

اللہ اللہ یہ کرم بے حساب کہ کنواں پیاسے سے دریافت کرے۔ کیا تُم میرے پانی سے اپنے کام و دہن کو سیراب کرنا پسند کرو گے؟ جواب میں حضُور "ضرور"..... کے الفاظ کے ساتھ ہی میری آنکھوں سے مسرت کے دو آنسو بھی چھلک پڑے۔ حُکم ہوا۔

"کل صبح آٹھ بجے آ کر نظم لے جانا۔" میری وہ رات کیونکر گزری ہو گی اور میں نے اپنی خوش بختی پر کیا کیا ناز کئے ہوں گے اس کا اندازہ اور احساس میرے سِوا اور کون کر سکتا ہے! . . . بہرحال اگلی صبح وقتِ معینّہ پر حاضر ہُوا۔ حضور نے پیڈ کے ایک ورق پر جس کا ایک کونہ پھٹا ہُوا اور غائب تھا۔ لکھے ہوئے چند اشعار میرے ہاتھ میں دینے کے بعد فرمایا۔

"ذرا ٹھہرو!" مَیں مریم سے کہتا ہوں کہ انہیں صاف کر کے لکھ دیں۔ مَیں نے عرض کیا۔ حضُور میں پڑھ لُوں گا۔

حضُور نے مُسکراتے ہوئے فرمایا۔ "مجھ سے تو کبھی کبھی اپنا لکھا خود نہیں پڑھا جاتا تُم کیسے پڑھ لو گے"

ادھر مجھے یہ زعم کہ میں تو سیشن کورٹ کی ملازمت میں پولیس اہلکاروں کی کھدّری کاغذوں پر پنسل سے لکھی ہوئی ضِمنیاں پڑھ لیتا رہا ہُوں۔ میں نے پھر وُہی گزارش دُہرا دی تو فرمایا۔

"اچھا کوشش کر دیکھو۔ اگر سارے اشعار ٹھیک پڑھ لئے تو انعام ملے گا۔"

مَیں نے جب اشعار پر دو دفعہ نظر دوڑالی تو اجازت ملنے پر تمام اشعار تحت اللفظ پڑھ کر سُنا دیئے۔ حضور خوش ہوئے۔ فرمایا۔ "ٹھہرو میں تمہارا انعام لاتا ہوں۔" اور چند منٹوں کے بعد حضُور ایک پلیٹ پر شیشے کا ایک دُودھ بھرا گلاس لے کر نمُودار ہوئے۔ گلاس جالی دار نیپکن سے ڈھکا ہُوا تھا۔ فرمایا "لو اسے پی لو" اللہ رے خوش بختی۔ میں نے فوراً جالی ہٹائی اور پینا شروع کر دیا۔ دُودھ گرم تھا۔ حضُور نے میرا شوق اور میری بے تابی بھانپتے ہوئے متبسّم لہجے میں فرمایا۔

"دیکھو اس میں سے مَیں ہرگز نہیں پیوُں گا۔ یہ سارا تمہارے ہی لئے ہے۔ آہستہ آہستہ پیُو۔ دُودھ گرم ہے۔ اگر گلا خراب ہو گیا تو کل میری نظم خراب پڑھو گے۔"

اس نظم کا مطلع تھا۔

معصیت و گناہ سے دِل مرا داغدار تھا
پھر بھی کسی کے وصل کے شوق میں بیقرار تھا

اخلاقِ عالیہ کی ایک جھلک

اور پھر یہ اعزاز، یہ شفقت، یہ کرم یہ سعادت مجھ کندۂ ناتراش کے لئے گویا وقف و مختص ہو گئی۔ اور وہ بھی اس اخلاقِ عالیہ کے ساتھ کہ ہر سال دسمبر کے آغاز میں مجھے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے ایک "رجسٹرڈ" لفافہ ملتا کہ حضور فرماتے ہیں:۔

"کیا آپ امسال ۲۷ یا ۲۸ دسمبر کو یا ۲۷ اور ۲۸ دسمبر دونوں دن میری نظم یا نظمیں پڑھ دیں گے ؟"

ہر حساس قاری بخوبی اندازہ کر سکتا ہے کہ غلام کا کیا جواب ہوتا ہوگا۔ پھر کرم نامہ آتا کہ ۲۶ دسمبر کو فلاں وقت آکر نظم لے جائیں

میرا معمول تھا کہ میں نظم شروع کرنے سے قبل تعارفاً کبھی "کلامِ محمود بزبانِ ثاقب" کبھی "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ترین منظوم ارشادات" اور کبھی "کلام الامام امام الکلام" کے الفاظ کہتا جنہیں سنتے ہی سامعین ہمہ تن گوش ہو جاتے اور مقطع تک ہمہ تن گوش ہی رہتے۔ عام طور پر حضور ۲۷ اور ۲۸ دسمبر کے لئے دو نظمیں کہہ لیا کرتے تھے لیکن جس سال صرف ایک نظم کہنے کی فرصت ملتی تو مجھے اپنی سلسلہ سے متعلق کوئی نظم یا نعتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کے لئے ارشاد فرما دیا جاتا۔

قیامِ پاکستان کے بعد بھی

یہ سلسلہ قیامِ پاکستان کے بعد دارالہجرۃ ربوہ میں بھی حضور کی آخری علالت تک اسی اہتمام سے جاری رہا۔ یہاں تک کہ علالت کے باعث ایک جلسہ سالانہ پر حضور ۲۷ دسمبر کو خطاب کے لئے تشریف نہ لا سکے اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے اپنی جلال انگیز آواز میں لکھی ہوئی تقریر پڑھنے سے قبل مجھے نظم پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ میں نے تعمیلِ ارشاد میں حضور کی صحت کے لئے ایک دعائیہ نظم پڑھی جسے عشاقِ احمدیت نے بہتے ہوئے آنسوؤں سے سنا۔ لیکن مجھے خبر نہ تھی کہ ابھی ایک اور امتحان سے بھی گزرنا باقی ہے۔ ۲۸ دسمبر کو حضور پالکی میں بیٹھ کر جلسہ میں تشریف لے آئے اور تلاوت کے بعد اپنے مختصر ترین خطاب سے قبل فرمایا۔

"ثاقب کو بلاؤ اور کہو کہ وہ اپنی کل والی نظم پڑھے۔"

حضور کی موجودگی میں حضور کی فرمودہ یا اپنی کوئی نظم پڑھتے وقت تو ویسے ہی حجابِ احترام، خوف اور فخر و انبساط کی ملی جلی کیفیت قلب و ذہن پر مستولی رہتی تھی۔ مگر آج تو صورتِ حال کاملاً مختلف تھی۔ آج مجھے اپنے اُن اشعار کو اُسی مرکزِ حُسن و خوبی کے سامنے پڑھنے کے مرحلہ سے گزرنا تھا جس کی صحت و نقاہت سے متعلق وہ کہے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل کہ یہ مرحلہ جوں توں گزر گیا۔ میں نے وہ اشعار پڑھے اور سننے والوں نے انہیں چیخوں اور کراہوں کے ساتھ سنا۔ اس دعائیہ نظم کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

چشمِ میگوں میں یہ دلدوز سی حسرت کیا ہے
رُوئے روشن پہ پریشان سی نکہت کیا ہے
تجھ کو دیکھا تو مجھے دل کو قرار آ ہی گیا
تیری بیمار نگاہوں میں بھی برکت کیا ہے
جس نے ہر سانس لیا دینِ محمدؐ کے لئے
اس کی ہستی کے سوا میری ضرورت کیا ہے
شمع افسردہ ہو پروانوں کی حالت معلوم
جانے اس کرب میں مالک کی مشیت کیا ہے
ساری دُنیا کے مریضوں کو شفا دے یا رب
آج معلوم ہُوا ہے کہ علالت کیا ہے

لیکن الٰہی تقدیریں تو وارد ہو کر رہتی ہیں۔ مسیح موعود کا گرامی وارجمند فرزند دلبند ایک دن آسمان سے بلاوا آنے پر اپنے خالقِ حقیقی کی بارگاہ میں پہنچ گیا۔

عہدِ خلافتِ ثالثہ کا پہلا جلسہ سالانہ

الٰہی سلسلوں کے کام تو نہیں رُکتے۔ اس سال کے آخر میں بھی سالانہ جلسہ منعقد ہوا اور نگاہوں نے کرسیٔ صدارت پر سیدنا محمودؓ کی بجائے آپ کے پسرِ کامگار سیدنا ناصر کو متمکن پایا۔ تلاوت کلام پاک ہو چکی تو ارشاد ہوا نظم پڑھو اور آپ کے غلام نے "پیمانِ شکر" کے عنوان سے درج ذیل "نوحہ نما خیر مقدمیہ" پڑھا۔ ؎

تُو نے کی مشعلِ احساس فروزاں پیارے
دل بھلا کیسے بھُلا دے ترا احساں پیارے
پہلے بخشا مرے بہکے ہوئے نغموں کو گداز
پھر مری رُوح پہ کی درد کی افشاں پیارے
اب نگاہیں تجھے ڈھونڈیں بھی تو کس جا پائیں
جانے کب پائے سکوں یہ دلِ ویراں پیارے
شُکرِ ایزد کہ تیری گود کا پالا آیا
اپنے دامن میں لئے دولتِ عرفاں پیارے
فکر میں جس کے سرایت تیری تخئیل کی ضو
گفتگو میں بھی وہی حُسن نمایاں پیارے
دیکھ کر اس کو لگی دل کی بجھا لیتا ہُوں
آنے والے پہ نہ کیوں جان ہو قرباں پیارے
تیری اس شمع کا پروانہ صفت ہوگا طواف
تیرے ثاقب کا ہے اب تجھ سے یہ پیماں پیارے

اگلی صبح جب میں جلسہ گاہ میں پہنچا۔ تو ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے

مجھے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا یہ ارشاد پہنچایا کہ

ثاقب ہماری (خواتین کی) جلسہ گاہ میں آ کر اپنی کل والی نظم پڑھیں ۔

اس رقعہ کو پڑھ کر مجھے احساس ہوا کہ میں نے کل کیا کچھ کہہ دیا ہے اور سُننے والوں نے اِس "نوحہ نما خیر مقدمیہ" کو کِن کانوں سے سُنا ہے۔ مگر یہ مرحلہ میرے لئے کسی امتحان سے کم نہ تھا۔ میں نے اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہوئے ناظر صاحب محترم سے گزارش کی کہ نظم "ٹیپ" ہو چکی ہے۔ آپ وہ "ٹیپ" وہاں بھجوا دیں۔ موصُوف نے تو تعاون کیا۔ لیکن چند منٹوں کے بعد جواب آیا

جب ثاقب موجود ہے تو "ٹیپ" پہ کیوں اکتفا کیا جائے ۔

جس کے بعد سرتابی و معذرت کی تمام جرأتیں ختم ہوگئیں۔ پہنچا تو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نوراللہ مرقدہٗ نے ان الفاظ میں نظم کا تعارف کرایا ۔

اب آپ ثاقب زیروی صاحب کی زبانی اُن کی دلوں کو آنسوؤں سے دھو کر اُن میں نئے امام کی محبت بھر دینے والی نظم سنیئے ۔

اور پھر نظم پڑھتے ہوئے میری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی جو سسکیاں میری سماعت سے ٹکرائیں، میرا دل اس وقت بھی اُنہیں سُن رہا ہے ۔

سیاست دین بن گئی

خلافتِ ثالثہ کے دَور میں پاکستان کی سیاست نے ایسا رنگ بدلا کہ دین کا لبادہ اوڑھ لیا۔ دلائل و براہین سے عاجز آئے ہوئے مولویوں کے طائفہ نے حکومتی غلام گردشوں کا طواف شرُوع کر دیا اور بوالہوس مقتدرُ نے اپنے دَورِ حکومت کو طول دینے کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات، رُسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور قرآنِ کریم کے تمام فرامین کو بالائے طاق رکھ کر خدائے جبّار و قہّار کے غضب کو للکارتے ہوئے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے لکھوکھہا افراد کو "غیر مسلم" قرار دے دیا جس سے اِس عاجز کی سوچ کا انداز تبدیل ہوگیا۔ جلسہ سالانہ اس سال بھی ہوا ۔ وارفتگانِ احمدیت مرکزِ سلسلہ میں جوق در جوق پہنچے اس سال ۲۶ر دسمبر کو میں نے حضرت سیدنا ناصر کے ارشاد پر حالاتِ حاضرہ پر یہ نظم پڑھی ؎

یہ بجا کہ راستہ پُرخطر ہے ستم کی رات سیاہ بھی
مگر اہلِ دل کو ہو فکر کیوں کہ جنُوں ہے مشعلِ راہ بھی
جو گزر گئی ہیں قیامتیں، نہ کہیں گے اُن کی حکایتیں
کوئی کرلے ظلم کی انتہا نہ کریں گے ہم کوئی آہ بھی
جو لگے تھے زخم وہ سی لئے جو ملے تھے اشک وہ پی لئے
درِ شکوہ سلے سے ہی بند ہیں نہ سنو گے دل کی کراہ بھی
مَیں فدائے دینِ ہدیٰ بھی ہُوں درِ مصطفےٰ کا گدا بھی ہوں
میری فردِ جرم میں درج ہو میرے سر پہ ہے یہ گناہ بھی

تیرے پاس ثاقب بے نوا ہیں یہ سب خدا کی امانتیں
اُسی در پہ جا کے جُھکا ؤ یہ جبیں بھی، دِل بھی، نگاہ بھی

مختصر لیکن بہترین تبصرہ

اِس جلسہ سالانہ پر حکومت نے جلسہ گاہ کے اِردگرد خصُوصی پولیس خاص طور پر متعین کی تھی۔ نظم پڑھنے کے بعد میں نے بے تابانہ معانقے کرنے والوں کے چہروں کو دیکھ کر محسوس کیا کہ جیسے مَیں نے اپنے دِل ہی کی نہیں اُن کے دل کی بات بھی کہی ہے ۔ مگر اگلی صبح ایک عجیب و غریب واقعہ ہوا۔ میں جلسہ گاہ کی اسٹیج کے پاس پہنچا تو ناظر صاحب امورِ عامہ چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ نے مجھے ایک طرف لے جا کر بتایا کہ ایک "ایس پی" تمہیں رات سے ڈھونڈ رہا ہے۔ میں نے کہا "پاگل ہے اب ڈھونڈنے کا کیا فائدہ؟ نظم تو میں نے پڑھ لی۔ اُس بے خبر کو نظم پڑھنے سے پہلے مجھے ڈھونڈنا چاہیئے تھا۔ مگر ہاں یہ بتائیں اِس بات کا حضور کو علم تو نہیں ہوا؟" جواب ملا ۔ وہ تو میں نے بتا دیا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ باجوہ صاحب نے مضطرب ہو کر حضور کو بھی پریشان کیا۔ میں نے کہا میں اسٹیج پر فلاں جگہ بیٹھوں گا اگر اب وہ ایس پی صاحب یا اُن کا کوئی ماتحت پولیس افسر ادھر آ نکلے تو مجھے بلوا لینا۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے مجھے باہر آنے کا اشارہ کیا۔ میں اسٹیج سے اُترا تو دیکھا کہ میرے ایک پُرانے شناسا ادب پرست پولیس افسر ہیں۔ قریب آئے اور ہم بڑی گرمجوشی سے جو ایک دوسرے سے لپٹے تو باجوہ صاحب کے چہرے پر اطمینان کی لہر دوڑ گئی ۔ میں نے حیرت سے پُوچھا "شاہ جی! اتنے سارے پھُول کیسے لگ گئے؟" کہنے لگے "آج ہم سات سال کے بعد مل رہے ہیں ۔ کیا سات سال میں مجھ ایسے لائق پولیس افسر کا انسپکٹر سے ایس پی ہو جانا اچنبھے کی بات ہے؟" اسٹیج کے پیچھے حضرت مولوی محمد دین صاحب کے لئے جیپ کھڑی تھی ۔ مکرم باجوہ صاحب، حضرت چودھری احمد مختار صاحب، مولانا احمد خان نسیمؔ، شاہ صاحب (ایس پی) اور خاکسار کو لے کر اُس میں جا بیٹھے۔ اور مہمان کی چائے اور خشک میووں سے تواضع کی ۔

پھر شاہ صاحب اپنے ماتحت افسروں کے ساتھ راؤنڈ پر چلے گئے اور اور میں بھاگا بھاگا قصرِ خلافت پہنچا کہ حضُور کی پریشانی دُور کردوں۔ اس وقت شاید سیالکوٹ کی جماعت کی ملاقات ہو رہی تھی حضُور نے مجھے دیکھا۔ میرے چہرے کا بغور جائزہ لیا کہ پریشان نہیں ہے۔ پھر اشارے سے اپنے پاس بُلایا دو منٹ کے لئے ملاقات روک دی گئی۔ میں نے من و عن سارا واقعہ سنایا تو حضور اپنے مزاج اور عادت کے خلاف بے ساختہ کھلکھلا کر ہنس پڑے اور فرمایا ۔

" تو تمہارا "جہاں میں ہوں" (لاہور کا ایک مستقل کالم) بن گیا۔ اِس سے بہتر اور جامع تبصرہ اس صورت حال پر نہیں ہو سکتا۔"

حالاتِ حاضرہ کی عکاسی یہ ماہ و سال ہی ایسے تھے کہ ان سالوں

میں جلسہ سالانہ پر ۲۷ دسمبر کو میرا "حالاتِ حاضرہ" پر نظم پڑھنا معمول کا رنگ اختیار کر گیا جو ۱۹۸۳ء تک جاری رہا۔ ان سالوں میں پڑھی جانے والی دو ایک نظموں کے چند اشعار پیشِ خدمت ہیں۔

وہ جو گرد سی تھی جمی ہوئی وہ جبیں سے ہم نے اُتار دی
شبِ غم اگرچہ طویل تھی شبِ غم بھی ہنس کے گزار دی
نہ بجھا سکیں اُنہیں آندھیاں جو چراغ ہم نے جلائے تھے
کبھی لَو ذرا سی جو کم ہوئی تو لہو سے ہم نے اُبھار دی
وُہی ٹھہرے مَوردِ کُفر بھی جنہیں دین جاں سے عزیز تھا
وُہی خارِ دین کے کھٹک رہے ہیں جنہوں نے فصلِ بہار دی

۲

مے کی مانند ہر ایک جام میں ڈھلتے رہنا
ہم نے سیکھا نہیں ایمان بدلتے رہنا
ٹھوکریں کھا کے بہر گام سنبھلتے رہنا
دوستو! تم کو قسم ہے یونہی چلتے رہنا
خود بخود دے گی صدا تم کو کناروں کی ہوا
دِل میں مَوجوں کی تڑپ لے کے مچلتے رہنا
گلشنِ دینِ محمدؐ کے مہکتے پھولو
لاکھ ہوں جورِ خزاں پھُولتے پھلتے رہنا
اور بھی آئیں گے اِن راہوں میں کُچھ سخت مقام
عزم کی شمع لئے سینوں میں جلتے رہنا

ایک اور سرکش

یہاں تک ۱۹۷۷ء میں مقتدر وقت پسِ زنداں پہنچ گیا۔ چنانچہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سیدنا ناصر کی اجازت سے ۱۹۷۷ء کے جلسہ سالانہ میں ۲۷ دسمبر کو ایک نظم "انجام" کے عنوان سے پڑھی جس کے چند اشعار یُوں تھے ۔

فرصت ہے کسے جو سوچ سکے پس منظر ان افسانوں کا
کیوں خوابِ طرب سب خواب ہوئے کیوں خون ہوا ارمانوں کا
طاقت کے نشے میں چُور تھے جو توفیقِ نظر حق کو نہ ملی
مفہُوم نہ سمجھے وہ ناداں قدرت کے لکھے فرمانوں کا
پستے ہیں بالآخر وہ اِک دِن اپنے ہی ستم کی چکی میں
انجام یہی ہوتا آیا فرعونوں کا ہامانوں کا
جب زخم لگیں تو چہروں پر پھُولوں کا تبسم لہرائے
فرزانوں کا اِتنا ظرف کہاں یہ حوصلہ ہے دیوانوں کا

اے صبر و رضا کے متوالو اُٹھو تو سہی، دیکھو تو سہی
طُوفانوں کے مالک نے آخر رُخ پھیر دیا طوفانوں کا
لب آئے جو یار کی محفل میں جاں رکھ کے ہتھیلی پر آئے
اس راہ پہ ہر سُو پہرہ ہے کم فہموں کا ناوانوں کا
آندھی کی طرح جو اُٹھے تھے وہ گرد کی صُورت بیٹھے ہیں
ہے میری نگاہوں میں ثاقب انجام بلند ایوانوں کا

۱۹۷۳ء کے اس جلسہ سالانہ میں جھنگ کے ڈپٹی کمشنر اور ایس پی کے علاوہ حکومت کی طرف سے ایک فوجی کرنیل صاحب بھی اون ڈیوٹی (ON DUTY) تھے راولپنڈی کے ایک صحافی نے جو رپورٹنگ کے لئے بطورِ خاص آئے تھے بتایا کہ نظم پڑھے جانے کے دوران حاضرین کے بے محابا جوش و خروش اور نعرہ بازی کو دیکھ کر جسے موصوف "اشتعال" سمجھتے تھے، کرنل صاحب بہت مضطرب تھے انہوں نے دو ایک دفعہ بڑے اضطراب سے کہا کہ "مجمع قابو سے باہر ہوتا جا رہا ہے۔" جب تیسری دفعہ بھی انہوں نے اسی رنگ میں اپنے اضطراب کا اظہار کیا تو ڈپٹی کمشنر (جھنگ) نے چند منٹ اور صبر و ضبط سے نظارہ دیکھنے کی استدعا کرتے ہوئے کہا ۔

"آپ شاید اس جماعت کے مزاج سے واقف نہیں۔ نظم ختم ہونے کے بعد جونہی اس کے امام مائیک کے سامنے آئیں گے ۔ آپ کو یوں محسوس ہو گا جیسے یہاں کوئی بیٹھا ہوا ہی نہیں ۔"

اور وہی ہوا جونہی مرزا صاحب نے سُورۃ فاتحہ کی تلاوت شروع کی ہر طرف ایک گھمبیر سناٹا چھا گیا۔ جس پر کرنل صاحب نے بڑی حیرت سے کہا ۔

"یہ کس ملک کے باشندے ہیں؟ کس قدر کنٹرول ہے انہیں اپنے جذبات پر"

۲۸ دسمبر کو نعتِ رسولؐ

ربوہ کے جلسوں میں ۲۸ دسمبر کو مَیں حضرت خلیفۃ المسیح کی علمی تقریر کی رعایت سے نعتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتا تھا گو ۱۹۷۴ء کے بعد نعتوں میں بھی دِلی کرب کا اظہار ہونے لگا تھا۔ ایسی نعتوں کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ۔

شعُور دے کے محمدؐ کے آستانے کا
مزاج بدلیں گے ہم اِس نئے زمانے کا
یہ میرا دل جسے دُنیا بھی دل ہی کہتی ہے
یہ ایک جام ہے یثرب کے بادہ خانے کا
مرے سفینۂ ہستی کے ناخُدا ہیں حضورؐ
مجھے نہیں کوئی اندیشہ ڈوب جانے کا
نہ ہے نصیب کہ میرا لہُو بھی کام آئے
مجھے جنُوں ہے چراغِ حرم جلانے کا

زمانہ جتنے ستم چاہے توڑ لے ثاقبؔ
دلوں سے عشقِ محمدؐ نہیں ہے جانے کا

ہر التجا سے پہلے۔ ہر اِک التجا کے بعد
آتا ہے لب پہ نامِ محمدؐ خدا کے بعد

ہے ذاتِ حق حضورؐ کی صورت میں جلوہ گر
آئینے سب ہیں ماندرُخِ مصطفےٰؐ کے بعد

ہے کون بدنصیب جو باندھے گا غیر سے
عہدِ وفا حضورؐ سے عہدِ وفا کے بعد

یارب مجھے بنا دے درِ مصطفےٰؐ کی خاک
مانگوں گا اب نہ کوئی دُعا اس دُعا کے بعد

ثاقبؔ پہ ہو حضورؐ! کبھی وہ عطائے خاص
رہتی نہیں ہے کوئی طلب جس عطا کے بعد

جمالِ مہر و وفا کے قصے۔ کمالِ صدق و صفا کی باتیں
جو ہو سکے تو سُنائے جاؤں تمہیں حبیبِؐ خدا کی باتیں

وُہی ہیں اوّل، وہی ہیں آخر، وہی ہیں ظاہر، وہی ہیں باطن
رہیں گی تاحشر اب زبانوں پہ خاتم الانبیاءؐ کی باتیں

ہیں داعیٔ دینِ مصطفےٰؐ ہوں فدائے دینِ مجتبیٰؐ ہوں
ڈرا سکیں گی نہ میرے دِل کو کبھی سزا و جزا کی باتیں

قدم قدم اُن کی رہنمائی جہاں جہاں اُن کی روشنائی
فضا میں پھیلی ہوئی ہیں اب تک سکُوتِ غارِ حرا کی باتیں

مری لگن اُن کا آستاں ہے یہی تڑپ تو متاعِ جاں ہے
کبھی تو ہوں گی شفیعِ محشرؐ سے ثاقبِؔ بے نوا کی باتیں

نگاہِ خلافت

خلافتِ ثالثہ کے دَور میں جماعت کی مخالفت زیادہ ہونے لگی تھی۔ اور زبان وقلم پر قدغنوں میں آئے دن اضافہ ہوتا رہتا تھا۔ میرا معمول تھا کہ جلسہ میں پڑھی جانے والی نظم ہو یا نعت میں کسی نہ کسی رنگ میں حضور کو دِکھا ضرور دیتا تھا حضور کاغذ میرے ہاتھ سے لینے رواروی میں اُس پر ایک سرسری نگاہ دوڑاتے اور کاغذ مجھے واپس دے دیتے جس پر مجھے یہ وہم سا تھا کہ شاید حضوُر صرف حُسن ظنی بھری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پڑھتے نہیں جبکہ میرے دکھانے کا مقصد تو یہ تھا کہ چونکہ مجھے یہ اشعار حضور کی موجودگی میں پڑھنے ہیں اِس لئے ان کی ذمہ داری حضوُر پر بھی آسکتی ہے۔ اسی طرح ایک سال میں نے اپنی ایک نعت حضور کی خدمت میں مطالعہ و ملاحظہ کے لئے پیش کی جس کا ایک شعر یُوں تھا۔

پڑی ہے دُھوم زمانے میں حُسنِ یوسفؑ کی
وہ عکس تیرےؐ ہی سائے کا ہوبہو ہو گا

حضوُر نے نعت دیکھی اور اُس پر معمول کی ایک نظر دوڑانے کے بعد مجھے لوٹا دی یہ فرما کر کہ" ہاں پڑھ دیں " اس کے بعد کوئی آدھ گھنٹہ تک یہ غلام خدمت میں حاضر رہا۔ بالآخر جب رخصت ہونے لگا تو فرمایا۔" وہ حُسنِ یوسفؑ والا کیا شعر تھا؟" میں نے پڑھا تو بڑے ہی کریمانہ لب ولہجے میں فرمایا
"حضرت یوسفؑ کی نبوّت تو واقعی نبوت تھی عکسِ نبوّت تو نہ تھی"
مَیں نے فوراً عرض کیا۔ حضوُر یہ شعر نہیں پڑھوں گا۔ فرمایا۔" ہاں نہ پڑھیں"۔ اس کے ساتھ ہی مجُھ پر یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ نگاہِ خلافت کس قدر جلد اشعار میں مضمرِ بنیادی مفاہیم کو پا جاتی ہے۔ جس کے بعد میرا دِل اپنی اس فکری لغزش پر دیر تک استغفار کرتا رہا۔

روداد جلسہ سالانہ

قادیان

عہد درویشی کا پہلا جلسہ سالانہ

حضرت سیدنا مسیح موعود نے ۲۲، ۲۳ دسمبر ۱۹۰۷ء کو خواب میں دیکھا تھا کہ۔

"میں کسی اور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں ایک دو آدمی ساتھ ہیں کسی نے کہا راستہ بند ہے۔ ایک بحر ذخار چل رہا ہے میں نے دیکھا کہ واقع میں کوئی دریا نہیں بلکہ ایک بڑا سمندر ہے اور پیچیدہ ہو ہو کر چل رہا ہے جیسے سانپ چلا کرتا ہے ہم واپس چلے آئے ہیں کہ ابھی راستہ نہیں اور یہ راہ بڑا خوفناک ہے"

البدر ۲ جنوری ۱۹۰۸ء

یہ ذوالوجوہ اور معنی خیز رؤیا، اگرچہ سیدنا حضرت مصلح موعود کی ہجرت پاکستان سے بھی پوری ہو چکی تھی مگر اس کی عملی تعبیر کا ایک نہایت تلخ اور روح فرسا پہلو پہلی بار دسمبر ۱۹۴۷ء کے آخری ہفتہ میں یہ سامنے آیا کہ امن پسندی اور حکومت وقت کی اطاعت و وفاداری میں مشہور جماعت، جماعت احمدیہ اپنے مقدس مرکز سے باہر لاہور میں جلسہ کرنے پر مجبور ہوئی اور حضرت مصلح موعود جو اس مقدس تقریب کے حقیقی معنوں میں روح رواں تھے اس وجہ سے قادیان کے سالانہ جلسہ میں رونق افروز نہ ہو سکے کہ قادیان کے رستہ میں ملکی اور سیاسی مشکلات اور پیچیدگیوں کا ایک خوفناک سمندر حائل ہو چکا تھا قبل ازیں اس تقریب پر شمع احمدیت کے ہزاروں پروانے برصغیر کے چاروں اطراف سے پہنچ جاتے تھے اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھاتے تھے مگر ۱۹۴۷ء کے سالانہ جلسہ قادیان میں پاکستان بلکہ ہندوستان کے دوسرے علاقوں سے بھی کوئی احمدی شامل جلسہ نہ ہو سکا جو سلسلہ کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا المناک سانحہ تھا۔ (تاریخ احمدیت جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۴)

منعقدہ: ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۷ء

یہ جلسہ بیت اقصیٰ میں ہوا۔

جلسہ میں ۲۵۳ درویش اور ۹۲ غیر مسلم حضرات نے شرکت کی۔ جلسہ کی کارروائی سننے والی احمدی خواتین صرف تین تھیں چار غیر احمدی خواتین اور ایک ننھی بچی نے بھی پردہ کے پیچھے (جو برآمدہ بیت کے شمالی حصہ میں سیڑھیوں کے ساتھ نصب کیا گیا تھا) سے جلسہ کی کارروائی سنی۔ جلسہ کا سٹیج بیت کے شمالی حصہ میں بنچوں پر بنایا گیا تھا جس کا رخ جنوب کی طرف تھا اور اس پر حضرت مولوی عبدالرحمٰن جٹ اور صاحبزادہ مرزا ظفر احمد تشریف فرما تھے۔ جلسہ کا پروگرام صاحبزادہ مرزا خلیل احمد ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے مرتب کیا تھا۔ جلسہ کا سارا پروگرام نہایت درد والحاح تضرع اور ابتہال سے پُر تھا۔ بجھر نصیب زخمی دلوں سے نکلنے والی دعائیں عرش ہلاتی رہیں۔

اس جلسہ پر حضرت مصلح موعود کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جس نے جملہ حاضرین کے کرب والم اور محرومی کے احساس کو فزوں تر کر دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام حضرت مولوی عبدالرحمٰن جٹ نے پڑھ کر سنایا۔ حضور نے فرمایا۔

"میں آسمان پر خدا تعالیٰ کی انگلی کو احمدیت کی فتح کی خوشخبری لکھتے ہوئے دیکھتا ہوں جو فیصلہ آسمان پر ہو زمین اسے رد نہیں کر سکتی اور خدا کے حکم کو انسان بدل نہیں سکتا۔ سو تسلی پاؤ اور خوش ہو جاؤ۔ اور دعاؤں اور روزوں اور انکساری پر زور دو اور بنی نوع انسان کی ہمدردی اپنے دلوں میں پیدا کرو"۔

منعقدہ: ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۸ء

جلسہ میں قادیان کے درویشوں اور غیر مسلموں کے علاوہ ہندوستان کے دوسروں علاقوں سے ۱۶۶ احباب تشریف لائے تھے۔ جن میں ایک غیر مبائع اور پانچ غیر از جماعت بھی شامل تھے۔ جلسہ پر حاضری زیادہ سے زیادہ ۱۶۰۰ رہی ان میں احمدی احباب ۳۵۰ تھے۔ ۲۷ دسمبر کو ۹۰ افراد پر مشتمل مختصر سا بچھڑے ہوئے احباب کا قافلہ قادیان پہنچا۔ اس جلسہ پر حضرت مصلح موعود حضرت اماں جان اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم

؎ خوشا نصیب کہ تم قادیان میں رہتے ہو

بڑھی گئی تو دل کا درد نہ تھمنے والے آنسو بن کر بہہ نکلا۔

حضرت اماں جان نے پیغام بھیجا تھا۔

"میں ۱۸۸۴ء میں بیاہی جا کر قادیان میں آئی اور پھر خدا کی مشیت کے ماتحت مجھے ۱۹۴۷ء میں قادیان سے باہر آنا پڑا۔ اب میری عمر اسی سال سے اوپر ہے اور میں نہیں کہہ سکتی کہ خدائی تقدیر کا آئندہ کیا مقدر ہے مگر بہر حال میں خدا کی تقدیر پر راضی ہوں۔۔۔۔ چند دن سے مجھے قادیان خاص طور پر زیادہ یاد آ رہا ہے شاید اس میں جلسہ سالانہ کی آمد آمد کی یاد کا پرتو ہو یا آپ لوگوں کی اسی دلی خواہش کا مخفی اثر ہو کہ میں آپ کے لیے اس موقع پر کوئی پیغام لکھ کر بھجواؤں میری سب سے بڑی تمنا یہی ہے کہ جماعت ایمان و اخلاص اور قربانی اور عمل صالح میں ترقی کرے اور حضرت مسیح موعود کی خواہش اور دعا کے مطابق

میری جسمانی اور روحانی اولاد کا بھی اس میں وافر حصہ ہو۔"

اثم محمود

رتن باغ لاہور ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء۔

اس جلسہ پر علمائے سلسلہ کی پندرہ تقریریں ہوئیں۔ محترم حکیم فضل الرحمٰن صاحب (افریقہ) اور محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب (امریکہ) نے بھی مختصر تقاریر کیں۔

منعقدہ: ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء

جلسہ میں قریباً ایک ہزار افراد نے شرکت کی تقسیم ہند کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ اڑھائی سال کے بعد ۵۶ پاکستانی احمدی شامل ہوئے۔ زائرین میں پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم جالندھر میجر جنرل راجہ عبدالرحمٰن صاحب کا نام قابل ذکر ہے جلسہ میں ۱۳۸ ہندوستانی احمدی تشریف لائے جن میں چار مستورات اور پانچ بچے بھی شامل تھے۔

حضرت مولوی عبدالرحمٰن جٹ امیر جماعت قادیان نے اپنی افتتاحی تقریر میں بعض مقتدر احمدی اکابر کے پیغامات اور دنیا بھر کے احمدی مشنوں کے مراسلات سنائے۔ ازاں بعد پاکستانی قافلہ کے امیر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے صدارتی تقریر میں بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دیگر بابرکت ارشادات کے علاوہ مجھے یہ پیغام پہنچانے کے لیے فرمایا تھا کہ

"اپنے رب پر بھروسہ رکھو اس کی کامل اطاعت کرو اس پر کامل یقین اور اس کی کامل اطاعت کے ساتھ دنیا میں امن قائم ہو سکے گا۔"

علمائے سلسلہ کی تقاریر کے علاوہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے افریقہ میں تبلیغ دینے کے موضوع پر اظہار خیال فرمایا۔

اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کے خصوصی نامہ نگار نے اس جلسہ کی مفصل روداد لکھی جو اس اخبار کی ۲۹ دسمبر ۱۹۴۹ء کی اشاعت میں شائع ہوئی۔

(تاریخ احمدیت جلد ۱۳)

منعقدہ: ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۰ء

جلسہ میں ۲۵۰ مقامی درویش اور پاکستان سے ۹۰ افراد شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے مختلف علاقوں مثلاً حیدرآباد، بمبئی، بہار، یوپی، بنگال اور کشمیر سے ۲۵۰ احمدی احباب نے شرکت کی۔ ۲۷ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں نو سو کے قریب غیر مسلم حضرات موجود تھے۔ شہر کے ہندو معززین کے علاوہ حکومت کے بعض اعلیٰ عہدے دار بھی شریک ہوئے۔ پروفیسر عبدالحمید صاحب سابق سفیر حکومت ہند متعینہ جدہ بھی تینوں دن جلسہ میں شامل ہوتے رہے۔

خواتین کے لیے حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ کے مکان میں جلسہ سننے کا انتظام تھا۔

۳۰ دسمبر کی رات کو بیت اقصیٰ میں محترم شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ لاہور کی صدارت میں ایک تربیتی جلسہ ہوا۔

جلسہ کے ایام کی سب سے بڑی اور نمایاں خصوصیت وہ دعائیں، نمازیں اور عبادتیں تھیں جو دارالمسیح کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں سے معمور رکھتی تھیں۔ بیت مبارک، بیت اقصیٰ، دارالمسیح خصوصاً بیت الدعا، بیت الذکر اور بیت الفکر خشوع وخضوع سے نکلی ہوئی دعاؤں اور مناجاتوں کی آماجگاہ بنی رہیں علاوہ ازیں صبح پانچ بجے بیوت الصلوٰۃ میں باجماعت نماز تہجد ادا کی جاتی جس میں احباب بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیتے تھے۔ بہشتی مقبرہ میں مزار حضرت مسیح موعود پر حاضر ہو کر دعا کرنے والوں کا بھی تانتا بندھا رہتا۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی کے پُراثر خطابات حاضرین جلسہ کے لیے نعمت ثابت ہوئے۔

منعقدہ: ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء

ہندوستان بھر کی جماعتوں کے علاوہ پاکستانی زائرین کا قافلہ بھی جلسہ میں شمولیت کے لیے قادیان پہنچا جلسہ سے ہندوستان کے علاوہ، انگلستان، انڈونیشیا اور ہالینڈ کے بعض احمدی احباب نے بھی خطاب فرمایا

زنانہ جلسہ گاہ کے طور پر حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کا مکان استعمال کیا گیا۔ جہاں آلہ جہیر الصوت کے ذریعے مردانہ جلسہ گاہ کی تمام کارروائی سنی گئی۔

۲۹ دسمبر کو ۱۰۰ خواتین کا علیحدہ اجلاس بھی منعقد ہوا۔ غیر مسلم خواتین کی تعداد تیس تھی۔ خواتین میں سے محترمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ محمد یونس صاحب اسلم اور مبارکہ قمر صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اور صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے تقاریر کیں۔

پاکستانی زائرین کا قافلہ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی امارت میں قادیان پہنچا۔ قادیان کے درویشوں کے لیے اور قادیان کے لیے ترستے ہوئے مہمانوں کے لیے جلسہ سالانہ پر قادیان میں اجتماع نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوا۔ سوز و گداز سے انقطاع الی اللہ کے نظارے دیکھنے میں آئے۔

منعقدہ: ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء

حاضری ۲۰۰۰ سے زائد۔

دو سو پاکستانی افراد کا قافلہ پانچ لاریوں پر ۲۵، ۲۶ دسمبر کی درمیانی شب قادیان پہنچا۔ درویشان قادیان نے محلہ ناصر آباد کی سڑک پر اَھْلاً وَّسَھْلاً وَّ مَرْحَبا کے نعروں سے استقبال کیا۔

غیر مسلم معززین اور سکھ احباب جلسہ کے ہر اجلاس میں ہزار بارہ سو کی تعداد میں شریک ہوتے رہے۔ برصغیر کے علاوہ شام اور مشرقی افریقہ سے بھی مہمان آئے۔

جلسہ کے لیے دہلی سے رنگین پوسٹر طبع کروائے گئے جو قادیان کے علاوہ گورداسپور، دھاریوال، بٹالہ اور امرتسر میں آویزاں کیے گئے۔ لاؤڈ اسپیکر خریدا گیا جس کا انتظام محمد اسحٰق صاحب ننگل کے سپرد رہا۔ (اس سے پہلے کرائے کے لاؤڈ اسپیکر استعمال کیے جاتے تھے)

تقسیم ملک کے بعد پہلا جلسہ تھا جس میں افتتاحی اجلاس سے اختتام تک لوائے احمدیت لہراتا رہا اور عشاق احمدیت والہانہ جذبہ سے سرشار ہو کر اس کی پاسبانی کا فرض ادا کرتے رہے۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جٹ نے افتتاحی خطاب کیا۔ محترم چوہدری اسداللہ خان صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اہل قادیان کے لیے پیغام دراصل جماعت کے ہر فرد کو مہمیز کرنے کے لیے تھا۔

"اپنے اندر ایک عظیم الشان تغیر پیدا کرو جلد سے جلد علماء پیدا کرو جلد سے جلد (تعلیم دین) کا کام اپنے ہاتھ میں لو جلد سے جلد لٹریچر پیدا کرنے اور اس کو شائع کرنے کی کوشش کرو اور تم میں سے ہر شخص اپنے عمل میں تبدیلی پیدا کرے اپنے دل میں محبت الٰہی پیدا کرے اور اپنے آپ کو اس قابل بنائے کہ خدا تعالیٰ اس کی مدد کرے۔

کاش! خدا تعالیٰ تمہارے دلوں میں ان باتوں کی عظمت اور اہمیت ڈال دے اور کاش! اس جلسہ پر تم ایک نئے وجود بن کر جاؤ۔ ملک کو روحانی دعوت دینے والے، ملک کو روحانی ترقی بخشنے والے اور پھر ساری دنیا کے لیے مفید وجود ہونے والے بن کر جاؤ خدا کے وعدوں کو ساتھ لے کر جاؤ اور خدا کی مدد کو ساتھ لے کر آؤ۔ آمین اللّٰھم آمین"

مرزا محمود احمد

۱۸ دسمبر ۱۹۵۲ء خلیفۃ المسیح الثانی و امام جماعت احمدیہ ربوہ۔

(تاریخ احمدیت جلد ۱۵ صفحہ ۳۷۴)

اس جلسہ میں حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی کی تقریر "ذکر حبیب" سیٹھ معین الدین صاحب نے پڑھ کر سنائی۔

۔ ملک احسان صاحب مغربی افریقہ۔ مولوی رشید احمد صاحب ٹرانس جارڈن، مولوی مقبول احمد صاحب انگلستان نے ان ممالک میں تعلیم دین کے لیے اپنی مساعی پر روشنی ڈالی۔ سلیم حسن الجابی صاحب نے عربی میں تقریر کی۔

جلسہ میں علمائے سلسلہ کی پُر مغز تقاریر توجہ اور دلچسپی سے سنی گئیں۔

منعقدہ:۔ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء

جلسہ کے لیے دہلی سے رنگین پوسٹر چھپوائے گئے جو گورداسپور دھاریوال بٹالہ اور امرتسر میں بھی آویزاں کیے گئے۔ دہلی، یوپی، سی پی، مدراس، مالابار، حیدرآباد دکن بمبئی، ہبلی، بہار، اڑیسہ اور پاکستان کے ۱۹۲ خوش نصیب زائرین کے قافلے نے چوہدری اسداللہ خان صاحب کی معیت میں شرکت کی۔

برصغیر پاک و ہند کے علاوہ شام اور مشرقی افریقہ کے بعض احمدی دوست بھی شامل جلسہ ہوئے۔ علاوہ ازیں معزز طبقہ کے غیر مسلم احباب اور خواتین کی تعداد ہر اجلاس میں ایک ہزار سے بارہ سو کے لگ بھگ رہی۔

خواتین کا جلسہ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ کے مکان سے متصل عبداللہ خاں صاحب کے احاطہ میں ہوا۔

منعقدہ:۔ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۴ء

جلسہ پرانی جلسہ گاہ خواتین میں ہوا اور خواتین کے لیے اس کے بالمقابل ایک مکان میں انتظام تھا۔ پاکستان سے ۱۵۱ مرد و زن کا قافلہ چوہدری اسداللہ خان صاحب کی امارت میں پہنچا۔ ہندوستان بھر سے ۲۷۵ احباب شریک ہوئے۔

جلسہ کی کارروائی میں تلاوت نظم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ خواتین میں یہ پروگرام لاؤڈ سپیکر کے ذریعے سنایا گیا۔

منعقدہ:۔ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء

بھارت سے ۲۲۰ احباب اور پاکستان ۲۴ افراد نے بصورت قافلہ جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ انفرادی طور پر بھی کم و بیش ۸۰ احباب تشریف لائے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام اور حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کا مضمون "ذکر حبیب" پڑھ کر سنایا۔

خواتین کی تعداد ۴۶۰ سے زائد تھی جس میں ۳۰۰ غیر مسلم خواتین تھیں۔ خواتین کی جلسہ گاہ مولوی عبدالمغنی صاحب کے مکان سے ملحق چار دیواری کے اندر بنائی گئی تھی۔

جلسہ کے متعلق غلط پروپیگنڈا کیا گیا جس کا حکومت کی طرف سے نوٹس لیا گیا۔ چنانچہ ایک چٹھی کی نقل اخبار بدر میں شائع کرنے کے بھجوائی گئی۔

سٹی کانگرس کی طرف سے اخبارات کے نام چٹھی

جناب پریذیڈنٹ صاحب سٹی کانگرس نے مندرجہ ذیل چٹھی اخبارات کے نام بھجوائی جس کی ایک نقل اخبار "بدر" کو بھی بغرض اشاعت موصول ہوئی ہے۔

شری مان ایڈیٹر صاحب "بدر" جے ہند۔ مہربانی کر کے مندرجہ ذیل چٹھی شائع کر کے مشکور فرمائیں۔

"تقسیم وطن کے بعد جالندھر ڈویژن میں صرف قادیان ہی ایسا قصبہ ہے جہاں ہندوؤں، سکھوں کے علاوہ مسلمان بھی آباد ہیں قصبہ کی آبادی گیارہ ہزار سے زائد ہے اس میں مسلمانوں کی تعداد کم و بیش ساڑھے پانچ صد کے قریب ہوگی۔ سب لوگ بھائیوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں پھر بھی کچھ ایسے ہیں جو فطرتاً امن کے ماحول کو پسند نہیں کرتے۔ امسال مقامی مسلمانوں نے (جو احمدی ہیں) اپنا سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ اس موقع پر ہندوستان کے علاوہ پاکستان اور دیگر ممالک کے آدمی بھی شریک ہوئے۔ جلسہ میں شمولیت کے لیے دعوت نامے جاری کیے گئے اور جن لوگوں کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے ان میں پنجاب اور اڑیسہ کے گورنروں کے علاوہ وزیراعظم پنجاب اور ان کے ساتھی اور ہائیکورٹ کے جج بھی شامل تھے۔ ضلع کے اعلیٰ افسران کے علاوہ بڑی بڑی شخصیتوں نے جلسہ میں شمولیت کی۔ اس موقع پر جو تقریریں ہوئیں وہ اگرچہ روحانیت اور اتحاد پر مبنی تھیں ظاہر ہے کہ کسی کی دلآزاری مقصود

نہ تھی لیکن اس کے باوجود کچھ لوگوں نے بلا وجہ فرقہ وارانہ فضا کو مکدّر کرنے کے لیے جلسوں کا اہتمام کیا اور فضا کو مکدّر کرنے کی کوشش کی نیز جلسہ سالانہ کی غلط رپورٹ "پرتاب" میں شائع کرادی علاوہ ازیں جلسہ کی رپورٹ (روئیداد) بھی اشتعال انگیز طور پر شائع کرائی گئی۔ یہ اقدامات قصبہ کے خوشگوار ماحول کو بگاڑنے کا موجب بن سکتے ہیں۔

احمدیہ جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ دوسروں کی دلآزاری نہ کی جائے اور حکومت وقت کی وفاداری ہمیشہ پیش نظر رہے یہ بات بھی عیاں ہے کہ اتنی چھوٹی اقلیت اکثریت کے جذبات کو ٹھیس نہیں لگا سکتی۔ اس لیے سٹی کانگرس کمیٹی قادیان ایسے لوگوں کی طرف سے کی گئی اشتعال انگیزی کو پسند نہیں کرتی۔

جماعت احمدیہ ایک بین الاقوامی جماعت ہے جس کے ماننے والے تمام ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں ان کے مرکز میں ان کو آرام اور سہولت پہنچانا ہمارے ملک اور نیشن کی عزت اور شہرت کو چار چاند لگانا ہے اور ہماری سیکولر پالیسی کا بہترین ثبوت ہے لہذا جو لوگ اس بین الاقوامی مرکز کی پُرامن فضا کو خراب کرنا چاہتے ہیں وہ ملک کے خیر خواہ نہیں بلکہ در پردہ دشمن ہیں۔ احمدیہ جلسہ سالانہ پر سہولتیں دینے سے ہماری راج نیتی کی تمام ملکوں میں تعریف ہوگی۔

ہم اپنے ملک کے معززین بہی خواہوں اور سرکاری افسران سے امید کرتے ہیں کہ وہ اپنے اثر و رسوخ اور اختیارات کو کام میں لا کر ایسی شر انگیز حرکات کو جو ہمارے امن، و اتحاد کے لیے نقصان دہ ہیں روکیں گے اور فتنہ انگیز اور فرقہ وارانہ ذہنیت کے عناصر کو پنپنے نہ دیں گے۔

منعقدہ:۔ ۱۲، ۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء

حکومتِ ہند نے دسہرہ کے انتظامات کی وجہ سے پاکستان سے قافلہ کی آمد کی اجازت نہ دی۔ جلسہ سے تقریباً ایک ہفتہ پہلے سے برسات شروع ہوگئی قادیان ایک جزیرہ کی شکل اختیار کر گیا۔ جلسہ سے ایک دن قبل ٹرین کی آمد و رفت روک دی گئی۔ جو جلسہ کے اختتام کے روز شام کو بحال ہوئی۔ اہلِ قادیان کے لیے خوشگوار حیرت کا سامان اس وقت ہوا جب جلسہ کے آغاز سے ایک روز قبل ہندوستان اور پاکستان سے سینکڑوں احباب کپڑوں اور سامان سمیت بھیگتے ہوئے قادیان پہنچ گئے۔ پاکستان سے آنے والوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۴۵۴ اور ہندوستان سے ۱۵۳ احباب تشریف لائے۔ درویشانِ قادیان نے بٹالہ رُکے ہوئے افراد کو کھانا پہنچایا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت کا ایک اور نشان دکھایا اور مسلسل بارش یک دم تھم گئی اور جلسہ روایتی وقار سے منعقد ہوا۔

منعقدہ:۔ ۶، ۷، ۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء

ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ انڈونیشیا سے بھی بعض احباب تشریف لائے۔ حسبِ معمول حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد نے پڑھ کر سنایا۔

۵ اور ۶ اکتوبر کی درمیانی شب مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت تقریری مقابلہ کا ایک پروگرام ہوا اور ۷ اکتوبر کی درمیانی شب نظارت دعوت و تبلیغ کے زیرِ انتظام بیت مبارک قادیان میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔

جلسہ سالانہ مستورات میں مردانہ جلسہ گاہ سے تقاریر کے علاوہ صاحبِ علم خواتین نے تقاریر کیں۔ ۷ اور ۸ اکتوبر کی درمیانی رات ناصرات الاحمدیہ کا تقریری مقابلہ ہوا۔

منعقدہ ۱۷، ۱۸، ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء

بھارت کے دور دراز علاقوں سے ۱۵۰ احباب تشریف لائے گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی پاکستانی قافلے کو اجازت نہ مل سکی۔ مشرقی افریقہ سے پانچ احباب تشریف لائے۔

دورانِ ایّام جلسہ نماز تہجد با جماعت اور بعد نماز فجر بیت مبارک میں درس کا بھی روزانہ اہتمام رہا۔

بیت اقصیٰ میں بعد نماز فجر حضرت مسیح موعود کی کُتب کا درس بھی دیا جاتا رہا۔

خواتین کے جلسہ میں بیت ہالینڈ کے لئے ہنگامی چندہ جمع کیا گیا۔

منعقدہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء

برما، عدن، مشرقی افریقہ اور پاکستان سے تشریف لانے والے ۱۲۰۰ سے زائد احباب نے جلسہ میں شرکت کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کا پیغام حضرت مولانا عبدالرحمان جٹ نے پڑھ کر سُنایا۔ جلسہ کی دیگر تقاریر کے علاوہ شبینہ اجلاس میں ۴ زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔ مہمانانِ گرامی کے قیام کا مجموعی انتظام مدرسہ احمدیہ، دارالمسیح اور نُصرت گرلز اسکول میں کیا گیا تھا۔ (بدر ۲۴ دسمبر ۱۹۵۹)

جلسہ مستورات میں مردوں کے پروگرام سے تقاریر سنائی گئیں۔ صرف دو اجلاس خواتین کے ہوئے جن میں گیارہ تقاریر ہوئیں۔

منعقدہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ دسمبر ۱۹۶۰ء

پاکستان سے پونے تین سو احباب شریک ہوئے۔ افریقہ، برما، یورپ اور بعض دیگر بیرونِ ممالک کے ۱۲۰۰ احمدیوں نے شرکت کی۔

ہر طبقہ کے معزز علم دوست اور سنجیدہ مزاج ہندو اور سکھ دوست کثرت سے شریک ہوئے۔ بعض اعلیٰ سرکاری حکام بھی تشریف لاتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔

غیر احمدی عالم سیّد غلام نبی صاحب اور ایل سی گپتا صاحب نے جماعت احمدیہ کے بارے میں نیک خیالات کا اظہار کیا۔

۱۷ دسمبر کو قادیان میں سکھ اور ہندو بھائیوں کی طرف سے پاکستان سے آئے ہوئے

مہمانوں کو خالصہ اسکول کے کمپاؤنڈ میں دعوتِ عصرانہ دی گئی۔

جلسہ سالانہ مستورات میں پہلے اور تیسرے روز کا پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے سُنا گیا۔

۱۷ر دسمبر کو دینی موضوعات پر خواتین نے تقاریر کیں۔

منعقدہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ دسمبر ۱۹۶۱ء

پاکستان سے ۲۵۰ مہمان آئے۔ جلسہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کا پیغام پڑھ کر سُنایا گیا۔ ۱۷ر دسمبر کو مختلف زبانوں میں تقاریر کا شبینہ اجلاس ہوا۔ بارش کی وجہ سے جلسہ گاہ کی بجائے جلسہ بیت اقصیٰ میں ہوا جلسہ مستورات نُصرت گرلز اسکول میں ہوا۔

جلسہ کے آخری روز حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد کی وفات پر قرارداد تعزیت پاس ہوئی۔

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۶۲ء

ہندوستان بھر کے علاوہ پاکستان، عدن، ماریشس اور افریقہ سے احباب جلسہ میں شامل ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام قریشی محمود احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کا پیغام حضرت میر داؤد احمد نے پڑھ کر سُنایا علمائے سلسلہ کی ۱۸ر تقاریر ہوئیں جن میں مولانا ابو العطاء صاحب اور مولانا غلام باری سیف صاحب بھی شامل تھے۔

۱۲ر دسمبر کی صبح ایک اجلاس میں "ذکرِ حبیب" کے موضوع پر تقاریر ہوئیں حاضرین کی تعداد پندرہ سولہ سو کے لگ بھگ تھی۔

جلسہ سالانہ مستورات میں مردانہ جلسے سے تقاریر کے علاوہ خواتین کی آٹھ تقاریر ہوئیں۔

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۶۳ء

پاکستان سے ۲۰۰ر احباب قافلہ کے ساتھ اور ۱۲۷ر اپنے طور پر شریک ہوئے ان کے علاوہ امریکہ نارتھ لورنیو۔ لندن۔ عدن۔ ٹانگانیکا اور نیروبی سے مہمان آئے۔ جلسہ کے آغاز میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن جٹ نے افتتاحی تقریر کی۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام قریشی محمود احمد صاحب نے پڑھ کر سُنایا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد ناظر خدمتِ درویشان کا پیغام چوہدری احمد جان صاحب نے پڑھ کر سُنایا حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد کی تقریر کا موضوع سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد نے "اسلام اور خدمت خلق" کے موضوع پر تقریر کی۔ مولانا ابو العطاء صاحب نے "اسلام دائمی اور کامل مذہب" کے عنوان پر خطاب کیا۔

۱۲ر دسمبر کو بعد نماز فجر چھتیس زبانوں میں تقاریر کا پروگرام ہوا۔

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۶۴ء

پاکستان سے کُل ۱۳۰ر احباب سمیت کُل ۲۰۰۰ر احباب جلسہ میں شریک ہوئے افتتاحی خطاب حضر[illegible] مولانا عبد الرحمٰن جٹ کا تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام محترم چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب نے پڑھ کر سُنایا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد ناظر خدمت درویشاں کا پیغام مولوی شریف احمد صاحب امینی نے سُنایا۔ محمد اکبر صاحب پریذیڈنٹ جماعت غانا، الحاج حسن عطا صاحب غانا اور شمس الحق جانسن صاحب نے انگریزی میں تقاریر کیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے بیرونی مشنوں کا تعارف کروایا۔ مقررین میں ڈاکٹر سیّد اختر احمد اورینوی، مولانا نسیم سیفی صاحب مولانا ابو العطاء صاحب اور مولانا غلام باری سیف صاحب بھی شامل تھے۔ جلسہ کے تینوں دن صبح ۔۔ ۔ ۔۔ شبینہ اجلاس بیت اقصیٰ میں ہوتے رہے۔

جلسہ مستورات میں مردانہ پروگرام نشر ہونے کے علاوہ چودہ خواتین کی تقاریر ہوئیں۔

(بدر ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۴ء)

منعقدہ ۱۱ر، ۱۲ر، ۱۳ر دسمبر ۱۹۶۵ء

حیدر آباد یادگیر سے ۲۵۰ر افراد تشریف لائے۔ پاکستان سے قافلہ نہ آسکا۔

جلسہ کے تینوں روز دو، دو اجلاس ہوئے صبح دن کے وقت احمدیہ جلسہ گاہ میں، دوسرا بوقت شب بیت اقصیٰ میں، غیر مسلم احباب نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے پہلے دن حضرت مولانا عبد الرحمٰن جٹ نے افتتاحی خطاب کیا اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

شبینہ اجلاس میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

ذکرِ حبیب	محترم ملک صلاح الدین صاحب
دینِ حق (ناقل) اور خدمت خلق	محترم محمد عمر صاحب
جماعت احمدیہ کی تحریکات	مولانا بشیر احمد صاحب
احباب جماعت کی ذمہ داریاں	مولانا حاجی عبد اللہ صاحب مالاباری
دوستوں سے کچھ باتیں	حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

نماز تہجد باجماعت اور درسِ قرآن کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ جلسہ مستورات میں اہم تقاریر ریلے کی گئیں۔ (بدر ۲۳ر دسمبر ۱۹۶۵ء)

منعقدہ ۴، ۵، ۶ دسمبر ۱۹۶۶ء

ہندوستان بھر کے علاوہ پاکستان، امریکہ، افریقہ اور انگلستان سے احباب جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام محترم میر داؤد احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد کی تقریر سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تھی۔ غیر ملکی مربیان سے تعارف کروایا گیا۔ ربوہ میں زیرِ تعلیم دو افریقی طلباء نے خطاب کیا۔ خاندانِ حضرت مسیح موعود کے تین چشم و چراغ مکرم سیّد میر داؤد احمد صاحب، سید مسعود احمد صاحب اور مرزا غلام احمد صاحب قادیان تشریف لائے۔

۷ر دسمبر کو ۲۸ر زبانوں میں تقاریر کا شبینہ پروگرام ہوا۔

جلسہ مستورات میں ایک جرمن بہن نے حلقہ بگوشِ اسلام ہونے کے دلچسپ واقعات سنائے۔ ناصرات الاحمدیہ کا پروگرام بھی ہوا۔

منعقدہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ ۱۹۶۷ء

فلسطین، لندن، انڈونیشیا، گھانا، نائیجیریا، یوگنڈا، بلاد عربیہ، روس اور بخارا کے مربیان نے شرکت کی۔

ہندوستان بھر کے علاوہ پاکستان سے ۱۰۰ افراد کا قافلہ اور جزائر فجی سے مہمان آئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام محترم میر داؤد احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ مولانا ابوالعطاء صاحب کی تقریر کا موضوع "خلافتِ ثالثہ کی برکات" تھا۔ پنجاب کے ایک سابق وزیر جنرل راجندر سنگھ صاحب نے جلسہ سے خطاب کیا۔ ریڈیو جالندھر کے نمائندے نے جلسہ کی کارروائی کا ریکارڈ ۲۹، اور ۳۰ نومبر کو دوپہر کی نشریات میں پیش کیا۔

مستورات کا جلسہ مردانہ جلسہ گاہ کے قریب دارالانوار جانے والی سڑک کے دوسری جانب ہوا۔ محترمہ صدر لجنہ مرکزیہ ربوہ کا پیغام محترمہ صدر لجنہ بھارت نے سُنایا۔ خواتین کی حاضری ۷۰۰ تھی۔

منعقدہ ۶، ۷، ۸ جنوری ۱۹۶۹ء

صبح کا اجلاس جلسہ گاہ میں اور شام کا بیت اقصیٰ میں ہوتا رہا۔ جلسہ کے آغاز میں مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل کی افتتاحی تقریر ہوئی بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام میر داؤد احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد کی تقریر "جماعت احمدیہ میں مقام خلافت" کے موضوع پر تھی۔ جلسہ سالانہ مستورات ۷ جنوری کو ہوا۔

(بدر ۲۳، ۳۰ جنوری ۱۹۶۹ء)

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۶۹ء

ہندوستان بھر کے علاوہ پاکستان سے ۸۰ افراد کے قافلے۔ ایک سوئس احمدی اور جزیرہ سیلون کے ایک بزرگ نے بھی شرکت کی۔

صدارتی تقریر" محترم حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل نے کی۔ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا "پیغام" صوفی غلام محمد صاحب میر قافلہ نے پڑھ کر سنایا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا دوسرا پیغام جو بذریعہ تار موصول ہوا مولانا شریف احمد صاحب امینی نے پڑھ کر سنایا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تقریر کا عنوان تھا "دین حق (نافل) مجھے کیوں پیارا ہے" ۱۸ دسمبر کی رات بیت مبارک میں ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی بیت الاقصیٰ میں حضرت مسیح موعود کی کتب کے درس کا اہتمام بھی ہوتا رہا۔

منعقدہ ۲۰، ۲۱، ۲۲ فروری ۱۹۷۲ء

پاکستان اور ہندوستان کی جنگ کی وجہ سے یہ جلسہ دسمبر میں ملتوی کرنا پڑا تھا اور بعد میں ماہ فروری میں یہ جلسہ ہوا۔ اس جلسہ میں ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے سینکڑوں کی تعداد میں مہمان تشریف لائے۔ ہندوستان کے علاوہ بنگلہ دیش کے لوگوں نے بھی شرکت کی۔

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۷۳ء

اندرونِ ملک کے دور دراز علاقوں کے علاوہ بیرونی ممالک بنگلہ دیش نائیجیریا، غانا، لندن، کینیا، اور کینیڈا سے خاصی تعداد میں احباب تشریف لائے۔ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ، مولانا منور احمد صاحب سابق مربی مشرقی افریقہ اور محترم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب بھی جلسہ سالانہ پر تشریف لائے۔

منعقدہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ دسمبر ۱۹۷۴ء

ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ انگلستان، ماریشس، افریقہ، پاکستان اور بنگلہ دیش سے احباب تشریف لائے۔ جلسہ حسبِ معمول جلسہ گاہ میں شروع ہوا مگر بارش کی وجہ سے تیسرے دن بیت اقصیٰ میں ہوا۔ افتتاحی خطاب کے بعد مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام سُنایا۔ مرزا عطاء الرحمٰن صاحب انگلستان، مکرم عبدالرحمٰن صاحب آندھرا، مکرم بشیر احمد صاحب ماریشس، سردار نذیر احمد صاحب غانا افریقہ اور چوہدری عنایت اللہ صاحب تنزانیہ نے ایمان افروز واقعات سُنائے۔ اختتامی خطاب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا تھا۔ ۱۵ دسمبر کی رات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ۱۹۷۳ء کے سالانہ جلسوں کی ٹیپ سُنائی گئی اس سال حیدرآباد سے پہلی بار احمدی احباب ریلوے بوگی ریزرو کرا کے آئے۔ جلسہ سالانہ کے آخری دن دو بزرگ رفقاء درویش حضرت ڈاکٹر عطاء الدین صاحب اور حضرت حافظ عبدالرحمٰن صاحب پشاوری وفات پا گئے۔

جلسہ مستورات میں دو دن پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے نشر کیا گیا۔ ۱۴ دسمبر کو مستورات نے تقاریر کیں۔

منعقدہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ دسمبر ۱۹۷۶ء

حیدر آباد اور میسور سے ریلوے کی دو بوگیاں مہمانوں سے بھر کر آئیں۔ بیرونی ممالک میں سے کینیڈا، ماریشس، سیلون، نائیجیریا، امریکہ اور بنگلہ دیش سے مہمان آئے۔

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۷۷ء

ہندوستان کے مختلف صوبہ جات کے علاوہ امریکہ، کینیڈا، جرمنی اور پاکستان

سے احباب تشریف لائے۔ حاضرین جلسہ کی تعداد تقریباً تین، چار ہزار تھی۔ افتتاحی خطاب کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام سنایا۔ علمائے سلسلہ کی تقاریر کے علاوہ غیر ملکی معززین نے بھی خطاب کیا۔ محترم ظفر احمد صاحب ظفر اور مکرم جمیل الرحمٰن صاحب امریکہ سے آئے تھے۔ محترم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب مربی ماریشس اور محترم ہدایت اللہ ہبش صاحب جرمنی نے بھی خطاب کیا۔ محترم شیخ ناصر احمد صاحب (سوئٹزرلینڈ) محترم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب اور مکرم سید شریف احمد صاحب منصوری کینیڈا اور محترم چوہدری خلیل احمد صاحب (امریکہ) نے بھی ایمان افروز واقعات سنائے۔

۱۹ دسمبر کو بعد نماز فجر مہمانانِ گرامی کا تعارف کروایا گیا

۲۰ دسمبر کی رات مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت ایک تربیتی جلسہ ہوا۔

جلسہ مستورات حضرت مولوی فرزند علی صاحب کے مکان کے غربی جانب تیار کردہ وسیع احاطہ میں ہوا۔ برطانیہ، افریقہ، امریکہ اور جرمنی سے مہمان بہنوں نے شرکت کی۔ لجنہ کی طرف سے صنعتی نمائش لگائی گئی۔ حاضری ۵۰۰ تک تھی

منعقدہ ۸، ۹، ۱۰ دسمبر ۱۹۷۸ء

ہندوستان کے تمام مختلف صوبوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ غیر معمولی طور پر کثیر تعداد میں مہمان تشریف لائے۔ ماریشس، نائیجیریا، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، انگلینڈ انڈونیشیا اور پاکستان سے کل ۱۲۱ احباب جلسہ میں شرکت کے لئے آئے۔

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۷۹ء

ہندوستان کے علاوہ ماریشس، جرمنی، ڈنمارک، برطانیہ، امریکہ، پاکستان، بنگلہ دیش، اسرائیل، اُردن، غانا، ہالینڈ، ٹرینیڈاڈ، سوئٹزرلینڈ، انڈونیشیا، سنگاپور اور ملائشیا سے آنے والوں کی تعداد ۲۰۰ تھی۔

> نوٹ:۔ ۱۹۷۰ء، ۱۹۷۱ء، ۱۹۷۵ء کی رپورٹ ہمیں تا حال موصول نہیں ہو سکی۔ (مرتبہ)

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۸۰ء

جلسہ پر بعض ممالک سے احباب پہلی دفعہ جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ مثلاً نائیجیریا اور سویڈن اس طرح ۱۶ ممالک سے مہمان آئے۔ ذوق و شوق کا عالم دیدنی تھا۔ سینکڑوں کے اجتماع میں روایتی رُوح پرور جلسہ ہوا۔ حیدر آباد اور مدراس سے ریز رو لوگیوں سے سفر ہوا۔ باقی کارروائی حسبِ معمول ہوئی۔

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۸۱ء

قادیان کی سرزمین میں جلسہ پوری شان و شوکت کے ساتھ ہوا۔ ہندوستان کے شمال سے لے کر جنوب تک اور مشرق سے لے کر مغرب تک کی جماعتوں کے نمائندگان پہلے سے بہت بڑھ کر آئے۔ حیدر آباد اور یادگیر سے بوگیاں آئیں۔ ۱۶ ممالک سے احباب تشریف لائے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے افتتاحی خطاب کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام سنایا۔ صاحبزادہ صاحب نے سیرۃ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم بیان کی اور اختتامی خطاب بھی فرمایا۔ غیر ملکی نمائندوں نے بھی خطاب کیا۔ ۲۰ دسمبر کو بعد نماز فجر بیت المبارک میں غیر ملکی مہمانوں کی ایک تعارفی تقریب ہوئی۔

جلسہ مستورات کی زیادہ تر کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے سُنی گئی۔ کراچی، ماریشس اور انگلستان سے مہمان خواتین نے بھی خطاب کیا۔ ایک ہزار سے زائد خواتین نے جلسہ میں شمولیت اختیار کی۔

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۸۲ء

فدائیانِ توحید ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوئے۔ ۱۹ ممالک کے نمائندگان تشریف لائے۔ جلسہ کے پروگرام میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے افتتاحی تقریر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پیغام سُنایا۔ یہ جلسہ خلافت رابعہ کے دور کا پہلا جلسہ تھا۔ ہر احمدی کا دل جانتا ہے کہ وہ قدرت ثانیہ کی برکات کے جاری و ساری رہنے کی مسلسل عمل سے کس قدر تقویت پاتا ہے۔ تیرہ علمائے سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔ ان کے علاوہ بارہ غیر ملکی نمائندوں نے خطاب کیا۔

قادیان کے جلسوں کی ایک خوش کن روایت ہے کہ وہ آخری دن نماز فجر کے بعد غیر ملکی مہمانوں سے تعارف کا پروگرام رکھتے ہیں۔ ۱۸ اور ۲۰ دسمبر کو جالندھر اور امرتسر ٹیلی ویژن نے جلسہ سالانہ کی جھلکیاں پیش کیں۔

جلسہ مستورات میں حاضری ۱۵۰۰ تھی مردانہ جلسہ گاہ کے پروگرام کے علاوہ صاحبِ علم خواتین کی پندرہ تقاریر ہوئیں۔

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ ۱۹۸۳ء

ہزاروں احباب شریک ہوئے ۱۹ ممالک سے نمائندے تشریف لائے حسبِ معمول پروگرام کے علاوہ درج ذیل غیر ملکی نمائندوں نے بھی تقاریر کیں۔

عبدالحمید امجیت (ماریشس) علی یوسف صاحب (نائیجیریا) طارق قرنق صاحب (اُردن) علی قاضی صاحب (ٹرینیڈا) ذاکر حلیم صاحب (انڈونیشیا) طارق احمد شریف صاحب (امریکہ) مصطفیٰ ثابت صاحب (کینیڈا) منظفر احمد ظفر صاحب (امریکہ) عبداللہ صاحب (جرمنی) شفیع احمد صاحب (بنگلہ دیش) محمد اکرم صاحب (لیبیا) مائیکل کلارک صاحب (لندن) ڈاکٹر نظام الدین صاحب (نائیجیریا)

جلسہ مستورات کا پروگرام زیادہ تر مردانہ جلسہ گاہ سے سُنا گیا۔ محترمہ مصباح النور قیوم صاحبہ (انڈونیشیا)۔ محترمہ الحاج عائشہ ظفر میاں صاحبہ (کینیڈا)۔ شاہدہ ریاض صاحبہ (لندن) نے بھی خطاب کیا۔ حسبِ معمول صنعتی نمائش بھی لگائی گئی۔

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۸۴ء سے ۱۹۹۰ء تک

اخبار و رسائل کی بے قاعدگی کے باعث مفصل رپورٹیں دستیاب نہ ہو سکیں مختصر رپورٹیں جو موصول ہوئیں اُن کا مضمون ایک سا ہے۔ جلسے کی تاریخیں ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ہی رہیں۔ ۲۰ تک ممالک سے نمائندگان تشریف لاتے رہے۔ حضرت صاحبزادہ وسیم احمد صاحب افتتاحی خطاب اور حضور ایدہ الودود کا پیغام سُناتے رہے۔ اختتامی خطاب بھی صاحبزادہ صاحب کا ہوتا رہا۔ غیر مسلم معززین بھی خاصی تعداد میں تشریف لاتے رہے۔ ہر سال کی رپورٹ میں یہ جملہ بھی موجود ہے کہ "اس سال حاضری آج تک کے جلسوں میں سب سے زیادہ تھی"۔ جلسہ مستورات بھی حسبِ معمول ہوتا رہا۔

۱۹۸۹ء میں پاکستان سے ۸۰۰ احباب تشریف لائے۔ جلسہ گاہ محلہ ناصر آباد جو بہشتی مقبرہ کے قریب ہے کہ وسیع احاطہ میں تھی جبکہ مستورات کا جلسہ بہشتی مقبرہ سے ملحق باغ میں ہوا۔ جلسہ میں سکھ معززین کثرت سے آئے۔ ۱۹ دسمبر کی رات ایک عالمگیر محفلِ مشاعرہ منعقد ہوئی۔ موسلا دھار بارش ہونے کی وجہ سے آخری دن مردانہ جلسہ بیت اقصیٰ میں اور زنانہ بیت مبارک میں ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا اختتامی خطاب مختصر رہا۔ غیر ملکی زائرین نے بھی خطاب کیا۔ صد سالہ جشنِ تشکر کی تقریبات کی وجہ سے رونق دوبالا رہی۔

۱۹۹۰ء کے جلسہ سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پیغام (جو شاملِ اشاعت ہے) سُنایا گیا اور جملہ احباب حاضر و غیر حاضر یہ دُعا کرتے رہے کہ قادر و قیوم خدا حضورِ پُر نور کی دلی خواہش پورے ہونے کے سامان فرمائے۔ تا سوواں جلسہ سالانہ اپنی پوری شان سے خلیفۃ المسیح کے بابرکت وجود کے ساتھ قادیان دارالامان میں منعقد ہو سکے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۹۱ء قادیان

تختِ گاہِ مسیح خلیفۃ المسیح کے قدم چومنے کو بے قرار ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پوتا اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کا بیٹا جو اس وقت منصب خلافت پر متمکن ہے تشریف لانے والا ہے ہم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کو اس جلسہ سالانہ میں شمولیت پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اُن کی آواز میں آواز ملا کر کہتے ہیں۔

بنا ہے مہبط انوار قادیان دیکھو
وہی صدا ہے۔ سنو! جو سدا سے اُٹھی ہے
کنارے گونج اُٹھے ہیں زمین کے۔ جاگ اُٹھو
کہ اک کروڑ صدا۔ اک صدا سے اُٹھی ہے

جلسہ گاہیں

۱۸۹۲ء کا جلسہ جو بڑا جلسہ کہلاتا ہے۔ ڈھاب کے کنارے ایک وسیع چبوترہ پر ہوا جو ڈھاب کی بھرتی سے جلسہ کے قریب ہی تیار ہوا تھا۔ یہی وہ چبوترہ ہے جس پر بعد میں مدرسہ احمدیہ، مہمان خانہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا مکان تیار ہوا مگر جلسہ کے وقت اِن عمارتوں کی فقط بُنیادیں اُٹھی تھیں ....

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ۱۸۹۲ء کے سالانہ جلسہ کے سوا باقی سالانہ جلسے بیت الاقصیٰ میں منعقد ہوئے۔ خلافتِ اولیٰ کے ابتدائی پانچ برسوں میں بھی ان کا انعقاد بیت الاقصیٰ میں ہی ہوتا رہا لیکن ۱۹۱۳ء سے ۱۹۲۳ء تک بیتِ نُور جلسہ گاہ رہی۔ اس کے بعد ۱۹۲۴ء میں سامعین کی کثرت کے پیشِ نظر بیت نُور سے باہر میدان میں اس مبارک اجتماع کا آغاز ہوا اور ۱۹۴۶ء تک ۲۲ جلسے اس سرزمین میں منعقد ہوئے ملکی تقسیم کے بعد قادیان میں پہلا جلسہ سالانہ دوبارہ بیت الاقصیٰ میں ہی منعقد ہوا اور پھر اُسے ۱۹۴۸ء میں باب الانوار کے پُرانے جلسہ گاہ میں منتقل کر دیا گیا۔ (تاریخِ احمدیت جلد دوئم)

ربوہ کا پہلا جلسہ بیت مبارک کے پیچھے حضرت مسیح موعود کے خاندان کی کوٹھیوں کی جگہ پر ہوا تھا جہاں حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی کوٹھی تعمیر ہوئی۔ ۱۹۵۰ء سے مردانہ جلسہ گاہ نُصرت گرلز ہائی اسکول میں اور زنانہ جلسہ گاہ جامعہ نُصرت میں تھی۔

اظہارِ تشکر

اِس مجلہ کی طباعت کے دشوار مراحل میں ہمارے ساتھ پُر خلوص معاونت کرنے والے احباب کے نام بغرض دُعا تحریر ہیں۔

ذکاء اللہ ڈھڈی (خوشنویس)
ابوالمحسن اعوان "
محمد کلیم، طارق جاوید (خادم ڈرگ روڈ)
محمد اکرم نوشاہی (خادم النور)
عون علی صاحب (رائل کیلنڈرز) غیر از جماعت)
رفیق احمد صدیقی صاحب " " "
علیم احمد صاحب " " "
جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۳ء کی بڑی تصویر (پوسٹر) نیز ٹائیٹل کی تصویر کی ٹرانسپرنسی
جناب سلیمان احمد طاہر صاحب

فجزاکم اللہ احسن الجزاء

روداد جلسہ سالانہ
برطانیہ

برطانیہ میں ایک لمبے وقفے کے بعد جلسہ سالانہ کے انعقاد میں باقاعدگی ۲۹، ۳۰ اگست ۱۹۶۴ء کے جلسہ سے شروع ہوئی۔ اس جلسہ میں برطانیہ کی گیارہ جماعتیں شامل ہوئیں حاضری کم و بیش ستر سے اسّی افراد تھی۔ ابتداء میں جلسے مشن ہاؤس کے لان میں تنا ت وغیرہ لگا کر ہوتے رہے بعد میں لان میں شامیانے لگائے گئے۔ یہ جلسے دو دن کے ہوتے تھے۔ جیسے جیسے جماعت نے وسعت اختیار کی یہ جلسے پارکوں میں ہونے لگے جہاں حاضری دو اڑھائی ہزار تک ہو جاتی رہو ہمٹن پارک میں دو جلسے ہوئے۔

برطانیہ کے جلسوں کی نمایاں خصوصیت یہ رہی کہ سرکردہ افراد جن میں ممبران آف پارلیمنٹ کونسلرز، سیاسی، مذہبی، دانشور اور سرکاری حیثیت کے حامل افراد بکثرت کھلے دل سے شامل ہوتے رہے اور جلسہ سے بھی خطاب کرتے رہے۔ خاص طور پر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی شرکت اور خطابات اہلِ برطانیہ کے لئے نعمت ثابت ہوتے رہے۔

۱۹۸۰ء میں پندرہواں جلسہ سالانہ کرین فورڈ پارک ہنسلو برطانیہ میں منعقد ہوا ان ایّام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث یورپ، افریقہ، امریکہ اور انگلستان کا دورہ فرما رہے تھے اہل برطانیہ کی خوش بختی کہ جلسہ سالانہ کے ایّام میں آپ برطانیہ میں تشریف رکھتے تھے۔ چنانچہ ۵ اکتوبر ۱۹۸۰ء کے جلسہ میں جو وہاں کے لارڈ میئر کی صدارت میں ہوا۔ حضرت صاحب نے رونق افروز ہو کر بچوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔

"میں نے سینکڑوں مرتبہ قرآنِ کریم کا نہایت تدبّر سے مطالعہ کیا ہے اس ہے میں ایک آیت بھی ایسی نہیں ہے جو کہ دُنیاوی معاملات میں ایک مُسلم اور ایک غیر مُسلم میں تفریق کی تعلیم دیتی ہو.... حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے لوگوں کے دلوں کو محبت پیار اور ہمدردی سے جیتا تھا اگر ہم بھی لوگوں کے دلوں کو فتح کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنا ہوگا۔ قرآنِ کریم کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

برطانیہ میں جلسہ ہائے سالانہ کی روایت کا اُنیسواں سال تھا۔ ۲۵، ۲۶ اگست ۱۹۸۴ء کو منعقد ہونے والے جلسہ کا پروگرام مرتب ہو چکا تھا۔ اہلِ برطانیہ گمان بھی نہیں کر سکتے تھے کہ اس جلسہ کو کیا تاریخی اہمیت حاصل ہونے والی ہے یہ جلسہ اپنے پروگرام کے مطابق TOLWORTH RECREATION CENTRE مگر اس طرح کے اس پروگرام میں خوشگوار تبدیلی کی گئی۔ آخری خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تھا۔ قادیان اور ربوہ سے باہر پہلی دفعہ وہاں مقیم خلیفۃ المسیح نے خطاب فرمایا۔ برطانیہ کی جماعت کے ہر فرد کو ربوہ آکر خلیفۃ المسیح کی زیارت اور مبارک آواز سننے کا موقع نہیں مل سکتا تھا۔ گداز دلوں، بہتے اشکوں اور قبول کرتے ہوئے دلوں کے ساتھ خوش نصیبوں نے پیارے آقا کا داعی الی اللہ کے موضوع پر ایک گھنٹہ خطاب سُنا۔ حاضری تین، چار ہزار تھی۔

منعقدہ ۵، ۶، ۷ اپریل ۱۹۸۵ء

یہ جلسہ نئے خرید کردہ یورپین سنٹر اسلام آباد واقع ٹلفورڈ سرے میں منعقد ہوا۔ دُنیا کے پانچ براعظموں کے کم و بیش ۴۸ ملکوں کے ۷ ہزار سے زائد احباب نے شرکت کی۔ آسٹریلیا، جاپان، فجی، انڈونیشیا، ملائشیا، سنگاپور، بنگلہ دیش، بھارت، پاکستان، ایران، مشرقِ وسطیٰ کے اکثر ممالک گیمبیا، سیرالیون، نائیجیریا، غانا، کینیا، تنزانیہ، یوگنڈا، زائرے، لیبیا، زمبابوے، ماریشس، جنوبی افریقہ، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، ہالینڈ، بلجیم، آئرلینڈ، فرانس، جرمنی، آسٹریا، سوئٹزرلینڈ، سپین، کینیڈا، امریکہ، ٹرینیڈا گی آنا وغیرہ سے احباب تشریف لائے۔

۵ اپریل کو بعد نماز جمعہ جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ افتتاحی خطاب میں حضور نے ان افضال باری تعالیٰ کا ذکر فرمایا جو حضور کے انگلستان تشریف لانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر فرمائے۔ احباب جماعت کی پُرجوش مالی قربانیوں اور یورپ و امریکہ میں مراکز کے قیام کا تذکرہ فرمایا۔ قرآنِ کریم اور کُتب حضرت بانیٔ سلسلہ کے تراجم، کیسٹس و دینی لٹریچر کی اشاعت کی تفصیلات بیان فرمائیں۔ اور جماعت احمدیہ برطانیہ کی بے لوث رضاکارانہ خدمات کا تذکرہ فرمایا۔

۷ اپریل کو اختتامی خطاب میں حضور نے جماعت احمدیہ کے خلاف شائع شدہ قرطاس ابیض کے اس مرکزی الزام کا جواب دیا کہ (نعوذ باللہ) جماعت احمدیہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتی۔ حضور نے اپنے مؤقف کی تائید میں قرآنِ کریم، احادیثِ نبویہ اور بزرگانِ سلف کے متعدد حوالہ جات پیش فرمائے۔

(ضمیمہ خالد اپریل ۱۹۸۵ء)

ٹلفورڈ کے نئے مرکز میں ہزاروں مہمانوں کے قیام کا انتظام کیا گیا مہمانوں کی اکثریت کو گیسٹ ہاؤس (موجودہ مشن ہاؤس) کے قرب و جوار کے احمدی گھروں میں مرکزی جلسہ کے طریق پر ٹھہرایا گیا۔ دو جگہوں میں لنگر کا بھی انتظام تھا۔ ایک ٹلفورڈ دوسرے

مشن ہاؤس ۔ یجی پکائی کا انتظام تھا جبکہ سالن اور چاول رضاکار خود پکاتے تھے ۔ ربوہ کے لنگر خانہ کے عادی افراد کو دال اور آلو گوشت کی بجگہ روسٹ مُرغ دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوئی پرالی کی بجائے قوم کے گدے تھے ۔

جلسہ گاہ زنانہ و مردانہ کے لئے دو بڑی مارکیز نصب کی گئیں تھیں اور چالیس کاروانز کرائے پر لئے گئے تھے ۔ اُردو تقاریر کا انگریزی ، عربی اور انڈونیشین زبانوں میں ترجمہ کا انتظام تھا ۔ جلسہ کے جملہ انتظامات جماعت احمدیہ انگلستان اور دوسرے ممالک سے آئے ہوئے رضاکاروں نے انجام دیئے ۔ نمائش کتب کا اہتمام بھی کیا گیا تھا ۔ ان میں سب سے نمایاں مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم تھے ۔

منعقدہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ جولائی ۱۹۸۶ء

یہ جماعت برطانیہ کا اکیسواں جلسہ تھا حضور ایدہ الودود نے تینوں دن خطاب فرمایا احباب جماعت نے مجموعی طور دس گھنٹے اپنے آقا کے خطابات سُنے ۔

۲۵ جولائی کو حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا "خدا کا بے حد شکر اور فضل و کرم ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور دلدادے دُنیا کے ایسے ایسے دور دراز ملکوں سے جو مشرق کا کنارہ اور ایسے ایسے ملکوں سے جو مغرب کا کنارہ کہلاتے ہیں اور ان جگہوں سے جہاں مشرق اور مغرب کا امتیاز ختم ہو جاتا ہے ۔ وہاں سے اللہ کے ذکر کے لئے تشریف لاتے ہیں اور حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کا الہام "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے ۔ (ضمیمہ تحریک جدید جولائی ۱۹۸۶ء)

۲۶ جولائی کو حضور نے عورتوں سے خطاب فرمایا جس میں عورت کے مقام پر روشنی ڈالی اور عورت کے حقوق کا تفصیلی تذکرہ فرمایا ۔

(عورتوں سے خطاب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی آزادی کی جو تحریک چلائی وہ عائلی زندگی کو جنت بنانے والی ہے جبکہ موجودہ آزادیٔ نسواں کی تحریکیں دنیوی جہنم کی طرف لے جانے والی ہیں ۔ دینِ حق نے عورت کے حقوق کی مکمل حفاظت کی ہے اور عورتوں کو مرد کے ساتھ برابری کا حق دیا ہے ۔ (ضمیمہ خالد اگست ۱۹۸۶ء)

۲۷ جولائی جلسہ کے آخری اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے قتل مرتد کے عقیدہ کی قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی رو سے تردید فرمائی اور اس کے تمام پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ۔ خطاب کے آخر میں حضور نے افراد جماعت کو پاکستان کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے ، تمام مصیبت زدگان کے لئے ، بیواؤں کے لئے اور مظلوموں کے لئے دُعاؤں کی تحریک فرمائی ۔

کتابوں اور دیگر لٹریچر کی نمائش لگائی گئی ۔

تعداد حاضرین ۵۰۰۰ سے ۶۴۸۰ تک

منعقدہ ۳۱ جولائی تا ۲ اگست ۱۹۸۶ء

بمقام : اسلام آباد ٹلفورڈ برطانیہ

۳۱ جولائی جلسے کا پہلا دن جمعہ کا دن تھا ۔ حضور ایدہ الودود نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا ۔ نماز جمعہ کے بعد شام چار بجے حضور جلسہ گاہ تشریف لائے ۔

اس جلسہ کی اہم بات یہ تھی کہ جلسہ گاہ مختلف قسم کے جھنڈے بھی لہرائے گئے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ پہنچکر سب سے پہلے لوائے احمدیت لہرایا ۔

حضور نے افتتاحی خطاب میں فرمایا "دنیا کا ہر مذہب اور اس کے ماننے والے قابلِ احترام ہیں ۔ یہ وہ عظیم الشان اصول ہے جو صرف قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے ۔ جو شخص حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لایا اس پر کفر کا فتویٰ ہی لگے گا لیکن یہ نہیں کہ وہ جہنم کا ایندھن ہے ۔ خدا سچائی کے پیمانوں سے ملے گا جو تقویٰ کے اس معیار پر اُترتا ہے وہ دین کے پیغام کو جب بھی سُنے گا اس کو قبول کرلے گا ۔

یکم اگست کو دوسرے اجلاس میں احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے دُنیا کے کونے کونے میں جماعت احمدیہ کی تیز رفتار ترقی کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا ۔

اس وقت خدا کے فضل و کرم سے ۱۱۴ ممالک میں احمدیت داخل ہو چکی ہے ۔ گزشتہ تین سال میں ۲۰۷ نئے خانہ ہائے خدا اور مراکز نماز قائم ہوئے ایک سال میں ۲۵۸ نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ۔ ۱۷ ممالک میں ریڈیو اور ٹی وی پر جماعت کے پروگرام نشر ہوئے ۔ افریقہ کے ۱۸ ممالک میں ۱۶۲ مراکز قائم ہو چکے ہیں ۔ امریکہ ، مالمو سویڈن غرناطہ سپین ، اور آئرلینڈ میں عمارات اور قطعات خریدے گئے ۔ ....۱۱۴ کیسٹس تیار کی گئیں ، ۱۶۸ اخبارات میں جماعت کے بارے میں لکھا گیا ۔ حضرت صاحب کے خطبات اور مجالس عرفان ، انٹرویوز ۹۰۱ گھنٹے ٹی وی پر دکھائے گئے ۔ تین نئی زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمے ہوئے پریس قائم کیا گیا ۔

۲ اگست کو اختتامی خطاب میں قرآنی تعلیمات کی رو سے عدل کا مضمون بیان فرمایا ۔ حضور نے فرمایا ۔

" اللہ تعالیٰ کے عہدوں کو پورا کرنے والوں کو سب کچھ عطا کیا جاتا ہے عہد شکنی اس قدر قابلِ نفرت عادت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی یہ علامت بیان کی ہے " آخر میں حضور نے احباب جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا "دعائیں کرتے ہوئے آئیں اور دُعائیں کرتے ہوئے جائیں ہمارا اوڑھنا بچھونا دُعا دُعا ہی ہونا چاہیئے ۔

اسلام کی تعلیم بڑی حسین ہے بڑی دلکش ہے لیکن اس پر عمل کرنا بڑا مشکل ہے کیونکہ اس پر انسان اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر عمل نہیں کرسکتا ۔ اس لئے اس کے لئے دُعا کی بہت ضرورت ہے اور آپ کا آخری قدم خدا کی جانب بڑھنا چاہیئے اس لئے جب تک وہ خدا توفیق نہ دے اس وقت تک خدا تعالیٰ کی طرف انسان کا قدم نہیں بڑھ سکتا

اس لئے دُعا کریں اور دُعائیں کریں اور دعائیں کریں۔

(ضمیمہ انصار اللہ اگست ۱۹۸۷ء)

یکم اگست کو مستورات سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا "مغرب کا نظام عورت مرد کی برابری کے نام پر عورت پر ظلم کر رہا ہے۔ عورتوں پر کمائی کرنے اور گھر کا نظام چلانے کی دوہری مشکل عائد کر رکھی ہے۔ قرآنی تعلیم کے مطابق کمائی کرنا مرد کا کام ہے اس لئے اسے قوام کہا گیا ہے (ضمیمہ مصباح اگست ۱۹۸۷ء)

یکم اگست کو ٹوٹنگ کے رُکن پارلیمنٹ نے انگریزی میں تقریر کی یہ گزشتہ سال جلسہ میں تشریف لائے تھے اور تقریر کی تھی اس تقریر میں اُنہوں نے جماعت کے تمام عالم میں پھیلنے کا ذکر کیا اور بتایا کہ یہ جماعت بہت ہی ہمدرد ہے اور پارلیمنٹ کے ممبرز کی طرف سے حاضرین کی خدمت میں سلام عرض کیا اور پنڈال سے باہر جو اتنے ممالک کے جھنڈے لہرا رہے ہیں یہ اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ یہ جماعت عالمی جماعت ہے اور ان کو متحد کرنے والا صرف ان کا ایمان ہے۔

اس جلسہ پر حضرت صاحب کا منظوم کلام ہجر گزیدہ لوگوں کو تڑپا گیا۔

ے تم چلے آئے مَیں نے جو آواز دی، تم کو مولا نے توفیقِ پرواز دی
پر کریں، پر شکستہ جو پیچھے پڑے رہ گئے دوستاں کیلئے
ایسے طائر بھی ہیں جو کہ خود اپنے ہی آشیانے کے تنکوں میں محصور ہیں
ان کی بگڑی بنا میرے مشکل کشا، چارہ کر کچھ غمِ بے کساں کے لئے

ایک زبردست نشان۔

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

(ضمیمہ انصار اللہ ص ۱۱، ۱۲)

منعقدہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ جولائی ۱۹۸۸ء

افتتاح سے قبل سوا تین بجے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع جلسہ گاہ کے اس حصے میں تشریف لے گئے جہاں ۱۱۷ ممالک کے جھنڈے لہرا رہے تھے یہ جھنڈے ان ملکوں کے تھے جن میں جماعت احمدیہ کے افراد موجود ہیں۔ اس جگہ تشریف لے جا کر حضور نے اپنے دستِ مبارک سے لِوائے احمدیت لہرایا۔ بعد ازاں حضور زبردست دینی نعروں کی گونج میں جلسہ گاہ کے پنڈال میں داخل ہوئے اور احبابِ کرام کو اپنے زندگی بخش خطاب سے نوازا۔

حضور پُرنور نے فرمایا

" آج امام جماعتِ احمدیہ دُنیا کے ایک سو سترہ ممالک کا امام بن چکا ہے یہ جلسہ تاریخِ احمدیت کی پہلی صدی کے آخری سال کا جلسہ ہے اس پہلو سے اسے ایک خاص تاریخی اہمیت حاصل ہے لیکن اس پہلو سے بھی یہ جلسہ غیر معمولی اہمیت حاصل کر گیا ہے کیونکہ یہ احمدیت کی صدی کے اس آخری سال کا جلسہ ہے۔ جس میں خدا تعالےٰ نے مجھے اپنے خاص فضل اور نصرت کے ساتھ تمام معاندینِ احمدیت کو مباہلہ کا چیلنج دینے کی توفیق عطا فرمائی ..."

۲۳ جولائی جلسے کے دوسرے دن ۱۱۷ ممالک میں جماعت احمدیہ کی برق رفتار ترقی کا ایمان افروز جائزہ ارشاد فرمایا " دورانِ سال ۱۲۱ نئی جماعتیں، ۱۰۷ نئی بیوت الذکر، ۱۷۵ نئے مراکز احمدیت، سیرالیون میں ۹۴ دیہاتوں کے پونے چھ ہزار افراد کا قبولِ احمدیت، چار نئی زبانوں میں ترجمہ قرآن شائع ہوا تحریک وقفِ نو میں ۶۵۵ بچے پیش کئے گئے۔ سینیگال میں چند سالوں میں ۶۰ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

۲۳ جولائی کو صبح کے اجلاس میں خواتین سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا
" قرآنی تعلیمات کی رو سے عورت کے بلند و بالا مقام ماں کے قدموں میں جنّت رکھ کر بتا دیا کہ ماں کے ذریعے خدا تک پہنچا جا سکتا ہے"۔

۲۴ جولائی کو اختتامی خطاب عدل و احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کے بارے میں تھا۔ حضور نے فرمایا

" انسانی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے حقوق کے لئے قرآنِ کریم نے کھلی کھلی واضح تعلیم نہ دی ہو۔ اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر اور حکمت بیان نہ فرمائی ہو اور پھر عملاً وہ تعلیم آپ کی زندگی میں جاری نہ ہوئی ہو۔ تمام تر تعلیم جو ہم قرآن میں دیکھتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں اس کی تفسیر سُنتے اور اس تعلیم کو ہم صحابہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عملوں میں ڈھلتے ہوئے بھی دیکھتے ہیں۔ قرآنِ کریم قول کے عدل میں سب کتابوں سے ایک منفرد کتاب ہے"۔

حضور نے تینوں دِن مجموعی طور پر گیارہ گھنٹے خطاب فرمایا

۲۴ جولائی عیدالاضحیٰ کا دِن تھا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبۂ عید ارشاد فرمایا اور سب احمدیوں کو مبارک باد دی۔

اس جلسہ میں ۴۸ ممالک کے ۵۱۱۹ افراد نے شرکت کی۔ ۵ زبانوں میں ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ مقامی ریڈیو نے جلسے کی خبر اور مکرم منیر الدین صاحب شمس مربی سلسلہ کا انٹرویو نشر کیا۔

منعقدہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ اگست ۱۹۸۹ء

بمقام: اسلام آباد ٹلفورڈ سرے برطانیہ

جلسہ میں شرکت کے لئے متعدد حکومتوں نے اپنے نمائندے بھجوائے ۱۲۰ ممالک کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ نماز جمعہ کے بعد حضور نے لِوائے احمدیت لہرایا اور پرچم کُشائی کی تقریب کے فوراً بعد جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ افتتاحی اجلاس کے موقع پر مشرقی اور مغربی افریقہ کے متعدد ممالک کے وزراء اور کینیڈا کے بعض ممبران پارلیمنٹ، مسٹر نیوزی لینڈ کے موری قبیلہ کے چیف اور کئی دیگر

معززین شامل تھے۔

۱۱ر اگست ۱۹۸۹ء کو افتتاحی خطاب میں حضور نے فرمایا

"جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہ سال غیر معمولی اہمیت کا سال ہے اور دُنیا کے ایک سو بیس ممالک میں جماعت احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر منا رہی ہے۔ اس موقع پر حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پیغام جس طرح دُنیا کے کونے کونے تک پہنچا اس کا ذکر انسان کو سراپا حمد سے بھر دیتا ہے۔"

۱۲ر اگست کو خواتین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

"ماں باپ کے متعلق اسلام کی تعلیم اگر دُنیا میں رائج ہو جائے تو انسانی معاشرہ بہت ہی زیادہ حسین ہو کر اُبھر سکتا ہے۔" حضور نے عورت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا بھی تذکرہ فرمایا اور اسلام میں عورت کے حقوق کا بھی تذکرہ فرمایا۔

۱۲ر اگست کے دوسرے اجلاس میں احبابِ جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ پر ہونے والے خدا کے انعامات اور جماعت احمدیہ کی ترقیات کا تذکرہ فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔ احمدیت کی ترقی کی رفتار میں حیرت انگیز صورت پیدا ہو چکی ہے خدا نے اتنا کچھ دیا کہ میرے تصور کی انتہا بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ جوبلی کے سال میں ایک لاکھ سے بھی زیادہ بیعتوں کی خواہش کا اظہار۔ افریقہ کی حکومتوں میں پائی جانے والی انسانیت اور شرافت قابلِ داد ہے۔

۱۳ر اگست کو اختتامی خطاب میں حضور نے صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں مختلف ممالک میں اپنے دوروں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ "آج احمدیت ساری دُنیا میں احسان اور عزّت کے ساتھ یاد کیا جا رہا ہے۔ میرا جوبلی کا پیغام ایک عالمی پیغام ہے جو ہر قسم کے ظلم اور سفاکی کی نفی کرتا ہے۔

(الفضل ۱۶ر تا ۲۳ر اگست ۱۹۸۹ء)

اس جلسہ کی ایک خصوصیت رفیقِ مسیح حضرت مولوی محمد حسین صاحب کی تشریف آوری تھی جنہیں خاص طور پر حضرت صاحب نے بلایا تھا۔ آپ نے فرمایا۔

"ہماری اصل عزت اس بزرگ کی ذات میں ہے جس نے بانیٔ سلسلہ کی صحبت پائی تھی آپ ان کی برکتیں حاصل کریں تاکہ آئندہ صدی میں ان برکتوں کو پھیلانے والے بن جائیں اور وہ صدی ان تابعین سے برکت پائے جنہوں نے حضرت بانیٔ سلسلہ کے رفقاء سے برکت پائی ہو۔"

منعقدہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ جولائی ۱۹۹۰ء

برطانیہ کا سلور جوبلی جلسہ

۲۷ر جولائی کو افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا

"خدا کی قسم اگر یہ ملک بچ سکتا ہے تو صرف دُعاؤں سے۔ پاکستانی احمدیوں نے بے مثال جرأت صبر اور استقلال کا مظاہرہ کیا ہے۔" حضور نے پُر جلال الفاظ میں فرمایا۔

"آج بھی اگر توبہ کرو تو ہماری دُعائیں جن پر تم نے ظلم توڑے ہیں۔ خدا کی قسم آج بھی تمہیں بچا لیں گی ... ایک ہی راہ ہے اور صرف ایک راہ کہ یہ توبہ کریں اور اگر موت آ بھی گئی ہو تو مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ احمدیوں کی دُعا سے موت ٹل جائے گی اور ملک بچ جائے گا۔

۲۸ر جولائی کو حضور نے فرمایا۔ اس سال ایک لاکھ تیس ہزار افراد احمدی ہوئے ۱۲۴ر ممالک میں احمدیت مستحکم طور پر قائم ہو چکی ہے۔ ایک سال میں ۴۳۳ نئی بیوت الذکر تعمیر ہوئی ہیں۔ ۱۴ر نئے جماعتی اخبار و جرائد کا اجراء ہوا۔ ۳۶ر ممالک کے ریڈیو۔ ۲۸ر ممالک کے ٹیلی وژن نے جماعت کے بارہ میں پروگرام نشر کئے۔ تحریکِ وقفِ نو میں پانچ ہزار بچے شامل ہو چکے ہیں۔

۲۹ر جولائی کو اختتامی خطاب میں فرمایا

"جماعت احمدیہ عالمِ انسانیت کے لئے آخری پناہ گاہ ہے۔ ہم کمزور ہیں مگر وہ خدا کمزور نہیں جس نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔ ہمارے ہتھیار محبت اور دلائل کے ہتھیار ہیں۔ ہم قوموں کو زندہ کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں مارنے کے لئے نہیں۔"

برطانیہ کے ممبر پارلیمنٹ ہیوگو سومرسن، WAVERLAY کے میئر اور کینیڈا کے ممبر پارلیمنٹ نے خطاب کیا۔ حاضری۔ تقریباً ۸ر ہزار

منعقدہ: ۲۶، ۲۷، ۲۸ر جولائی ۱۹۹۱ء

۲۶ر جولائی کو اسلام آباد میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ساڑھے چار بجے شام لوائے احمدیت لہرانے کے بعد جلسہ سالانہ یو۔کے کا افتتاح فرمایا افتتاحی تقریر میں حضور نے نظام قدرت ثانیہ سے وابستگی، اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑتے اور نظامِ جماعت کی اطاعت کی ضرورت اور اہمیت کا مضمون بیان فرمایا افتتاحی اجلاس میں ۴۴ر ممالک کے ۲۵۰۰ر نمائندے شامل تھے جن میں سے ۲۳۱ر کا تعلق انگلستان کے علاوہ دوسرے ممالک سے تھا۔ حضور کی تقریر کا ترجمہ بیک وقت سات زبانوں میں کیا جا رہا تھا اور گیارہ مختلف ممالک میں احباب جماعت اپنی اپنی جگہ براہ راست حضور کا افتتاحی خطاب سن رہے تھے۔

روداد جلسہ سالانہ

اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ (دینِ حق) پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لیے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اُنہونی نہیں ہے۔ (مجموعۂ اشتہار جلد اوّل)

ایک آسمانی درختِ وجود کی شاخیں جہاں بھی نمو پذیر ہوئیں ایک سی اٹھان سے ایک ہی رنگ و بو اور برگ و بار سے پھیلتی چلی گئیں۔ ہر زمین ان کے لیے ذرخیز ہوگئی ہر قسم کی آب و ہوا انھیں راس آگئی۔
کیونکہ ان کی تخم ریزی کرنے والے کے ہاتھ معمولی انسان کے ہاتھ نہیں تھے۔ اُن کے لگائے ہوئے درخت ہر سمت ہر دم بڑھتے چلے جائیں گے۔ دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو انھیں روک سکے۔

قبضۂ تقدیر میں دل ہیں اگر چاہے خدا
پھیر دے میری طرف آجائیں پھر بے اختیار

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

"اب جلسے کا یہ نظام دنیا کے ۲۰ سے زائد ممالک میں خدا کے فضل سے جاری ہو چکا ہے اور رفتہ رفتہ پھیلتا جا رہا ہے اور امید ہے کہ چند سال کے اندر اندر (انشاءاللہ تعالیٰ) ایک قادیان کا جلسہ اپنے ہم شکل اتنے جلسے پیدا کر دے گا کہ ۱۰۰ ممالک سے زائد ویسے ہی جلسے ہوا کریں گے اور ہر ملک میں حضرت مسیح موعود کا لنگر جاری ہوگا۔" (خطبہ جمعہ ۲۰ جولائی ۱۹۹۰ء)

دنیا کے جن ممالک میں جلسہ ہائے سالانہ کا آغاز ہوچکا ہے۔ ان کے نام اور جس سن سے جلسہ کا آغاز ہوا درج ذیل ہیں۔ ان میں سے بعض ممالک میں مسلسل جلسے نہیں ہو سکے مگر جلسہ کی روایت جاری ہے حضرت مسیح موعود کا لنگر جاری ہے اور جماعت ہر لمحہ ہر لحاظ سے ترقی پذیر ہے۔

ملک	سن آغاز	ملک	سن آغاز	ملک	سن آغاز
		نائیجیریا	۱۹۵۰ء	جرمنی	۱۹۷۶ء
بنگلہ دیش	۱۹۲۳ء	تنزانیہ	۱۹۶۱ء	کینیڈا	۱۹۷۷ء
ماریشس	۱۹۲۳ء			سپین	۱۹۷۸ء
غانا	۱۹۲۳ء	برٹش گی آنا	۱۹۶۳ء	سری لنکا	۱۹۷۸ء
انڈونیشیا	۱۹۲۷ء	برطانیہ	۱۹۶۴ء	جاپان	۱۹۸۱ء
مشرقی افریقہ	۱۹۴۴ء	لائبیریا	۱۹۶۷ء	ہالینڈ	۱۹۸۱ء
کینیا	۱۹۴۵ء	آئیوری کوسٹ	۱۹۶۸ء	سوئٹزرلینڈ	۱۹۸۳ء
ریاستہائے متحدہ امریکہ	۱۹۴۸ء	فجی	۱۹۷۰ء	سرینام	
سیرالیون	۱۹۴۹ء	گیمبیا	۱۹۷۵ء	ٹرینیڈاڈ	

ماریشس

۱۹۲۳ء ۲ نومبر دارالسلام روزہل میں پہلا سالانہ جلسہ ہوا۔ لمبے تعطل کے بعد دسمبر ۱۹۵۲ء میں دوسرا سالانہ جلسہ ہوا۔ پھر جنوری ۱۹۶۲ء دارالسلام کے نئے ہال میں سالانہ جلسہ ہوا جس میں مولوی محمد اسماعیل منیر صاحب، احمد اللہ بھنوی صاحب اور احمد حسین صاحب سوکیہ نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد ۵ جنوری ۱۹۶۹ء کو سالانہ جلسہ ہوا جس کی افتتاحی تقریر مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر نے کی اس جلسہ میں وزیر صحت اور بنک آف ماریشس نے تقاریر کیں۔ ان کو لٹریچر پیش کیا گیا۔ ۱۹۷۰ء میں یکم اور دو اگست کو جلسہ ہوا۔ جلسے کا افتتاح مکرم قریشی محمد اسلم صاحب نے کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

"ہم سب احمدی افراد کو اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھنا چاہیے جب تک دین حق (ناقل) کا پیغام دنیا کے کونوں تک نہیں پہنچا لیتے"

جلسہ کے دوران تراجم قرآن اور کتب کی نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا اور گورنر جنرل سر آرتھر لیونارڈ ولیمز کو قرآن کریم انگریزی کا تحفہ دیا گیا جلسہ میں بعض ہندو اور عیسائی حضرات بھی شامل ہوئے۔ (الفضل ۳ جنوری ۱۹۷۱ء)

یکم دو اکتوبر ۱۹۸۳ء بمقام روزہل ماریشس جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ حاضری ۲۰۰۰ تھی۔ قائم مقام وزیر اعظم عزت ماب سرگاشیاں جیوال صاحب نے شرکت کی۔ چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی، چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول نے بھی شرکت کی۔ ملکی ٹی وی نے جھلکیاں دکھائیں۔

گھانا

۱۹۲۳ء میں اسیام کے مقام پر ۲، ۳، ۴ اگست کو ساری جماعتوں کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اگلے سال ۹، ۱۰، ۱۱ جنوری ۱۹۲۴ء کو اسیام میں پھر ایک کامیاب جلسہ کیا گیا۔ یہ جلسے شروع میں سالٹ پانڈ سے باہر کی جماعتوں میں ہر سال باقاعدگی سے کیے جاتے رہے۔ ۱۹۴۷ء میں سالانہ جلسہ کماسی شہر میں منعقد ہوا تیسواں جلسہ ۷، ۸، ۹ جنوری ۱۹۵۴ء کو ہوا جس میں ۱۵۰۰ احباب شریک ہوئے اس کے بعد عموماً جنوری میں سالٹ پانڈ میں جلسے ہوتے رہے۔ سالٹ پانڈ کے جلسوں میں مرکزی جلسوں کی طرح مہمان جوش و خروش سے حمد کے ترانے گاتے ہوئے لاریوں میں بھر بھر کر آتے ہیں۔ ۱۹۵۷ء میں جلسہ کے شرکاء کی تعداد ۵۰۰۰ سے زائد تھی۔

۴، ۶ جنوری ۱۹۷۹ء میں بمقام سالٹ پانڈ گھانا منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ میں شرکاء کی تعداد ۲۰۰۰۰ تھی۔ ۱۰ تا ۱۲ جنوری ۱۹۸۰ء میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ میں شرکاء کی تعداد ۳۰۰۰۰ تھی۔

۹ تا ۱۰ جنوری ۱۹۸۱ء میں جلسہ سالانہ میں ۴۰۰۰۰ افراد نے شرکت کی۔

گھانا کے جلسوں کی خصوصیت یہ ہے کہ وہاں بغیر کسی تعصب کے اعلیٰ ترین سرکاری عہدے دار شریک ہوتے اور پیغامات ارسال کرتے ہیں ذرائع ابلاغ بروقار طریق پر تشہیر کرتے ہیں۔

۱۲ تا ۱۴ جنوری ۱۹۸۴ء میں شرکاء جلسہ کی تعداد ۴۰ ہزار تھی۔

سیکرٹری آف سٹیٹ اور پیرا ماؤنٹ چیفس نے شرکت کی گیارہ لاکھ سے زائد سیڈیز مالی قربانی پیش کی۔ ٹیلی وژن، ریڈیو اور اخبارات نے وسیع پیمانے پر خبریں شائع کیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پرجلال پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

"یہ خدا کی تقدیر ہے کہ افریقہ دین حق کی نشاۃ ثانیہ میں خاص رول ادا کرے میں ان قدموں کی چاپ سن رہا ہوں جو فوج در فوج دین حق کے قلعہ میں داخل ہوں گے میری آنکھ دین حق کے جھنڈے کو بلند ہوتے اور کفر کے جھنڈوں کو سرنگوں ہوتے دیکھ رہی ہے"

انڈونیشیا

۱۹۲۷ء ۲۴، ۲۵ دسمبر جماعت احمدیہ پاڈانگ نے پہلا کامیاب جلسہ کیا جس میں بہت سے دیگر مسلمانوں اور علماء نے شرکت کی اس جلسہ کی خبر وہاں کے کثیر الاشاعت اخبار "راڈیو" میں شائع ہوئی۔ یہ سب سے پہلی خبر تھی جو جماعت کے بارے میں کسی اخبار نے جرأت کر کے شائع کی۔ اس اخبار کے ایڈیٹر عبداللوہاب تھے جنہوں نے جماعت احمدیہ کے علماء کی علمیت پر مؤثر تبصرہ شائع کیا اور عوام الناس کو احمدیت اور احمدیوں کی مخالفت سے باز رکھنے کی تلقین کی۔

(الفضل قادیان ۳ فروری ۱۹۲۸ء)

۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء کو ۱۹۵۲ء کو انڈونیشیا کا چوتھا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ حضرت مصلح موعود کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ (تاریخ احمدیت ۱۵، ص ۳۵۸)

۲۹، ۳۰، ۳۱ دسمبر ۱۹۷۸ء بمقام چی سارووا (بوگور) مغربی جاوا میں انڈونیشیا کا ۲۶واں سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔

دو ہزار افراد نے شرکت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد وکیل التبشیر کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ (الفضل ۱۵ اپریل ۱۹۷۹ء)

۱۰، ۱۱، ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء کو انڈونیشیا میں ۲۹ جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں تقریباً ۳ ہزار احمدیوں نے شرکت کی۔

حکومت کے ایک نمائندے نے شرکت کی۔

انڈونیشیا کی مشہور اخبارات نے اس جلسہ کی خبریں نمایاں طور پر شائع کیں۔

۲۷ افراد نے اس جلسہ میں احمدیت قبول کی۔ (الفضل ۸ مئی ۱۹۸۲ء)

جماعت ہائے مشرقی افریقہ

۱۹۴۴ء میں تانگانیکا کی احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔ طول و عرض سے تشریف لائے ہوئے عہدیداران کی ایک میٹنگ میں فیصلہ ہوا کہ ہر سال ایک کانفرنس ہوا کرے۔ چنانچہ پہلی سالانہ کانفرنس ۱۹۴۵ء میں نیروبی میں منعقد ہوئی۔ جن میں

کینیا ٹانگانیکا یوگنڈا سے احباب نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں معززین سلسلہ شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ، مولوی نورالحق انور صاحب، شیخ امری عبیدی صاحب اور شیخ صالح صاحب شریک ہوئے۔ (ریویو آف ریلیجنز اگست ۱۹۷۳ء)

ریاست ہائے متحدہ امریکہ

۱۹۴۸ء ۵ستمبر بروز اتوار ڈیٹن میں پہلا سالانہ کنونشن ہوا۔ ثنا میا نے احمدی خواتین نے خود تیار کیے سرکلر کے ذریعے اعلان کیا گیا ایک سرکلر مہمانوں کی رہائش اور طعام اور باقی پروگرام پر شائع کیا گیا قیام و طعام کا انتظام جماعت ڈیٹن نے کیا۔ اس کنونشن میں شکاگو، پٹس برگ، انڈیاناپولس، کلیولینڈ، ٹیگسٹاؤن، ڈکائن، ہوم سٹیڈ، نیویارک کنساس سٹی، سینٹ لیوئس اور ڈیٹن کے ۹۰ احباب نے شرکت کی۔

(الفضل ۱۱ستمبر ۱۹۴۸ء)

۱۹۴۹ء ۱۷، ۱۸ستمبر کو دوسری سالانہ کانفرنس پٹس برگ میں ہوئی جس میں حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ذریعے روحانی انقلاب کا ذکر فرمایا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا خصوصی پیغام چوہدری خلیل احمد ناصر صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ حضور نے فرمایا۔

"آج سے ۲۹ سال پہلے میں نے مفتی محمد صادق صاحب کو جو حضرت مسیح موعود کے پرانے رفقاء میں سے ہیں آپ کے ملک میں (دینِ حق) کی تبلیغ کے لیے بھیجا تھا تاکہ وہ آپ کے سامنے خدا تعالیٰ اور ہدایت کا راستہ پیش کریں اس وقت شاید ان کی باتوں کو ایک بوڑھے مجذوب کی بڑ سمجھا گیا مگر آخر اس آواز کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے وہ لوگ پیدا کئے جو امریکہ میں سچائی اور صداقت کے علمبردار ہوئے۔"

(الفضل ۴ اکتوبر ۱۹۴۹ء)

اس کے بعد مختلف شہروں میں ہر سال جلسہ کا انعقاد ہوتا ہے۔ اخبارات، ریڈیو ٹیلی وژن پوری دلچسپی لیتے ہیں۔ بعض دفعہ علمائے سلسلہ کے انٹرویو شائع ہوتے ہیں ذیلی تنظیموں لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ، انصاراللہ کے الگ الگ اجلاس ہوتے ہیں۔

۴، ۵ستمبر ۱۹۸۱ء واشنگٹن ڈی سی ہونے والا جلسہ سالانہ انتہائی شاندار تھا امریکہ کے مشرقی ساحل سے مغربی ساحل تک پھیلی ہوئی ۲۵ جماعتوں کے ۵۰۰ نمائندے شریک ہوئے۔

۲، ۳، ۴ اگست ۱۹۸۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پیغام سنایا گیا جس میں آپ نے کتاب فتح اسلام از بانیٔ سلسلہ احمدیہ مطبوعہ ۱۸۹۱ء کا ایک حوالہ درج فرمایا۔

"دین حق (ناقل) کے لیے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے (الہام) وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔"

۲۴ جون کو احمدی خواتین سے خطاب کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے نصیحت فرمائی۔

"احمدی خواتین ایسا نمونہ پیش کریں کہ دینِ حق ہونے والے اعتراضات جھوٹے ثابت ہو جائیں۔۔۔ احمدی عورت بامقصد زندگی بسر کرتی ہے اسے دنیا کی گہماگہمی میں حصہ لینے سے کوئی نہیں روکتا۔۔۔ حصول لطف کے طریق کا رُخ پاکیزگی، لطافت اور نفاست کی طرف موڑ دیا جائے۔"

(الفضل ۳۱ جولائی ۱۹۸۹ء)

جون ۱۹۸۹ء میں امریکہ کے سالانہ جلسہ جو یونیورسٹی آف میری لین بالٹی مور میں منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ۲۵ جون ۱۹۸۹ء کو اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے نصیحت فرمائی۔

"خودکشی کی جانب بڑھتے ہوئے معاشرہ کو بچانے کی بھرپور جدوجہد کریں۔۔۔ اخلاقی اقدار کے احیاء کا کام صرف اور صرف احمدیوں کے ذریعے پورا ہو سکتا ہے۔۔۔ دینی تعلیم کو اپنی زندگیوں کے سانچے میں ڈھال کر ساری دنیا کے لیے نمونہ بن جائیں۔۔۔ میاں بیوی کے تعلقات اور مالی معاملات میں بہتری کے لیے بھرپور کوشش کریں۔" (الفضل یکم اگست ۱۹۸۹ء)

سیرالیون

۱۹۴۹ء ۱۲، ۱۳، ۱۴ دسمبر بو کے مقام پر پہلا جلسہ سالانہ ہوا جس میں سیرالیون میں پھیلی ہوئی ۳۳ جماعتوں کے ۹۰۰ احباب نے شرکت کی سیرالیون کے مقامی اخبار 'ابزرور' OBSERVER میں خبریں شائع ہوئیں۔ اس وقت سے لے کر اب تک ہر سال باقاعدگی سے جلسے ہو رہے ہیں سیرالیون کے مسلم زعماء اور حکومت کے وزراء بھی ذوق و شوق سے شرکت کرتے ہیں۔ ۱۹۶۰ء میں نامور شخصیتوں میں سے ایم ایس مصطفیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا۔

"موجودہ وقت میں مسلمانوں کی مشکلات کا صحیح حل صرف جماعت احمدیہ ہی پیش کر سکتی ہے اس جماعت کی کوششوں جدوجہد کا ثمر ہے کہ آج نہ صرف سیرالیون بلکہ تمام مغربی ممالک میں دین حق (ناقل) ہمیں تیزی سے پھیلتا ہوا نظر آ رہا ہے مغربی ممالک میں جماعت احمدیہ نے بہت تعمیر کی ہیں جن میں سے بعض کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ یہ جماعت ایک فعال جماعت ہے اور اشاعتِ دین کا صحیح جذبہ اور جوش ان میں پایا جاتا ہے۔" (فائل تاریخ سیرالیون صد ۱۱۲، صد ۱۱۳)

۱۹۷۹ء کے جلسہ کی اخبارات ریڈیو اور ٹی وی نے وسیع پیمانے پر اشاعت کی۔

۱۹۸۰ء میں حاضری دو ہزار تک پہنچ گئی۔ وزراء پیراماؤنٹ چیف اور اسلامی تنظیموں کے لیڈر بھی جلسوں میں شامل ہوتے رہے ۱۹۸۰ء میں ۳۰ افراد نے جلسہ کے موقع پر احمدیت قبول کی۔

۶ تا ۸ فروری ۱۹۸۱ء کے جلسہ میں صدرِ مملکت ڈاکٹر سیاکا سٹیونز نے اپنے پیغام میں کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ جلسہ سالانہ آپ کی جماعت کے اس مثبت عمل کا آئینہ دار ہوگا جو کہ آپ نے اس ملک میں مذہب کی ترقی کے لیے روا رکھا ہے"۔

اس جلسہ کے موقع پر ۲۵ افراد نے بیعت کی۔ ۵ تا ۷ فروری ۱۹۸۲ء کے جلسے میں ۱۰ افراد نے بیعت کی۔ حاضری دو ہزار تھی۔ ۴ تا ۶ فروری ۱۹۸۳ء کے جلسے میں غیر از جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے جنہیں شہر کے چیف اور امام بنگورہ بھی تھے۔ امام صاحب نے بتایا کہ انھیں خواب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آنحضور نے فرمایا کہ احمدی حق پر ہیں۔ انھوں نے کانفرنس میں یہ رویاء سنائی اور احمدیت قبول کرنے کا اعلان فرمایا۔

وزیرِ تعلیم (جو بفضلِ خدا احمدی ہیں) جناب ابوبکر کمارا نے بھی خطاب کیا۔

۶ افراد نے جلسہ کے دوران احمدیت قبول کی۔

(الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۸۳ء)

۸ تا ۱۰ فروری ۱۹۸۵ء کا جلسہ پہلی دفعہ احمدیہ اسکول بو کی بجائے کھلی جگہ پنڈال میں ہوا۔ پہلی دفعہ کارروائی کی وڈیو کیسٹ تیار کی گئی۔ خواتین کا علیحدہ پروگرام تھا کل ۹۴ افراد نے بیعت کی۔ اس جلسے میں پیراماؤنٹ چیف گیمبیا نے ایک اجلاس کی صدارت کی۔

تنزانیہ

۱۹۶۱ء ۵، ۶، ۷ اگست دارالسلام میں پہلی سالانہ کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں اکثر افریقی احمدی شریک ہوئے۔ کانفرنس کی کارروائی سواحیلی زبان میں تھی۔ اخبار "تانگانیکا سٹینڈرڈ" نے اس کانفرنس کی خبر شائع کی۔ پھر ۱۹۶۸ء میں سالانہ کانفرنس ہوئی اس وقت سے اب تک ہر سال باقاعدگی سے مختلف شہروں میں جلسے ہوتے ہیں۔

۱۹۷۴ء ۲۳، ۲۴، ۲۵ اگست دارالسلام میں ساتویں کانفرنس کے موقع پر حضرت امام جماعت الثالث کا پیغام پڑھا گیا۔

"پس اس اجتماع میں انفرادی اور اجتماعی دعاؤں پر بہت زور دیں اور تسبیح و تحمید استغفار اور درود شریف کثرت سے پڑھیں اللہ تعالیٰ آپ کی دعائیں قبول فرمائے۔ آمین۔ اپنے قول و فعل کا جائزہ لیں اور نئے سرے سے خدائی وعدے کے بعد غلبۂ دینِ حق (ناقل) کے دن کو قریب تر لانے کے لیے ہر قربانی پیش کرنے کا عزم کریں اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے کاموں میں برکت ڈالی جائے تو اپنے اعمال کو قرآن و سُنّت کے مطابق بنائیں جن غلطیوں میں ہو کر پہلے مسلمان نقصان اٹھا چکے ہیں۔ ان کا اعادہ نہ ہونے دیں۔

(الفضل ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۴ء)

۱۹۷۹ء ۲۸، ۲۹، ۳۰ ستمبر مکونگو کے مقام پر ہونے والے گیارھویں جلسہ سالانہ میں ایک افریقن احمدی مکرم ابراہیم جیلیموی نے مثال جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بیں مسلح شرپسندوں کے شر کا مقابلہ کیا۔ (الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۷۹ء)

۵ افراد نے بیعت کی۔

لائبیریا

۱۹۶۷ء ۵ نومبر قصبہ پیگ وے میں ایک روزہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کے صبح اور شام دو اجلاس ہوئے جس میں غیر از جماعت بھی شریک ہوئے چار بیعتیں ہوئیں حضرت خلیفۃ المسیح کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

(تحریک جدید دسمبر ۱۹۶۷ء)

۳، ۴ دسمبر ۱۹۸۸ء اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ الرابع نے اپنے پیغام میں حضرت بانیٔ سلسلہ کا پیغام دہرایا۔

"میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اول خدا کی توحید اختیار کرو دوسرے آپس میں محبّت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لیے کرامت ہو (ترجمہ) (تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ نے تمھارے دلوں میں پیدا کر دی) یاد رکھو الفت ایک اعجاز ہے۔ (ملفوظات جلد دوم ص ۴۸)

آپ نے دعا کی "اللہ کرے کہ دعاؤں کے ذریعے خدا تعالیٰ کے رحم کو جوش میں لاتے ہوئے آپ دعوتِ الی اللہ میں آگے سے آگے بڑھتے رہیں اور لائبیریا میں عظیم الشّان روحانی تغیّر پیدا کریں۔" آمین۔

(ہفت روزہ النّصر لندن ۲ دسمبر ۱۹۸۸ء)

آئیوری کوسٹ

۱۹۶۶ء ۱۳، ۱۴ اپریل پہلا جلسہ سالانہ ہوا پھر کچھ تعطل کے بعد ۲، ۳ مئی ۱۹۸۱ء احمدیہ دارالذکر آبی جان میں کامیاب جلسہ ہوا پھر تین سال کے بعد ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۸۵ء کو آبی جان میں جلسہ ہوا جس میں بیس جماعتوں کے احباب نے شرکت کی۔ جلسہ کی ریڈیو، ٹی وی سے تشہیر کروائی گئی حاضری اڑھائی تین صد رہی غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔

(فائل تاریخ آئیوری کوسٹ)

۱۹۸۶ء کے جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

گیمبیا

۱۹۷۵ء مئی ۲۸، ۲۹، ۳۰ مارچ پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس کے لیے حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے بہت محنت کی۔ اپنی بیماری کی وجہ سے خود جلسہ میں شریک نہ ہوسکے جلسہ قصبہ فرافینی FERAFENI کے کیونٹی ہال میں منعقد ہوا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت جماعت احمدیہ گیمبیا کے صدر ابراہیم مبعو صاحب نے کی اور افتتاحی تقریر مولوی داؤد احمد حنیف صاحب قائم مقام امیر جماعت نے کی ازاں بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور وکیل التبشیر صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا کارروائی کی تفصیلی خبر ریڈیو گیمبیا پر نشر ہوئی۔ (فائل تاریخ گیمبیا و الفضل)

جرمنی

۱۹۷۶ء میں ہیمبرگ میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ ۱۹۸۰ء سے جلسے فرنیکفرٹ میں ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ ۱۹۸۵ء میں حضور نے دعا فرمائی کہ وہ ماجرا جو سرزمین عرب پر گزرا تھا غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے جرمنی کی سرزمین پر بھی گزر جائے۔ (ضمیمہ تحریک جدید جون ۱۹۸۵ء)

۱۹۸۶ء کا جلسہ ناصر باغ گراس گیراؤ باغ میں ہوا۔ جس میں ۳۵۰۰ احباب احباب شریک ہوئے۔ ۵۰ افراد جن کا تعلق جرمنی اور عرب سے تھا بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہوئے۔

جرمنی کے جلسوں کے مہمان ہائے خصوصی نور احمد بولستاد (ناروے) عزت اولیور صاحب (سویڈن) منیر الدین صاحب شمس (انگلستان) امیر مسعود احمد صاحب (ڈنمارک) عزت مآب سفیر غانا عمانوایل ل بالیعقوبو (غانا) مبارک احمد صاحب ساقی (انگلستان) کرم الٰہی ظفر صاحب (سپین) عبد الحکیم اکمل صاحب (ہالینڈ) کمال یوسف صاحب (ناروے) مصطفیٰ ثابت صاحب (انگلستان) نعمان نومین صاحب (انگلستان)

۱۲ تا ۱۴ مئی ۱۹۸۹ء کے جلسے میں ۱۹ ممالک کے ۹ ہزار افراد نے شرکت کی۔ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ارشاد فرمایا۔ جلسہ گاہ میں سٹیج پر قادیان کے منارۃ المسیح کے نمونے پر ڈائس بنایا گیا تھا۔ یہ احمدیت کی نئی صدی کا پہلا جلسہ سالانہ تھا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح شرکت فرما رہے تھے۔ آپ نے جماعت جرمنی کو گزشتہ کامیاب صدی پر اظہار تشکر کے طور پر سو بیوت الذکر تعمیر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ۱۳ مئی کو خواتین سے خطاب میں دین حق میں عورت کی عظمت کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے رحمی رشتوں کی نگہداشت اور سوسائٹی میں باہمی محبت کو فروغ دینے کی طرف توجہ دلائی۔

۱۴ مئی کو اختتامی خطاب میں حضور نے فرمایا۔

"اگر آپ نے اپنی خرابیوں کو دور نہ کیا تو دعوت الی اللہ میں ناکام رہیں گے نئی صدی میں خدا تعالیٰ کی تقدیر حالات کو بدل رہی ہے۔ ایسے درد سے دعا کریں کہ وہ تقدیر ہیبت سے نازل ہو جائے جس کے ہم دیر سے منتظر بیٹھے ہیں"۔ (الفضل جولائی ۱۹۸۹ء)

شام کی مجلس عرفان میں ۱۷ ملکوں سے تعلق رکھنے والے ۳۵۰ افراد موجود تھے۔ ۲۷ افراد اور ایک فیملی نے بیعت کی۔

لوکل ٹی وی پر اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں۔

کینیڈا

کینیڈا میں جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ ۲۴، ۲۵ دسمبر ۱۹۷۰ء ٹورنٹو میں منعقد ہوا جس میں قریباً ۵۰ احباب نے شرکت کی۔

کانفرنس کا افتتاح عطاء اللہ کلیم صاحب مربی انچارج امریکہ نے کیا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور وکیل التبشیر صاحب کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ مکرم مولوی منصور احمد صاحب بشیر مربی انچارج کینیڈا کے علاوہ بعض دوستوں نے علمی اور تربیتی تقاریر کیں۔ ریڈیو نے کانفرنس کی رپورٹ بڑے اچھے پیرایہ میں نشر کی۔

کینیڈا کے جلسوں کو یہ خصوصیت حاصل رہی ہے کہ ریڈیو ٹی وی اور اخبارات مفصل خبریں دیتے رہے۔ مزید براں مقرروں کے انٹرویوز بھی نشر کرتے رہے۔

۱۹۸۲ء کے جلسہ سالانہ کے متعلق جو ۳۱ جولائی و یکم اگست کو منعقد ہوا ٹی وی پر پنڈمنٹ کا پروگرام دکھایا گیا۔ یہ ایک انٹرویو کی شکل میں تھا جس میں منیر الدین شمس صاحب نے جماعت کا تعارف اور تاریخ بیان کی۔ اس دوران ٹیلی وژن پر حضرت مسیح موعود اور خلفائے کرام کی تصاویر پیش کی جاتی رہیں۔ ۱۹۸۳ء کے جلسہ کی حاضری ۷۰۰ تھی۔

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار

کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار

اس زمانہ میں خُدا نے دی تھی شہرت کی خبر
جو کہ اب پوری ہوئی بعد از مُرورِ روزگار

(دُرِّثمین)

عاید پابندی کے باعث جلسہ سالانہ ارضِ پاکستان پر منعقد نہ ہوسکا۔ اس پر جماعت احمدیہ کے افراد نے زبردست یوم احتجاج منایا۔

یومِ احتجاج کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیّہ کا ارشاد

بیت الفضل لندن میں ۲۰ر دسمبر ۱۹۸۵ء کے خطبہ کے آخر میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے ایک تحریک کی جس میں فرمایا کہ ۲۶ر دسمبر کو اللہ تعالیٰ کے حضور یومِ احتجاج منایا جائے۔

حضور نے فرمایا "میں ایک تحریک کرنا چاہتا ہوں آپ کو پتہ ہے کہ جلسہ سالانہ مرکزیہ کے ایام قریب آرہے ہیں اور گزشتہ سال کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی گئی جو ۲۶ دسمبر کو ہونا تھا تو میرے ذہن میں خیال آیا کہ ہم اس دن اپنا احتجاج کا دن منائیں۔ حضور نے اعلان فرمایا تمام دنیا میں سب احمدی احتجاج کریں مگر کوئی ایک لفظ بھی احتجاج کا غیر اللہ کے سامنے نہ ہو۔ اس دن روزہ رکھا جائے۔ اس دن عبادتیں کی جائیں۔ دن کو بھی عبادت کی جائے رات کو بھی عبادت کی جائے اور تمام تر احتجاج رب اعلیٰ کے حضور کیا جائے۔ رکوع میں بھی احتجاج کیا جائے اور سجدوں میں بھی احتجاج کیا جائے اور کہا جائے کہ

اے ہمارے رب! ہمارے نزدیک تو ساری عظمتیں تیری ہی ہیں اور ہم تیرے سوا غیر اللہ کی عظمتوں کی کلیتہً نفی کرتے ہیں۔ ایک کوڑی کی بھی ہمیں پرواہ نہیں دنیا کی عظمتوں کی۔ اور ہمارے نزدیک صرف تُو اعلیٰ ہے اور ہر غیر تیرا، جو اعلیٰ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے جھوٹا ہے اور لازماً ناکام و نامراد ہونے والا ہے۔ پس تیرے حضور ہم اس دنیا کی عظمتوں کے دعوے کرنے والوں کے خلاف احتجاج کرتے ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک تو سوائے تیرے نہ کسی کو عظمت حاصل ہے نہ کسی کو علو حاصل ہے۔

بس اس روح کے ساتھ، اس جذبہ کے ساتھ ۲۶ر دسمبر کو یوم احتجاج بنادیں اور سارے عالم میں احمدی حمید الرحمٰن بن کر خدا کے حضور یہ احتجاج کی آواز بلند کریں۔"

جلسہ سالانہ کے مقررہ ایّام اہلِ ربوہ نے اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دُعاؤں میں گزارے

نفلی روزہ، ذکرِ الٰہی، نمازِ تہجّد باجماعت اور دیگر عبادات کا اہتمام

ربوہ ۲۶ر دسمبر آج یہاں اہلِ ربوہ نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۸۵ء کا انعقاد نہ ہوسکنے پر زمینی رکاوٹوں کے خلاف اللہ تعالیٰ کے حضور یوم احتجاج منایا گیا۔ آج کے دن خصوصی عبادات اور دعاؤں کا اہتمام کیا گیا نیز اہلِ ربوہ نے آج نفلی روزہ بھی رکھا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ احبابِ جماعت احمدیہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۵ء کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کے حضور یومِ احتجاج منائیں۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ربوہ کے تمام محلوں میں خانہ ہائے خدا میں اعلانات کرادیے گئے۔ جس میں اس دن کے پروگرام کی تفاصیل بیان کی گئی تھیں آج کے دن کا آغاز گھروں میں روزہ رکھنے کے لیے سحری کھانے سے ہوا محلوں میں اطفال الاحمدیہ نے تین ساڑھے تین بجے سے صلِّ علیٰ کے ورد کرتے ہوئے احباب کے گھروں پر دستکیں دے کر انھیں سحری کھانے کے لیے بیدار کیا۔ گھروں میں روزہ رکھنے کا اہتمام کیا گیا۔ بہت سے احباب نے گھروں میں نوافل ادا کیے۔ صبح پانچ بجے کے لگ بھگ تمام خانہ ہائے خدا میں نمازِ تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ احباب اس تعہد اور ذوق وشوق سے خانہ ہائے خدا میں نمازِ تہجّد کے لیے حاضر ہوئے کہ ربوہ کے خانہ ہائے خدا میں تنگی کا احساس پیدا ہوگیا۔ شدید سردی کے باوجود بچے جوان بوڑھے تہجّد کی نماز ادا کرنے دیوانہ وار خانہ ہائے خدا میں چلے آئے اور نماز میں اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر یومِ احتجاج منایا۔ احباب کی گریہ وزاری سے لرزہ طاری ہو جاتا تھا۔ خواتین نے گھروں میں نماز تہجد ادا کی نماز تہجّد کی ادائیگی کے بعد جملہ احباب خانہ ہائے خدا ہی میں رہے۔ نصف گھنٹے بعد چھ بجے صبح نمازِ فجر باجماعت ادا کی گئی۔ جس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کی تازہ تحریک نماز کے بارے میں خصوصی طور پر تیار کردہ درس بھی دیے گئے۔ ان درسوں میں نماز کی اہمیت کے بارے میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ارشاداتِ عالیہ اور ائمہ جماعت احمدیہ کے فرمودات کے اقتباسات شامل تھے۔

اس روز کی مناسبت سے نظارت اصلاح وارشاد نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے تازہ خطبات بابت تحریک نماز احباب میں وسیع پیمانے پر تقسیم کرائے۔ احباب نے خصوصی دعاؤں اور عبادات و نوافل اور تسبیح وتحمید میں یہ دن گزارا اور اس طرح کسی غیر اللہ کے سامنے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ یوم احتجاج منایا۔

ربوہ کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی احبابِ جماعت نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد کے ماتحت یہ دن دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزارا اور روزہ رکھنے کے علاوہ خصوصی دعاؤں اور درسوں کا اہتمام کیا۔

جلسہ سالانہ کی مقررہ تاریخوں یعنی ۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر کے تینوں دن ربوہ میں نمازِ تہجّد باجماعت خانہ ہائے خدا میں ادا کی گئی اور تینوں دن خصوصی دعاؤں اور درس وتدریس کا التزام جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل وکرم سے ابتلا کا دور فتح نمایاں کے ساتھ اختتام پذیر فرمائے۔ اپنے دین کو چار دانگ عالم میں جلد سے جلد سربلند کرے اور ہم احباب جماعت احمدیہ کو دن رات اپنے رب کی راہ میں قربانیاں دیتے چلے جانے کی توفیق بخشے۔ آمین

روزنامہ "الفضل" ربوہ

جستہ جستہ

انسانی فطرت کبھی پورا باغ دیکھ کر اطمینان نہیں پاتی کبھی ایک کلی ہی ٹھیک سے دل کے نشانے پر لگتی ہے ۔ لہٰذا باغ کے ساتھ چند انوکھی کلیاں پیش کی جارہی ہیں ۔ گلشنِ احمد کی رنگا رنگی کو اپنی تمام تر وسعت کے ساتھ پیش کرنا ممکنات کی حدود میں نہیں رہا لہٰذا چند واقعات سے اندازہ لگائیے ۔ جذب و قبول کرنے والے ذہنوں کے لئے سلسلے کا لٹریچر ایسے خزائن سے بھرا پڑا ہے ۔

جلسہ سالانہ پر مہمانوں کے لئے سرمائی بستروں کی کمی تھی ۔ نبی بخش نمبردار نے حضرت اقدس سے بستر منگوا کر مہمانوں کو دیئے ان بستروں میں حضرت اقدس کا بستر بھی چلا گیا ۔ حضور کے لئے ایک اور بستر منگوایا گیا ۔ حضور نے فرمایا یہ کسی دوست کو دے دو ۔ میرا کیا ہے مجھے تو اکثر رات کو نیند نہیں آتی سردی کی وہ رات حضور نے اس طرح گذاری کہ ایک صاحبزادہ پر جو غالباً حضرت مصلح موعود تھے ایک تنتری چوغہ اڑھایا ہوا تھا اور خود حضور بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے تھے اور اسی طرح وہ رات گذر گئی ۔

(مضامین مظہر صـ۹)

آپ مسکرا رہے تھے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ۔" ایک دن آپ (حضرت مسیح موعود ۔ ناقل) نے ہماری والدہ سے فرمایا کہ اب تو روپیہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی میرا خیال ہے کہ کسی سے قرض لے لیا جائے کیونکہ اب اخراجات کے لئے کوئی روپیہ پاس نہیں رہا ۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ ظہر کی نماز کے لئے تشریف لے گئے جب واپس آئے تو اس وقت آپ مسکرا رہے تھے واپس آنے کے بعد پہلے آپ کمرہ میں تشریف لے گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد باہر نکلے اور والدہ سے فرمایا کہ انسان باوجود خدا تعالیٰ کے متواتر نشان دیکھنے کے بعض دفعہ بدظنی سے کام لیتا ہے ۔ میں نے خیال کیا تھا کہ لنگر کے لئے روپیہ نہیں اب کہیں سے قرض لینا پڑے گا مگر جب میں نماز کے لئے گیا تو ایک شخص نے میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ آگے بڑھا اور اُس نے ایک پوٹلی میرے ہاتھ میں دے دی میں اس کی حالت کو دیکھ کر سمجھا کہ اس میں کچھ پیسے ہوں گے مگر جب گھر آکر اُسے کھولا تو اس میں سے کئی سو روپیہ نکل آیا ۔" (تفسیر صغیر صـ۳۴۱ جلد نہم)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد روایت کرتے ہیں کہ " والدہ صاحبہ نے فرمایا شروع میں سب لوگ لنگر سے ہی کھانا کھاتے تھے خواہ مہمان ہوں یا یہاں مقیم ہو چکے ہوں مقیم لوگ بعض اوقات اپنے پسند کی کوئی خاص چیز اپنے گھروں میں پکا لیتے تھے مگر حضرت صاحب کی خواہش یہ ہوتی تھی کہ اگر ہو سکے تو ایسی چیزیں بھی ان کے لئے آپ ہی کی طرف سے تیار ہو کر جاویں اور آپ کی خواہش رہتی تھی کہ جو شخص جس قسم کے کھانے کا عادی ہو اس کو اسی قسم کا کھانا دیا جا سکے ۔"

(سیرۃ حضرت اماں جان صـ۴۷۶)

جن کا خیال و گمان نہ تھا

" ایک دفعہ مارچ ۱۹۰۵ء کے مہینے میں بوجہ قلت آمدنی لنگر خانہ کے مصارف میں بہت دقت ہوئی کیونکہ کثرت سے مہمانوں کی آمد تھی اور اس کے مقابل پر روپیہ کی آمدنی کم ۔ اس لئے دعا کی گئی ۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا ۔ میرے سامنے آیا اور اُس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا ۔ میں نے اس کا نام پوچھا ۔ اس نے کہا نام کچھ نہیں ۔ میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہو گا ۔ اُس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی ٹیچی ۔ ٹیچی پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں یعنی عین ضرورت کے وقت کام آنے والا ۔ تب میری آنکھ کھل گئی ۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ کی طرف سے کیا ڈاک کے ذریعے سے اور کیا براہِ راست لوگوں کے ہاتھوں سے اس قدر مالی فتوحات ہوئیں جن کا خیال و گمان نہ تھا ۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد نمبر ۲۲ صـ۳۴۶)

جماعت کی ترقی

حضرت مسیح موعود ۱۹۰۷ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے تو جلسہ پر آنے والے مہمان بھی آپ کے ساتھ چل پڑے ۔ رستہ میں لوگوں کے پاؤں کی ٹھوکریں لگنے کی وجہ سے آپ کی جوتی بار بار اُتر جاتی اور کوئی مخلص آگے بڑھ کر آپ کو جوتی پہنا دیتا جب بار بار ایسا ہوا تو حضرت مسیح موعود کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ اب ہماری زندگی ختم ہونے کے قریب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جو ترقی مقدر کی ہے وہ اُس نے ہمیں دکھا دی ہے ۔

(افتتاحی خطاب حضرت مصلح موعود برموقع جلسہ سالانہ ۔ مطبوعہ الفضل ۸ ردسمبر ۱۹۵۸ء)

بنفسِ نفیس

" میری آنکھ نے پھر ایک حیرت افزاء چیز دیکھی جو کانوں کے ذریعے پیش ہوئی تھی ۔ حضرت اماں جان بنفسِ نفیس لنگر خانہ میں تشریف لے جاتی ہیں اور وہاں کے انتظامات کو دیکھتی ہیں اور اپنی تسلی کرتی ہیں پھر اپنے ذاتی اخراجات سے ایک پلاؤ کی دیگ مہمان خواتین کے لئے تیار کرواتی ہیں ۔ سوال پلاؤ کی ایک دیگ کا نہیں اکرام ضیف کے اس وصف کا ہے جو حضرت مسیح موعود کی زوجیت کے ساتھ آپ کو ملا ۔ مہمانوں

کی خاطر تواضع کے متعلق حضرت اماں جان کی سیرۃ کا باب بہت وسیع اور اس کی شاندار مثالیں بے شمار ہیں . . . . پھر یہی نہیں آپ اسٹیشن پر تشریف لے جاتی ہیں اور اپنی موٹر کو اس وقت مہمان عورتوں کو شہر لے جانے کے لئے پیش کر دیتی ہیں اور خود اسٹیشن پر کھڑی رہتی ہیں ۔" (نوٹ از حضرت یعقوب علی عرفانی الحکم ۱۴؍ جنوری ۱۹۳۴ء)

جو دوڑ رہے ہیں

"ایک دفعہ قادیان جلسے کے موقع پر گیا ہوا تھا۔ آپؓ جلسہ گاہ سے آکر نماز مغرب وعشاء بیت المبارک میں پڑھاتے تھے ۔ جب آپ نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے تو آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا آج میں جلسہ گاہ میں جانے کے لئے موٹر میں سوار ہو کر سڑک کے راستے جا رہا تھا اور لوگ مولوی شیر علی صاحب کے مکان اور شفاخانہ نور کے پاس پگڈنڈی کے راستے جا رہے تھے میری موٹر کی آواز سن کر پگڈنڈی پر جانے والے لوگوں میں سے کچھ لوگ دوڑنے لگے تا جلدی سے جلسہ گاہ پہنچ جائیں۔ میں نے اُن کی طرف دیکھ کر دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے کہ اے خدا ! جو لوگ دوڑ رہے ہیں تیرا فضل بھی اُن پر دوڑ کر آوے ۔ لیکن الٰہی تصرف عجیب رنگ میں ظاہر ہوا کہ دوڑنے والوں میں سے بعض لوگ ہلکے چلنے لگ گئے اور ہلکے چلنے والوں میں سے بعض لوگ دوڑنے لگ گئے ۔ "

ؓ حضرت مصلح موعود ... ناقل)

(تجلی قدرت از الحاج مولوی قدرت اللہ سنوری صفحہ ۱۳۸ اندازاً ۱۹۲۵ء کا واقعہ)

میری مریم

حضرت مصلح موعود اپنے ایک مضمون "میری مریم" میں حضرت سیّدہ اُمِّ طاہر صاحبہ مرحومہ کا محبت بھرا ذکر فرماتے ہوئے انکے نمایاں وصفِ مہمان نوازی کو بایں الفاظ خراج تحسین پیش فرماتے ہیں ۔

" مہمان نواز انتہا درجہ کی تھیں ہر ایک کو اپنے گھر میں جگہ دینے کی کوشش کرتیں اور حتی الوسع جلسہ کے موقع پر گھر میں ٹھہرنے والے مہمانوں کا لنگر سے کھانا نہ منگواتیں خود تکلیف اُٹھاتیں ۔ بچوں کو تکلیف دیتیں لیکن مہمان کو خوش کرنے کی کوشش کرتیں ۔ بعض دفعہ اپنے پر اس قدر بوجھ لاد لیتیں کہ میں بھی خفا ہوتا کہ آخر لنگر خانہ کا عملہ اسی غرض کے لئے ہے تم کیوں اس قدر تکلیف میں اپنے آپ کو ڈال کر اپنی صحت برباد کرتی ہو آخر تمہاری بیماری کی تکلیف مجھے ہی اُٹھانی پڑتی ہے مگر اس بارہ میں کسی نصیحت کا ان پر اثر نہ ہوتا ۔ کاش اب جبکہ وہ اپنے رب کی مہمان ہیں ان کی یہ مہمان نوازیاں اُن کے کام آجائیں اور وہ کریم میزبان اس وادیٔ غربت میں بھٹکنے والی روح کو اپنی جنت الفردوس میں مہمان کر کے لے جائے ۔"

(الفضل ۱۲؍ جولائی ۱۹۴۴ء)

"جلسوں پر بھی وہی ہماری میزبان ہوتی تھیں ۔ حالانکہ جلسہ سالانہ پر ان کی مصروفیات کا جو عالم ہوتا تھا اس کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ صبح کا ناشتہ وہ جلسہ گاہ پر جاتے ہوئے راستہ میں کرتی تھیں ۔ جلسہ سالانہ پر دار المسیح کے اندر اور باہر یعنی پورے قادیان میں مہمان ہی مہمان ہوتے تھے مگر موصوفہ کی مہمان نوازی کا یہ عالم ہوتا تھا کہ ہر شخص سمجھتا تھا کہ ان کی تمام تر توجہ و عنایات کا واحد مرکز صرف اس کی ذات ہے جلسہ گاہ کا انتظام ان کی پُر جوش اور دبنگ آواز کا مرہونِ منت ہوتا تھا ورنہ گاؤں سے جمع شدہ مجمع کو سنبھالنا آسان امر نہیں ۔"

روایت از محترمہ بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندرآباد ۔ دکن)

(سیرۃ اُمِّ طاہر صفحہ ۱۱۳)

ایک بابرکت رؤیا

"غالباً ۱۹۱۹ء کی بات ہے کہ میں جلسہ سالانہ کی تقریب پر قادیان پہنچا رات کو میں نے رؤیا دیکھی کہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کے گھر میں رہتا ہوں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قیام گاہ بھی دار المسیح ہی ہے اس وقت حضرت ابراہیمؑ نے مجھے ایک ڈبیہ جو خالص مشک سے بھری ہوئی تھی عطا فرمائی میں نے اس میں سے کچھ مشک کھائی اور پھر اس ڈبیہ کو جیب میں ڈال لیا یہ مشک بہت ہی عمدہ اور خوش ذائقہ تھی اس کے بعد میں حضرت ابراہیم کے سامنے آیت اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا پڑھ کر عرض کرتا ہوں کہ منصب امامت کا عطا کرنا تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے ۔ اس وقت جب میں نے زیادہ توجہ سے دیکھا تو حضرت ابراہیمؑ کی جگہ سیدنا محمودؓ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نظر آئے ۔ دوسرے دن جلسہ سالانہ میں حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پُر معارف لیکچر جو "عرفانِ الٰہی" کے موضوع پر تھا ہوا نماز ظہر و عصر کے بعد حضور کا لیکچر شروع ہوا اور عشاء کے وقت تک جاری رہا جب تقریر ختم ہوئی تو حضور نے اونچی آواز سے میرا نام لے کر ارشاد فرمایا کہ " مولوی غلام رسول راجیکی صاحب نمازِ مغرب و عشاء پڑھائیں لیکن لوگ تھکے ہوئے ہیں ۔ اس لئے نماز مختصر پڑھائی جائے ۔

(روایت از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ۔ حیات قدسی صفحہ ۱۲۰)

دُعا میں شرکت

جلسہ سالانہ ۱۹۵۰ء کے موقع پر جب آپؓ نے قافلہ زائرین کو تکیہ کمال الدین کے پاس ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں تو آپ نے کشف میں حضرت اقدس کی زیارت کی پھر جب قادیان میں داخل ہو کر حضرت اقدس* کے مزار پر قافلۂ درویشاں سمیت آپ نے دعا کرائی تو پھر آپ نے کشف دیکھا کہ حضرت اقدس تشریف لائے ہیں اور حضور کے دستِ مبارک میں ایک طشت میں پلاؤ ہے اور حضور نے وہ طشت آپ کو پکڑا دیا اسی طرح اس جلسہ سالانہ میں بیت الاقصیٰ میں آپ دُعا کر رہے تھے تو پھر آپ پر کشفی حالت طاری ہو گئی آپ نے دیکھا کہ حضرت اقدس بھی دعا میں شریک ہوئے ہیں ۔

(حضرتؓ مولوی غلام رسول راجیکی صاحب .... احمد جلد ہشتم صفحہ ۴۲)

* حضرت مسیح موعود

وہ چاند سے مکھڑے والا

"میرے دل نے خواہش کی کہ حضور سیدنا مسیح پاک کو دُور سے تو دیکھ لیا ہے مگر نزدیک بیٹھ کر دیکھنے کا موقع مِل جائے تو کیا ہی خوش قسمتی ہے ابھی اس خیال ہی میں بیت الاقصیٰ کے آخری حصّہ میں نماز جمعہ کے انتظار میں بیٹھا تھا کہ وہ چاند سے مکھڑے والا خوشبو سے معطّر دلبر آتا ہے اور عین میرے اور میرے بھائی حافظ ملک محمد صاحب کے سامنے بیٹھ جاتا ہے اور میں شکر مولیٰ میں لگ جاتا اور حیرت میں پڑ جاتا ہوں کہ یہ ناچیز بندہ اور یہ انعام الہٰی یہ میرے دل کی خواہش تھی یا بجلی کی تار تھی کہ جس نے بندہ نواز کے دل پر اثر کیا اور بندہ کے پاس لا بٹھایا مجھے اس جلسہ (۱۹۰۷ء) میں حضرت اقدس کی دونوں روز دونوں تقاریر سننے کا موقع ملتا ہے۔ ایک روز حضور سیر کے لئے قصبہ سے باہر تشریف لے جاتے ہیں اور یالارادہ بڑے بازار میں سے اپنے گرد بھیڑ بمیت باہر چلے جاتے ہیں تاکہ قادیان کے ہندو ساکنین کو یہ نظارہ دکھلایا جائے کہ یہ چھوٹا سا گاؤں اور یہ جمِ غفیر اور یاد کرایا جائے کہ حضور کا الہام یاْتونَ من کُلِّ فجٍّ عمیق کیسی صداقت کے ساتھ پورا کیا ہے۔"

(روایت از ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب .... احمد جلد ششم صنہ ۹)

شہادت کی انگلی کی شہادت

جلسہ سالانہ ۱۹۰۸ء سے چار پانچ روز پہلے حضرت حافظ حامد علی صاحب، منشی امام الدین پٹواری صاحب کے پاس آئے اور حضرت میاں صاحب (حضرت مُصلح موعود) کا پیغام دیا کہ جلسہ سالانہ کے لئے لکڑی کا انتظام کریں ....

منشی صاحب کی طبیعت بہت جوشیلی تھی فوراً لکڑی کے انتظام میں مشغول ہو گئے۔ اور تین چار دن میں حسبِ ضرورت لکڑی بھجوا دی۔ سارا سارا دن خود کھڑے رہ کر لکڑی کٹواتے اور گڈوں پر لدوا کر قادیان بھیجتے۔ خود بڑھیوں کے ساتھ لکڑی کٹوانے میں مدد دے رہے تھے کہ دائیں ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی کٹ گئی اپنی اولاد کو یہ سارا واقعہ سُنا کر خوش ہوا کرتے تھے بعدازاں مستقل طور پر قادیان میں رہائش اختیار کرنے کے بعد کئی سال تک جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ بطور افسر دیگ بیرون قصبہ خدمات سرانجام دیتے رہے۔

(..... احمد صہ ۱۰۲)

قیمتی تحفہ

تحریر از مکرم نور عالم صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

"میں اپنے کمرے میں تنہا لیٹا ہوا تھا۔ بانی صاحب کے دو فرزند نصیر احمد بانی و شریف احمد بانی کمرے میں داخل ہوئے اور میرے ہاتھ میں ایک پیکٹ دیتے ہوئے کہا کہ اباجان نے قادیان سے آپ کے لئے تحفہ لایا ہے۔ کھول کر دیکھا تو خشک روٹی کے ٹکڑے تھے اور گڑ تھا بانی صاحب نے یہ روٹیاں مہمان خانہ سے لی تھیں اور گڑ کسی غریب درویش بھائی سے خریدا تھا۔ ذرا تصور فرمائیے مرحوم کو دیارِ مسیح سے کیسی عقیدت تھی اور آپ سمجھتے تھے کہ ایک احمدی کو حضرت مسیح موعود کے لنگر کی روٹی سے زیادہ قیمتی تحفہ اور کیا دیا جاسکتا ہے۔"

روٹی کی لذّت

" کئی شاید سمجھتے ہوں کہ اتنی لذت نہیں ملتی جتنی ان کی گھر کی روٹی میں ملتی ہے لیکن ہمیں تو بہت لذّت آتی ہے ..... سب سے زیادہ مزے دار روٹی جو میں نے عمر میں کھائی ہے وہ تازہ گرم گرم تنوری روٹی تھی جو جلسہ سالانہ کے تنور سے نکلی اور میں نے بغیر سالن کے کھالی اور ساتھ پانی پی لیا۔ بہت سے کھانے میں نے کھائے ہیں۔ اب بھی اس روٹی کی لذّت دل میں سرور پیدا کرتی ہے حالانکہ اس وقت نہ جلسہ ہو رہا ہے اور نہ وہ تنور چل رہا ہے۔"

(خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرمودہ ۲۸ نومبر ۱۹۷۵ء)

روٹی کے ٹکڑے

جناب شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ لاہور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے متعلق رقم طراز ہیں:

"ایک دفعہ کا واقعہ ہے لنگر خانہ میں روٹی ختم ہو چکی تھی۔ اور سیالکوٹ کے کسی معزّز زمیندار نے کھانا کھانا تھا اس نے آپ کے پاس شکایت کی کہ روٹی ختم ہو چکی ہے۔ اور مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔ آپ اُسی وقت اس کے ساتھ لنگر خانہ تشریف لے گئے۔ کھانے کی میز پر کافی تعداد میں بکھرے ہوئے بچے کھچے ٹکڑے پڑے تھے ان کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ چودھری صاحب! کھانا تو موجود ہے۔ آئیے میں اور آپ دونوں کھائیں۔ چنانچہ آپ نے بعض ٹکڑے اکٹھے کر لئے اور پہلے خود کھانا شروع کر دیئے سالن تو موجود تھا ہی روٹی کے قائم مقام ٹکڑے جمع ہو گئے۔ آپ کو دیکھ کر اس معزز مہمان نے بھی وہ ٹکڑے کھانا شروع کر دیئے۔ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ

(الفرقان ستمبر، اکتوبر ۱۹۶۱ء)

قوم کے خادم

میاں اللہ دتہ صاحب سپاہی پنشنر سیالکوٹ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔

"میں ملازمت کی حالت میں ایک دفعہ قادیان جلسہ دیکھنے آیا۔ میں رات کے کسی حصّہ میں قادیان پہنچا تھا۔ میں اس وقت ناصر آباد میں اپنی بیوی بچوں کے ساتھ رہتا تھا۔ صبح کا وقت تھا کہ میں دودھ لینے کے لئے شہر میں گیا۔ راستہ میں کیا دیکھا کہ احمدیہ اسکول کے پاس حضرت میر صاحب مجھے ملے اور میں نے السلامُ علیکم کہا۔ آپ کا گلا

بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے السلام علیکم کا جواب دیا اور اشارے سے فرمایا۔ میاں اللہ دتہ آؤ میرے ساتھ۔ میں اُن کے ساتھ سٹور میں گیا۔ آپ نے ۴، ۵ لوٹے اپنے دونوں ہاتھوں میں اُٹھا لئے میں نے بھی لوٹوں کا ایک ٹوکرہ سر پر اٹھا لیا۔ جہاں تک میرا خیال ہے آپ افسر جلسہ تھے۔ آگے آگے آپ جا رہے تھے پیچھے پیچھے میں جا رہا تھا۔ ہم احمدیہ اسکول پہنچے اور لوٹے وضو کرنے کی جگہ پر رکھ دیئے۔ اس طرح لوگوں کے وضو کرنے کی تکلیف دور ہو گئی۔"

(ستمبر اکتوبر الفرقان ۱۹۶۱ء)

مجھے اب بھی یاد ہے

"مجھے اب بھی یاد ہے شروع شروع میں جب جامعہ نصرت کے میدان میں جلسہ ہوا کرتا تھا۔ غالباً حضرت صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد میں باہر نکلا کیونکہ میں افسر جلسہ سالانہ تھا اور مجھے دوسری ڈیوٹیوں پر جانا تھا۔ ایک صاحب جن کو میں ذاتی طور پر جانتا تھا کہ وہ لکھ پتی تھے یا اس سے بھی زیادہ امیر تھے۔ انہوں نے ہاتھ میں ایک بکس پکڑا ہوا تھا اور ساتھ اُن کی بیوی تھی وہ اڈے کی طرف سے چلے آ رہے تھے میں سمجھ گیا کہ یہ تو ابھی پہنچے ہیں۔ میں نے اُن سے پوچھا۔

آپ کے لئے رہائش کی جگہ مقرر ہے ؟

کہنے لگے "نہیں اب جا کر تلاش کروں گا۔"

میں نے سوچا یہ اب کہاں تلاش کریں گے . . . میں نے اُن سے کہا آیئے میں آپ کے لئے کوشش کرتا ہوں۔ میں اپنے گھروں میں ایک جگہ گیا۔ گھر والوں سے پوچھا کوئی کمرہ یا کوئی ڈرائنگ روم خالی ہو مگر پتہ لگا کہ کوئی بھی خالی نہیں پھر ہم دوسرے گھر گئے حتیٰ کہ تیسرے گھر میں تلاش کرتے کرتے ایک چھوٹا سا غسلخانہ ٹائپ کمرہ تھا۔ جس میں گھر والوں کی کچھ چیزیں پڑی ہوئی تھیں۔ میں نے کہا۔ کیا یہ کمرہ آپ کے لئے ٹھیک ہے ؟

کہنے لگے بڑا اچھا ہے الحمدللہ ہم اس میں بڑے آرام سے رہیں گے۔ میں نے وہ کمرہ خالی کروا دیا۔ دبؔ[1] کی ایک پنڈ منگوائی اور وہاں ڈلوا دی۔"

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مطبوعہ الفضل ۱۵ دسمبر ۱۹۸۰ء)

[1] دبؔ دراصل بُوجوں والی گھاس ہوتی تھی جو کاٹ کر بچھاتے تھے اور جو تکلیف دہ ہوتی تھی پھر جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو آرام پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے زمین کو کہا یہاں چاول اُگا ورنہ پہلے تو یہاں چاول نہیں ہوتا تھا۔

صرف امام کے لئے

"پچھلے سال آنے والوں میں سے ایک شخص نے مجھ سے ایک بڑا دلچسپ واقعہ بیان کیا۔ کہتے ہیں میں برٹش ایمبیسی اسلام آباد (پاکستان) میں بیٹھا ہوا تھا اور امیگریشن کا آفیسر ایک بوڑھی عورت کے ساتھ انٹرویو لے رہا تھا جو کہ تعلیم یافتہ بھی معلوم نہیں ہوتی تھی معمر عورت تھی سادہ سی غریب سی جب اس نے بہت سے سوال کئے اور دیر لگا دیتے لگا تو اچانک اس کو خیال آیا کہ اس سے پوچھوں کہ اس کا کوئی رشتہ دار تو نہیں کیونکہ وہ کہہ رہی تھی کہ میں تو اپنے امام کو ملنے جا رہی ہوں۔ اس نے کہا بی بی تمہارا کوئی رشتہ دار بھی وہاں ہے۔ اس نے کہا کہ ہاں میرا ایک بیٹا ہے فلاں جگہ رہتا ہے تو اسی وقت امیگریشن افسر کے کان کھڑے ہوئے اور اس نے کہا کہ یہ تو بہانہ بنا رہی ہے۔ اپنے بیٹے کے پاس ٹھہرنے کے لئے اور وہاں نیشنیلٹی لینے کے لئے جا رہی ہو گی۔ یہ بدظنی اس کے دل میں پیدا ہوئی تو اس نے کہا کہ اچھا یہ کیوں نہیں کہتی۔ امام امام کیوں کہہ رہی ہو یہ کیوں نہیں کہتی کہ میں اپنے بیٹے سے ملنے جا رہی ہوں۔ اس کا جواب سنیئے۔ کہتی ہے

دُرفٹے منہ! اس طرح بے اختیار اس کے منہ سے دُرفٹے منہ نکلا کہ اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ اس جذبات کی وجہ سے۔ کہتی میرا پتر تیس سال دا اُو نھے اے۔ میں مڑ کے اُوس پاسے کدی نظر نہیں کیتی۔ میرا امام اُے جید ے لئی میں بے قرار ہو گئی آں کس بیٹے کی بات کہہ رہے ہو ۳۰ سال سے میرا بیٹا وہاں ہے میں نے کبھی اس ملک کی طرف نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ ہاں جب سے میرا امام گیا ہے میں بے قرار ہو گئی ہوں اور بے چین ہو گئی ہوں۔"

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جلسہ برطانیہ ۱۹۸۸ء)

سادہ سی ترکیب ۔ کامیاب تجربہ

چند سال پہلے میں نے گھر میں ایک بڑی اچھی ترکیب دیکھی تھی بستر بنانے کی، وہ بڑی سادہ سی ترکیب ہے، اگر اُسے اختیار کیا جائے تو وقتی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ انہوں نے پرانی کھاد کی بوریاں دھو کر اس سے غلاف بنا لئے اور ان میں پرالی بھر لی اور ان کو اوپر نیچے سے ٹھیک کر کے ایک طرف رکھ لیا اور جب اُن کے مہمان آئے جن کے پاس بستر وغیرہ نہیں تھے تو ان کو اس کی توشکیں دے دیں اور جو زائد توشکیں ہیں وہ اوپر لینے کے کام آ جاتی ہیں چنانچہ اس طرح ڈبل بستر بن گئے۔ میں نے جب اُن سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نہایت ہی کامیاب تجربہ ہے نرم بھی رہتا ہے اور گرم بھی اس توشک کو دیکھ کر مہمان بہت خوش ہوئے۔"

(خطبہ ۴ نومبر ۱۹۸۳ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع مطبوعہ الفضل ۲۶ نومبر ۱۹۸۳ء)

اولاد کے لئے باپ کا گھر

"یہاں کا جسمانی دسترخوان یعنی لنگر بھی آپ کی خدا تعالیٰ کی طرف سے دعوت ہے۔ جو نان فرشتہ آپ کے روحانی باپ کو اس کے اور اس کے درویشوں کے لئے دے گیا ہے۔ اس کی بھی قدر کریں اور ان ایام میں خصوصاً درویش صفت بنیں گھر آپ کا ہے اولاد کے لئے باپ کا گھر اپنا ہوتا ہے۔ سال بھر کے بعد بچھڑی ہوئی اولاد باپ کے دسترخوان پر جمع ہوتی ہے تو کس قدر خوش ہوتی ہے خواہ اپنے گھر میں کیسی بھی خوشحال ہوں۔ خصوصاً بیٹیاں باپ کے گھر روکھی سوکھی بھی ملے تو اس کو نعمت جان کر خوشی سے کھاتی ہیں۔ وہ خوشی اپنے گھر کبھی محسوس نہیں کر سکتیں تو اس کا بھی خیال رہے کہ آپ ہی مہمان ہیں اور آپ ہی میزبان یہ مبارک روٹی آپ کو مسیح موعود

ہی کھلا رہے ہیں۔"

(تقریر حضرت نواب مبارکہ بیگم جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء)

تبرک

"یہاں اگر خراب روٹی بھی کبھی ملے تو آپ کے لئے ہزارہا کھانوں سے زیادہ مبارک ہے اور جو اس میں مزہ آپ کو آئے وہ دنیا کی کسی اعلیٰ سے اعلیٰ نعمت میں بھی نہ پائیں۔ اس لنگر کے تو ٹکڑے بھی تبرک ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ لنگر کا کھانا بھی اندر گھر میں پکتا تھا اور جلسہ کی روٹی ہمارے صحن میں پکنا تو کئی سال تک مجھے بھی یقینی طور پر یاد ہے۔ اس وقت وہ بھی ایک بہت بڑی رونق نظر آتی تھی پھر اس کو اللہ تعالیٰ نے وسیع سے وسیع تر کیا اور کرے گا۔ اب لنگر کے تنور ایک جگہ کی بجائے کئی جگہ بنتے ہیں اور کئی جگہ سے روٹی تقسیم ہوتی ہے کام بڑھ گیا ہے۔ مگر آپ ہمیشہ وہی تصور کریں کہ آپ دارِ مسیح موعود کے خاص مہمان ہیں۔ آپ میں سے بہت کم لوگوں کو معلوم ہو گا کہ حضرت مسیح موعود کے پورے گھر کا نام" دارالامن " آپ کا رکھا ہوا تھا۔ جیسا کہ مختلف کمروں کے نام بیت الذکر اور بیت الفکر وغیرہ آپ نے سُنے ہوں گے۔ تو جہاں بھی آپ لوگ اس سلسلہ میں جمع ہوں۔ اپنے کو اسی طرح" دارالامن" میں سمجھیں اور امن و محبت کو شعار بنائیں۔ حضرت مسیح موعود نے لنگر بہت محبت سے اپنے مہمانوں کے لئے جاری کیا اور اس کا آپ کو بہت خیال رہتا تھا کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو اور زیادہ سے زیادہ لوگ آئیں۔ اور اس سے آرام پائیں۔ لنگر کا کام قریباً بہت آخر زمانہ تک آپ کے ہاتھ میں ہی تھا۔ مجھے یاد آتے ہیں۔ وہ دن کہ میاں نجم الدین بھیرے والے جو منتظم ہوا کرتے تھے۔ آتے اور بتاتے کہ آٹا ختم ہے یا دوسری چیزیں تو آپ جلدی سے جو رقم موجود ہوتی ان کو دیتے اور فرماتے کہ جائیں اور سامان لیں کہیں مہمان کو تکلیف نہ ہو۔ ایک دفعہ کا خوب یاد ہے مجھے کہ آپ نے جیب اور اپنے رُمال کی گرہیں کھول کھول کر روپے پیسے جتنے نکلے میاں نجم الدین کو پکڑا دیئے اور فرمایا بس اس وقت یہی نکلا ہے۔ صرف ۳۲ روپے کچھ آنے اور کچھ پیسے تھے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزارہا پر نوبت پہنچی ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اس کا شکر کریں اور دعائیں کریں کہ تمام روحانی برکات کا سلسلہ جاری ہے۔ اور یہ ظاہری لنگر بھی کہ یہ بھی ایک نشان ہے بڑھتا چلا جائے۔"

حضرت نواب مبارکہ بیگم (تاریخ لجنہ جلد سوم صہ ۱۲۴)

ایک نصیحت ایک تنبیہ

مستورات میں مہمان نوازی کے فرائض حضرت اُم داؤد صاحبہ ۱۹۲۲ء سے ۱۹۵۱ء تک ادا کرتی رہیں۔ ۱۹۵۲ء کے جلسہ سالانہ پر آپ بیمار تھیں مگر مہمانانِ مسیح کے ساتھ قلبی تعلق کا اندازہ اُن کی اس تحریر سے ہوتا ہے جو باوجود بیماری کے آپ نے کارکنات کے لئے تحریر فرمائی۔

"سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے اس جلسہ کو خیر و خوبی سے اختتام تک پہنچایا اور ہمیں مہمانوں کی خدمت عطا کی یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایک لمبے عرصے سے ہم جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کرتے چلے آتے ہیں مجھے وہ دن بھی یاد ہے جبکہ قادیان میں حضرت اماں جان کے مکان کے نچلے حصے میں صرف چند ایک مہمانوں کے سامنے دستر خوان بچھا کر اور قطاریں بنوا کر کھانا کھلوایا کرتے تھے لیکن اب وہی حضرت مسیح موعود کے مہمان ہزارہا کی گنتی میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے اپنے اس کام کے لئے ہمیں نوازا ورنہ دنیا میں کروڑوں کروڑ مخلوق بھری پڑی ہے ہم نہ ہوتے تو کوئی اور لوگ اس کام کو سرانجام دینے والے ہوتے اس شکریہ میں کہ اپنے اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منتخب فرمایا۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ کام کو نیک نیتی اور اخلاص سے کریں اور آئندہ بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں کام تو اللہ تعالیٰ کا ہے وہ ہو کر رہے گا لیکن اگر ہماری نیتوں میں اخلاص نہ ہو گا اور ہم اس کام کو آئندہ بہتر بنانے کی کوشش نہ کریں گی تو ہم ثواب سے محروم ہو جائیں گی۔"

(تاریخ لجنہ جلد دوم صہ ۲۹۶)

کایا پلٹ گئی

"ایک دفعہ لنگر خانہ میں رات کو بارش ہو گئی۔ نانبائی اور پیڑے بنانے والی عورتیں ایک دم اُٹھ کر اندر کو بھاگیں کام رُک گیا بڑی پریشانی ہوئی۔ میں نے سب خدام و اطفال، بچوں بوڑھوں بڑوں کو بُلایا اور کہا کہ جس کو جو چیز میسّر آتی ہے وہ اُٹھائے اور ان نانبائیوں کے سر پر چھتری کے طور پر پکڑے رہے بارش اس کو نہ بھگوئے چنانچہ پھر کام شروع ہو گیا اور ساری رات قریباً اسی طرح گزری۔ . . . صبح کو مجھے ایک مولوی صاحب مجھے ملے مجھے دیکھتے ہی بھاگ کر مجھ سے لپٹ گئے اور چھوٹتے ہی کہا میں نے بیعت کر لی ہے میں حیران ہوا کہ یہ تو بڑے کٹر اور متعصب قسم کے شخص تھے اور سندھ میں (مخالفین۔ ناقل) کے پیش روں میں سے تھے ان کی کایا کیسی پلٹی انہوں نے بتایا کہ جب رات کو بارش ہوئی تو میں یہ دیکھنے آیا کہ دیکھیں اب احمدی کیا کرتے ہیں۔ میں نے یہ حیرت انگیز منظر دیکھا کہ افسر ماتحت کارکن سب کنالیاں اور پراتیں لے کر نانبائیوں کو بارش سے بچا رہے ہیں۔ یہ نظارا دیکھ کر میری ایسی کایا پلٹ گئی میں نے کہا کہ میں لازماً بیعت کروں گا۔ میں نے باقی رات بڑی بے چینی سے کاٹی اب صبح بیعت کر کے آرہا ہوں۔" (حضور اُس وقت افسر جلسہ تھے)

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث الفضل ۲ ,دسمبر ۱۹۸۲ء)

حضرت مُصلح موعود کا اندازِ خطابت

(مرزا عبدالرحیم بیگ)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کے اندازِ تخاطب و تقاریر کے بارے میں بتانا کوئی آسان بات نہیں اور ساتھ ہی سامعین کی کیفیت بیان کرنا ممکن نہیں۔ لیکن جو کچھ آنکھ نے دیکھا۔ ذہن میں اُترا اور قلبی کیفیت پیدا ہوئی اس کو بتانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

لوگوں کو اس وقت کا شدّت سے انتظار رہتا جب حضرت مصلح موعود نے تقریر کرنی ہوتی۔ پھر جو افراد جلسے کے دوران کسی ضرورت کے تحت باہر چلے جاتے تھے وہ وقت سے پہلے جلسہ گاہ میں پہنچنے کی کوشش کرتے۔ اور ساتھ ہی یہ خواہش بھی ہوتی کہ آگے جگہ مل سکے۔ لیکن نظم وضبط کا یہ عالم کہ جس کو جہاں بھی جگہ میسّر آتی بیٹھتے چلے جاتے۔ پھر جب وقت تنگ ہونے لگتا تو اکثر دیکھا گیا کہ شیدائی گلیوں میں دوڑتے ہوئے پہنچتے۔ بزرگوں اور کمزوروں کے قدم بھی تیزی سے پڑتے۔ ساتھ ہی یہ خوف بھی رہتا کہ تقریر شروع نہ ہو جائے اور ایسا نہ ہو کہ کچھ سننے سے محروم رہ جائیں۔ گویا پروانے تھے جو شمع کے گرد جمع ہونے کے لئے تڑپتے نظر آتے۔

جب حضرت مُصلح موعود جلسہ گاہ میں تشریف لاتے۔ تو عاشقانِ خلافت کے چہرے دیکھنے سے تعلق رکھتے تھے۔ خوشی مسرت و فرحت کے ساتھ ساتھ آنکھوں کی چمک دلی کیفیت کو ظاہر کرتی۔

تلاوتِ قرآنِ پاک میں سوز اور اثر ایسا کہ دلوں کی کیفیت بدل جاتی۔ اور عالم پر سکتہ طاری رہتا۔ پھر جب تقریر شروع ہوتی تو موضوع کے مطابق اس کی باریک سے باریک جزئیات کو بھی مدّنظر رکھتے۔ قرآنی علوم کے اسرار و رموز کے در کھلتے چلے جاتے۔ دقیق سے دقیق مسئلہ منطقی انداز میں سمجھایا جاتا۔ اور کیسا ہی خشک اور مشکل مضمون ہو۔ آپ اس میں دلچسپی پیدا کر دیتے۔ عام فہم، آسان الفاظ، دلچسپ واقعات پھر برمحل مزاح کی کیفیت پیدا کرتے ہوئے لطائف کا بیان جو اکثر تاریخی نوعیت، اقوام کے مزاج اور انسانی فطرت کو ظاہر کرنے والے ہوتے جس سے سامعین کے ذہن تازہ اور بشاش رہتے یوں عارفانہ انداز میں ثقیل سے ثقیل موضوع پر ہمیشہ گرفت مضبوط رہتی اور تسلسل قائم رہتا۔

بسا اوقات خطاب گھنٹوں پر محیط ہوتا۔ لیکن دلچسپی کا وہی حال جو شروع میں تھا آخر تک برقرار رہتا۔ تھکان، گھبراہٹ یا بے چینی جو عام طور پر طویل تقاریر کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ کبھی بھی دکھائی نہ دیتی۔ بلکہ ہمیشہ یہ تاثر ملتا کہ آپ بولتے رہیں اور یہ سلسلہ ختم نہ ہو۔

آپ مضامین کے لحاظ سے اپنی آواز کو پُرجوش انداز میں بلند کرتے تو فضا نعروں میں بدل جاتی اور بعض امور پر خصوصیت کے ساتھ توجہ دلانے کی غرض سے ان کو اتنے عروج پر لے جاتے کہ طبیعت پر اثرانداز ہوتے ہوئے دلوں کو گرماتی ہوئی ذہنوں میں اترتی چلی جاتی۔ اور ہمیشہ ہی تقریر کے بعد ہر شخص اس کے اکثر حصے دہراتا ایک دوسرے کو توجہ دلاتا کہ کیا نکتہ بیان فرمایا۔ اور یہ بات تو اس سے پہلے سمجھ میں ہی نہیں آتی تھی اور یوں دیر تک بلکہ دنوں مہینوں تک امامِ وقت کا ذکر ہوتا رہتا۔

جن خوش نصیب افراد کو آپ کی تقاریر سننے کا موقع میسّر آیا۔ وہ اس بات کے یقیناً گواہ ہیں کہ خداتعالیٰ کے ساتھ فدائیت، رسولِ خداؐ کے بارے میں عاشقانہ انداز اور اُمّتِ مسلمہ کے لئے درد اور تڑپ ان میں نمایاں تھا

تربیت کے موضوعات جن میں اخلاق و کردار کی تعمیر اُن کے باریک در باریک حقائق اور چشم پوشی کر دینے کی وجہ سے جو مسائل پیدا ہو جاتے ہیں ان سب کا ذکر پھر ان کی اصلاح کے طریق اپنانے کے گُر سب کچھ ہی تو بتایا جاتا۔ اور یوں قوم کو زندہ کرنے کی اُمنگ کا ظہور ہوتا۔ اس کے علاوہ جب اقوامِ عالم پر بات ہوتی تو ان کے ماضی، حال اور مستقبل کو یوں بیان فرماتے کہ گویا آپ کے سامنے ہر ملک و قوم کے حالات اس کی تاریخ اس کا پس منظر اُن کی خوبیاں اور خامیاں اور کمزوریوں کے پیدا ہونے کے اسباب کہاں کردار میں جھول تھا اور کہاں سے اخلاقی بیماریوں نے حملہ کیا اور کیوں وہ بڑھی اور کہاں پر اصلاح ہوئی یوں معلوم ہوتا کہ ساری دُنیا کی طرزِ معاشرت، تہذیب و تمدن اور علوم و افکار پر دسترس کی وجہ سے کہ آپ گویا ان میں ہی رہتے بستے رہے ہیں۔ کبھی روس کا مستقبل اور کبھی یہ کہ امریکہ و چین میں یہ ہوگا۔ برطانیہ کے لئے کیا مسائل پیدا ہونے والے ہیں۔ افریقی اقوام کیوں اور کیسے دوسری اقوام پر اثرانداز ہوں گی۔ اور اُمّتِ مسلمہ کے لئے یہ کچھ مقدر ہے۔ گویا علوم کا بہتا ہوا دریا تھا جو اپنی روانی میں ذہنوں کو سیراب کرتا چلا جاتا۔ آپ کی تقاریر پُرمغز، مدلّل، حقائق سے پُر، عارفانہ کلام، منطق و فلسفہ کے دقیق مسائل پر عام فہم انداز گویا سامعین کی طبائع کو قائل کر دیتے۔ ایسا سحر جو دلوں اور ذہنوں کو بدلتے ہوئے ہر طبقۂ فکر کے انسان کو سیر کرتا لیکن علوم کے حصول کی تڑپ اور تشنگی بڑھ جاتی جو ہر لفظ کو جذب کرنے کی قوت عطا کرتی

خداتعالیٰ اس مقدس وجود پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ

اُمّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

افسر ہائے جلسہ سالانہ

۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح موعود نے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی اور خود ہی اس کے جملہ انتظامات فرمائے۔ ذیل میں ان احباب کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہیں مختلف جلسہ ہائے سالانہ کے انتظامات کی ذمہ داری سپرد کی جاتی رہی۔ وہ عام طور پر صدر انتظامیہ کمیٹی، منتظم یا ناظم کہلاتے تھے بعد میں افسر جلسہ سالانہ کہلائے۔ یاد رہے ابتداء میں حضرت مسیح موعود اور آپ کی رحلت کے بعد قدرتِ ثانیہ کے مظاہر بنفسِ نفیس جلسہ کے انتظامات کے بارہ میں راہنمائی اور نگرانی فرماتے رہے۔

حضرت الحاج حکیم مولوی نورالدین
حضرت میر ناصر نواب
حضرت شیخ یعقوب علی تراب
حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد
حضرت صاحبزادہ مرزا بشیراحمد
حضرت میر محمد اسحاق
شیخ عبدالرحمان مصری صاحب
خان صاحب مولوی فرزند علی
حضرت قاضی محمد عبداللہ

تقسیم ملک کے بعد جلسہ قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد منتظم اعلیٰ یا افسر جلسہ سالانہ کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے افسران کے اسماء درج ذیل ہیں۔

حضرت قاضی محمد عبداللہ
سید محمود اللہ شاہ صاحب
حضرت خان صاحب منشی برکت علی
میاں عبدالمنان عمر صاحب
حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
سید میر داؤد احمد صاحب
چوہدری حمید اللہ صاحب ...... تا حال

منتظمین جلسہ گاہ مردانہ

حضرت چوہدری فتح محمد سیال
حضرت مولوی عبدالمغنی
حضرت سید ولی اللہ شاہ
حضرت خان حامد حسین شاہ
حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد
حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
مولانا عبدالمالک خان صاحب
مولانا سلطان محمود انور صاحب

منتظمات جلسہ گاہ زنانہ

حضرت سیدہ اُمّ طاہر
حضرت سیدہ سارہ بیگم
حضرت سیدہ مریم صدیقہ
حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم
فرخندہ شاہ صاحبہ
بشریٰ بشیر صاحبہ
اسماء طاہرہ صاحبہ
صفیہ عزیز صاحبہ

جلسہ ہائے سالانہ کے مواقع پر اجلاسات کی صدارت کی سعادت حاصل کرنے والے احباب

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی
حضرت مولانا جلال الدین شمس
حضرت شیخ محمد حسن جج کانپور
حضرت کپتان غلام محمد
حضرت ذوالفقار علی خان
حضرت ابوالہاشم خان
چوہدری اسداللہ خان صاحب
سیٹھ عبدالحیٔ صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد
حضرت مفتی محمد صادق
حضرت میر محمد اسحاق
حضرت منشی فرزند علی
حضرت مولانا عبدالماجد بھاگلپوری
حضرت سید حامد حسین شاہ
حضرت قاضی محمد اسلم
نواب اکبر یار جنگ بہادر حیدرآباد دکن
چوہدری محمد دین صاحب

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں
حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
حضرت شیخ رحمت اللہ تاجر
حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندرآبادی
حضرت چوہدری فتح محمد سیال
حضرت چوہدری نعمت اللہ
حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
ملک خان صاحب نون
چوہدری عبداللہ خان صاحب

حضرت مرزا عبدالحق
پروفیسر علی احمد صاحب ایم اے
میر محمد بخش صاحب
صاحبزادہ مرزا منظفر احمد
مولوی اختر علی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس مونگھیر
پروفیسر سید اختر احمد صاحب اورینوی
سید فضل احمد صاحب پٹنہ
سیٹھ محمد معین الدین صاحب
مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل
مولانا عنایت اللہ صاحب
قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ
سلطان احمد صاحب ظفر

چوہدری احمد مختار صاحب
شیخ بشیر احمد صاحب
شیخ محمد احمد صاحب مظہر
چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب
حافظ جمال احمد صاحب
شیخ مبارک احمد صاحب
حافظ صالح محمد الہ دین صاحب
سید محمد نور عالم صاحب امیر کلکتہ
صوفی غلام محمد صاحب
بابو تاج الدین صاحب
سید میر داؤد احمد صاحب
سید بشارت احمد وکیل

چوہدری انور حسین صاحب
صاحبزادہ مرزا وسیم احمد
مولوی محمد صاحب
مولوی غلام اکبر خان صاحب وکیل
جناب بی ایم عبدالرحیم صاحب پریذیڈنٹ بنگلور
چوہدری نصر اللہ خاں صاحب
سیٹھ محمد الیاس صاحب
سیٹھ منیر احمد صاحب بانی
منظفر احمد صاحب ظفر
میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری
مولانا ابوالعطاء صاحب

جلسہ ہائے سالانہ کے مواقع پر اجلاسات کی صدارت کی سعادت حاصل کرنے والی خواتین

حضرت نصرت جہاں بیگم (اماں جان)
حضرت سیدہ اُمّ ناصر
حضرت سیدہ اُمّ طاہر
بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد
بیگم صاحبہ شمشاد علی خان صاحب
بیگم صاحبہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
بیگم صاحبہ سید عزیز اللہ شاہ صاحب
صاحبزادی امۃ السلام
بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب لاہور
صاحبزادی امۃ الباسط
بیگم صاحبہ سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی
ناصرہ بیگم صاحبہ مدراس
خدیجہ یونتو صاحبہ انڈونیشیا
فرحت الہ دین صاحبہ
رضیہ ظفر صاحبہ امریکہ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم
حضرت سیدہ مہر آپا
حضرت سیدہ منصورہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
سیدہ فضیلت صاحبہ
بیگم صاحبہ میر محبوب علی خانصاحب
سیدہ نصیرہ بیگم حضرت مرزا عزیز احمد
مجیدہ بیگم اہلیہ چوہدری شاہنواز صاحب
سلیمہ بیگم صاحبہ کراچی
امۃ الحی صاحبہ اہلیہ چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب لاہور
بیگم صاحبہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
بیگم صاحبہ ملک محمد اسماعیل صاحب
سیدہ امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
اعظم النسا صاحبہ حیدر آباد
عائشہ شریف صاحبہ امریکہ

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم
حضرت سیدہ مریم صدیقہ
بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق
استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
بیگم صاحبہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب
بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی
بیگم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ
بیگم صاحبہ مرزا خورشید احمد صاحب
صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبزادہ مرزا منظفر احمد صاحب
سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحب
امۃ اللہ بشیرہ صاحبہ حیدر آباد
رشیدہ سعید صاحبہ صدر لجنہ امریکہ
صاحبزادی امۃ البصیر
صاحبزادی امۃ النصیر

On the Auspicious Occasion of the Hundredth Annual Convention

Ahmediyya International Association

1891-1991

AL-MEHRAB

LAJNA IMAILLAH KARACHI

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

IN THE NAME OF ALLAH, THE MOST GRACIOUS, THE MERCIFUL

AL-MEHRAB

On the Auspicious Occasion of

The Hundredth Annual Convention

1891 - 1991

Ahmediyya International Association

By

LAJNA IMAILLAH KARACHI

(For the members of Ahmediyya Association only)

Editor Incharge: Amtul Bari Nasir

Translators: Mahmooda Ama-tus-Sami Wahab
Surayya Hamza
Lt. Commander (Rtd.) Abdul Momin

Publisher: Tariq Mahmood Badar
1370/15, F.B. Area,
Karachi-75950, Pakistan.

Says, The Almighty Allah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۗ قَالَ اَوَلَمْ
تُؤْمِنْ ۗ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ۗ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ
الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ
جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِيْنَكَ سَعْيًا ۗ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ○

In the name of Allah, the most Gracious,
the Merciful

And *remember* when Abraham said. 'My Lord, show me how Thou givest life to the dead.' He said, 'Hast thou not believed ?' He said, 'Yes, but *I ask this* that my heart may be at rest.' He answered, 'Take four birds and make them attached to thyself. Then put each of them on a hill; then call them; they will come to thee in haste. And know that Allah is Mighty, Wise.'

(Al-Baqara 261)

Says, our Holy Prophet Mohammad (peace be upon him)

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه و
سلم فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ
فَاِنَّهُ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِى

When you find the Mahdi, perform bai'ah (pledge of allegiance) at his hands. You must go to him, even if you have to reach him across icebound mountains on your knees. He is the Mahdi and the Caliph of Allah.

(Ibn Maajah)

Says, The Promised Messiah

Look, how the Lord God
Has made the whole world
Bow down before me,
In deep respect !
He found me obscure,
Quite unknown ;
But He has carried my fame
All over the globe !

Just
Whatsoever I had desired ;
Whatsoever I had longed for ;
Just whatsoever was my aim
And object, even all that
He has granted to me !
I was a poor man, with little
Resources; but He bestowed
On me an immense wealth,
Which cannot be counted !

Out of the blessings
Of this world,
There is not one,
In His grace,
And great munificence,
He has not granted
To me !

(Translated from Urdu)

ANNOUNCEMENT

This hand bill was published by the Promised Messiah on December 30, 1891 at the end of the first Jalsa Salana (annual convention) of Jama'at Ahmadiyya, to inform the members of Jama'at about holding of second Jalsa (1892).

All the sincere members of the Jama'at who have entered the covenant of Ba'it with me, the major aim of this Ba'it is that love for the worldly things should extinguish from the hearts, while at the same time the Jama'at should acquire more knowledge and advance in realization of God and love for the Holy Prophet Muhammad (peace and blessings of God be upon him), and such a severance with the world should take place that the journey for the hereafter should not seem abominable. But in order to achieve this object, it is necessary to stay in company and spend a part of the life in this path, so that with the will of God by witnessing the divinity of some definite manifestation, some weakness, infirmity or indolence might be removed. And having attained perfect belief, fervor and zeal for divine love should be created. So always be concerned and anxiously seek God's divine help and guidance, and until such favorable turn of circumstances does not take place you must meet me off and on. Because making a covenant of Ba'it and not bothering to meet, such a Ba'it does not vouchsafe blessings, and it would only amount to fulfilling a formality. And since for some people because of weakness of disposition or lack of means or the long distance, it is not possible that they should come and stay in company, or take the trouble of coming several times in the year for visiting, the hearts of most of the people lack the provocation to undergo discomfort or face great harm or damage. Hence it seems advisable that 3 days in a year should be fixed for such a meeting in which all the sincere members provided they are healthy and have the time and if no strong impediments stand in their way should be able to be present on the fixed dates. So in my opinion it should be better to keep 27th December to 29th December i.e. after today will be 30th December 1891. In future if 27th December comes in my life, people should try as far as possible to come on these dates in order to hear divine speeches and to participate in prayers. And in this meeting such information about the truth will be related which is necessary for the promotion and advancement of faith, belief and the knowledge of God. Particular endeavor will be made to the best of one's ability in the elevated court of the most merciful Allah that, He may draw them to Himself, and accept them, and purify them and transform them. Another advantage of these meetings would be that all the new sincere members who have come in the fold of the Jama'at during the year would be able to meet their fellow brethren. And with this casual acquaintance, the bond of friendship, love and introduction will keep on developing. During this period if any fellow brother dies, prayers for the salvation and deliverance of his soul will be held in this meeting. An effort will be made with prayers to the most Glorious Allah that He may purify all the brethren spiritually and remove from them their unfamiliarity, coldness and differences. And in this spiritual convention there will be many other spiritual advantages which will come to light from time to time with the will of God. It would be appropriate for people with less means that they should plan for attending this convention. If with a little domestic economy they put by a little for the journey every day every month then without any difficulty they would have enough money for this journey, in a way then they would be travelling without any cost. People who accept this proposal should inform me right now so that a separate list of such names can be made who would try their best to come on these fixed dates and who make a firm resolve for the rest of their lives that they would attend this convention with heart and soul, except in the case of such hindrance or impediment that might make it impossible to undertake the journey. All the friends who attended this religious consultation meeting held on the 27th December, and faced the difficulties of the journey just for the sake of Allah, may God reward them and bless them for each step that they took for reaching here. *Amen.*

يا احمد بارك الله فيك

O Ahmad! God has put His blessings in you

FULFILLMENT OF PREDICTIONS IN THE FORM OF ANNUAL CONVENTIONS

The sayings of prophets are apparently ordinary words but in reality they are inspired words. Their dreams come true and their dreams and revelations have different manifestations of meanings and their foretellings, given in revelations, are signs of great truths and they are fulfilled with grandeur at their destined time.

In the present times, the great 'Mujadid' (rivivalist) of the True Faith, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani lived a contented life in an ordinary, remote village, unknown to the outside world. God chose him, made him known to the world and revealed many a sign in support of his truthfulness. One of these was the sign of "prosperity". A single man attracted attention of the world. Piety, family and followers, knowledge and wealth all prospered. This tiding fulfilled itself in many ways and will continue to do so.

In the following lines, a few predictions/signs are being related which were given to Hazrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani, the Promised Messiah and have come true in the form of the "Annual Convention", as a source of enriching belief and will continue doing so Inshallah.

The Promised Messiah, while relating a dream of **1874**, said,

> *"I saw an angel in the form of a boy sitting on a high platform, holding a wholesome naan (bread) in his hand. It was shining bright. He gave it to me and said, 'This is for you and your companions.' (darvesh). This dream is of the time when I was not known and had no claim, neither had I any company of followers. Now I have a company of a good many people who have put faith above worldly things and made themselves 'darvesh'. They have, further, migrated from their homes, leaving their relations and friends behind and have come to stay in my neighbourhood. From the 'bread' I interpreted that God Himself would look after me and my companions for our needs, and the worry of food will not distract us. It has been so thereafter."*
>
> *(Nazool-e-Masih Pg 206, Roohani Khazain Vol 18, Pgs 584, 585)*

This dream was fulfilled in such a way that the "free kitchen" of the Promised Messiah never ceased to function for a single day. Millions of people are benefiting from both, the spiritual inspiration and physical existence of this free kitchen.

In **1881** God Almighty named him "Bait-Ullah", this being a prediction that people from all over the world will converge for the convention.

In **1882**, God Almighty inspired him to say this prayer,

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ

(Tazkara Pg. 47)

"O God! leave me not alone. Thou art the best of successors."

God then gave him tidings for acceptance of this prayer and for granting prosperity and large number of followers. God Almighty revealed to him in the same revelation,

وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ

(Tazkara Pg. 52)

"Remember, a time will come when people in large numbers will come to you, you must not be impolite to them and don't get tired by their large number."

Again there was a revelation:-

وَوَسِّعْ مَكَانَكَ

"Expand your house"

The Promised Messiah explained,

"It is clearly told in this revelation that the day is near when visitors will crowd to such an extent that it will be difficult for all of them to meet you. Don't express any displeasure and don't get tired of meeting them. God be praised! What a great Prediction! This was revealed 17 years earlier when I had only 2 or 3 visitors, and that too occasionally. This shows God's knowledge of the future."

(Siraj-e-Munir Pg. 63, 64)

In 1883 it was revealed:-

"I love you. I shall give you a large party of _ _ _ _ _ (Deen-e-Haq)."

(Tazkara Pg. 103)

Then again in **1883** God Almighty addressed him thus,

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا إِبْرَاهِيمُ

(Tazkara Pg 105)

"Peace be upon you, O Abraham."

And the "Ibrahim" of the present age says,

"I am sometimes Adam, sometimes Moses, sometimes Jacob and Abraham as well. I have many generations."

(Dur-re-Sameen).

These are tidings proclaiming the assembly of different races and nations at one center.

In 1886 there was another glad tiding:-

"God will take your message to the corners/ends of the world."

"God will give you complete success and all your desires will be fulfilled. I will increase the number of your sincere and loving devotees. Their number will grow _ _ _ _ _. The time is coming, rather it is very close when God will implant your love in the hearts of nobles and kings to the extent that they shall seek blessings from your clothes."

(Tazkara Pgs. 141, 142)

During the Annual Convention of the Ahmadiyya Community, U.K., in 1987, two kings from Nigeria accepted Ahmadiyyat and received benediction from the Promised Messiah's clothes.

This prediction has been fulfilled in the literal sense previously, and in future too it will continue doing so.

In **1892** God revealed.

"Days of success will come and gifts will reach you from far and wide."

يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ

(Tazkara Pg. 201)

In **1897**, God Almighty again revealed about the ever increasing number of visitors.

وَسِّعْ مَكَانَكَ يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ

(Tazkara Pg. 297)

The Promised Messiah interprets it as,

"Expand your house as people from far off places will come to visit you. I have seen this prediction come true as visitors came over from Peshawar to Madras. But this very prediction was repeated which means that hereafter the prediction will come true with greater number and force.

"وَاللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مَانِعَ لِمَا أَرَادَ"

God Almighty does what He Wills and

there is none to stop Him from what He Wills."

(Advertisement 17 Feb 1897)

One hundred years have gone by since the establishment of the Promised Messiah's Community. The convention of people from Peshawar to Madras, the number which made the Promised Messiah happy, has now expanded to 126 countries of the world. People from all over the world come to present their very lives.

In **1899**, there were these tidings:-

إنا اخرجنا لك زروعا يا إبراهيم

"O Abraham, We shall grow crops for you during spring."

The Promised Messiah says,

"Zroo is plural of Zra and Zra in Arabic is used for spring crops i.e. wheat, barley etc._ _ _ _ _ It seems to suggest, why are you worried? There will be plenty of crops for you i.e. We shall make provision for all your needs."

(Tazkara Pg. 340, 341, Supplement to the Taryaq-ul-Qaloob Pgs. 2, 4)

The Promised Messiah relates,

"Once there was a famine and flour was sold at 5 sears for one rupee. There was revelation about the expenses of the "Free Kitchen."

أليس الله بكاف عبده

"Isn't God enough for his servants."

In **1900**, the Immortal God revealed,

إني حاشر كل قوم يأتونك جنبا وإني
أنرت مكانك تنزيل من الله العزيز الرحيم

(Tazkara Pg. 391)

"I will send crowd after crowd from different nations to you. I have lit up your house. These are the words of the Almighty God who is all Powerful and Merciful."

There were glad tidings in 1906,

أريحك ولا أجيحك وأخرج منك قوما

"I shall bless you and shall not destroy you. and shall raise a large people out of you."

It was revealed 14 times on different occasions,

يأتيك من كل فج عميق - ويأتون من
كل فج عميق

"Gifts will be presented to you from far off places and so many people will come to you that the paths will be pitted."

Today, from near and far off, people bearing the rigours of journey, come with tokens of love of God, love of the Holy Prophet, truth, piety, humility and modesty. The Promised Messiah is the only one on earth on whose call people flock together in love. That history making, victorious General, who adorned the heavenly throne, had the support of the Omnipotent God. That great achiever left behind him a healthy and living, ever developing community.

God Almighty promised him,

"The Holy Prophet Muhammad (peace be upon him) is the leader of all prophets. God will put right all your efforts and shall give all that you have wished for. The Almighty God will pay attention to this _ _ _ _ _.

_ _ _ _ _ I will exhibit my brilliance, I will raise you through My Omnipotence. A person was sent to warn and admonish, the world did not accept him (his warnings) But God will accept him and will prove his righteousness forcefully.

(Tazkara Pg. 641)

QADIAN DAR-UL-AMAAN

The House of Refuge and Protection

Qadian is a Town, situated near Batala in District Gurdaspur, in the Province of East Punjab, India. During the reign of the Mughal Emperor, Muhammad Zaheer-ud-Din Babar, an ancestor of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, the Founder of the Ahmadiyya Movement, Mirza Hadi Baig, an esteemed Chief came to this area from Samorkand, in 1530 A.D. (i.e. 938 Hijra), alongwith 200 of his subordinates and family members. This place at that time was a forest land, about 50 miles northeast of Lahore. Here, he laid the foundation of a State by the name of 'Islampur', which flourished till 1802 A.D. Even during the period of the Promised Messiah's great grand father, Mirza Gul Mohammed, this State, popularly known as 'Islampur Qazi Majhi', consisted of almost 85 villages. However, due to the incessant attacks of the Sikhs, its parameters were considerably reduced.

Owing to its religious atmosphere, this town held a prominent status in this region. During Mirza Gul Mohammed's period, there were about 100 religious scholars, men of God and Huffaz-e-Quran [(1)] in Qadian, who received fixed allowances for their personal upkeep. Each one from among the servants, dependents and relatives offered the daily prayers regularly. This regularity in the performance of prayers was observed to such an extent that even the flour grinding women used to pay particular attention to their daily, as well as, Tahajjud[(2)] prayers. The Afghan Muslims, living in the surrounding areas considered it a holy place due to the piety and purity of its people. It was considered a peaceful and blessed place where truth, justice and fear of God prevailed.

During the period of the Promised Messiah's grand father, Mirza Ata Mohammed, due to some will of God, this region was conquered by the Sikhs. Only Qadian was left in his possession. The town of Qadian was structured on the pattern of a fortress with four turrets and a 22 feet wide rampart on which 3 carriages could be driven easily at a time. A couple of soldiers and a few cannons were used for keeping guard. Around the rampart was a deep and wide ditch which later on became a moat, after being filled with water and came to be known as "dhaab". A group of Sikhs called the "Ram Gariah", occupied Qadian through deception and razed to ground all the beautiful mosques and residential buildings. They ruined the gardens and burned the library to ashes. The people of Qadian, including the ancestors of the Promised Messiah, were forced into exile.

Towards the end of the Sikh ruler Maharaja Ranjeet Singh's reign, five villages were returned to Mirza Ghulam Murtaza, the Promised Messiah's father. With the passage of time, the name 'Islampur Qazi', was reduced to only 'Qazi' and locally changed first to 'Qadi' and then to 'Qadian'.

This seemingly ordinary village with its dramatic past held no apparent worldly distinction. But the love of the Creater chose it to be the foundation stone on which the new world order was to be based in future. Centuries old proofs exist of its being a holy and blessed locale. Its reference is also found at a number of places among the traditions of the Holy Prophet (Peace and blessing of Allah upon him) from which its location can be ascertained.

يُخْرُجُ نَاسٌ مِّنَ الْمَشْرِقِ فَيُوَطِّنُوْنَ لِلْمَهْدِيِّ سُلْطَانَهُ

(Kanz-ul-Aamal Vol. 7, Pg. 186)

"The people on the east of Arabia will set up the spiritual sovereignity of the Mehdi in their own country."

(1) those who learn the entire Holy Quran by heart.
(2) an optional prayer offered after midnight.

يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ مِنْ قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا كَدْعَهْ وَ
يُصَدِّقُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَجْمَعُ اَصْحَابَهُ مِنْ اَقْصَى
الْبِلَادِ عَلٰى عِدَّةِ اَهْلِ بَدْرٍ بِثَلَاثِ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ
عَشَرَ رَجُلاً وَّمَعَهُ صَحِيْفَةٌ مَخْتُوْمَةٌ فِيْهَا
عَدَدُ اَصْحَابِهِ بِاَسْمَائِهِمْ وَبِلَادِهِمْ وَخِلَالِهِمْ

(Jawahir-ul-Asrar manuscript, written by Sheikh Ali Hamza Bin Ali Malik-ut-Tusi, Irshadat-e-Faridi (Vol. 3, Pg. 70):

"The Mehdi will be commissioned from a place called Kadaa and God Almighty will verify his claim. He will be blessed with the company of 313 exalted companions in likeness of the companions in the Battle of Badar, whose names and addresses will be noted down in an authentic book."

عِصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ النَّارِ
عِصَابَةٌ تَغْزُ الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَى
ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام

(Nisaee Kitab-ul-Jihad Pg 496 Musnid Ahmad and Kanz-ul-Aamal)

"There are two such groups among my disciples who will be saved from the fire. One group is the one which will be engaged in battle in Hind (India) and the other will be that of the assistants of Jesus-son of Mary".

اِذَا بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ
الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمِشْق

(Saheeh Muslim)

"When God Almighty will commission Masih Ibn-e-Mariam, he will descend on a white minaret, of Damascus".

يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَآءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ
الْحَارِثُ حَرَّاثٌ

(Mishkat, Chapter 'Ashiat-us-Saat' Pg 471)

"A person would rise from this side of the canal. He will be called a landlord".

As a corollary to these venerable sayings, identification of a village named 'Kadaa' is revealed, which is located in Hind (India), towards the east of Damascus, by the side of a river or a canal, where the Imam Mehdi (the Promised Messiah) would manifest himself. He would belong to the landed gentry and would be blessed with 313 companions, in likeness of 'the Companions' (of the Holy Prophet) whose names and addresses would be recorded in an authentic book.

The map of East Punjab confirms that Qadian is situated between river Ravi and river Bias. It also lies between two big canals, the Batala canal and the Qadian canal, originating from Madhupur.

Reference is also made about this sacred place in the books of other religions:-

- *The Vedas mentions the place Qadian as 'Qadoon'.*

  (With reference to mantar 3, Saukat 97)

- *The place of the appearance of the Promised Messiah is near a bounded rivulet.*

  (With reference to mantar 7, Saukat 137)

- *Hazrat Baba Guru Nanak says, "There will appear a land lord, a hundred years after us, in Pargana (sub district) of Watala (Batala).*

  (Janam Sakhi, Bhai Bala Wali Waddi Sakhi, Pg 251. Printed by Mufeed-e-Aam Press, Lahore).

- *The Bible says, "O People! _ _ _ _ _ pay attention _ _ _ _ _ who established the Truthful from the East. Called him to follow His footsteps, placed nations at his disposal and put Emperors under his sway ".*

  (Bible Isheah 41:2)

- *The Lord says, "I called out his name from the place from which the sun rises and he will come and trample rulers like slime.*

  (Bible Isheah 41:25)

As soon as the 14th Century Hijra commenced, this village witnessed the arrival of a bright full moon. This desolate place filled up with Godly and pious people. Mosques, printing press langarkhana (guest house) post office, educational institutions were established and started functioning. Different types of construction works began. With the spread of the message of Ahmadiyyat, Qadian started gaining international repute. This

centre of the True Faith (Din-e-Haq) started training workers for spreading the message of God. This village, lit up with the glory of constant prayers and gatherings in God's name became a "House of Refuge" in the truest sense of the word.

At the time of the partition of the sub-continent in 1947, Qadian was included in Indian territories. Hazrat Mirza Bashiruddin Mehmood Ahmad, Khalifatul Masih II decided that inspite of this division, the permanent centre of Ahmadiyyat will be maintained at all costs. Hence, at the time of migration to Pakistan, at his call, hundreds of Ahmadis offered their services for staying back in Qadian for the purpose of guarding this permanent centre of the community. Finally, with his approval, 313 volunteers settled down in Qadian. They were called the Darveshan-e-Qadian. Thousands of mosques, holy places and religious centers of East Punjab were destroyed and uprooted, but the white 'Minara-tul-Masih' of Qadian continued to raise the sweet voice of truth around. The people of Qadian were given only the 30th part of the total area. The important buildings remained with the Ahmadis, whose repair, maintenance, extension and renovation continues even today. Although a great number of Ahmadis live in Qadian, yet the Hindus and Sikhs hold a dominating majority. This peaceful village is the chief centre of all the Ahmadiyya missions established in different cities of India. Ahmadis have good relations with the local people. Qadian has come into existence to stay till eternity. The vicissitudes of time cannot stop it from flourishing, because God, in His love, has promised so.

Qadian's future and glad tidings from God:

Revelations of the Promised Messiah

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ

"That God, who has assigned you the imparting of the knowledge of the Holy Quran, will bring you back (to Qadian)."

(Kitab-ul-Barria Pg 183, Roohani Khazain Vol 13 Pg 201)

- *"I will expand Qadian to such an extent that people will say Lahore too existed once".* *(Tazkara Pg 815)*
- *"A day is going to come when Qadian will shine brightly like the sun to confirm that it is the place of a true person".*

  (Dafi-ul-Bala)
- *"It has been revealed to me that this place will be so thickly populated that the population will spread upto the river Bias".*

  (Ref: Alfazal, 14th August 1928)
- *"I was shown in a revelation that Qadian has grown into a big city with shopping centers extended into the distance far beyond anyone's imagination. Shops in highrise buildings of 2 or 4 stories or even higher, with raised platforms of very high quality construction. Prosperous looking Seiths (business men), who add to the splendor of the market, are seated and in front of them are piles of gems, rubies, pearls, diamonds, coins and sovereigns. Different kinds of shops are glittering with a variety of merchandise".*

  (Tazkara: Pg. 419-420)

Introduction of a few holy and historical places of Qadian.

Bait-ul-Fikr

It is that blessed room which the Promised Messiah used for study and writing purposes. It was here that he wrote his outstanding book, Braheen-e-Ahmadiyya. He had the following revelation in 1882 about this very room:

اَلَمْ نَجْعَلْ لَكَ سُهُوْلَةً فِيْ كُلِّ اَمْرٍ بَيْتُ الْفِكْرِ

(Braheen-e-Ahmadiyya Part 4, Pg 559, Roohani Khazain Vol, Pg 666)

Bait-ud-Dua

This is a room adjacent to Bait-ul-Fikr which the Promised Messiah built for his private prayers on 13th March 1903. He named it "Bait-ud-Dua" and prayed to God that He may make this room a house of peace, of victory over enemy through luminous arguments and enlighted reasoning.

(Zikar-e-Habib by Hazrat Mufti Mohammed Sadiq)

The room of the Promised Messiah's birth

It is that blessed room in the ancestral home 'Al-Dar' of the Promised Messiah, the founder of the Ahmadiyya Movement, which was filled with divine light and blessings on Friday,

14th Shawwal, 1250 Hijra i.e 13th Feb 1835 at the time of morning prayers, due to his birth.

Aqsa mosque and Minara-tul-Masih

It is the mosque, whose portion with domes alongwith its small open space was constructed by the Promised Messiah's father, Hazrat Mirza Ghulam Murtaza, about 6 months before his death. Later on, its first extension was made during the Promised Messiah's lifetime in 1900, the second and third extensions were made during the periods of the first and second successors respectively.

In accordance with the tradition of the Holy Prophet

إذا بعث الله المسيح بن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق

(Saheeh Muslim),

the Promised Messiah laid the foundation of the "Minara-tul-Masih" with his own hands, in its spacious courtyard on 13th March 1903. It was completed in December 1916, during the period of the second successor.

Mubarak mosque

The Promised Messiah started the construction of this mosque, adjacent to Bait-ul-Fikr in 1883. The first extension was carried out in 1907 and second in 1944 due to increased requirements of the Jama'at. An outstanding tiding about this mosque among the various divine inspirations of the Promised Messiah is,

مبارك ومبارك وكل امر مبارك يجعل فيه

(Braheen-e-Ahmadiyya Part 4, Pg 559 Roohani Khazain Vol 1, Pg. 667)

"Everything done in it is blessed as it is itself blessed and a blessing".

There were five revelations about it, including this great revelation,

فيه بركات للناس ومن دخله كان امنا

(Maktoobat, Vol 1, Pg 55)

"There are blessings in it for people and whosoever enters it will be in peace".

Chamber of redspots miracle

It is that chamber where, on Friday, 10th July, 1885, while the Promised Messiah was relaxing after the morning prayers and Hazrat Maulvi Abdullah Sanori was also present, when the miracle of the sprinkling of red drops took place.

(Surma Chashm-e-Arya)

Promised Messiah's Langar Khana

(Free Public Kitchen)

During the lifetime of the Promised Messiah, his own residence served as guest house, as well as a Free Public Kitchen. In view of the ever-increasing requirements of the community, separate rooms were built in 1920 (during the period of Hazrat Khalifatul Masih II). Further extension was carried out in 1921-22. During 1965-66, the present building was constructed on modern lines in place of the old ones.

Bait-ur-Riazat

In this room, which was used as a sitting room for men, the Promised Messiah, towards the end of 1885, observed fasting secretly for 8 to 9 months. As a result of which, the Almighty God blessed him with astonishing manifestations and revelations. During these manifestations, besides meetings with previous prophets and saints, he also had the honour of seeing the Holy Prophet Muhammad (peace and blessings be upon him) while awake.

Bahishti Maqbara

1. The blessed grave of the Promised Messiah

The last resting place of the Promised Messiah is within the boundary of this graveyard, which was laid with predictions and glad tidings from God. By the side of the Promised Messiah's grave rests Hazrat Khalifatul Masih I.

2. The Place of expression of Qudrat-e-Sania

It is the place in the garden belonging to the Promised Messiah, where (as narated by Hazrat Bhai Abdur Rehman Qadiani on 27th August 1908) after the death of the Promised Messiah, the community unanimously took its Oath of Allegiance at the hands of Hazrat Khalifatul Masih I. Thereafter, he led the Janaza Prayer of the Promised Messiah.

3. Shah Nasheen

It is related that the Promised Messiah used to come to his garden during the mulberry season and sit with his companions, while talking and discussing religious and intellectual subjects, he used to eat fresh fruit. Initially, it was a platform made of mud. Later in 1972, a concrete 'Baradari' was constructed in its place.

Jalsa Salana's(Annual Conventions) Progressive Stages

The creation of modern United Nations

وَإِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا
فَإِنْۢ بَغَتْ إِحْدٰهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ
حَتّٰى تَفِيْٓءَ إِلٰٓى أَمْرِ اللّٰهِ فَإِنْ فَآءَتْ فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا
بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوْا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

And if two parties of believers fight against each other, make peace between them; then if after that one of them transgresses against the other, fight the party that transgresses until it returns to the command of Allah. Then if it returns, make peace between them with equity, and act justly. Verily, Allah loves the just.

(Al-Hujurat 10)

In 1924, an address by Hazrat Khalifat-ul-Masih II, the Muslih Maud during the Wembley Conference, on the concept of an Islamic United Nations as expounded in the Holy Quran (49:10) greatly impressed the western intellectuals. Quran holds the Ka'abah (House of God) to be the absolute and eternal center of a universal organization for mankind. Thus, it is revealed

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ
هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝
فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ إِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ
اٰمِنًا ۗ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا ۗ
وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

Surely, the first house founded for all mankind is that of Makkah, abounding blessings and guidance for all peoples. In it are manifest signs; it is the place of Abraham; and who so enters it, is safe. And pilgrimage to the house is a duty which men—those who can find a way thither—owe to Allah. And who so ever disbelieves, let him remember that Allah is surely independent of all creatures.

(Al-Imran 97, 98)

This verse categorically establishes that the centralized language for this Quranic UNO is 'Arabic'. Thus the Promised Messiah, the founder of the Ahmadiyya movement, in his book Minan-ur-Rahman, says:-

"And when Ka'abah remains the source of guidance for the whole world, the discernible indication is that the center is situated in a place of which the language resembles the language of the whole world. This very fact proves the truth that Arabic is the mother of all languages."

(Minanurrahman Pg. 89.)

In the Quranic charter of the League of Nations, world peace and pilgrimage have a deep and lasting relationship with the station of Abraham.

Moulana Moudoodi writes

"In order to derive the full benefits of pilgrimage, it was necessary to have a controlling hand in the centre of Islam that could activate the universal power (of mankind); to have a pulsating heart to bear into souls, year after year, the animating energy of righteousness; and above all a brain to contemplate means of communicating the message of Islam throughout the world through millions of

travelling pilgrims; or at least there could prevail an example of the complete Islamic way of life wherefrom Muslims could return with refreshed knowledge of religion. But lamentably this does not exist. Since ages Arabs have been lapsing into ignorance. The inefficient rulers instead of improving their lots, successively tried to abase them. With regard to knowledge, morality and culture, they remain cast down to an appalling condition. As a result, the land wherefrom the light of Islam had once spread all over the world, has now reverted to the pre-Islamic era of ignorance. Today there remains neither the knowledge of Islam, nor Islamic morals and way of life. Faithfuls cover long distances to the holy land with great expectations only to encounter ignorance, filth, greed, immodesty, Materialism and mismanagement, causing them to crumble into despair.

(Khitabat, Ed 7 Pg. 195).

The spiritual institution of Khilafat and the Annual Convention (Jalsa Salana) are meant to establish a Quranic League of Nations and the United Nations. Thus, the founder of Ahmadiyya movement declared through a hand bill in December 1892.

This Convention (Jalsa Salana), backed by divine support and based on propagation of Kalima, should not be considered as an ordinary human gathering. The foundation stone of this institution is laid by the Almighty God Himself. He has prepared Nations which will ultimately merge in it in the near future, because, it is an act of All Powerful the God against Whose Will stands nothing.

Time is nearing, infact has drawn close when for the sake of this community of moderates Allah will establish an agreeable course; the very course that Quran has brought: the very course that prophet Mohammed (Peace and blessings be upon him) had indoctrinated to his disciples (Blessed be they); the very guidance-the truthful, the martyrs and the righteous have always received. This will come to pass: surely it will, "surely it will". Hearken ye who have ears. Blessed are those who pursue the righteous path.

(Collective posters binding (Pg. 342 and 343).

The Promised Messiah speaking about the 'Institution of Khilafat' in Ahmadiyyat in his book Al Wasyat, prophesied

"God Almighty wills all souls endowed with good nature, living in various parts of the world, be it Europe, be it Asia, to be attracted to the oneness of God and be collected on the platform of the one and only religion"

(Al-Wasyat Ed.1 Pg.6).

Hazrat Musleh Maud, Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmed in his famous Wembley conference lecture clearly said,

"A Government in Islam as considered by Islam is the nomination of a person in whom the people have vested their diverse personal interests, to be taken care of. No concept other than this is in agreement with the Islamic point of view. Islam does not agree to any system of government other than a representative government. The Holy Quran has expressed this concept in the form of a peculiar word, Amanat, meaning 'Given in trust'. The Holy Quran gives the name Amanat to a government (Sura Nisa, Verse 59). It means an authority vested by the people in a certain person. Neither is the authority self established nor is it by way of legacy. The one word 'Amanat' is sufficient to explain all aspects of an Islamic government. As far as we are concerned this very system is a true government. And we hope that as people progressively associate with Ahmadiyyat they will accept the credibility of this system of government of their own free will without any coercion. Even the kings reciprocate by voluntarily denying their legacies in the interest of the state; and will limit their right and be consistent with

the over all national standard. Since the Promised Messiah had been commissioned by Allah only for spiritual vicegerency, his Khilafat would prefer to remain independent of politics as far as possible, even when rulers enter the fold of Ahmadiyyat. He will carry out the basic functions of the League of Nations by meeting the representatives of the various nations and thereby trying to improve their mutual relations. His personal devotion will however, be directed towards religious, moral, cultural and educational reforms, so that as in the olden days, his devotion would not be absorbed exclusively by politics, resulting in the neglect of important matters of religion and ethics.

When I said "as far as possible", I meant that an exigency of any country would warrant an assistance at any time to overcome difficulties; spiritual Khilafat can administer it temporarily through representatives. However, it will be important to limit such an administration to a minimum possible period."

(Ahmediyyat Pg.206).

The Almighty Allah foretold our beloved Imam, Hazrat Khalifatul Masih IV at the inception of his Khilafat that the world order and ' isms' are about to be toppled and in its place there will appear guidance as proclaimed by the Holy Quran.

Hazrat Khalifatul Masih IV dwelt on the same subject in a Friday sermon in 1991 and proposed the establishment of a modern Quranic United Nations. The following is the translation of his blessed words.

"This old organization shall be annulled. You remain fore-warned and continue to hold this conviction and hold it unabatedly that the principles of these old Nations, now known as the United Nations are not worthy of sustenance. These Nations will become historical ruins, rather gruesome reminders of the past. Behold, it will be you, O, ye servants of the One and Only God, it will be you, who will raise new mansions over these historical ruins; you will be the builders of a new United Nation, on whom this great mission has been entrusted. You will witness sooner or later, and if not you, your progeny will witness it in the near future, or at the most the next generation. These are words of the Divine Being and these are written statements of His proclaimed destiny in the world which cannot be erased by any. You are the labourers who have been entrusted to raise those new mansions. The foundation of the new United Nations has already been laid in the divine planning in heaven. You are only to raise the mansions. So let not the names of those holy workers, Abraham and Ishmael vanish from your hearts. Remember for ever and persistently continue to advise your children, O, ye labourers for a holy cause! patronise the cause of TAUHEED (Belief in one God) with piety, truthfulness and sincerity and impregnating this motto in your blood and fiber will continue to construct this great mansion. You will continue to raise it in the next century and the century there after until the complete structure is accomplished. The credit of the pride of accomplishment of this great mansion whose foundation had been laid by Hazrat Abraham accompanied by his son Ishmael has been predestined to go to Hazrat Muhammad (Peace and blessings of Allah be upon him). No body can this alter. We are only humble workers and servants of the Holy Prophet Muhammad (Peace and blessings of Allah be upon him)."

(Alfazal March 4, 1991. Pg. 5).

JALSASALANA

(Annual Convention)

1891 to 1991

JALSA No.	YEAR	MONTH	DATES	VENUE Gents	VENUE Ladies	City	ATTENDANCE Gents	ATTENDANCE Ladies	REMARKS
1st	1891	December	27	Aqsa mosque	....	Qadian	75	....	
2nd	1892	-do-	27-28	Near Dhab (Water pond)	....	-do-	500	....	
3rd	1893	....	....	....	....	....	....	....	Cancelled by the Promised Messiah
4th	1894	December	?	Aqsa mosque	....	Qadian	?	....	
5th	1895	-do-	?	-do-	....	-do-	?	....	
	1896	....	....	....	....	....	....	....	Cancelled due to Internatinal Relegions Conference, Lahore
6th	1897	December 25 to January 1		Aqsa mosque	....	Qadian	?	....	
7th	1898	-do-	?	-do-	....	-do-	?	....	
8th	1899	-do-	28	-do-	....	-do-	?	....	
9th	1900	-do-	26,27,28	-do-	....	-do-	500	....	
10th	1901	-do-	27, 28	-do-	....	-do-	?	....	
11th	1902	....	....	....	....	....	....	....	Cancelled due to spread of plague
12th	1903	December	26, 27	Aqsa mosque	....	Qadian	?	....	
13th	1904	-do-	29, 30	-do-	....	-do-	250	....	
14th	1905	-do-	26,27,28,29	-do-	....	-do-	?	....	
15th	1906	-do-	-do-	-do-	....	-do-	2,500	....	
16th	1907	-do-	26,27,28	-do-	....	-do-	3,000	....	Last Jalsa in life of the Promised Messiah
17th	1908	-do-	-do-	-do-	....	-do-	2,500	....	First Jalsa in the time of Hazrat Khalifatul Masih I
18th	1910	March	25,26,27	-do-	....	-do-	3,000	....	
19th	1910	December	-do-	-do-	....	-do-	2,500	....	
20th	1911	-do-	26,27,28,29	-do-	....	-do-	3,000	....	
21st	1912	-do-	25,26,27	-do-	....	-do-	3,500	....	
22nd	1913	-do-	26,27,28	Noor mosque	....	-do-	3,000	....	Last Jalsa in life of Hazrat Khalifatul Masih I
23rd	1914	-do-	25,26,27,28,29	-do-	?	-do-	3,500	?	First Jalsa in the time of Hazrat Khalifatul Masih II and first Jalsa attended by ladies
24th	1915	-do-	25,26,27,28	Taleem-ul-Islam College Central Hall	Gallaries	-do-	4,000	400	
25th	1916	-do-	26,27,28	Noor mosque	?	-do-	5,000	?	
26th	1917	-do-	25,26,27,28,29	-do-	Aqsa mosque	-do-	?	?	

HISTORY OF JALSASALANA 1891 TO 1991

JALSA No.	YEAR	MONTH	DATES	VENUE Gents	VENUE Ladies	City	ATTENDANCE Gents	ATTENDANCE Ladies	REMARKS
27th	1919	March	15,16,17	Noor mosque	Aqsa mosque	Qadian	5,000	?	
28th	1919	December	26,27,28,29	-do-	-do-	-do-	7,000	?	
29th	1920	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	7,000	?	
30th	1921	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	7,192	?	
31st	1922	-do-	26,27,28	-do-	Sh. Yaqoob Ali Irfani's house	-do-	9,000	?	
32nd	1923	-do-	-do-	Ground adjacent to Noor mosque	-do-	-do-	12,000	3,000	
33rd	1924	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	15,000	3,000	
34th	1925	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	11,384	3,000	
35th	1926	-do-	-do-	-do-	East side road of Qadian	-do-	12,117	3,500	
36th	1927	-do-	-do-	-do-	Inside the town	-do-	13,020	3500	
37th	1928	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	20,000	5,000	
38th	1929	-do-	27,28,29	-do-	-do-	-do-	17,316	3,000	
39th	1930	-do-	26,27,28	-do-	-do-	-do-	17,316	?	
40th	1931	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	18,776	7,000	
41st	1932	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	20,752	?	
42nd	1933	-do-	-do-	-do-	A house to the east of Qadian	-do-	19,143	6,000	
43rd	1934	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	25,000	?	
44th	1935	-do-	25,26,27	-do-	-do-	-do-	21,278	?	
45th	1936	-do-	26,27,28	-do-	-do-	-do-	25,856	?	
46th	1937	-do-	-do-	-do-	Near gents' Jalsagah	-do-	31,820	?	
47th	1938	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	32,479	6,000	
48th	1939	-do-	26,27,28,29	-do-	Ground in south of Noor mosque	-do-	39,950	8,000	Khilafat Jublee Jalsa
49th	1940	-do-	26,27,28	-do-	-do-	-do-	24,000	9,000	
50th	1941	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	27,209	?	

HISTORY OF JALSASALANA 1891 TO 1991

JALSA No.	YEAR	MONTH	DATES	VENUE Gents	VENUE Ladies	City	ATTENDANCE Gents	ATTENDANCE Ladies	REMARKS
51st	1942	December	25,26,27	Ground adjacent to Noor mosque	Ground in South of Noor mosque	Qadian	23,760	?	
52nd	1943	-do-	26,27,28	-do-	-do-	-do-	27,256	12,000	
53rd	1944	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	22,600	?	
54th	1945	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	33435	9,000	
55th	1946	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	39,786	8,000	Last Jalsa in the united Subcontinent
56th	1947	-do-	27,28	Ratan Bagh near Jodha Mal Building		Lahore	6,250	?	First Jalsa in Pakistan
Suppliment	1948	March	28	-do-	-do-	-do-	4,250	?	Suppliment Jalsa to enable those to attend who could not come at December's Jalsa
Lahore Jama'at's	1948	December	25,26	-do-	-do-	-do-	17,000	?	This was named as Jalsa of Jama'at Ahmadiyya Lahore, Hazrat Khalifatul Masih II attended the Jalsa
57th	1949	April	15,16,17	Behind Mubarik mosque		Rabwah	16,000	?	First Jalsa at Rabwah the new centre of Jama'at
58th	1949	December	26,27,28	-do-	-do-	-do-	30,000	?	
59th	1950	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	25,000	6,250	
60th	1951	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	18,446	?	
61st	1952	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	29,000	12,600	
62nd	1953	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	31,630	20,344	
63rd	1954	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	?	6,308	
64th	1955	-do-	-do-	Compound Nusrat Girls School	Compound Lajna hall	-do-	50,000	?	
65th	1956	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	60,000	14,000	
66th	1957	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	70,000	?	
67th	1958	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	100,000	25,000	
68th	1960	January	22,23,24	-do-	-do-	-do-	70,000	?	
69th	1960	December	26,27,28,	-do-	-do-	-do-	75,000	15,000	
70th	1961	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	85,000	?	

HISTORY OF JALSASALANA 1891 TO 1991

JALSA No.	YEAR	MONTH	DATES	VENUE Gents	VENUE Ladies	City	ATTENDANCE Gents	ATTENDANCE Ladies	REMARKS
71st	1962	December	26,27,28	Compound Nusrat Girls School	Compound Lajna hall	Rabwah	90,000	?	
72nd	1963	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	100,000	?	
73rd	1964	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	100,000	?	Last Jalsa in the life of Hazrat Khalifatul Masih II
74th	1965	-do-	19,20,21	Aqsa mosque	-do-	-do-	80,000	?	First Jalsa in the time of Hazrat Khalifatul Masih III
75th	1967	January	26,27,28	-do-	-do-	-do-	85,000	?	
76th	1968	-do-	11,12,13	-do-	-do-	-do-	10 000	?	
77th	1968	December	26,27,28	-do-	-do-	-do-	100,000	25,000	
78th	1969	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	100,000	?	
79th	1970	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	100,000	?	
	1971				....	....	....	....	Cancelled due to war between Pakistan and India
80th	1972	December	26,27,28	Aqsa mosque	Compound Lajna hall	Rabwah	125,000	45,000	
81st	1973	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	125,000	?	
82nd	1974	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	125,000	?	
83rd	1975	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	125,000	?	
84th	1976	-do-	10,11,12	-do-	Ground adj. to house of Mirza Aziz Ahmed	-do-	125,000	54,557	
85th	1977	-do-	26,27,28	-do-	-do-	-do-	150,000	?	
86th	1978	-do-	-do-	-do-	Ground behind Khilafat Library	-do-	110,000	60,000	
87th	1979	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	170,000	65,660	
88th	1980	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	175,000	45,000	
89th	1981	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	220,000	69,600	Last Jalsa in the life of Hazrat Khalifatul Masih III
90th	1982	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	220,000	71,600	First Jalsa in the time of Hazrat Khalifatul Masih IV

HISTORY OF JALSASALANA 1891 TO 1991

JALSA No.	YEAR	MONTH	DATES	VENUE Gents	VENUE Ladies	City	ATTENDANCE Gents	ATTENDANCE Ladies	REMARKS
91st	1983	December	26,27,28	Aqsa mosque	Behind Khilafat Library	Rabwah	275,000	80,721	
	1984	....	....	....	....	....	....	....	From 1984 onward Jalsas could not be held in Pakistan as permission was not granted by the Government of Pakistan.

QADIAN

56th	1947	December	26,27,28	Aqsa mosque	....	Qadian	315	....	First Jalsa after partition. No person other than residents of Qadian could attend the Jalsa.
57th	1948	-do-	-do-	-do-	?	-do-	1,400	?	
58th	1949	-do-	-do-	-do-	?	-do-	1,260	?	
59th	1950	-do-	-do-	-do-	?	-do-	1,597	?	
60th	1951	-do-	-do-	-do-	?	-do-	1,125	?	
61st	1952	-do-	-do-	-do-	?	-do-	2,000	?	
62nd	1953	-do-	-do-	-do-	?	-do-	?	?	
63rd	1954	-do-	-do-	-do-	?	-do-	430	?	
64th	1955	-do-	-do-	Ahmadiya Jalsagah	?	-do-	*300	?	
65th	1956	October	12,13,14	-do-	?	-do-	*596	?	
66th	1957	-do-	6,7,8	-do-	?	-do-	?	?	
67th	1958	-do-	17,18,19	-do-	?	-do-	*150	?	
68th	1959	-do-	15,16,17	-do-	?	-do-	*1,300	?	
69th	1960	-do-	16,17,18	-do-	?	-do-	*1,500	?	* Other than Qadian
70th	1961	-do-	-do-	-do-	?	-do-	?	?	
71st	1962	-do-	18,19,20	-do-	?	-do-	*1,700	?	
72nd	1963	-do-	-do-	Aqsa mosque	?	-do-	?	?	
73rd	1964	-do-	-do-	-do-	?	-do-	*2,300	?	
74th	1965	-do-	11,12,13	-do-	?	-do-	?	?	
75th	1966	-do-	4,5,6	-do-	?	-do-	?	?	

HISTORY OF JALSASALANA 1891 TO 1991

JALSA No.	YEAR	MONTH	DATES	VENUE Gents	VENUE Ladies	City	ATTENDANCE Gents	ATTENDANCE Ladies	REMARKS
76th	1967	October	24,25,26	Aqsa mosque		Qadian	?		
77th	1969	January	6,7,8	-do-		-do-	?		
78th	1969	December	18,19,20	-do-		-do-	?		
79th	1970	?	?	?		-do-	?		
80th	1972	February	20,21,22	?		-do-	?		
81st	1972	?	?	?		-do-	?		
82nd	1973	?	?	?		-do-	?		
83rd	1974	December	13,14,15	Ahmadiya Jalsagah		-do-	?		
84th	1975	?	?	-do-		-do-	?		
85th	1976	?	?	-do-		-do-	?		
86th	1977	December	18,19,20	-do-		-do-	4,000		
87th	1978	-do-	8,9,10	-do-		-do-	?		
88th	1979	-do-	18,19,20	-do-		-do-	2,600		
89th	1980	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
90th	1981	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
91st	1982	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
92nd	1983	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
93rd	1984	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
94th	1985	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
95th	1986	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
96th	1987	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
97th	1988	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
98th	1989	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
99th	1990	-do-	26,27,28	-do-		-do-	?		
100th	1991	-do-	-do-	-do-		-do-			*Insha Allah*